دکن لا رپورٹ

جلد ہشتم بابتہ سنہ ۱۳۲۷ف

حصہ دوم

فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

صیغہ فوجداری

بار ثانی

باہتمام

سرینواس راؤ شربانی بی اے بیرسٹر ایٹ لا

دکن لا رپورٹ پریس حیدرآباد دکن محلہ جام باغ میں طبع ہوا

دکن لا رپورٹ

فہرست سالانہ

حصہ دوم جلد ہشتم رسالہ دکن لا رپورٹ بابتہ ۱۳۲۶ ف

(صیغہ فوجداری)

اسمائے فریقین مقدمہ بہ ترتیب حروف تہجی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
غلام [illegible] نام غلام [illegible]	۹۶	[illegible] غلام [illegible]	۵۱
[illegible]		[illegible] نام [illegible]	۱۰۹
محمد [illegible] نام [illegible]	۱	[illegible] نام [illegible]	۱۱۱
ک		[illegible] سرکار عالی	۱۵۰
کاشی [illegible] نام [illegible]	۹۱۱	[illegible]	۱۱۲
کسن راؤ 〃 سرکار [illegible]	۲۵۱	[illegible] 〃 سرکار عالی وغیرہ	۳۴۷
[illegible] 〃 [illegible]	۱۸۱	[illegible] 〃 سرکار عالی	۲۶۸
گ		[illegible] 〃 سرکار عالی	۱۳۴
گنگا رام نام [illegible]	۱۱	**ن**	
گنگا وغیرہ 〃 سرکار [illegible]		نارائن نام [illegible]	۴۲
سالار جنگ بہادر [illegible]	۵۶	نارائن راؤ 〃 سرکار عالی	۳۱۹
گوپال راؤ 〃 [illegible]	۱۳۷	[illegible] 〃 داوجی وغیرہ	۲۲
[illegible] 〃 [illegible]	۱۲۵۴	[illegible] 〃 [illegible] وغیرہ	۱۲۱
ل		[illegible] راؤ وغیرہ [illegible]	۱۲۰
[illegible]		[illegible] راؤ 〃 [illegible]	۳۱۱
[illegible]	۱۳۳۲	**و**	
[illegible] وغیرہ سرکار عالی	۱۰۴	[illegible] نام [illegible]	۱۱۱
م		**(ہ)**	
[illegible] وغیرہ نام [illegible]	۳۰	[illegible] 〃 سرکار عالی [illegible]	۳۱
[illegible] 〃 سرکار عالی	۱۴۹	**ی**	
[illegible] 〃 [illegible]	۴۴	[illegible]	۱۵۴

فہرست سالانہ مضامین رسالہ [illegible] رپورٹ جلد ششم [illegible]

[illegible]	سرکار عالی	[illegible]	15	سرکار عالی	[illegible]	[illegible]	1
	[illegible]			سرکار عالی		[illegible]	101
[illegible]	[illegible]	[illegible]	11	سرکار عالی	[illegible]	[illegible]	102
[illegible]	[illegible]	[illegible]	121	سرکار عالی	[illegible]	[illegible]	112
[illegible]			[illegible]	سرکار عالی		[illegible]	168
[illegible]	نام	[illegible]	131	[illegible]	[illegible]	سرسوتی	228
[illegible]		[illegible]	21	[illegible]	[illegible]	سرکار عالی [illegible]	108
[illegible]				[illegible]	[illegible]	[illegible] کا نام	112
	نام			[illegible]	[illegible]	[illegible] کا نام	119
	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	211
[illegible]	[illegible]	[illegible]	195	[illegible]	[illegible]	[illegible]	196
[illegible]		[illegible]	112				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	97				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	239	[illegible]	نام	سرکار عالی	182
[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	سرکار عالی [illegible]	8
		[illegible]	1200	[illegible]	[illegible]	سرکار عالی [illegible]	21
[illegible]	نام	[illegible]	317		ق		
[illegible]	[illegible]	ملیا	32	[illegible]	نام	سرکار عالی [illegible]	95
سرکار عالی	نام	[illegible]	34		م		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	39	عبدالعزیز	نام	سرکار عالی	316
[illegible]	[illegible]	عبداللہ	42	[illegible] وغیرہ	[illegible]	سرکار عالی	261
سرکار عالی	[illegible]	[illegible]	163	[illegible]	[illegible]	[illegible]	39
[illegible]	[illegible]	[illegible] وغیرہ	231		ع		

فہرست [illegible]

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	11	[illegible]	16
استغاثہ [illegible]	11	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	15
[illegible]	11	[illegible]	
استغاثہ [illegible]		[illegible]	240
[illegible]	11	استغاثہ کی [illegible]	141
استغاثہ [illegible] مکرر	42	استغاثہ [illegible]	
[illegible] اظہار گواہ [illegible]		[illegible]	217
[illegible]	112	[illegible] حکم	11
استغاثہ [illegible]	108	[illegible] حکم [illegible]	11
استغاثہ [illegible]	199	[illegible]	4
استغاثہ [illegible]	198	[illegible]	
استغاثہ [illegible]	177	[illegible]	4
استغاثہ ۲۲۰-۱۱۴	217	[illegible]	
استغاثہ جدید	111	[illegible]	2
استغاثہ [illegible]		[illegible] کارروائی	
[illegible] رہائی	111	[illegible]	2
استغاثہ [illegible] مصالحت و [illegible]		[illegible]	
[illegible] اخراج [illegible]	111	[illegible]	2
استغاثہ [illegible]	217	اصولاً [illegible] کارروائی	
استغاثہ [illegible]	3	[illegible]	111
استغاثہ کا اخراج	392	اصول [illegible]	161
استغاثہ کا اخراج [illegible]		اصول [illegible]	10

[illegible]	١١٠	[illegible]	
[illegible]	١١٨	[illegible]	
[illegible]	١١	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	٢٠١
[illegible]	١٢١	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	١٨	[illegible]	١٢٢
[illegible]	١١١	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	١٠١
[illegible]	١٢٢	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	١٨١	[illegible]	١٢
[illegible]	٢٠٢	[illegible]	١٢
[illegible]		[illegible]	١٢
[illegible]	٣٣٣	[illegible]	
[illegible]	١١	[illegible]	
[illegible]	٢١	[illegible]	٤
[illegible]	١٨	[illegible]	١٢٣
[illegible]		تجویز [illegible]	١٥٥
[illegible]	١٨	تجویز [illegible]	١١١
[illegible]		تجویز [illegible]	٢٣١
[illegible]	٣٠٢	تجویز [illegible]	١٣

[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
[illegible]	۲۰	[illegible]	۴۲
[illegible]		[illegible]	۲۰۹
[illegible]	۴۲	[illegible]	۲۲۹
[illegible] حکم [illegible]	۱۱	[illegible]	۲۲۱
[illegible]	۱۳۰	حکم [illegible] کا عدم جواز [illegible]	
حکم حوالگی۔	۲۲۴	بالمشت دیوانی۔	۱۹۰
حکم بلا فیصلہ اپیل۔	۱۱۸	حکم [illegible]	۴۲
حکم [illegible] اور کرنیکا [illegible]	۴۳	حکم متعلق نقشہ کا [illegible] مقصود ہوا	۳
حکم [illegible] اور کرنیکا [illegible]		حکم [illegible] کا عدم جواز [illegible]	
[illegible] کا فیصلہ [illegible]		[illegible] اس۔	۴۹
[illegible]	۵۶	حکم [illegible] جائداد۔	۳۱۰
حکم [illegible] اور کرنے [illegible]		حکم نگرانی سرکار [illegible] جائداد [illegible]	۲۱۰
[illegible] کا اعتبار۔	۵۶	حوالگی	۴۲
حکم [illegible]۔	۳۰	حوالگی بعد الیط کے [illegible]	
حکم [illegible] کرنیکا عدم [illegible]		اندرون حدود اختیار مال رکھنے کا	
[illegible] بحق شدہ بلا استطاعت		حق باقی نہ رہنا۔	۱۴۲
[illegible] دیوانی۔	۹	حوالگی کے مقام پر جرم وفا کا مکمل	
حکم سزا کی مسعودی بوجہ [illegible]		ہونا۔	۱۴۲
جرم بہ [illegible] جرم۔	۶۵	حوالگی مال۔	۱۴۲

[illegible]		[illegible]	
عدم جواز [illegible]	۲۱	[illegible]	۱۹
عدم جواز [illegible]		[illegible]	۱۱۹
عدم جواز [illegible]	۱۱۸	عدم جواز [illegible]	۲۰۸
عدم جواز [illegible]	۸	عدم [illegible] رجوع کر سکتا۔	۱۳۳
عدم جواز [illegible]	۲۱۷	عدم [illegible] اطلاع بمقام [illegible] کا اثر۔	۱۳۴
عدم جواز [illegible] سیاسی ملازمت۔	۲۲۲	عدم [illegible] بیان تحریری کا اثر	۴۱
		عدم ضرورت [illegible]	۲۱۸
عدم جواز [illegible] مدعی بہ جبن اقبال۔	۲۷۷	عدم ضرورت منظوری عدالت [illegible] انضمام کارروائی [illegible] اصلیہ پولیس۔	۲۹۶ / ۳۱۷
عدم جواز سوال [illegible] بیان۔	۲۷۷	عدم [illegible]	۳۱۳
عدم [illegible] جائداد [illegible] عدم اثبات جرم [illegible]		عدم لزوم [illegible] جرم۔	۹۹
عدم جواز [illegible] جاگیرداران۔	۲۲۹	عدم لزوم [illegible] کارروائی [illegible]	۱۴
	۱۳۸	عدم لزوم رجسٹری [illegible] تجارت [illegible]	
عدم [illegible] پولیس [illegible] فوجداری	۳۵۷	اثبات جرم [illegible]	۵۱
عدم جواز [illegible]	۳۳۱	عدم [illegible] ثبوت [illegible] انتقال	۴

[illegible] ۱۱		دفعہ ۱۱۸	۱۰۶
۲۱	۲۲۸	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۳۱۲	۹۹
دفعہ ۱۲۱	۱۳	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۱۱ -	۱۱۱
دفعات ۲۰۰ و ۵۲۱	۱۸۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۲۱۸ و ۱۹ و ۳۰ -	۱۲۱
دفعہ ۱۴۸ و ۱۹ و ۲۱۷ -	۲۰	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۶۹	۸۳
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		" " " دفعہ ۲۲۳ و ۹۱	۶۶
دفعات ۱۰۹ و ۱۴۸	۱۹۶	" " " " دفعہ ۲۵۴ و ۲۹۹	۲۸ ۸۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
دفعہ ۲۱۱ -	۱۹۹	دفعات ۲۳۳ و ۲۴۴	۴۸
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
دفعہ ۸ و ۲ -	۲۱۰	دفعات ۳۴ ص ۳۶ ص ۲۶۵ و ۴۱۱	۴۴
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ	
دفعہ ۲۲۲ و ۵۱۱ -	۱۴	۴۶۴ صص ۴ -	۱۸
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
دفعہ ۲۴۸ -	۱۳۶۰	دفعہ ۴۲ صص ۴ -	۱۱
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۸۸ و ۴۸ -	۳۷
دفعہ ۴ و ۱۰۸ -	۱۳۷	مچلکہ ۶۸ -	۱۱۲
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مچلکہ لینے کا حکم کارروائی نقص امن -	۴۹
دفعہ ۹ و ۴۷ و ۱۹ و ۱۸۳ و ۲۳۲ و ۳۳ و ۵۰ -	۱۴۴۳	مچلکہ نقص امن ۶۸	۲۶
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		محض اندراج اندیشہ نقص امن کا	۰

[illegible]

حوالہ	نمبر	حوالہ	نمبر
[illegible]	[illegible]	دفعہ ۱۲ [illegible]	۲۰
مجموعہ [illegible]		[illegible]	
[illegible] سرکار	۱۱	۱۹۹ [illegible]	۱۰
[illegible]	۱۱۲	مجموعہ [illegible] سرکار [illegible]	
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی [illegible]	۲۶		۱۲۱
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۱۴	۵۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۴۳۰	۸۱	دفعہ ۱۴۸ [illegible] ۴۲۰	۱۰۷
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۸۲	۱۲۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
[illegible] سرکار عالی دفعہ ۳۸۶	۹۵	دفعہ ۵۱۹	۱۴۸
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۸۱	۹۹	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۴۹۲ [illegible]	۱۳۰	دفعات ۱۸ و ۲۹۶	۱۳۲
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۹	۱۸۸	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی سال ۵		دفعہ ۲۹۳	۲۹۱
[illegible] دفعات ۱۲۸ و ۲۴۴	۲۶۸	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۸۷	۳۱۷	دفعات ۱۲۸ و ۱۱۹ ۲۶۸	۲۷۷
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۱۹۴	۳۶۳	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		[illegible]	۲۳۹
دفعہ ۱۶۸ و ۱۹۴	۳۶۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۱۴۸ و ۹۰۴	۲۳۹
دفعہ ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۳۵۴	۳۷	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۲۲۲ و ۲۶۴	۲۳۱
دفعہ ۲۶۴	۳۴۶	مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		دفعہ ۲۰۷ و ۲۷۵	۲۴۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نامنظوری [illegible]		[illegible]	۱۰
[illegible]	۲۲	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۳
[illegible]	۴	[illegible]	
[illegible]	۱۱۸	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۸۵
[illegible]		[illegible]	
[illegible] پولیس۔	۳۱۰	[illegible]	۵۱
[illegible]		[illegible]	۲۵۱
[illegible]	۴۷	[illegible]	
[illegible] ۳۳۵	۲۵۷	[illegible]	۳
[illegible]	۱۹۴	نقص کی کارروائی ایک [illegible]	۱
[illegible]	۱۹۳	دیوانی [illegible]	۳
[illegible]	۳۱۲	نقص کی کارروائی [illegible]	
[illegible]۔ ۴۹	۸۷	کا عدم [illegible]	۴
[illegible]	۸۳	نقص [illegible]	
ن		ہونا۔	۳
ناجائز [illegible]۔	۲۹۳	نقص [illegible]	
ناکافی ہونا اعلان عام کا دربارہ مقام		فسخ دیوانی ہونا۔	۳
دورہ عدالت [illegible]۔	۱۲۸	نقص و الدہ علاقہ۔	۳۵۳
نامنظوری نگرانی نسبت [illegible] کا		نقص [illegible]	۳۲
اختیار [illegible] نگرانی عدالت ضلع و		نقص [illegible] استغاثہ	۱۴۳
سشن ہوں۔	۴۲۸	نقص [illegible]۔	۳۰۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نقض اس [illegible]	۱۹	[illegible] کی کارروائی [illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱۰
نقض اس کا [illegible]		[illegible] کی کارروائی [illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰
نقض اس [illegible]		[illegible]	
[illegible] لزوم	۱۱۳	[illegible]	۴۶
نقض اس کی [illegible]	۱۹۱	[illegible] کی کارروائی [illegible]	
نقض اس کی کارروائی	۲۱	[illegible]	۱۱۳
نقض اس کی [illegible] کارروائی [illegible]		نگرانی [illegible] ۱۹۰۱ [illegible]	۱۸
[illegible]	۱۸	نگرانی [illegible]	۲۰
نقض اس کی کارروائی کا [illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۲۲	[illegible]	۱۲
نقض اس کی کارروائی کا [illegible]		نگرانی [illegible]	
[illegible]	۱۱۳	[illegible]	
نقض اس کی کارروائی کے [illegible]		[illegible]	۱۲
[illegible]	۲۶	نگرانی سرکار [illegible]	
نقض اس کی کارروائی میں [illegible]		[illegible] بصورت [illegible]	۲۱
طلب [illegible]	۱۱	نگرانی [illegible]	۲۱۸
نقض اس کی کارروائی میں بصورت		نگرانی کا جواز [illegible] اراضی [illegible]	
غیر حاضری فریق اجرائی وارنٹ کا حکم	۲۱۷	فرد جرم	۹۹
نقض اس کی کارروائی میں بصورت		نگرانی کی بابت مناسب عدالت	
غیر حاضری فریق کارروائی یکطرفہ		ضلع سیشن	۲۱۷
کا جواز	۲۱۷	نگرانی کے صیغہ میں بلا طلبی فریق ثانی	

دکن لا رپورٹ

جلد ہشتم

حصہ دوم

فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت العالیہ سرکار عالی (صیغہ فوجداری)

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالی جناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان

سرکار اسٹنٹ [illegible] مال [illegible] بہادر [illegible]   نگرانخواہ

بنام

کوٹریا   زرضمانی

[illegible] معافی [illegible] منظوری از محکمۂ سرکار [illegible]

قانون میعاد سماعت [illegible] دفعہ (۱)

تحریر [illegible] قاعدہ (۵) قانون [illegible]

[illegible] معافی میعاد [illegible]

نگرانی سرکار عالی بر فیصلہ مسٹر [illegible] شاہ دین شاہ صاحب ناظم [illegible] مورخہ ۹ آبان ۱۳۲۶ف [illegible] مسمی کوٹریا ولد [illegible] و رسالہ [illegible] عدم [illegible] ہوں —

[illegible]		[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۲۵
[illegible]	۱۴	[illegible]	
[illegible]	۵۶	[illegible]	۱۰۴
[illegible]		[illegible]	
[illegible] ۱۱۷	۲۵	[illegible]	۱۱۶
[illegible]		[illegible]	

لازم آئیگا۔ پس اس سے درخواست اپیل بن دینے کا رکھا گیا ہے۔ والی لحاظ
نہیں ہے لیکن اس کا کوئی جواب ستی نہیں ہاں دیا جاتا ہے کہ حسب عرضی
مرافعہ میں دو پہلی ہیں تو مرافعہ علیہ کے کیوں کیا دیں۔ بالغ ہو کر ادس کی
نسبت جو اسعادہ دیا ہے کہ سمئے مسعود آباد ہو سکتا تھا۔ اور رہا نی جو وجہ
ملان کی عالی سے ردہ ادی ہے جس کے قبول کرنے سے مجلس عالیہ عدالت
اس کے پہلے کے مقدموں میں انکار فرما چکی ہے۔ اور ادس کو قابل قبول
نہیں قرار دیا۔ جسکی صراحت میرے شریک نافضل نے اپنے فیصلہ میں فرما دی
ہے جسکو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ پس مرافعہ نا منظور ہو۔

نگرانی فوجداری

حاشیہ

باجلاس عالیجناب رائے بال مکند صاحب بی۔ اے۔ و عالی جناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

نفیر محمود کی .　　　نگرانیخواہ

بنام

دلاور النساء بیگم　　　نگرانی علیہ

نگرانی - تجویز نگرانی - جواز تجویز نصیفہ نگرانی بلاطلبی فریق ثانی - نفقہ
کارروائی نفقہ - کارروائی نفقہ کا ایک دیوانی کارروائی ہونا - درخواست
نفقہ کا استغاثہ فوجداری نہ ہونا - حکم متعلق نفقہ کا تجویز سزا متصور نہونا - نفقہ

نگرانی ناراضی تجویز مولوی سید حیات الحسن صاحب ناظم سوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲ تیر
متضمن اینکہ مدعی علیہ آئندہ میں بغرض جوابدہی حاضر رہے ورنہ یکطرفہ کارروائی کیجائیگی اور بوقت
ضرورت المحضر طلبی ہوسکے گی۔

سرکار بنام لونڈیا

جو کسی امر ناگزیر کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اور جس کا انسداد کسی شخص کے
اختیار میں نہ ہو محکمہ سرکار سے منظوری حاصل کرنے میں ہوں
پیدا کوئی دوسرا وجہ نہیں ہے۔

سرکار بنام نگرا پنجواڑہ مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل اسٹنٹ
منجانب طرف ثانی

رائے بالکشن داس صاحب رکن۔ یہ اپیل حکم [illegible] کے خلاف سرکار کی جانب سے
چھ یوم منقضی المیعاد پیش ہوا ہے۔ درخواست اپیل میں انقضائے میعاد کی نسبت
کوئی وجہ خاص درج نہیں کی گئی۔ وکیل سرکار اس وقت یہ بحث کرتے
ہیں [illegible] دفعہ (۵) قانون میعاد سماعت نشان (۲) سنہ ۱۳۲۱ ف دو مہینہ
کی میعاد [illegible] انقضائے میعاد بھی درخواست مرافعہ منظور کی جا سکتی ہے وجہ موجہ
[illegible] اس وقت پر کہی جاتی ہے کہ سرکار سے منظوری آنے میں تعویق ہوئی
ہماری رائے میں یہ کوئی وجہ کافی نہیں ہو سکتی۔ دفعہ (۵) کے موجب وہ وجہ
وجہ ہو سکتی ہے جو کسی امر ناگزیر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور جس کا انسداد
کسی شخص کے اختیار میں نہ ہو۔ اس صورت میں اگر محکمہ سرکار میں بروقت
کارروائی کی گئی ہوتی اور محکمہ سرکار میں نامناسب تعویق نہ ہوئی ہوتی تو مہلت
مقررہ کے اندر ساری کارروائی ختم ہو جاتی۔ پس اس وجہ کو ہم وجہ موجہ
تسلیم نہیں کرتے اور مرافعہ کو منقضی المیعاد قرار دیتے ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

بوجہ انقضائے میعاد مرافعہ خارج۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ اپیل خارج المیعاد ہے
درخواست اپیل میں کوئی وجہ اس کی نہیں لکھی کہ کیوں عرصہ تمادی سے قطع نظر
کی جائے۔ اور یہ کہا جاتا ہے چونکہ فوجداری اپیل میں ایسی وجہ کا لکھنا

وزیر محمود دکنی
بنام
دلاور النسا بیگم

سرکار عالی دفعہ [illegible] عدالت کو مواخذہ [illegible]
اصالتاً [illegible] [illegible]

ذکر تمامیہ ہے عدالت فوجداری بلدہ میں مقابلہ نگرانی خواہ درخواست
استغاثہ [illegible] پیش کی جو ازالۂ حیثیت عرفی بجرم سوم [illegible] متعلق تھی۔
ناظم صاحب سوم عدالت فوجداری بلدہ نے طرفثانی کی اصالتاً حاضری
کا حکم دیا۔ اس کے بعد ان کا تبادلہ ہو گیا۔ اور ان کے قائم مقام ناظم
صاحب سوم کے پاس جانب نگرانی خواہ اصالتاً حاضری سے معافی
کی درخواست پیش ہوئی جو بایں تجویز نامنظور ہوئی کہ کسی قائم مقام
ناظم کو اپنے پیشرو کے حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہے گو درخواستگزار
معمر اور معزز آدمی ہیں لیکن عدالت میں حاضری کوئی بے عزتی
نہیں ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ عدالت قائم مقام اعلیٰ حکومت ہے
اصالتاً حاضری کی صورت میں انصاف کی زیادہ امید ہو سکتی ہے
کیونکہ مجسٹریٹ خود سوالات کر سکتا ہے اور بعجلت جوابات لے سکتا ہے
گو بہ سبب دفعہ (۲۱۱) وکالتاً پیروی کی اجازت دی جا سکتی ہے مگر کوئی
وجہ اس کی معلوم نہیں ہوتی ہے کوئی معذوری وغیرہ ہو تو دوسری بات ہے
لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی علیہ آئندہ پیشی پر بغرض جواب دہی
حاضر رہے ورنہ یکطرفہ کارروائی کی جائے گی اور بروقت ضرورت
بالجبر طلبی ہو سکے گی۔ تجویز بالا کی ناراضی سے منجانب نگرانی خواہ
درخواست نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں پیش کی گئی اور بلا طلبی طرفثانی
حسب ذیل تجویز صادر فرمائی گئی۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔

تجویز ہوئی کہ (۱) سرسری دفعہ ۱۰۳ صفحہ ۲۳ دفعہ ۲۰ ... کراچی ... یہ سوال ہی ... ہے۔

(۲) کارروائی بعد ... دفعہ ۱۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکاری ایک دیوانی کارروائی ہے انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد (۱۶) صفحہ ۱ کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) کارروائی نفقہ میں سوہن سنگھ ... گواہ ہو سکتے ہیں الہ آباد جلد ... ۱۸ صفحہ (۳۶۸) کا حوالہ دیا گیا۔

(۴) ... نفقہ کوئی ... فوجداری نہیں ہے اور یہ کوئی حکم ... دفعہ ۱۱۴ ... حکم ... پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳ ... ۱۹۰۷ء ... ویکلی رپورٹر ... جلد ... صفحہ ۲۴۴ کا حوالہ دیا گیا۔

(۵) دفعہ ۱۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اصالتاً حاضری سے معافی کا اختیار بھی دیا گیا ہے اور فریقین کی اصالتاً حاضری کا کوئی لزوم بھی نہیں ہے پنجاب ریکارڈ نمبر (۹۱) سنہ ۱۹۰۳ عیسوی کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(۶) گو عدالت میں حاضر ہونا کسی کے لیے موجب وہن ... نہ ... پڑا۔

حقیر محمود کی بنام دلاور النساء بیگم

(ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر (۱۳) ۱۹۱۵ء)۔

اور جو حکم زیر دفعہ (۴) ۱۱۴ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہوا وہ کوئی تجویز حتمی نہیں ہے۔ اور نہ فیصلہ ہے کا حکم کوئی تجویز سزا۔ اور نہ بلفظ مجوزہ کوئی مرافعہ ہے۔ بلکہ ایک ابتدائی قسم کارروائی ہے۔ (دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۱۲، صفحہ ۱۰۱ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد (۱۶)، صفحہ (۲۴۳)۔

دفعہ (۴) ۱۱۴ کی رو سے یکطرفہ کارروائی کرنے کا اختیار اور خرچہ دلانے کی بھی اجازت ہے۔ یہ سب دلالت کرتی ہیں کہ اس دفعہ کے متعلق کارروائی کو کوئی فوجداری مقدمہ متعلق جرم اور قابل تجویز سزا نہیں سمجھنا چاہئے اور دفعہ مذکور میں اصالتاً حاضری کی معافی کی اجازت کا اظہار بھی ہے۔ اور فریقین کی اصالتاً حاضری کا کوئی لزوم نہیں ہے (پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۹ ۱۹۱۵ء)۔ گو یہ درخواست گذارے سے متعلق ہے۔ لیکن اصولاً فریق ثانی سے بھی وہی رعایت ہونی چاہئے جو درخواست گذارے کی جاسکتی ہو۔ اور مجسٹریٹ صاحب ماتحت کی تجویز زیر نگرانی میں کوئی وجہ ایسی نہیں بتلائی گئی کہ کیوں ان کو اصرار ہے کہ باوجود تسلیم اعتراض نگرانی خواہ کو اصالتاً حاضری پر مجبور کیا جائے۔ اور وکالتاً جواب دہی کی اجازت نہ دی جائے۔ بے شک ہم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ عدالت کوئی ایسا مقام ہے کہ جہاں حاضری کسی کے لیے بھی کچھ موجب وہن و سبب ذلت ہے۔ لیکن اس کا یہ اقتضا نہیں ہے کہ جہاں اصالتاً حاضری سے معاف کرنے کی اجازت قانون نے دی ہے۔ اور اس کے خلاف کوئی وجہ نہیں پائی جاتی وہاں خواہ مخواہ عدالت کسی فریق کو مجبور کرے کہ ہمیں اصالتاً ہی حاضر ہو کر جواب دہی کرے۔ تجویز زیر نگرانی میں یہ فقرہ بھی ہے کہ بوقت ضرورت بالضرور طلبی ہوسکے گی۔ اس کی نسبت ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بوقت ضرورت عدالت کو ایسا اختیار نہ ہوگا۔ اور اس کے متعلق اس وقت جبکہ عدالت

[illegible] بنام لاڈالنسا بیگم

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب کی یہہ نگرانی ہے جو کی گئی ہے۔
فریق ثانی طالب ہوئی تھا اس سلسلہ روئداد ہم کرتے ہیں۔ دفعہ [illegible] (۱)
دفعہ [illegible] (۴۳۶) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے رو سے [illegible] کی کہ فریق ثانی
کی طلبی اپنی تجویز کو ہم صحیح اور جائز سمجھتے ہیں۔ فریق ثانی لاڈالنسا بیگم نے
عدالت فوجداری بلدہ حیدرآباد میں انتظام نفقہ کے لیے درخواست نگرانی ہمراہ
کے مقابلہ میں پیش کی۔ مولوی میر عالم علی خان صاحب [illegible] نے یہہ حکم
دیا کہ فریق ثانی حاضر ہو۔ فریق ثانی نے درخواست کی کہ اس کو اصالتاً
حاضری سے معاف [illegible] اور وکالتاً جواب دہی کی اجازت دی جائے۔ مولوی
میر عالم علیخان صاحب کے تبادلہ کے بعد یہہ مقدمہ مولوی حیات الحسن صاحب کے
اجلاس پر پیش ہوا اور مولوی صاحب موصوف نے یہہ تجویز کی کہ عدالت میں
حاضری کوئی امر موجب دہشت نہیں ہے پس وہ اصالتاً حاضر ہوں ورنہ یکطرفہ
کارروائی کی جائے گی۔ اور بوقت ضرورت بالجبر طلبی ہو سکے گی۔ اس کی یہ
نگرانی ہے۔ دفعہ (۴۱۱) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے متعلق یہہ ملحوظ رہنا چاہیئے کہ
انتظام نفقہ درحقیقت ایک امر قابل سماعت و تصفیہ عدالت دیوانی ہے لیکن
بہ عدم انتظام نفقہ کی صورت میں ممکن ہے کہ کوئی شخص ناقابل برداشت
دقت و تکلیف میں مبتلا ہو بلکہ ضایع ہو جائے۔ اس لیے فوجداری عدالتوں کو
ایک حد تک اختیار دیا گیا ہے کہ صیانت نفس اور رفع تکلیف شاقہ و ناقابل
برداشت کے لیے وہ کوئی فوری انتظام نفقہ کا کردیں۔ ایسی کارروائی کے
متعلق یہہ طے ہوا ہے کہ گو یہہ کارروائی از قسم دیوانی ہے (انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد (۱۶) صفحہ (۷۸)

فریقین خود اس کارروائی میں اپنے گواہ ہو سکتے ہیں (انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد (۱۸) صفحہ (۱۰۷) بمبئی جلد (۱۸) صفحہ (۲۴۸)
نفقہ کے انتظام کے لیے درخواست عدالت فوجداری میں فوجداری

سرکار عالی | نمبر ۲۸ | مرافعہ علیہ

[illegible] متعلق [illegible] اپنے ہاتھ میں لینے سے
[illegible] ہوا جو [illegible] حکم [illegible] مستند
[illegible] دیوانی۔

صورت ہوئی کہ (۱) جبکہ فریقین کے درمیان عدالت دیوانی
میں [illegible] جاری تھی ملزمین کا تا تصفیہ دیوانی سکوت کرکے
[illegible] اپنے ہاتھ میں لینا انکی بدنیتی کی دلیل ہے انڈین لا رپورٹ
[illegible] جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۳ کو مسترد کیا گیا۔
(۲) گو عدالت دیوانی سے ملکیت کا تصفیہ نہ ہوا ہو لیکن جبکہ
[illegible] عدالت [illegible] کی حیثیت ثابت ہے
[illegible] فوجداری شہادت سے نتیجہ اخذ کرکے حکم صادر
کرسکتی ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب مرافعان مولوی حافظ عبدالمجید خان صاحب و
مولوی شیخ احمد حسین صاحب و راجہ [illegible] صاحب وکلاء
منجانب مرافعہ علیہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار
و پنڈت [illegible] راؤ صاحب وکیل۔

رائے [illegible] صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں ملزمین مرافعین پر یہ الزام
ہے کہ تاریخ [illegible] سروے نمبر [illegible] کی اراضی سے [illegible] درخت [illegible] و جامن
[illegible] قطع کرکے [illegible] سرقہ [illegible] گئے جس [illegible] ہے

[illegible] مرافعہ [illegible] تجویز مولوی مرزا [illegible] بیگ صاحب ناظم عدالت [illegible] آباد [illegible]
[illegible] کا مرافعہ [illegible] تجویزہ [illegible] کیا [illegible]

ماتحت کوئی ایسا حکم دے گی جو قرین انصاف ہو تاکہ غور کریں کہ وہ حکم صحیح ہے یا غلط لیکن اس وقت ہم ضرور کہیں گے کہ یہ حکم [illegible] اور [illegible] ہے۔ اور نگرانی خواہ کا یہ حال کہ [illegible] اعتراضات [illegible] ماتحت سے علاوہ صرف تالی کے درج [illegible] جاری [illegible] قبل [illegible] عدالت ماتحت نے قائم کرلی ہے [illegible]

حکم ہائیکورٹ

نگرانی منظور۔ حکم زیر نگرانی منسوخ ہو۔ نگرانی خواہ کو اجازت دی جائے کہ وہ بذریعہ وکیل جوابدہی کرے اور جب کوئی خاص ضرورت نگرانی خواہ کی عدالت میں اصالتاً حاضری کی ثابت ہو تو وہ عدالت میں اصالتاً حاضری پر مجبور کیا جائے اور اگر آئندہ کسی وقت عدالت ماتحت کو نگرانی خواہ کی نسبت اصالتاً حاضری کا حکم دینے کی ضرورت محسوس ہو تو اوس کو معہ وجوہ و اسباب مصرح حکم دینا چاہیئے کہ وہ اگر کارروائی مجلس عالیہ عدالت کے سامنے آئے تو اون وجوہ اور اسباب پر غور ہوسکے۔

رائے پالکنڈ صاحب رکن۔ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے اس نوعیت کارروائی پر غور طلب یہ ہے کہ اصالتاً حاضری پر اصرار کیا جاتا ہے اوسکی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔

مرافعہ فوجداری

مستقضیہ

باجلاس عالیجناب رائے بال مکند صاحب بی اے۔ و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

اباجی دیکاجی وغیرہ (ملزمین) مرافعان

بنام

یقین محمود کی بنام دلاور النسا بیگم

مقدمہ عرضی ۱۶۱ سنہ ۱۳۲۳ ف

[illegible]

اراضی نابود ممرہ بنام سرکار عالی

ثبوت اس امر کا ہے جس سے کہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ رنگو با سنہ در حصہ پیچ ۔ گنجے کے
اور دونوں کی نسبت مرزا محمد کا اور کاشت عدالت ہائے ماتحت نے ثابت
قرار دیا ہے۔

ان واقعات کے تذکرہ کے بعد ہم اس مقدمہ فوجداری کی طرف رجوع
ہوتے ہیں۔ ہر دو عدالت ہائے ماتحت نے کاغذات دیہی و تاریخ سے
یہ ثابت قرار دیا ہے کہ اس اراضی کا پٹہ دار اور قابض واقعہ کے وقت اور
اوس کے قبل سے مستغیث مقدمہ ہذا ہے۔ اونہوں نے یہ ثابت قرار دیا ہے
کہ ۱۳۱۰ف میں مہدی جی نے راضی نامہ بحق جاگیرداران محمد حسینی اور بابا حسینی
کے دیا۔ اس بنا پر جاگیرداروں نے حکم صادر کیا کہ اراضی کا اندراج
دیہی میں اُن جاگیرداروں کے نام تحریک کی جائے اس بنا پر سرٹی ۱۳۱۰ف میں تبادلہ اسامی ہوا اسی سرٹی پر بحیثیت
پولیس پٹیل خود مہدی جی کی مہر ثبت ہے نیز دوسری سرٹیاں پیش ہوئی ہیں جن سے ثابت ہے کہ اراضی
بقبضۂ جاگیرداروں کے رہی ہے ۱۳۱۶ف میں بحیثیت قائم مقامی محمد حسینی و بابا حسینی کے بعد گیسو و بابا
حسینی جاگیردار ہوئے اور اُن کے حکم سے یہ اراضی جاگیرداران سابق کے نام سے خارج کر کے اُنکے نام قائم
ہوئی ۱۳۱۶ف کی سرٹی میں یہ عمل ہوا ہے۔ اس سرٹی پر بھی مہدی جی کی مہر
بحیثیت پولیس پٹیل ثبت ہے۔ اور وہ اصل حکم بھی پیش ہوا ہے۔ ۱۳۲۲ف
میں گیسو دراز حسینی کے حکم سے پٹہ داری اراضی رنگو با ولد لمباجی کے نام منتقل ہوا
اور وہ اصل حکم پیش ہوا ہے اور اوس وقت سے ۱۳۲۵ف تک سرٹیاں
اور پاوتی بھی پیش ہوئی ہیں جن سے پٹہ داری رنگو با اور بلا نزاع قبضہ داری
ثابت ہوئی ہے۔

ملزم نے بتائید اپنی بحث کے صرف ایک پاوتی پیش کرائی
ہے۔

یہ پاوتی مہدی جی کے نام کی ہے۔ اور اس میں صرف ۱۳۱۰ف
کا عمل درج ہے۔

درخت دار ہم آہیں اور اس کی نسبت مسلمہ فریقین ہے کہ وہ ایک جاگیر میں واقع
ہے اور ابتدائی ... اس کا پٹہ مہدجی کے نام تھا۔ اس مقدمہ کے مستغیث کی
طرف سے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدجی نے ۱۳۱۱ف میں راضی نامہ دیکر اس اراضی کا
... محمد حسینی و ماما حسینی جاگیرداروں کے نام کرا دیا ۱۳۱۱ف تک یہ عمل رہا
اس کے بعد جاگیر کے قائم مقام گیسو دراز حسینی ہوئے اور اراضی انکے نام پر رہی ۱۳۲۲ف
میں جاگیرداروں نے اراضی کا پٹہ مدعی مقدمہ ہذا لسماجی کے فرزند نابالغ رنگو با کے نام جسکا کہ
خود مدعی ہے کردیا اور اسوقت سے اس اراضی پر یہی قابض و متصرف ہے اس اراضی سے ملزمکا پر
سرقہ بالجبر درختوں کے قطع کرکے لیجانے کا الزام ہے۔ اور شہادت سے انکا سبب
مرتکب ہونے کی ثابت ہوتی ہے۔ ملزم مقدمہ ہذا مہدجی کا پوتا ہے اسکا بیان ہے کہ
مہدجی نے راضی نامہ بحق محمد حسینی و ماما حسینی کے نہیں دیا۔ ۱۳۱۱ف
تک مہدجی خود پٹہ دار قابض رہا ۱۳۱۱ف میں جاگیرداروں نے (دیگر) نذرانہ
لیکر مہدجی اور ملزم مقدمہ ہذا رنگو ولد مہدجی کے نام پٹہ کی بحالی کا حکم دیا اس سے
پٹہ کی تجدید مطلوب نہ تھی بلکہ رنگو با کے نام کی شرکت کی ضرورت سے جاگیردار کو
نذرانہ دینے کی ضرورت واقع ہوئی اور اراضی پر قبضہ اور پٹہ داری بدستور
ملزم کی قائم رہی۔ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ ابتدائے ۱۳۲۲ف میں اس اراضی
کی نسبت ملزم مقدمہ ہذا (رنگو ولد مہدجی) نے بمقابلہ لسماجی مستغیث کے
منصفی سیلوین استقرار حق کی نالش کی اس کے بعد اسی ۱۳۲۲ف میں لسماجی
(مستغیث مقدمہ ہذا) اپنی طرف سے اور ولایتاً اپنے فرزند نابالغ رنگو با کی طرف
سے اسی عدالت میں بمقابلہ رنگو با ولد مہدجی (ملزم مقدمہ ہذا)
اسی اراضی کی نسبت صدور حکم امتناعی کی نالش کی کہ وہ قبضہ مدعی میں
مداخلت نہ کرے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں مقدمات ضم کردئے گئے ہیں
اور ہنوز ان کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ منجملہ دو فریقین
کے ایک خود رنگو با ہے جس کو اراضی کی نسبت حقیت کا دعوے ہے اور دوسرا

آغا [illegible] بنام سرکار عالی

[illegible] ہو جاتا اور ایسی [illegible] اگر وہ شخص [illegible]
کوئی [illegible] کہا جا سکتا کہ [illegible] وہ فعل [illegible]
[illegible] اراضی کی قسمت [illegible] عدالت دیوانی
ہو سکے [illegible] عدالت دیوانی [illegible]
[illegible] لاگو [illegible] کیا گیا

اس کے بعد وکیل [illegible] اس امر پر زور دیا ہے کہ چونکہ حیثیت عدالت دیوانی [illegible] تحقیق [illegible] نصف اور اس کے [illegible] نہیں کہا جا سکتا کہ اراضی [illegible] مدعی [illegible] کی تھی۔ ہم اس امر کو [illegible] تسلیم نہیں کر سکتے فی الحقیقت [illegible] دیوانی میں [illegible] مستحق [illegible] اور اس کے ملزمین کو سکوت اختیار کرنا چاہئے تھا اور ان کو قانون اپنے ہاتھ میں نہ لینا چاہئے لیکن جب ملزمین ایک جرم [illegible] کے مرتکب ہوئے اور حضرت مدعی اعتراض [illegible] کی شہادت [illegible] قابل اطمینان طور پر ثابت ہے تو عدالت [illegible] کو اس امر کی [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] شہادت سے نتیجہ نکالا کر مقدمہ میں حکم اخیر صادر نہ کرے۔

اس کے بعد وکیل [illegible] سے اس امر پر زور دیا کہ مرافعین کے [illegible] کا عذرات پولیس میں داخل کیے گئے اور ان سے ان کی [illegible] ہوتی تھی۔ لیکن وہ عدالت میں [illegible] مسئول ہوئے [illegible] اس وجہ سے ان کی طرف سے وہ کاغذات ثابت نہ کئے جا سکے۔ باوجود اس واقعہ کے بیان کرنے کے ان کو تسلیم ہے کہ وہ اپنا ثبوت صفائی عدالت ابتدائی میں ختم کر چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عذرات اپیل میں اس واقعہ کی نسبت کوئی عذر بھی پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں ہم اس عذر کو بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ہماری رائے میں شہادت و روئداد سے الزام [illegible] ملزمین پر بخوبی ثابت ہے۔

اراضی پیکانی سام سرکار عالی

اور اس کی نسبت [illegible] پر [illegible] ناکافی [illegible] قرار دیا ہے کہ اقرار نامہ رقم
یا ڈالی کہ کوئی تعلق اراضی [illegible] نہیں ہے [illegible] مگر [illegible]
[illegible] ۱۳۱ [illegible] میں بھی [illegible] اور [illegible]
استحقاق [illegible] حرمت [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] کی طرف سے [illegible] کیا گیا۔ کہ [illegible] الزام فوجداری
کے اثبات کے واسطے [illegible] کیا جانا لازمی ہے۔ اس مقدمہ
میں دراصل [illegible] دیوانی کی [illegible] اور [illegible] فعل [illegible]
ہے۔ [illegible] دیوانی کے گئے ہیں۔ بجا کہا جا سکتا کہ ملزمین [illegible]
بدنیتی سے یہ افعال کئے ہیں۔ ہم اس بحث کو [illegible] نہیں [illegible] سکنے کا [illegible]
پیش شدہ سے کلیتاً [illegible] جاتا ہے ملزمین کی طرف سے [illegible]
کوئی شہادت اس امر کی پیش نہیں ہوئی جس سے [illegible] ملزم کو [illegible] داری
[illegible] ہوتی ہو۔ ایسی صورت میں یہ بحث کہ ملزمین نے [illegible] دیوانی یہ
عمل کیا قابل تسلیم کرنے کے نہیں ہے۔ اور جب ایسی صورت ہے تو کوئی بحث
بدنیتی کے عدم وجود کی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ملزمین کی [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible] اس اراضی کی نسبت فریقین کی طرف سے دیوانی و عادی
ہو چکے تھے۔ اور وہ ہنوز غیر منفصلہ تھے۔ انہوں نے اس مقدمہ
کے دوران میں گویا حکومت عدالت سے [illegible] ہو کر قانون اپنے ہاتھ میں
[illegible] درخت قطع کئے اور کثیر التعداد اشخاص ہمراہی کے ساتھ [illegible] اہتمام و
تیاری کے اور سوچ سمجھ کر سرقہ بالجبر کے مرتکب ہوئے۔ تائید اپنی بحث کے
وکیل مرافعین نے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد (۲) صفحہ ۲۳۰ پر استدلال
کیا ہے۔ اس مقدمہ کے حالات بالکل جداگانہ تھے اور اس میں سرکار کے
[illegible] کی حیثیت محض ایک فریق کی تھی۔ کسی ایک فریق کے قابض
کرنے اور بعد و حکومت قدم کرنے سے دوسرا فریق اپنی حقیقت کے انتقال

آباجی بکاجی وغیرہ
بنام
سرکار عالی

وکیل مرافعہ خواں نے واقعات حسب ذیل بیان کئے ہیں کہ

یہ تسلیم شدہ ہے کہ اس کھیت کا سنہ ۱۳۱۱ف تک پٹہ بہرجی کے نام تھا مستقیمدار کا
سال ہے کہ بہرجی پٹہ دار نے سنہ ۱۳۱۱ف میں استعفا دیا اور پٹہ گودھنجی اور
بالاجی کے نام ہوا سنہ ۱۳۱۹ف تک رہا پھر خود کسو دراز جی جاگیردار کے
نام پٹہ ہوا سنہ ۱۳۲۲ف میں جاگیردار نے لماجی سے دالحال نذرانہ لیکے
اس کھیت کا اور پڑ کھیت کا پٹہ رنگو ولد لماجی کے نام کردیا۔ لماجی نابالغ ہے
رنگو ولد سہدجی کہتا ہے کہ اوس کے دادا بہرجی نے استعفا نہیں
دیا تھا اور وہ سنہ ۱۳۱۶ف تک قابض رہا۔ اور سنہ ۱۳۱۶ف میں جاگیردار نے
نذرانہ لیکے بہرجی اور رنگو ولد سہدجی کے نام پٹہ کی تجدید کردی۔

سنہ ۱۳۲۲ف میں عدالت دیوانی منصفی سیلو میں حسب ذیل دعوے دائر ہوئے

(۱) رنگو ولد سہدجی بنام لماجی دیاد و ولد ستیا رام و کملاجی ولد بہرجی
دعوے استقرار حق و بحالی قبضہ۔ اس مقدمہ میں رنگو ولد لماجی کوئی فریق نہ تھا۔
اور یہ اوسی کے نام ہوا کہا جاتا ہے۔

(۲) رنگو ولد لماجی و لماجی بنام رنگو ولد سہدجی دعوے [illegible] و حکم امتناعی
یہ مقدمہ ابتک زیر تحقیقات ہے۔ آذر سنہ ۱۳۲۵ف میں رنگو ولد سہدجی نے آباجی
سے دام لیکے (۵) درخت بیچ ڈالے۔ پندرہ سال کے لیے کھیت
متنازعہ کاشت کے لیے دیدیا۔ اور ۷ فروردی سنہ ۱۳۲۵ف کو آباجی وغیرہ نے
بامداد سوسوا سو اشخاص کے ۳۰ درخت کاٹ ڈالے۔ لماجی کو کھیت سے
نکالدیا اور کاشت کو بیلوں سے چرا لیا۔

پولیس کو اطلاع ہوئی پولیس نے بعد تفتیش حسب ذیل اشخاص کا بابت
سرقہ بالجبر وغیرہ چالان کیا۔

(۱) آبا ولد بکاجی۔

(۲) گواجی ولد بکاجی۔

آبا جی وغیرہ
بنام سرکار عالی

اس کے بعد وکیل مرافعین نے صرف آبا جی مرافع کی طرف سے بحث
کی کہ آبا جی ہم دوسرے مرافعین سے رشتہ دار نہیں ہے اور اس کو نزاع
دیوانی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان حالات کے لحاظ سے یہ قیاس کرنا چاہئیے کہ
اس کی بابت بدنیتی کا وجود مفقود تھا۔ ہماری رائے میں مثل کی روئداد
بالکل اس کے خلاف ہے۔ وہ دوسرے مرافعین کے قریبی موضع کا رہنے والا
ہے اس کو ضرور نزاع دیوانی کا علم تھا اور وہ اور رنگوا ملزم ایک بڑی
تیاری اور اہتمام کے ساتھ اراضی نزاعی پر آئے۔ اور باوجود دلیل پٹواری
کے روکنے کے جرم کے مرتکب ہوئے۔ ہم کوئی وجہ نہیں پاتے کہ اس مرافع کو
بے جرم متصور کریں۔

ہماری رائے میں جو سزا کہ چھ چھ ماہ قید کی ان ملزمین کے متعلق صدر
عدالت نے بحال رکھی ہے وہ فی الواقع سخت ہے۔ ایک مقدمہ دیوانی کے
سلسلہ میں یہ نزاع پیدا ہوئی ہے۔ ملزمین جرائم پیشہ نہیں ہیں پس ایسی حالت میں
ان کو دو دو ماہ کی سزا دیا جانا بہت کافی ہوگا۔ لہذا۔

حکم ہوا کہ

[illegible] ترمیماً مسطور۔ ملزمین مرافعین رنگوا و آبا جی دو دو ماہ قید با مشقت میں
بسر کریں باقی سزا منسوخ۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں اشخاص
ذیل سے بحث ہے۔

(۱) رنگوا ولد سہدجی جسکا باپ مہدجی ہے۔
(۲) رنگوبا ولد لمباجی
(۳) لمباجی۔
(۴) آپا ولد پیکاجی۔

ایک کھیت جسکا نام بڑکا ملا ہے (واقع پہلوری یا گیر) متنازعہ ہے۔

[illegible]

[illegible] کہ [illegible] کوئی [illegible] معلوم [illegible] اور حقوق اور [illegible] کو عقل کرو [illegible] اگر [illegible]

ہو تو [illegible] اور ملزم [illegible] اس طرح [illegible]

[illegible] کا اظہار کرتے تھے۔ خود [illegible]

[illegible] کہ وہ فی الحقیقت [illegible] اور [illegible]

[illegible] عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل [illegible] کی [illegible]

کے مخالف [illegible] اور [illegible] اور ہم بھی اس سے کوئی وجہ اختلاف کی نہیں پاتے۔ [illegible] شہادت صفائی پیش [illegible] کی ہے۔ مگر ہم عدالتہائے ماتحت سے متفق ہیں کہ اس سے ملزمین کی صفائی ثابت نہیں ہوتی۔ اور ملزمین مجرم اور [illegible] سزا [illegible]۔ البتہ سزا [illegible] مناسب اور [illegible] معلوم ہوتی ہے اور [illegible] چھ چھ ماہ قید بامشقت کے اغراض [illegible] کے لئے کافی معلوم ہوتا ہے کہ دو دو ماہ قید بامشقت کی سزا [illegible] ولد [illegible] اور [illegible] ولد [illegible] کو دی جائے۔ پس دونوں [illegible] منظور ہوں۔ اور [illegible] بالا سزا میں ترمیم کر کے دونوں [illegible] کو دو دو ماہ قید بامشقت کی سزا دی جائے۔

اور ایک نقل اس فیصلہ کی مثل نمبر ۲۶۲ [illegible] میں بطور فیصلہ کے شریک کیا جائے۔

نگرانی فوجداری

[illegible]

تمیراجی وغیرہ بنام سرکار عالی

(۳) اباجی ولد سکاجی۔
(۴) بکاجی ولد اراس جی
(۵) رنگو ولد سہدجی۔
(۷) گرد ولد سہد گری۔
(۸) حسن ولد شیخ صاحب۔
(۹) کملاجی ولد سہدجی۔

عدالت ابتدائی نے بتحقیقات اباجی ولد کوجی کو دو ماہ قید با مشقت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی اور رنگو ولد سہدجی کو چھ مہینے قید با مشقت کی سزا دی۔ عدالت سشن اورنگ آباد میں مرافعے ہوئے۔ اور عدالت سشن نے اباجی کے نسبت سزائے جرمانہ منسوخ کر دی اور باقی سزائے قید اباجی اور رنگو ولد سہدجی کی بحالت بحال رکھی۔

اس حکم پر مرافعے مجلس عالیہ عدالت میں ہوئے ہیں۔ ہم نے مرافعان کی بحث سنی اور روئداد مسل پر نظر کی۔

[illegible] یہ ہے کہ جس کھیت کی نزاع ہے۔ اور رنگو [illegible] سے کاشت کرتا تھا۔ وہ مالک ہے اور بطور تصرف [illegible] کو قطع کرنا اور [illegible] منتقل کرنا [illegible] تھا کہ [illegible] درختوں کو [illegible] لائے۔ [illegible] اباجی اور رنگو ولد سہدجی تھا۔

[illegible] اس صورت میں [illegible] معلوم ہو کہ [illegible] کئے جاتے تھے۔ یہاں یہ صورت نہیں ہے کہ [illegible] کھیت کی نزاع تھی اور یہ نزاع [illegible] بلکہ [illegible] عدالت دیوانی میں دائر تھی۔ ایسی حالت میں [illegible] کو منتقل کرنا اور منتقل الیہ کا تصرف کرنا اس سے ہرگز یہ

جانیا ۱۱ لہا تحفظ

ہونے کے ناطے ملزمان نے عدالت سیشن علاوہ رانا محمد اکرم کی ضمانت اصلاً ازگرفتاری
کے لئے سنگار سنت ضمانت مقدمہ کی کی اور عدالت میں ۱۰۱ ال کی ورزا ضمانت
پیش کی۔ جو کہ ان درخواست۔ کے تصفیہ میں عدالت سیشن میں طوالت ہو
رہی تھی۔ اس لئے اس مقدمہ کے متعلق درخواست مذکورہ عدالت سیشن
کی مسل عدالت العالیہ میں طلب کر لی گئی۔ چونکہ عدالت سیشن کو مقدمہ کو خود
انتقال مقدمہ کا اختیار ہی نہیں ہے اور یہ اختیار صرف عدالت العالیہ کو حاصل
ہے۔ لہذا انتقال مقدمہ کی درخواست کا ہم خود تصفیہ کر دیتے ہیں
درخواست انتقال ملزم کی ہے۔ اس مقدمہ میں وکیل ملزم اور وکیل
مستغیث کی بحث سماعت ہوئی۔ لیا کی درخواست انتقال اس امر پہ مبنی
ہے کہ حاکم مجوز عدالت ابتدائی مرید ہرار کو اس سے ذاتی عداوت ہے
افسوس ہے کہ اس واقعہ کی تصدیق میں کوئی بیان حلفی پیش نہیں ہوا ہے
جیسا کہ موجب دفعہ ۵۲۶ (۳) ضمن (۳) ضابطہ فوجداری ہونا ضروری ہے اس
وقت ہمارے اجلاس پر وکیل ملزم کہتے ہیں کہ خود ان کے پاس درخواست
ہیں۔ ان کی تصدیق و تائید کے لئے اور ان کے پاس کوئی وثائق
موجود نہیں ہیں۔ نہ اس وقت تک وہ عدالت ہذا کی مثل میں شامل کئے
گئے ہیں۔ اگر مہلت دی جائے تو آئندہ پیش کئے جا سکیں گے بیان ملزم
کے اندر از درخواست انتقال عدالت سیشن میں ۲ مرسلہ ۲۲۶ کو پیش
کی تھی اس کے بعد تین ماہ سے کا زمانہ منقضی ہو چکا ہے اس وقت تک
کوئی وثائق درخواست کی تائید میں پیش نہیں کئے گئے نہ اس وقت پیش
کئے جاتے ہیں۔ درخواست کی تائید میں بیان حلفی بھی اس وقت تک
پیش نہیں ہوا ہے۔ ایسی صورت میں بجز اس کے کہ ہم درخواست انتقال
مقدمہ خارج کریں۔ کوئی چارہ نہیں ہے لہذا۔
حکم ہوا کہ

باجلاس عالیجناب سید راس مسعود بالمکند صاحب بی-اے و عالیجناب
مولوی سید محمد شاہ جابر صاحب بہادر ارکان

سنہ ۱۳۲۲ف
نگرانی نمبر ۵۱۵
فیصلہ
یکم مہر ۱۳۲۲ف

جینیا — نگرانیخواہ

بنام

ملیا وغیرہ — طرفثانیان

انتقال مقدمہ - درخواست انتقال مقدمہ - اختیار عدالت سشن نسبت انتقال مقدمہ - عدالت سشن کو انتقال مقدمہ کا اختیار نہیں ہوتا - بیان حلفی - لزوم پیشی بیان حلفی بہ تائید وجوہ مندرجہ درخواست انتقال مقدمہ - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۴۹۴) ضمن (۴)

تجویز ہوا کہ (۱) عدالت سشن کو خود انتقال مقدمہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ یہ اختیار مجلس عالیہ عدالت کو ہے۔

(۲) موجب دفعہ (۴۹۴) ضمن (۴) ضابطہ فوجداری واقعات مندرجہ درخواست انتقال کے متعلق بیان حلفی پیش ہونا ضرور ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔
منجانب نگرانی خواہ مولوی احمد حسین صاحب وکیل۔
منجانب طرفثانیان پنڈت سرسوان راؤ صاحب وکیل۔
رائے بالمکند صاحب رکن - اس مقدمہ ابتدائی میں دس ملزمین تھے

نگرانی ناراضی تجویز راجہ گرکرن صاحب ناظم صدر عدالت علاقہ راجہ شیوراج بہادر مورخہ ۲۳ تیر ۱۳۲۳ف مشعر اینکہ طرفثانی باوجود تعمیل سمن غیر حاضر ہوئے چونکہ یہ پہلی پیشی ہے یکطرفہ کارروائی مناسب نہیں لہذا تاریخ تبدیل کی جائے آئندہ تاریخ پیشی ۹ شہریور ۱۳۲۳ف مقرر ہو۔

[illegible]

اس سے یہ بھی سمجھا جائے گا کہ اوس نے بار [illegible] اور طول دیا [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہوئے ہو (دفعہ ۵۲۶) عدالت سشن کو
اس عمل سے کہ اوس نے مثل طلب کر کے عدالت ابتدائی میں کارروائی
رکوا دی، کامیابی حاصل کر لی [illegible] ایسی ہی
کوشش کی اور [illegible]
کہ اونہوں نے [illegible] اس علم کے کہ [illegible] انتقال مقدمہ کے [illegible]
اونہوں نے درخواست انتقال مقدمہ لی اور لی ہی نہیں بلکہ کارروائی
مقدمہ عدالت ابتدائی ملتوی کردی۔ ناظم صاحب موصوف [illegible]
ہے اگر [illegible] سمجھے جا سکیں تو عمل اون کا [illegible] غیر [illegible] ہوگا
قانوناً ایسی درخواست کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مطابق [illegible]
حلفی ہو [illegible] ایسا بھی نہ تھا۔ اور عدالت سشن نے اس کا بھی [illegible] خیال
نہ کیا جس قدر ہم عدالت سشن کے عمل پر اس مقدمہ میں نظر کرتے ہیں اوسیقدر
زیادہ ہم کو افسوس ہوتا ہے۔ وجہ انتقال بھی [illegible] نہیں ہے [illegible]
نامنظوری درخواست انتقال میں اپنے شریک [illegible] سے متفق ہوں۔

نگرانی فوجداری

[illegible]

[illegible] مقدمہ نمبر ۲۴۴ [illegible]

باجلاس عالی جناب رائے بالکند صاحب بی۔اے۔ و عالی جناب
مولوی سید محمد غلام جبار
صاحب ارکان۔

مارتنڈ مانک [illegible] وغیرہ　　نگرانخواہان

بنام

درخواست انتقال مقدمہ حاکم کی دائر کردہ [illegible]

دائر [illegible]

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب [illegible]

ثانی کے لائق وکیل صاحب [illegible] گو کہ [illegible]

کرتے ہیں کہ انہوں نے [illegible] عدالت [illegible] اور نہ صدر

عدالت میں حالانکہ صدر عدالت میں [illegible] درخواست انتقال

مقدمہ کی پیش کی گئی۔ پس ان کو [illegible] تمام سامان چھپا کر [illegible]

درخواست داخل کرتے۔ اور اگر قبل درخواست انتقال مقدمہ

انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ [illegible] سامان کو ضرور

چھپا کر رکھ لیتے۔ درخواست انتقال مقدمہ [illegible] ستمبر کو صدر عدالت میں

پیش ہوئی تھی لیکن انہوں نے [illegible] وہاں کوئی استعمال نہیں کیا

اور ۲ ستمبر ۱۹۲۲ء سے [illegible] کہ تین ہفتہ کے قریب ہو چکے ہیں

اور آج سے قبل دو ہفتہ ہوئے کہ ان کو ان کی [illegible] کی اطلاع ہو گئی تھی۔

لیکن وہ کچھ نہ بتا سکتے کہ انہوں نے اور [illegible] سامان اور اسباب مطلوبہ کی بہم رسانی

کے لیے کوئی کوشش کی اور کیا اور ان کو کامیابی ہوئی اور کیوں ہوئی

پس ہم یہ درخواست استعمال محض لیت و لعل [illegible] سمجھتے ہیں۔ اور

اس کو نامنظور کرتے ہیں۔ درخواست انتقال مقدمہ صدر عدالت (عدالت

سشن) میں پیش کی گئی جو ہرگز عدالت مجاز اس غرض سے نہ تھی۔ انتقال

مقدمہ کے اس حالت خاص میں کہ مقدمہ عدالت فوجداری ضلع کا بھیجا

ہوا ہو۔ عدالت ضلع مجاز ہے اور عموماً اختیار مجلس عالیہ عدالت اور سرکار

کو ہے۔ صدر عدالت میں فریق ثانی کے وکیل تھے۔ اور وکیل کے ذریعہ

سے درخواست انتقال مقدمہ کی پیش کی گئی تھی پس فریق ثانی اس سے

ہرگز بے خبر نہیں پایا جا سکتا کہ عدالت سشن انتقال مجاز مقدمہ کی نہ تھی

مارتنڈ راؤ، بنام گرمندراو

آخر حکم ... یہ کہ جائداد مراعی بقبضہ سرکار لے لی جائے۔ اور فریقین کو ہدایت
ہو کہ عدالت دیوانی میں رجوع ہوکر اپنے اپنے حقوق کا تصفیہ کرالیں۔ اصل
فریق اس حکم کی ناراضی سے فریقین مقدمہ نگرانی کرتے ہیں۔
عدالت ابتدائی نے قبضہ کی نسبت فریقین کی شہادت قلمبند کی ہے۔
لیکن اس امر کے طے کرنے سے کہ کون فریق تاریخ حکم یا ... کے قبل دو
مہینے کے اندر کی اراضی پر قابض تھا اس وجہ سے انکار کیا ہے کہ عدالت کو مدارج
اطمینان کامل نہیں ہوا کہ کون ایک فریق قابض اور کون دوسرا فریق غیر قابض
عدالت سے جو حکم دیا ہے وہ صریحاً غلط ہے۔ بروئے دفعہ (۱۴۸) ضمن (۴) بصورت
اس امر درست تصفیہ آخر تک عدالت اگر چاہے اراضی متنازعہ بحفاظت سرکار
ضبط کا حکم دے سکتی ہے لیکن عدالت مقدمہ ہذا میں یہ حکم آخر نہیں دے سکتی کہ جائداد
بہ نگرانی سرکار لی جائے۔ اور فریقین عدالت دیوانی میں رجوع ہوں جبکہ عدالت
فریقین کی شہادت قلمبند کر چکی ہے تو عدالت کو شہادت سے طے کرنا چاہیئے
کہ کون فریق قابض تھا اور جو فریق کہ عدالت کی رائے میں قابض ثابت ہو
اوس کو اراضی پر قبضہ دلانے کا حکم دینا چاہیئے۔ لہٰذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور تجویز عدالت ماتحت منسوخ مقدمہ میں حسب صدر کارروائی
کی جائے اسکی نقل دوسری مثل میں شریک کیجائے۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ جائداد کو بقبضہ سرکار لینے کے
لئے شرط "تا تصفیہ درست" اور "تا تصفیہ آخر" کی ہے۔ اور عدالت ماتحت نے
اس کے تجویز آخر نگرانی فرمائی ہے۔ اسلئے میں متفق ہوں۔

نگرانی فوجداری

جاستقد

گوبند راؤ ... طرفثانی

نقض امن - کارروائی نقض امن ۔ حکم نگرانی سرکار متعلق جائداد متنازعہ
جائداد متنازعہ کو بصورت انسداد ضرورت نگرانی سرکار میں لینے کا اختیار صرف
عدالت دیوانی - بہ اختیار عدالت دیوانی - فریقین جائداد متنازعہ کو نگرانی
سرکار میں لیکر فریقین کو ہدایت عدالت دیوانی کا عدم جواز مجموعہ ضابطہ فوجداری
سرکار عالی دفعہ ۱۴۵ و ۱۴۶۔

تجویز ہوئی کہ مسئلہ دفعہ ۱۴۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری
سرکار عالی کارروائی نقض امن بصورت ضرورت ...
تا تصفیہ آخر عدالت جائداد کو نگرانی سرکار سے متعلق ہے مگر عدالت کا جائداد
کو بقبضہ سرکار لیکر فریقین کو عدالت دیوانی کی ہدایت کرنا صحیح نہیں ہے۔

اغراض مقدمہ بہ اسکے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے

منجانب نگرانی خواہان بابو گیا پرشاد صاحب و مولوی محمد
غلام اکبر خان صاحب و مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب
و مولوی حاجی محمد رفیع صاحب و مولوی نوازش علی صاحب وکلا۔
منجانب طرفثانی پنڈت کیشوراؤ صاحب وکیل۔

رائے بال مکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ نقض امن میں عدالت ابتدائی نے

نگرانی بارادہ تجویز مولوی غلام محمود صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع ...آباد علاقہ ...
اسماعیل مرحوم مورخہ ۱۷ اسفندار ۱۳۲۶ ف منشاء ایک جائداد متروکہ متقابل فریقین بغرض تصفیہ
زیر نگرانی سرکار لی جائے کہ کس شخص کے قبضہ سے جائداد سرکار کی نگرانی میں لی
گئی ہے۔
فریقین کو ہدایت ہو کہ دیوانی میں رجوع ہو کر اپنے اپنے حقوق کا ثبوت دے کر
ڈگری حاصل کریں۔

[illegible] [illegible]

کہ استغاثہ پیش ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیا جاتا [illegible]
[illegible]
[illegible] حکم [illegible] حالت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مولوی قاضی [illegible] احمد صاحب وکیل سرکار۔

طرفین بیان غیر حاضر

رائے [illegible] صاحب [illegible] ملزمین غیر حاضر [illegible] وکیل سرکار
حاضر ہوگئے۔ عدالت [illegible]
[illegible] کا حکم دیا [illegible]
[illegible] عدالت [illegible]
کیا جاوے۔ اور یہ مقدمہ خارج [illegible] عدالت کا حکم
[illegible]
عدالت کو تو [illegible] کا حکم [illegible] اور مقدمہ کا [illegible] اور
ملزمین کی رہائی کا حکم بالکل ہی خلاف قانون ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ہے
حکم عدالت ماتحت منسوخ ہے۔ عدالت ماتحت [illegible] کو ہدایت ہے کہ [illegible]
ضابطہ [illegible] کے مطابق [illegible] کرے۔
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب وکیل [illegible] فریق ثانی غیر حاضر [illegible] فریق [illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی ... سید محمد غلام ... [illegible]

نگرانی خواہ | اردو

بنام

مدعا علیہان | کیشن وغیرہ

نقل حکم ... [illegible] ... حکم ... [illegible]

تجویز ہوئی کہ ... عدالت کا پولیس کو تفتیش کا حکم دیا

اور ... کو جاری ... کر کے ... کیا

کہ ... کیا جائے ... [illegible]

نگرانی خواہ ... مقابلہ ... سرقہ ... [illegible] ... ڈپٹی ... بیان داخل کیا کہ ملزمین نے دل ... واسطے ... کر ... کی ... پارچہ ... وغیرہ سرقہ کر لیا۔ عدالت ڈویژن میں تحقیقات آغاز ہوئی اور بیان مستغیث اور دو گواہ ... کی ... قلمبند کرنے کے بعد یہ تجویز کی گئی کہ مقدمہ ... داخل ہے ... ناظم ضلع ہے لہذا مقدمہ عدالت ... ضلع عادل آباد ... منتقل ہو۔ ... عدالت ضلع میں منتقل ہوا اور عدالت ضلع ... ذیل تجویز صادر فرمائی ... ظاہر ہے کہ ... قیاس ہے الزام لینی قابل دست اندازی پولیس ہے۔ لیکن مستغیث نے کوئی اطلاع پولیس کو نہیں دی ... تعریف اور ... اشخاص ہیں جس سے پایا جاتا ہے

نگرانی بار اس تجویز نواب حامد یار جنگ بہادر ناظم عدالت فوجداری ضلع عادل آباد مورخہ ۹ ... کہ مقدمہ خارج ... ہوں۔

جوگ لال (مستغیث) طرفثانی

حکم۔ تنسیخ حکم عدالت ماتحت بعد تعمیل۔ جواز تنسیخ حکم عدالت ماتحت بعد تعمیل حکم مذکور۔ اختیار عدالت مرافعہ و نگرانی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ جات (۵۱۸ و ۲)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) باوجود التعمیل ہو چکنے حکم صادرہ بموجب دفعہ
(۵۱۸) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
عدالت مرافعہ یا نگرانی بعد تعمیل حکم عدالت ماتحت بھی اس کو
منسوخ کرکے استرداد مال کا حکم دے سکتی ہے۔
مدراس لاء رپورٹ جلد (۵) صفحہ (۱۵۲) کا حوالہ دیا گیا اور
ویکلی رپورٹر جلد (۹) صفحہ (۸۶) و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد (۱)
صفحہ ۶۳ و جلد (۸) صفحہ (۵۷۵) جلد (۲۲) صفحہ (۸۴۴) و
کلکتہ جلد (۱۸) صفحہ (۴۳۸) و جلد (۳) دفعہ (۶۹۰) سے
اختلاف فرمایا گیا۔

عدالت ڈویژن ہنگولی میں مسماں کالو سنگ و رام سنگ کا چالان بعلت سرقہ بمکان طرفثانی پیش ہوا۔ مستغیث کا بیان تھا کہ اس کے مکان سے دو گوپ طلائی سرقہ گئے۔ پولیس نے بعد تفتیش گنگا رام زرگر (گواہ) کے قبضہ سے ایک بازو طلائی برآمد کیا جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ مال مسروقہ کو گلا کر جس کہو یہ سنار سے بازو گنگا رام نے بنوایا ہے۔ گنگا رام کو سنار مذکور سے بازو خواستے اور

نگرانی برنائے تحریک مولوی وحید الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع پربھنی نسبت تنسیخ تجویز مولوی محمود حسان صاحب ناظم عدالت فوجداری درجہ اول ڈویژن ہنگولی مصدرہ ۲۴ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۵ف بدیں منشاء کہ مال مدعی کو دیا جائے۔

ماتحتوں سرشتہ [illegible] کی تعمیل ہو گی [illegible] (۱۳۱۲) [illegible] و [illegible] ۱۳۲۲
فوجداری سرکار عالی ان کو موجود رہا جیسا کہ اگر وہ [illegible]
لزوم ادا کا قصور ہے اور وہ اس کا ارتکاب ہوا ہے کہ ہم گواہ کا فیصلہ کریں
دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے موجب ہے کہ مجسٹریٹ کو استغاثہ
کی صداقت کی نسبت اطمینان نہ ہو تو وہ تا زیر [illegible] شہادت کا اظہار لے سکتے ہے۔
وجوہ قلمبند کرے اور اجرائے کارروائی کو ملتوی کرے اور خود تحقیقات کرے
یا پولیس کو یا کسی ایسے شخص کو دریافت صداقت استغاثہ کا حکم دے سکے اور
دفعہ ۲۰۸ ضابطہ کے موجب بعد وصول نتیجہ تفتیش اوس پر اور اظہار
مستغیث پر نظر کرکے اگر اوس کی رائے ہو تو استغاثہ کو بہ تحریر وجوہ خارج
کردے۔ یہاں ان مجسٹریٹ ماتحت نے ایسا کچھ نہیں کیا اور مقدمہ منتقل ہو کر
آیا اور نتیجہ یہ ہے کہ نگرانی صادر فرمائی اور نتیجہ میں مقدمہ کو خارج اور ملزموں کو
رہا کر دیا ہے جس کے غلط اور بے ضابطہ ہونے کی نسبت ہماری رائے
میں جو کچھ ہم نے دفعات ۲۰۲-۲۰۸ ضابطہ مذکور کا ملخص لکھ دیا ہے۔
وہ بالکل کافی ہے اور کچھ مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے ایسی تجویز بیشک
ایک مجسٹریٹ ضلع کی نسبت حیرتناک ہے۔
پس میں نگرانی کے منظور کرنے میں اپنے شریک فاضل سے متفق ہوں۔

نگرانی فوجداری

منعقدہ

اجلاس عالیجناب رائے بال مکند صاحب بی۔اے۔ و عالیجناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

گنگا رام (ملزم) بنام نگرانیخواہ

اردو نام گیتی

نمبر مقدمہ [illegible] منفصلہ [illegible]

کہ حکم عدالت ماتحت مال کو منسوخ کر دیا ہے [illegible] عدالت مرافعہ یا نگرانی کے
اختیارات [illegible] کا [illegible] ہو جاتی [illegible] [illegible]
کہ معاملہ ماتحت کی کارروائی [illegible] کی [illegible] الگ [illegible]
کے واسطے ماتحت و صرف عدالت نگرانی [illegible]
[illegible] کے [illegible] قرار دئے جاویں تو [illegible] شخص [illegible]
[illegible]
دفعہ ۴۴ [illegible] جو حکم [illegible] معلوم ہو صادر کر سکے گی [illegible]
[illegible] کسی [illegible] فریق [illegible] الصاف
[illegible] اگر [illegible] قرار دیں کہ ایک حکم جو کسی عدالت ماتحت سے دفعہ (۴۴) [illegible]
[illegible] حسب صادر کیا ہو [illegible] منسوخ کیا جا سکتا ہے [illegible]
کہ اس حکم کی تعمیل نہ ہوئی ہو اور بعد اس کے کہ اس کی تعمیل ہو جائے عدالت
مرافعہ یا نگرانی کے اختیارات اس کی نسبت قطع ہو جاتے ہیں تو اس [illegible]
اس [illegible] کہ ایک [illegible] علاوہ [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] کارروائی کا دروازہ
کھولا جائے۔ کچھ اور [illegible] ہو [illegible] کہ عدالت
مرافعہ نگرانی کے اختیارات اس صورت میں کیوں ساقط قرار دئے جائیں اور
کیوں عدالت [illegible] کی ایسے شخص کو مال کے استرداد پر مجبور نہ کر سکے
جس کو خلاف قانون طور پر یا غلط طور پر ایک مرتبہ مال دیدیا گیا ہو بجز اس کے کہ
ایسے حالات پیدا ہو گئے ہوں کہ عدالت [illegible] ایسے حکم کی تعمیل [illegible]
[illegible] لا رپورٹ جلد (۵) صفحہ (۱۵۳) سے ہماری رائے کی تائید ہوتی ہے کہ
بعد تعمیل حکم عدالت ابتدائی کے بھی اعلیٰ عدالت مرافعہ یا نگرانی استرداد [illegible]
دے سکتی ہے کلکتہ ویکلی نوٹس جلد (۹) صفحہ (۵۴۹) میں بھی یہی امر طے ہوا ہے
پس ہماری رائے میں وکیل سرکار کی بحث قابل پذیرائی کے نہیں ہے اور
تحریک نگرانی قابل منظوری کے ہے لہذا

نگرانی [illegible]

[illegible] [illegible] سال کی [illegible]

[illegible]

[illegible] اس عمل کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] عدالت

[illegible]

مسمٰی [illegible] نگرانی [illegible]

[illegible] صدیق [illegible]

حکم عالی قائم ہے حسب ذیل [illegible] صادر ہوا

[illegible] انگلنڈ [illegible] ہوئی۔ نگرانی کی [illegible]
[illegible] کا [illegible] کہ انہوں نے [illegible]
[illegible] سرکار [illegible]
[illegible] کو اس [illegible] کی [illegible]
کی مانند ہوئی ہے [illegible] سرکار کا [illegible] قابل
[illegible] کو دلا دیا
گیا ہے لیکن [illegible] بحث ہے کہ [illegible] سرکار عالی
عدالت مرافعہ یا نگرانی اوس [illegible] عدالت ماتحت [illegible] حکم [illegible] کر سکتی ہے
[illegible] کہ اوس حکم کی تعمیل ہو چکی ہو لیکن [illegible] حکم کی تعمیل ہو چکی ہو
اور مال کسی شخص کو دلایا جا چکا ہو اوس کے بعد عدالت مرافعہ یا نگرانی اوس
حکم کو منسوخ کر کے [illegible] کہ استرداد کا حکم نہیں دے سکتی ہے ہم کو اس بحث سے
اتفاق نہیں ہے اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ کیوں ایسی صورت میں

گنگارام بنام ... (حاشیہ)

نہیں کر سکتی ۔ دیکھو (لا رپورٹ) جلد (۹) دیکھو ... صفحہ (۷۸) ۔ انڈین لا رپورٹ
ی جلد (۱۱) صفحہ (۱۲۰) ... (۸) ... دیکھو ... (۲۲) صفحہ (۴۸) کلکتہ
جلد (۱۱) صفحہ (۴۳۸) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد (۳۱) صفحہ (۱) ۔ لیکن اول تو
یہ اضافہ اسی غرض سے ہوا ہے کہ عدالت اپیل ہائیکورٹ کو اختیار اور
موقع ہو کہ جہاں اس کے کہ عدالت ابتدائی کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہو ۔ وہ اس
حکم کو رد کریں اور حکم دیں کہ جو کچھ بذریعہ عدالت ابتدائی کے حکم کے تعمیل
میں دلایا گیا ہو اور اس سے شخص مستحق صحیح کو دلائیں ۔ ثانیاً خود اس فقرہ کے یہ
الفاظ کہ ہر حکم خلاف انصاف ہوئے ہیں ۔ اور یہ ایسے عام مفہوم میں استعمال ہوئے
ہیں ۔ اور اس واسطے اگر کوئی خلاف انصاف ہوا ہو تو وہ اس کے مفہوم میں
داخل ہو گا ۔ اور ہائی کورٹ اس کے صدد پر مجاز ہو گا ۔ علاوہ بریں ہماری
اس رائے کی تائید (پنجاب لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۰۱) اور کلکتہ ویکلی نوٹس
جلد ۹ صفحہ (۹۴۵) و کرمنل لاجرنل جلد (۲۰) صفحہ (۲۶۶) سے بھی ہوتی ہے
اور اصول بھی یہی ہے کہ ہر مضرت کا علاج ہونا ضرور ہے ۔ مشکل دائر و قائم
رہا یہ کہ نگرانی خواہ کے لیے موقع ہے کہ وہ اپنے نقصان کا استغاثہ اور
مضرت کا رفع عدالت دیوانی میں داد خواہی کے ذریعہ سے کرے ۔ اور
وہ کر بھی سکتا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو مضرت پولیس کے عمل اور ایک
عدالت فوجداری کے حکم سے پہونچی ہے ۔ جس کے احکام کی تصحیح اور عمل کی
اصلاح ہائیکورٹ کا کام ہے ۔ پس کیا مانع ہے کہ ہائی کورٹ عدالت
ابتدائی کے اس غلط حکم اور خلاف انصاف عمل کو منسوخ اور اس کی اصلاح
نہ کرے ۔ درآنحالیکہ قانونی الفاظ بھی اس کو مأذون کرتے ہوں ۔ اور ہم
بلاوجہ نگرانی خواہ کو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کی ہدایت کریں جس سے
اس کو مصارف کی زیر باری اور پیروی وغیرہ کی زحمت ہو ۔ اور اس میں
وہ سالہا سال تک مبتلا رہے ۔ پس میں اپنے شریک فاضل سے متفق ہوں ۔

گنگا رام بنام جوگی لال

حکم ہوا کہ

نگرانی بدالت شاہ منظور ہو وہ حکم جس کے ذریعہ سے مال جوگی لال مدعی کو دلایا گیا ہے منسوخ ہو۔ یہ مال گنگا رام نگرانی خواہ کو دلایا جائے۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ میں متفق ہوں کہ بدو بار د ثابت ہے کہ بازیافتہ مال فہرست مسروقہ میں نہیں پایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ کوئی اور مال مسروقہ گنگا کے بازیافتہ پایا گیا ہے۔ تو ضرور ہے کہ یہ بازیافتہ بطور صحیح گنگا رام کو واپس دیا جائے۔ میں مصنف کے ساتھ اس حد تک تجویز زیر نگرانی لا محالہ منسوخ ہونی چاہیئے۔ لیکن اس واقعہ کی تنقیح ہونے کے بعد غور طلب یہ ہے کہ جب کہ عدالت ابتدائی نے ایک حکم دے دیا اور اس حکم کی تعمیل بھی ہو گئی تو اب ہم کوئی ایسا حکم دے سکتے ہیں کہ جس کی تعمیل میں جوگی لال مستغیث سے بازیافتہ گنگا رام کو دلایا جا سکے۔ دفعہ (۲۸۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "اور جو حکم قرین انصاف معلوم ہو وہ صادر کر سکے گی" اور بعینہ ایسا فقرہ ضابطہ فوجداری برطانیہ میں بھی ہے۔ لیکن وہاں پہلے یہ فقرہ نہ تھا اور بعد کو جو کچھ ضرورت اس فقرہ کے اضافہ و الحاق کی ہوئی وہ یہ تھی کہ یہ شبہ ہوا تھا کہ بعد اس کے کہ عدالت ماتحت کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہو۔ عدالت اپیل یا نگرانی اس کو منسوخ کر کے یہ حکم دے سکتی ہے کہ شخص مستحق صحیح کو کوئی مال دلایا جائے کیونکہ علاوہ دفعہ مذکور میں الفاظ کچھ ایسے وارد ہو گئے ہیں کہ حکم عدالت ماتحت کو ملتوی کر کے عدالت مرافعہ یا نگرانی تنقیح وغیرہ بعد غور تجویز کرے گی اور محل التواء بعد تعمیل کے باقی نہیں رہتا ہے اور بعد تعمیل جو کچھ ہو گا وہ استرداد ہو گا۔ نہ التواء اور متعدد نظائر بھی ہو گئے ہیں بلکہ بعد اس اضافہ کے بھی بعض برٹش انڈیا کے ہائی کورٹ نے اسی خیال اور نظائر کے تتبع میں یہ فیصلہ کر دیا کہ بعد تعمیل حکم عدالت ابتدائی عدالت اس سے بالادست کوئی تجویز تنسیخ یا استرداد

سرکار دولتمدار بنام ناپیکا

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۷۲ء فیصلہ حضور ... ظاہر ہیں۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی قاضی صدر احمد صاحب ... وکیل و ... طرفداں حاضر ...

برائے مال ... سرکار کی ... طرفداں کی غیر حاضر ...

واقعات یہ ہیں کہ عدالت ضلع ... اسادہ ... بدن ... کردہ سببوں دفعہ (۳۰) دفینہ کی برآمد کی اطلاع ... قانون ... ذریعہ اشتہار کی برادری اور ... کی حفاظت کا حکم ... عدالت ... اثناء ... میں اس مقدمہ کو دیکھا اور ... نگرانی ... کی ہے کہ عدالت فوجداری کو دفعہ کی ... کا حکم دینے کا اعتبار نہ تھا۔

اس دفعہ کی نسبت قانون دفینہ ... سال (۳۰) ۱۸۷۲ء ... دوم کے موجب ضلع ... مال کے ... سے کارروائی ہونی چاہیئے اور ... اس امر کا تصفیہ کر سکتا کہ کس قدر دفینہ بحق سرکار ضبط ہوگا اور کس قدر شخص یا اشخاص مستحق کو دیا جائے گا۔ اور اسی لئے یہ معاملہ دفینہ کی ... کے واسطے اس ... مال ... کی غرض سے بھیجنا چاہیئے ... واسطے اس تحریک کے ... یہ ہے کہ ہم کو بصیغہ نگرانی اس مقدمہ میں کسی دست اندازی کا موقع نہیں ہے یہ امر کہ دفینہ کا کسقدر حصہ یابندہ دفینہ کو اور کس قدر مالک اراضی کو ملنا چاہیئے اگر اس کے تصفیہ کی ضرورت ہو تو اسکا تصفیہ موجب باب دوم قانون دفینہ سررشتہ مال سے ہوگا۔ لیکن جو کارروائی کہ سررشتہ مال کی اختیاری ہو اوس مین عدالت فوجداری کس طرح دست اندازی کر سکتی ہے اور کس طرح کوئی حکم دے سکتی ہے جو سررشتہ مال پر واجب التعمیل ہو۔ اس قانون کا باب سوم سزاؤں کے متعلق ہے اوس باب کے دفعہ ۲۰ کے موجب اگر یابندہ دفینہ ... دفینہ ...

نگرانی فوجداری

حاسہ [illegible]

اجلاس عالی جناب [illegible] صاحب بی۔ اے۔ [illegible] صاحب
مولوی [illegible] سید [illegible] صاحب [illegible] ارکان

سرکار عالی — نگران خواہ

بنام

[illegible] — طرف ثانی

مسودہ۔ حکم [illegible] سزا [illegible] عدم اطلاع [illegible] [illegible] حکم قطعی
[illegible] عدم اطلاع [illegible] عدالت فوجداری [illegible] قانون [illegible]
[illegible] قابل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قانون [illegible]
[illegible] سرکار عالی نشان ۳ ۱۳۲۲ف [illegible] (۱)

[illegible] دفعہ (۲) قانون [illegible] ۱۳۲۲ف
اگر [illegible] اطلاع [illegible] ناظم فوجداری [illegible]
دفعہ ۵۲۱ [illegible] مذکورہ [illegible] حکم صادر کیا ہے بلکہ قطعی [illegible]
کا حکم [illegible] ہے۔

(۲) [illegible] کا [illegible] کو [illegible] سرکار کو
[illegible] قابل [illegible] الیہ [illegible] عدالت فوجداری
مداخلت نہیں کر سکتی۔

نگرانی [illegible] ناظم عدالت [illegible] صوبہ گلبرگہ [illegible] ناظم صاحب
عدالت فوجداری ضلع رائچور مصدرہ ۱۸ امرداد ۱۳۲۵ف [illegible]
[illegible] ایک ہزار روپیہ و زیورات جمع سرکار کئے جائیں

[illegible]

سرکار عالی [illegible]

[illegible] نگرانی نکالی

[illegible] غلام حیدر صاحب [illegible]

[illegible] کارروائی

اور [illegible] وارد [illegible]

[illegible] یکسانیں

[illegible] اس سے کچھ [illegible] اور اظہار

کی حیثیت سے کیا عمل کیا گیا اور کیا ترک ہوا اور کیا ہونا چاہیے [illegible]

[illegible] عدالت فوجداری ضلع سے

عمل اور تحریر کی کیا [illegible] عدم اطلاع دہی

[illegible] قانون [illegible]

[illegible] سرکار عالی کی ملک ہو جائے گی اور

[illegible] دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ یہاں لفظ

اور [illegible] ہے اس [illegible] عدالت فوجداری ضلع کا حکم [illegible] کچھ قابل

[illegible] نہیں معلوم ہوتا۔ عدم اطلاع دہی ثابت ہے اور کوئی

[illegible] نہیں ہے [illegible] عدم اطلاع دہی کا [illegible] ہو مگر مال

[illegible] کی نسل ہے اور اس کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ پس تحریک منجر نگرانی قابل

[illegible] ہے اور میں اس کی [illegible] ہوں۔

[illegible] فوجداری

متفقہ

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر، ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا رکن۔

[illegible] مالی عام [illegible]

اطلاع دینی [illegible] کہ [illegible] ارقم کا [illegible] جنکا [illegible] ہے کہ
[illegible] مستحق ہوا [illegible] سرکار عالی کی ملک ہو جائے گی [illegible]
[illegible] ایک سال کے [illegible] اطلاع [illegible] ہیں [illegible] کہ
لحاظ [illegible] اطلاع [illegible] ناظم فوجداری [illegible] حکم [illegible]
[illegible] حکم ضبطی بھی صادر کر سکتا ہے۔ پس اس معاملہ [illegible] حکم ضبطی [illegible]
[illegible] ہماری رائے میں [illegible] صحیح [illegible]
کہ عدالت فوجداری [illegible] حکم سزا صادر کرے گی۔ اور ضبطی [illegible] حکم
[illegible] مال کو [illegible] دفعہ ۲ کا منشا [illegible] کہ [illegible]
دفعہ ۲۱۱ کا جرم ثابت ہو [illegible] عدالت کرے گی اور [illegible]
کی ثابت ہو [illegible] کی صورت میں ملزم کو سزا دینے کی [illegible]
[illegible] ایک یہ بھی [illegible] کیا گیا ہے کہ [illegible] کا مستحق [illegible]
وہ [illegible] ہو جاوے گا [illegible] حکم ضبطی اور حکم سزا [illegible] ہی کارروائی کے
نتیجہ ہوتے ہیں [illegible] کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ حکم سزا تو عدالت صادر
کرے اور حکم ضبطی کسی دوسرے صیغہ کے حاکم کے تابع [illegible] ۔
اس معاملہ میں کسی شخص [illegible] حکم ضبطی کی نسبت کوئی [illegible]
کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ کے کل [illegible] کا مستحق شخص نامعلوم [illegible]
[illegible] ہم [illegible] مال کی [illegible] کارروائی میں کوئی حکم نہیں دے سکتے
ہم صرف عدالت فوجداری کے حکم میں نگرانی [illegible] خلاف قانون یا غلط ہو
اوس میں [illegible] امدادی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم کو اس نگرانی میں یہ بتلایا گیا
ہوتا کہ [illegible] میں سوائے ملزم کے اور کسی کا بھی حصہ تھا اور وہ قانونی
قانونی طور پر [illegible] ہو جاتے تو ہم کو اوس میں [illegible] امدادی کی ضرورت
ہوتی لیکن اس مقدمہ کی وہ حالت نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

بلا استثناء عدول حکم سرکار عالی

لیکن متعلق الزام ۔۔۔ کوتوالی کی جانب سے جو واقعات حالات میں ظاہر
کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ملزمین نے زر لوٹ لیا کچھ مال صرف کیا اور بقیہ
پارچہ جات و الماری وغیرہ کو آگ لگادی۔ شہادت جو پیش ہوئی ہے وہ
صرف اس بات کی ہے کہ ملزمین کی نشاندہی سے کچھ مال برآمد ہوا اسی
حالت میں مجسٹریٹ کو چاہیے تھا کہ صرف بددیانتی سے حاصل شدہ مال مسروقہ
کو رکھنے کا الزام علی البدل ... قرار داد جرم میں درج کرتے اور
اسی کے نسبت ملزمین کا جواب لیتے۔ لیکن انہوں نے فرد جرم میں لوٹ
اور آگ لگانے کے الزامات کا ذکر کرکے دفعہ [illegible] درج کی ہے۔ جو
نقب زنی سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ نقب زنی کے واقعات جب تک کہ
خاص طور سے ثابت نہ ہوں۔ اور ملزمین کا تعلق ان واقعات سے کافی شہادت
کی بنا پر تسلیم نہ کیا جائے۔ ایسے الزام کا اندراج صحیح نہیں ہے۔ اس مقدمہ
میں کوئی خاص واقعات جن سے ملزمین کا کوئی فعل مداخلت بیجا اقتصا زنی
کی حد تک پہونچنا تسلیم کیا جاسکے۔ ثابت نہیں کیے گئے۔ کوتوالی نے اس کو
کافی خیال کیا کہ بجائے ایسے واقعات ثابت کرنے کے محض برآمدگی مال
کی شہادت پیش کرائی۔ جیسا کہ اکثر مقامات میں ایسے کیا جاتا ہے۔ اور
افسوس ہے کہ ناظم عدالت نے بھی اس کو کافی تصور کیا۔ ان حالات میں
یہ قرار دینا ممکن نہیں کہ ملزمین کو وہ الزام سنایا اور سمجھایا گیا جو شہادت سے ان کی
نسبت ظاہر ہوا تھا۔ یا یہ کہ جو الزام سنایا گیا اس کی کوئی شہادت مثل میں
موجود ہے یہ ایک اہم نقص ہے اور ایسا نقص جو کہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا
اس وجہ سے ہم مقدمہ کو عدالت ابتدائی میں واپس کرنے کی ضرورت پاتے ہیں
تاکہ اس نقص کی اصلاح کی جائے۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس کیا جائے تاکہ حسب ہدایات مندرجہ صدر …

ہدایت [illegible] (ملزمین) مرافعان

سنہ ۱م

سرکار عالی ذریعہ [illegible] (مستغیث) مرافعہ علیہ

فرد جرم [illegible] فرد جرم [illegible] فرد جرم [illegible] علی السبیل البدل [illegible] تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۳۰۶) [illegible]

ملزمین کا چالان کوتوالی کی جانب سے بعلت سرقہ بدر [illegible] کے سپرد کیا گیا اور شہادت محض برآمدگی مال مسروقہ پر ملزمین سے کی گئی عدالت سے فرد جرم [illegible] دفعہ (۳) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی قایم کی، تحریر کی کہ شہادت پیش شدہ سے ملزمین کی نسبت [illegible] کے واقعات ثابت نہیں تاہم عدالت کو لازم تھا کہ فرد جرم سرقہ یا مال مسروقہ رکھنے کی علی السبیل البدل قائم کرتی بحالت موجودہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ملزمین کو وہ الزام جو شہادت موجودہ سے ثابت ہوتا ہے سنایا اور سمجھایا گیا اور اس لئے فرد جرم قابل فسخ ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

مرافعان اصالتاً حاضر۔

بجانب مرافعہ علیہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب

مرافعہ نمبر [illegible] تجویز مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۷ خورداد ۱۳۲۶ف متضمن یہ کہ ملزمین بپاداش سرقہ یا اتلاف [illegible] دفعہ (۳۰۶) تعزیرات آصفیہ ایک ایک سال قید بامشقت میں رکھے جائیں

مقدمہ ۲۲ [illegible] (۵۱-۵) مسلہ ۲۶ [illegible]

سرکار عالی

ناظم ضلع کے اجلاس پر حوالات آیا جس کو ایک سال ۔ ۱۵ ۲۲ رجب کا عرصہ
ہو گیا ہے مگر اب تک ... کہ ناظم صاحب ضلع نے اس وجہ ... اس میں
کچھ کارروائی نہیں کی تیسری کارکی وجہ یہ ہے کہ اس وجہ سے کہ قوہ تدوارا
کا ناظم ضلع نے اس مقدمہ کو عدالت ڈویژن ... دوران میں منتقل کیا جانا چاہیے
ڈویژنل ... اس عاریہ کہ اس مقدمہ میں ملزم کا اسال عدالت پہ ایسا ملاحظہ
ہوسکے ۔ اگر اس مقدمہ کی تحقیقات عدالت پر اس کیا جائے ۔ ملزم کا انتقال
ہے اسی ہو جائے گا ۔ مقدمہ کے اپنے اجلاس پر لینے سے انکار کیا ۔ ناظم ضلع نے
اس وجہ کو کافی خیال کر کے اس مقدمہ کو جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر انتقال
کی تحریک کی ہے ۔ ... ڈویژن سے فوجداری دو محل ہوتے ہیں
مجسٹریٹ سے اعمال قلم بند کیا ہو اور اس کی تحقیقات کی ... دو اعمال کسی طرح
سے اثر نہیں ہو جاتا ۔ نہایت افسوس ہے کہ ناظم ضلع نے بھی اس امر کو مد نظر
کر لیا اور صحیح سمجھا ہے ۔ یہ نہایت ستم ناک ہے کہ اس وقت تک اکثر
معمولی کارروائیوں کی وجہ سے دوران ساعت ۱۵ و ۲۲ یوم ہو چکا ہے ۔
اور مقدمہ قتل میں ہنوز کچھ کارروائی نہیں ہوئی ہے ۔ اب یہ درخواست
ہے کہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر منتقل کیا جائے ۔ جائنٹ مجسٹریٹ
کے اجلاس پر اس کے قبل کثرت سے مقدمات فوجداری ... دو دو اور
تین تین سال سے ملتوی تھے ناظم ضلع کے اجلاس سے منتقل کیے جا چکے
ہیں ۔ یہ بھی نہیں بتلایا گیا ہے کہ ایک وقت ناظم ضلع کے اجلاس پر کس قدر مقدمات
فوجداری باقی ہیں ۔ اور جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر کس کس قدر مقدمات
دیوانی و فوجداری بصیغہ ... ہیں ۔ جب آئندہ اس طرح ناظم ضلع کے اجلاس سے
جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر مقدمہ کے انتقال کی درخواست ہوا کرے ۔
تو اس میں ان امور کی تصریح کی جایا کرے ۔ موجودہ حالت میں اگر ہم اس
مقدمہ کو ناظم ضلع کے اجلاس پر واپس کریں تو ہم کو اندیشہ ہے کہ مقدمہ

[illegible]

[illegible]

تجویز ہوئی اس حسن عدالت نے ہم کا اقبال قلمبند کیا ہے اس
بیانات معلومہ الزام ہوسکتے ہیں وہ اقبال کسی طرح سے ثابت
نہیں ہوتا

منجانب نگرانی خود مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار
طرف ثانی غیر حاضر

بالی کنندہ صاحب رکن مسل پیش ہوئی اس مقدمہ میں ۲۲ مہر سنہ ۱۳۲۶ف

نگرانی سا... تجویز مولوی سید عیار الحسن صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ مورخہ ۲۲ مہر...
معتبر یہ کہ مقدمہ ... لعل صاحب حاکم محسٹریٹ گلبرگہ ... سے ...
منتقل کیا جاوے ... مقدمہ نہیں ہوں۔

سرکار عالی
بنام
شیخ عیسیٰ

مسئلہ تمادی اور میعاد سماعت درخواست مرافعہ مابعد احکام براءت کی تعلق
سرکار — مطلوبہ ... تعویق بر ماہوالی میعاد کیلئے وجہ معقول نہیں
اجرائی مقدمہ پر اسکے منظوری و رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب مرافع مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار عالی حاضر —

منجانب مرافعہ علیہ مولوی نصیر الدین صاحب وکیل حاضر —

رائے جناب ملکہ صاحب رکن۔ وکلاء فریقین حاضر سماعت ہوئی حکم براءت کی تاریخ سے سرکار کی طرف سے یہ مرافعہ ایک ماہ دو یوم منقضی المیعاد میں پیش ہے وجہ تعویق سماعت کی جاتی ہے کہ منظوری سرکار کے حاصل ہونے میں تعویق ہوئی ہماری رائے میں یہ وجہ تعویق معافی تمادی کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ سرکار کو اور خارج مرافعہ کے لئے چھ ماہ کی مہلت دی گئی ہے منظوری وغیرہ جو کچھ کارروائی اور خارج اپیل کے متعلق ہو وہ اسی مہلت میں طے ہو جانی چاہئے۔ سرکار اس مرافعہ میں مستغیث ہے اور جو وجہ تعویق [درخواست] کی جاتی ہے وہ خود سرکار کے فعل سے ہوئی ہے نمبر دفعہ (۵) قانون میعاد سماعت ایسی وجہ موجب انضمام میعاد کی تصور نہیں کی جا سکتی اسکے پہلے بھی بعض مقدمات میں ہم یہ طے کر چکے ہیں ملاحظہ ہو آئین دکن جلد (۱) صفحہ ۱۴۱-۱۴۲

حکم ہوا کہ

بوجہ انقضائے میعاد مرافعہ خارج —

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ یہ تسلیم ہے کہ مرافعہ خارج المیعاد ہے اور وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سرکار سے حصول اجازت میں تاخیر ہوئی اور بعد حصول اجازت مرافعہ دائر کر دیا گیا۔ یہ کوئی کافی وجہ نہیں ہے کیونکہ سرکار عالی ایک فریق ہے۔ اور قانون نے سرکار کے حق میں ایک بہت بڑی رعایت رکھی ہے کہ معاملہ عام فریقین کے سرکار کو مرافعہ کے لئے زیادہ مدت دی۔ اور وہ اسی لئے ہے کہ سرکار کو ایک حد تک سہولت ہو سکے ہم اس کو کوئی مزید رعایت کہ جو قانون نے مناسب خیال کیا ہے اور نہ ہم انصافاً مناسب سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ آئین دکن جلد ۱۱ صفحہ ۱ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ

ضرور [illegible] کہ بد عملی ہوگا۔ ہمارا ہم خیال نہ ہونا [illegible] زوال کرتے ہیں جیسا کہ تمام
مقدمہ کے انتقال کا حکم امین ڈسٹرکٹ کے اجلاس سے دیں لیکن آئندہ ہو سکے۔ ایسے
حالات سے قبل آگاہ کیا جائے کہ اس طرح سے اطلاع بد معنوں کی سے
[illegible] مقدمہ کا کارروائی پڑا رہنا آئندہ سے مجلس کی عدالتوں کا
باعث ہوگا ۱۲۱

حکم ہوا کہ

مقدمہ واپس ڈسٹرکٹ کے اجلاس پر منتقل کیا جائے

مولوی سید محمد غلام [illegible] پار [illegible] پارکرتا [illegible]

مرافعہ فوجداری

جلسہ

باجلاس عالیجناب [illegible] بال کمار صاحب بی۔ اے۔ و عالیجناب مولوی سید محمد غلام عباد صاحب ارکان۔

سرکار عالی — مرافع

بنام

شیخ حسین — مرافعہ علیہ

میعاد سماعت میعاد [illegible] بموجب [illegible] سماعت [illegible] سرکار
منظوری سرکار حاصل ہونے میں [illegible] ہونا [illegible] میعاد
سماعت دفعہ (۸)

مرافعہ بنا راضی تجویز مسٹر [illegible] صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع کریم نگر مورخہ ۲۸ [illegible]
مشعر اینکہ ملزم شیخ حسین [illegible] دفعہ (۲۶) [illegible] سرکار عالی سے [illegible]
اثبات سے خارج کیا جائے۔

سرکار عالی
بنام
عبداللہ

(۲) امر تنقیح طلب ہوتا ہے کہ وہ مجرم ہے یا نہیں اور عدالتوں نے
ملزم کو الزام مذکورہ سے بریت حاصل کرنے میں ہر قسم کی سہولت دی چاہئیے
بدر اسلن لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۲ کا حوالہ دیا گیا اور اس فیصلہ
صفحہ ۱۴ کی تمیز کو کیا گیا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی محمد علی صاحب وکیل سرکار حاضر
طرف ثانی اصالتاً حاضر۔

رائے پال مکند صاحب رکن۔ واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ الزام دفعہ ۳۵۴ تعزیرات آصفیہ (کسی عورت کے عصمت میں خلل ڈالنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ کرنا) جو وارنٹ کیس ہے بعد سماعت فرد جرم کے مجسٹریٹ نے ملزم سے استفسار کیا کہ آیا وہ گواہان تائید الزام پر جرح مکرر کرنا چاہتا ہے اور ثبوت صفائی پیش کرنا چاہتا ہے۔ ملزم نے جواب دیا کہ وہ جرح مکرر نہیں کرنا چاہتا ہے اور ثبوت صفائی پیش کرے گا اس کے بعد ملزم نے ثبوت صفائی کے گواہوں کو طلب کرایا۔ لیکن گواہوں کا پتہ نہ بتانے کی وجہ سے گواہوں پر سمن کی تعمیل نہ ہو سکی اس کے بعد ملزم نے یہ درخواست دی کہ گواہان تائید الزام بطور ثبوت صفائی کے طلب کئے جائیں۔ عدالت ابتدائی نے ان گواہوں کو بطور گواہان صفائی کے طلب کرنے سے انکار کیا۔ لیکن ملزم کو یہ موقع دیا کہ وہ ان گواہوں کو طلب کر کے ان پر جرح مکرر کر سکتا ہے۔

اس حکم کی ناراضی سے یہ تحریک ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ ہذا یہ درخواست نگرانی پیش ہوئی ہے۔ بحث نہ سنی گئی ہے اور ناظم عدالت فوجداری بلدہ نے اس بحث کی تائید کی ہے کہ فرد جرم سننے کے بعد ملزم کو یہ حق تھا کہ گواہان تائید الزام کو جرح مکرر کے لئے طلب کرتا اور موقت نام اسے اس حق سے دست کش ہو گیا۔ اور جب وہ ثبوت صفائی پیش کرنے سے قاصر ہوا اور نہ ثبت اس نے گواہان تائید الزام پر جرح مکرر کرنے کی درخواست تازہ کی لیکن جبکہ خود ملزم کی انکار کی وجہ سے اس کا حق

... ہے جس کو ... حاصل ہو چکے اور جس کی بنا پر سرکار ... حال
ایسا ... ہے کہ ... اور داخل کریں اور ... ہو گئے ہو سکتے ہیں
... کافی ... اور ... پیش کرنے ۔ میں
متفق ہوں کہ ... فقط

نگرانی فوجداری

مستغیثہ

باجلاس عالی جناب راجہ ... صاحب ... و ... مولوی محمد غلام ... صاحب ارکان

سرکار عالی ... نگرانی خواہ

بنام

... اللہ ... طرف ثانی

خرچ مکرر - استحقاق ملزم نسبت خرچ مکرر - درخواست خرچ مکرر و دست کشی مقدمہ فوجداری ... خرچ مکرر ... ملزم ... عدالت فوجداری ... ملزم ۔

تجویز ہوئی کہ اگر ایک مرتبہ ملزم نے بذریعہ ... خرچ مکرر سے
دست کشی کرلی ہو لیکن قبل اختتام مقدمہ وہ بوجوہ کافی دوبارہ
درخواست کرے تو اوسکی درخواست منظور ہونی چاہئیے کیونکہ مقدمات
فوجداری میں ملزم کسی حق قانونی کی بنا پر پابند نہیں کیا جاسکتا ہے

نگرانی برنبائے تحریک مولوی عبدالصمد صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نسبت تنقیح تجویز ناظم صاحب سوم عدالت فوجداری بلدہ مصدرہ ۱۹ آذر ۱۳۲۲ف متضمنہ تائید الزام ... خرچ مکرر ... مثل تاریخ ۲ ار دے ۱۳۲۶ف پیش کیا گیا ۔

[illegible]

مکرر کا ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم اس مسئلہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

درخواست ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہکار یا ناکافی تھا ... کر سکے اور ... جرح مکرر سے حکم با اصول ہے اور آسانی ... [illegible]

کمی ... ہے کہ بیان ... کیونکہ ملزم ... گواہوں کی شہادت سے

... جرح مکرر ... ہماری رائے میں اگر ملزم کا ... [illegible]

گواہ ... گواہوں ... اور پیش کرنا صحیح ہی محل نظر اور نا قابل ہے لیکن

جرح مکرر ملزم کا ایک قانونی حق ہے ... [illegible]

سابقاً ... انکار کیا تھا اور ... جرح مکرر کی غرض سے سوال کیا جاتا

تھا مجسٹریٹ سے جرح مکرر کا موقع ... مجسٹریٹ کے اختیار سے متجاوز ... [illegible]

ہم نے اس مسئلہ کے متعلق ... [illegible]

دیکھی ریورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۴ ... انڈین لا رپورٹس مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۳

و کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ کو دیکھا۔ ... درخواست ... میں

سکوت وغیرہ سے بحث کی گئی ہے گر جرح ... ملزم کو ... دیا گیا ہے ... [illegible]

مدراس لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۵ اور کوئی ایسی نظیر ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے

اور نہ ہمارے یاد میں ہے کہ جس میں مجسٹریٹ نے ملزم کو ایسے محل پر جرح مکرر کا موقع دیا ہو

اور وہ خلاف اختیار غلط یا قابل دست اندازی ... نگرانی تجویز ہوا ہو لیکن ہم نگرانی

میں دست اندازی سے انکار اور تحریک نگرانی کو نامنظور کرتے ہیں فقط

سرکار [illegible] بنام [illegible] عدالت

ملزم نے استغاثہ کے گواہوں پر [illegible] [illegible] نہیں کرا سکا اگر جرح نہ کرے [illegible]
[illegible] [illegible] کا حکم دیا اگر [illegible] [illegible] اول
[illegible] فوجداری [illegible] میں [illegible] ناظم صاحب اول عدالت [illegible] تحریک فرمائی
[illegible] کا [illegible] جرح مکرر کرنے [illegible] [illegible] مکرر کا موقع
[illegible] ناظم صاحب اول نے اپنی تحریک کی تائید میں کوئی استشہاد نہیں
فرمایا ہے

ہم نے لائق وکیل سرکار کی بحث سنی و نائب [illegible] میں نظائر مکمل [illegible] صفحہ ۱۵۸
[illegible] [illegible] نظیر مذکور میں صورت یہ تھی کہ مجسٹریٹ
نے [illegible] شہود استغاثہ [illegible] جرح مکرر نا منظور کی تھی مجلس عالیہ عدالت
[illegible] دست اندازی [illegible] فرمائی تھی لیکن اس مقدمہ میں جو ہمارے سامنے
[illegible] ملزم کو [illegible] ایک دو [illegible] کے لئے موقع دیا ہے
کہ [illegible] جرح مکرر کرے [illegible] ہے کہ اگر ہم [illegible] ناظم صاحب اول
[illegible] [illegible] اختیار [illegible] میں دست اندازی ہوگی ۔
[illegible] [illegible] عدالت ابتدائی [illegible] اس لیے
[illegible] [illegible] رائے کا استعمال ہو عدالت
ابتدائی کو پوری آزادی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے اقتضائے رائے کے مطابق فریقین
[illegible] کوشش کرے کہ صحیح [illegible] واقعات کا [illegible] ہو اور اس غرض سے
جو عمل کر کوئی [illegible] عدالت نگرانی کی دست اندازی بالکل ممکن ہے لہ
[illegible] اور اس امر پر منحصر ہو کہ مجسٹریٹ انصاف کی غرض سے جو کچھ عمل کرنا چاہتا تھا
اور [illegible] کا [illegible] فیصلہ کرنا چاہتا تھا اور اس کے اس کوشش اور عمل میں کوئی مانع
قانونی بھی اور اس کے لئے نہ تھا مگر عدالت نگرانی مخل اور مزاحم ہوئی ۔ اسلئے مجسٹریٹ جسطرح
خود مطمئن ہو کر فیصلہ کرنا چاہتا تھا نہیں کر سکا اسلیے ہماری رائے میں مجسٹریٹ کیلئے
اس وقت تک کہ مقدمہ ختم ہو جائے اس کا موقع تھا کہ وہ ملزم کو شہود استغاثہ پر جرح

سرکار عالی

ڈاکہ ڈالا اور ... سیم ... ریاست ... بارہ دھرم ... لے گئے
زیورات اور ... مال ... سرقہ ... بار ... اور
... دفعہ ۳۹۴ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی
... مرتکب ... اور ... کر دیا ... دیگر ملزمین کو بری کر کے ملزم سردار مرافع کی نسبت پانچ سال قید بامشقت
اور ... کی سزا بر دفعہ ۳۹۵ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی تجویز ہو کر ...
حکم صادر ہوا ... ملزم مجلس عالیہ میں مرافعہ کیا گیا

مرافعہ پیش ہوا حضور
منجانب مرافعہ علیہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

حکام عالی مقام ۔ حسب ذیل تجویز صادر فرمائی

رائے بالا کشنہ صاحب رکن ۔ عدالت ستن نے ملزم کو بالزام دفعہ ۳۹۵ تعزیرات سرکار عالی پانچ سال کی سزائے قید بامشقت دی ہے جس کی ناراضی سے ملزم مرافعہ کرتا ہے ۔
عدالت ستن نے ابتداً فرد جرم الزام ڈاکہ سے مقدمہ میں کارروائی شروع کی تھی ۔ لیکن ملزم کو سزا بالزام دفعہ ۳۹۴ دی دی گئی ہے ایسا مال مسروقہ لیا جو ڈکیتی کے ارتکاب سے حاصل ہوا ہو دی ۔ ہم نے ... اس طرف توجہ کی کہ بغیر فرد جرم کے بدل دینے کے عدالت ستن دفعہ ۳۹۴ کے جرم میں سزا دے سکتی تھی یا نہیں دفعہ ۲۳۴ ضابطہ فوجداری کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ جبکہ کوئی فعل واحد یا سلسلہ افعال اس قسم کا ہو کہ اس ... واقعات ثابت ہوں یہ امر مشتبہ ہو کہ وہ متعدد جرائم کے کونسا جرم ہے وہ ملزم کے نسبت فرد قرار داد جرم میں ان تمام جرائم یا ان میں سے کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جا سکے گا یا جرائم مذکورین سے کسی ایک کا الزام علی السبیل البدل ادعا قائم کیا جاسکیگا اور ... دفعہ ۲۳۸ ضابطہ فوجداری حسب دفعہ بالا صرف ایک جرم کا الزام ملزم کے نسبت فرد جرم میں درج کیا جائے ۔ اور یہ ثابت ہو کہ وہ کسی اور جرم کا مرتکب ہوا ہے جس کے علاوہ ... احکام دفعہ مذکور اس کے نسبت فرد جرم مرتب کیا سکتی تھی

مرافعہ فوجداری

جلسہ

باجلاس عالی جناب بہاراستے پالکنڈ صاحب بی۔اے۔ و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان۔

ناگیا ملزم نمبرا مرافع

بنام

سرکار عالی دربارہ رام لال۔ (مستغیث) مرافعہ علیہ

نمبر جرم - ترمیم فرد جرم - فرد الزامات منتقلہ - فرد جرم الزامات علی سبیل البدل سزادہی - جواز سزادہی متعلق بہ جرم ثابت شدہ بلا اندراج فرد جرم - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۳۴۳ و ۳۴۴ -

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ واقعات ایسے ہوں کہ یہ امر مشتبہ ہو کہ کونسا جرم عائد ہونا چاہئے تو روئے دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ملزم کی نسبت کل یا بعض جرائم کی یا کسی ایک جرم کی علی سبیل البدل فرد جرم مرتب کی جا سکتی ہے اور اگر فرد جرم میں صرف ایک ہی جرم درج ہو اور ملزم کی نسبت شہادت سے کوئی ایسا الزام ثابت ہو جس کا الزام بموجب دفعہ ۳۴۳ لگایا جا سکتا تھا تو ملزم کو جرم متعلقہ میں سزا دی جا سکتی ہے گو وہ فرد جرم میں درج نہ ہو

ملزمین کا چالان عدالت فوجداری ڈویژن حالہ میں بعلت ڈاکہ زنی بایں دعویٰ دائر ہوا کہ (۱) ملزمین نے رام لال کلال کے گھر میں رات کے ایک بجے

مرافعہ بنا راضی فیصلہ مولوی مرزا احمد حسین بیگ صاحب ناظم عدالت صوبہ میدک مورخہ ۱۶ بہمن ۲۶ف مشعر اینکہ ملزم ناگیا پانچ سال قید بامشقت میں رہے اور علاوہ جرمانہ ادا کرے ورنہ اور چھ ماہ قید میں رہے۔

سررشتہ ۱۳۲۶ف
سلسلہ ۲۶
۲۲ بہمن

جو ثبوت پیش ہوا ہے وہ اس نوعیت کے حالات کے لحاظ سے ملزم کی ... کافی
نہیں ہے لیکن اخراجات مقدمہ کے تحمل کے لئے ... سال کی قید مشقت کی سزا کا حکم ...
جاسکتا ہے ... عدالت ماتحت ... جو آئی جاسکتی ہے اور اس لئے ہم کہتے ہیں مرافعہ نامنظور ہے۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ منعقدہ

اجلاس عالی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی
بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم
ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا رکن۔

نمبر مقدمہ ۳۲۸ سنہ ۱۳۴۶ ف
منفصلہ ۲۶ ... ۱۳۴۷ ف

... سنگھ — مرافع

بنام

غلام محمود — مرافعہ علیہ

تلبیس۔ تلبیس نشان تجارت۔ نوعیت جرم تلبیس نشان تجارت۔ اثبات جرم تلبیس نشان تجارت۔ عدم لزوم رجسٹری نشان تجارت بغرض اثبات جرم تلبیس۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۱۴۔

تجویز ہوئی کہ جرم تلبیس نشان تجارت جس کا تذکرہ دفعہ ۱۱۴ مجموعہ تعزیرات
سرکار عالی کے اندر کیا گیا ہے اس کے ثبوت کے لئے نشان مذکور کا رجسٹری
شدہ ہونا لازمی نہیں ہے کیونکہ اس جرم کی نوعیت دھوکہ کی ہے
اور جہاں یہ ثابت ہو کہ مشابہت پیدا کرکے ملزم کی نیت
عوام کو

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی اسد اللہ صاحب ناظم دوم فوجداری بلدہ مورخہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۴۶ف جس کے ذریعہ
ملزم پاداش جرم زیر دفعہ ۱۱۴ تعزیرات دو ہفتہ قید با مشقت میں رکھا جائے اور پچاس روپیہ جرمانہ کی
داخل کرے بعدم ادائی جرمانہ تین یوم قید سخت میں رہے۔

ناگوبا بنام سرکار عالی

اور یہ رہا جرم ثابت قرار دیا جاسکے گا جس کا رد ثبوت نہیں ہے کہ وقرار داد جرم میں دفعہ
الزام درج ہوا ہے۔ پس ان دفعات سے ۴۳۰ شک کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر عدالت سشن ... ہے
فرد جرم بحکم الراقم ڈاک کی سائل فی نام دو ملزم کو جرم دفعہ ۴۵۴ میں سزا دی گئی تھی
تو اس جرم کا ذکر فرد جرم میں نہیں آیا تھا۔

ملزم کے مرافعہ میں ایک ہی عذر ہے کہ مال ... کے الزام دفعہ ۴۱۱ تعزیرات
آصفیہ ثابت نہیں ہے۔ ثابت ہے کہ مال مسروقہ ملزم کی نشاندہی سے برآمد ہوا اس میں
ایک ادرلی کے نیچے سے برآمد ہوا۔ یہ مال زیورات پارچہ پر مشتمل تھا اور کپڑا لیا لیہ
مال تھا اس واقعہ کا تحاشہ دور گرفتاری ملزم ۱۰ دسمبر ۱۳۴۳ ف کو ہوا ہے اور دو
ماراین اور لساجی پچوں کے بیان سے تحویل ثابت ہے کہ ہدایہ بھی ثابت ہے کہ
ملزم نے قیمتی زیورات موہن گواہ کو دئے تھے اور موہن گواہ نے کچھ زیورات گلا کر
اس سے دو انگشتری طلا الانبرسکے یا کہ فروخت کئے تھے اور دو زیورات متہم
اور مدا راجمندر کے پاس رہن رکھے تھے یہ واقعات موہن اور مداراجمندر اور دو گرگٹ
اور رام چیدر کے بیانات سے تحویل ثابت ہیں اور لساجی اور ماراین پچوں کی شہادت
سے اسکی تائید ہوئی ہے کہ موہن کی نشاندہی اسی ملزم نے کی تھی پس ان حالات میں
دفعہ ۴۵۴ کا الزام ملزم پر بخوبی ثابت ہے۔ جو الزام کے ثابت قرار دینگے
ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ جو سزا اس مقدمہ میں دیگئی ہے وہ بہت زیادہ ہے ملزم کے
نسبت یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اس کے قبل کبھی دو سزایاب ہوا ہے ایسی صورت میں
اگر تین سال کی سزا دیجائے تو وہ کافی ہوگی۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ جزئیاً منظور ملزم تین سال قید بامشقت میں بسر کرے باقی سزا قید
دوامی مصدرہ عدالت سشن منسوخ ہو۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ میں متفق ہوں کہ جس طرح سے مٹی کی
ڈہیر کے نیچے سے اور جس قدر اور جاست کا مال برآمد ہوا ہے اور اس کے متعلق جو

دفعات متعلقہ ۔ ۔ ۔ کہ ملزم نے اپنی بیڑیوں کے بنڈلوں پر ایک ہلال اور
مانک [illegible] اور [illegible] مستغیث کے بیڑیوں کے بنڈلوں پر [illegible] کا
استعمال ہے کہ ملزم نے [illegible] اس غرض سے کیا ہے کہ عوام کو دھوکا ہو اور ملزم کی
بیڑیاں مستغیث کی بیڑیاں سمجھ کر خریدیں [illegible] عدالت تحقیقات کنندہ نے
یہ تجویز کیا ہے کہ ملزم نے مستغیث کے نشان تجارت کی جعل سازی [illegible] تعزیرات
آصفیہ تلبیس کی اور اس کی پاداش میں دو ہفتہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا صادر
کی ہے جس کا مرافعہ ہے ۔

ہم نے ملزم اور مستغیث کے تجارتی نشانوں کو دیکھا دونوں میں مشابہت ایسی ہے کہ ہم
سرسری طور سے دیکھ کر دونوں میں تمیز کرنا چاہتے تو مشکل معلوم ہوتا ہے اس سے
باور کیا جاتا ہے کہ عوام کو ضرور دھوکا ہوگا ۔

اس کے بعد یہ امر تصفیہ طلب ہے کہ پہلے کس فریق نے اس نشان تجارت کا
استعمال کیا اور عوام اس نشان کو کس کا باور کرتی ہے اس کی نسبت عدالت ماتحت کے
فیصلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مستغیث پہلے سے استعمال کر رہا ہے اور شہادت پیش شدہ سے
بھی یہی پایا جاتا ہے اور اس امر کی نسبت بھی شہادت پیش ہوئی ہے کہ عوام میں مستغیث
کی بیڑیوں کو مقبولیت حاصل ہے اور اس وجہ سے لوگوں نے مستغیث کے پاس آکر
ملزم کے فروخت کیے ہوئے بیڑیوں کی نسبت یہ شکایت کی کہ پہلے جیسے اچھے ہوا کرتے
تھے اب نہیں دیتے ہیں ان امور کے ثابت ہونے کے بعد ملزم کا یہ عذر قابل غور ہے کہ
مستغیث کے نشان کی رجسٹری نہیں ہوئی ہے اس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ دفعہ
۴۸۲ تعزیرات کے اغراض کیلئے نشان تجارت کی رجسٹری لازمی نہیں ہے دفعہ ۴۸۲ کے
جرم کی نوعیت دغا کی ہے اور غرض ایسے فعل کے ارتکاب سے یہی ہوتی ہے کہ عوام کو
دھوکہ ہو اور وہ اس شئے کو جس پر یہ تلبیس نشان تجارت چسپاں ہو وہ اصلی شئے سمجھ کر
کے خریدیں جس پر عموماً اصلی نشان رہا کرتا تھا جہاں تک ہم نے برٹش انڈیا کے نظائر پر
غور کیا جو اس مسئلہ سے متعلق ہیں اور نیز انگلستان کے عدالتوں کے نظائر کے بنیادی

علاوہ طور پر مال کو کسی خاص کارخانہ کا تیار کردہ باور کرانے کی سعی کرے
وہ مستوجب سزا ہوگا۔

اس جگہ نام غلام محمود

منجانب صرافت علیہ بابو گیا پرشاد صاحب اعتراض ہے کہ ٹریڈ مارک کو بدنیتی سے استعمال کرکے اس کو نقصان پہونچایا ہے اسلئے عدالت ماتحت نے اوسکو سزا دی ہے۔

عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب کیا ٹریڈ مارک کی رجسٹری ہوئی ہے۔

بابو گیا پرشاد صاحب۔ ٹریڈ مارک کی رجسٹری نہیں ہوئی ہے لیکن بلا رجسٹری کے بھی اگر ٹریڈ مارک کے استعمال کرنے سے کسی کو نقصان پہونچتا ہے تو اس کو حق ہے کہ اس کو روکے اور فوجداری چارہ جوئی اختیار کرے۔ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۲ و انڈین کیس جلد ۳۰ صفحہ ۷ و جلد ۲۷ صفحہ ۹۰۲ و جلد ۲۴ صفحہ ۸۳۲ و الہ آباد جلد ۳۹ صفحہ ۱۲۳۔ ان نظائر میں یہی طے ہوا ہے کہ رجسٹری کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی شخص کا ٹریڈ مارک دوسرا شخص استعمال کرے۔ اور دوسرے شخص کو اس سے نقصان پہونچے تو چارہ کار قانونی اختیار کرنے کے لئے کافی ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ مولوی غلام اکبر خان صاحب نے بیان کیا کہ مرافع نے اون سے نقل واپس لے لی ہے اس وجہ سے وہ پیروی نہیں کر سکتے۔ وجوہات مرافعہ پڑھے گئے اون میں صرف ایک قابل توجہ ہے کہ مستغیث کا نشان تجارت رجسٹری شدہ نہیں ہے اور نہ عام طور سے معروف و مشہور ہے اس وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اوس کی تلبیس کی گئی۔

نگرانی فوجداری

باستثقیہ

اجلاس عالی جناب راے بال مکند صاحب بی۔اے۔ و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان۔

بیرنا — نگرانی خواہ

بنام

ملکارجن وغیرہ — طرفثانیان

تجویز تجویز مصفہ فوجداری۔ عدم جواز تجویز مصیق فوجداری بصورت اثبات نزاع نوعیت دیوانی۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ واقعات سے نزاع کی نوعیت دیوانی معلوم ہوگی تو مصفہ فوجداری کوئی تجویز نہیں کیجا سکتی۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ملاحظہ طلب ہو

منجانب نگرانی خواہ پنڈت انیاد اس راؤ صاحب پنڈت نرسنگھ راؤ صاحب وکلا۔

منجانب طرفثانیان راے گنپت لال صاحب وکیل۔

راے بال مکند صاحب رکن۔ وکیل نگرانی خواہ کی بحث سماعت ہوئی اسمقدمہ میں جو نزاع ہے وہ درا صل دیوانی کی ہے کہا جاتا ہے کہ مستغیث نے یہ مکان واقعہ اخلنتہ بیاسکے تیرہ روز قبل لکشمی بائی اوزتانا بائی سے خرید اہے لکشمی بائی ونانا بائی وملزمین ایک ہی خاندان کے ہیں جسے دیور دبھاوج ہیں مستغیث یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ بوقت

نگرانی با راضی تجویز واسن راؤ صاحب سوم ناظم عدالت فوجداری درجہ سوم تعلقہ ہگولی مورخہ ۲۱ تیرماہ ۱۳۲۲ف متضمن ایکہ بوجہ عدم ثبوت جرم اقدام سے حارج مرحمت فرمائیے رہا کئے جائیں۔

وہ ان کا [illegible] علم ہے کہ اس امر واقعی کا شعور نہ ہو [illegible] کہ ان [illegible] کے متعلق میں [illegible]
[illegible] ہے اور [illegible] کے اغراض کیلئے [illegible] کرنیکی
[illegible] قبل [illegible] ان کا سبب [illegible] کی [illegible] کیا گیا جہاں ثابت ہو کہ [illegible]
[illegible] کرنے سے [illegible] کہ عوام [illegible] اور کریں کہ [illegible] دوکان یا کارخانہ کی [illegible]
جسکا [illegible] معلوم ہوتا ہے اور [illegible] ہو کی [illegible]
خریدی [illegible] آمادہ ہوں [illegible] ۱۱۴ [illegible] الہ آباد ہائیکورٹ
[illegible] الدآباد [illegible] ۱۲۱ [illegible] کیا
[illegible] کیا گیا ہے کہ [illegible] کرائی گئی ہو
اور [illegible] کرنے سے ممنوع نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ ہی یہ ظاہر کرنا
[illegible] ہوتی ہیں بلکہ اس شہر کی ہے جس کا سامان تجارت [illegible]
[illegible] اور اس سے عوام [illegible]

ان اصول کے لحاظ سے ہم [illegible] کو [illegible] اور [illegible] اتفاق [illegible]
[illegible]

ڈاکٹر سید [illegible] صاحب رکن [illegible] صاحب کی [illegible]
ہے میری رائے میں [illegible]
حفاظت میں [illegible] صنعت [illegible] بیڑیاں [illegible]
[illegible] اگر [illegible] نہیں کی گئی ہیں تو [illegible]
طریقہ سے ہو کہ ان کے ساخت صنعت میں [illegible]
[illegible]
بیڑیاں [illegible] صنعت کے بیڑیوں [illegible] ساختہ
کارخانہ [illegible] ہیں۔

[illegible] اس لحاظ سے تجویز [illegible]
[illegible] صحیح اور درست ہے [illegible] منظور۔

بنام

سرکار بذریعہ [illegible] — طرفثانی

اختیار ابتدائی عدالت [illegible] دفعہ [illegible] حکم سپردگی - عدالت سشن کا محض عدالت [illegible] قابل تجویز سشن کے [illegible] حکم سپردگی صادر کیا گیا ہو تو تحقیقات مزید کا حکم [illegible] فرد جرم کے حکم کا تحقیقات مزید میں داخل نہ ہونا - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۱۶ و ۲۶۲ -

تجویز ہوئی کہ بروئے دفعہ ۲۱۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی [illegible] صرف [illegible] مقدمہ کی سپردگی کا حکم عدالت ماتحت کو دے سکتی ہے جو قابل تجویز محض عدالت سشن ہو اور بروئے دفعہ ۲۶۲ مجموعہ مذکور روئداد [illegible] ترتیب فرد جرم کا حکم تحقیقات مزید میں داخل نہیں ہے [illegible] دکن لا رپورٹ جلد [illegible] کی تقلید کی گئی -

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں -

جانب نگرانی خواہان پنڈت [illegible] راؤ صاحب [illegible] راؤ صاحب وکلاء -

جانب طرفثانی مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار -

رائے [illegible] صاحب رکن - وکیل نگرانی خواہ اور وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی - واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ بالزام دفعہ ۲۱۶ [illegible] آصف [illegible] عدالت ضلع میں ملزمین نگرانی خواہان [illegible] چلایا گیا تھا [illegible] شہادت کے عدالت ضلع سے ملزمین کو الزام سے رہا کیا اس کے خلاف نگرانی عدالت سشن میں ہوئی -

عدالت سشن نے بعد سماعت بحث یہ حکم دیا کہ مقدمہ کی روئداد فرد جرم کے سنانے کے واسطے کافی ہے عدالت ابتدائی ملزمین کو فرد جرم سنا دے اور اس کے بعد حسب ضابطہ کارروائی کرے -

مسل نام گلاب جس

رہا تھا۔ ایک مکان مقبوضہ مالک کی بابت کارروائی کی تھی کہ مکان پر مدعی ... اور
دخل پانا اور بعض ... ہیں جو کچھ نزاع معلوم ہوتی ہے اور ایسی امور کے بابت جو کچھ دیا
ارتکاب جرم نہیں ہو سکتے ہے مدعی جو اس نزاع میں ایک مکان پر دخل دیئے ہوئے ظاہر ہوتا ہے سوال
مقدمہ کی نوعیت فوجداری نہیں ہے اور معاملہ دراصل دیوانی کا ہے عدالت ماتحت نے
سے مدعی کا استغاثہ صحیح طور سے خارج کیا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان ... کی رائے میں ... دار ... کا
مکان ... کی نزاع معلوم ہوتی ہے منجملہ ... استغاثہ ... کے موقع
... کے ذریعہ سے مکان ... اور استغاثہ ... کو ... گرد کا ... گر
انتظار نہیں ہے کہ کس سے کسی جرم کا ارتکاب ملزمین کے طرف سے سمجھا جائے۔ اور
اغراض انصاف کے لیے ملزمین کی سزا یابی کی ضرورت نہیں ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے
کہ ایک نزاع کو زید ہے اور اس فوجداری کے ذریعہ سے قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔
ہماری رائے میں اگر اوس کو واقعے منعت ہے تو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کرے۔
نگرانی نامنظور ہو۔

نگرانی فوجداری

عاصقہ

مرقومہ ۲۱ ... ۱۳۲۰ف مسلسلہ نمبر

باجلاس عالیجناب سید ... بالمکند صاحب ... و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

نگرانی خواہان لنگیا وغیرہ

نگرانی ہذا کی تحریر مولوی سید محمد امین الحسن صاحب ناظم صدر عدالت ... نواب سالار جنگ بہادر مورخہ
... درایک نگرانی مسلہ محکمہ عدالت ... گرفتاری ملزمان و ترتیب فرد جرم و اخذ ضمانت
وغیرہ کارروائی خلاف کیجائے مخوبہ ... درکیجائے۔

۳۔ نگرانی میر ... سالم ... ارشاد ... بنام ... سرکار

ملزم کے مکان کے اندر داخل ہوا ایسی حالت میں تقاضا یہ تھا کہ سرشتہ دار یا گواہ نمبر ۲ کی
مدد واقعہ سے مساوی طور پر شناسا ہو اتنا ملزم کے گھر کی کچھ کیفیت اور شہادت کرا دینا کرتا
اور کم سے کم گواہ نمبر ۳ ملزم کے مکان کے اندر جا کر دیکھ لیتا۔ حونکا انتظار کرتا۔ لیکن گواہ
نمبر ۲ و نمبر ۳ ایسے مکان کا راستہ بتلا اگر یہ مقدمہ سچا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہادت
... اگر اس کے بعد رشتہ پر عہد اور نہ ہو گی اور وہ اس کے مستغیث کا مخصوص ملزم
کے ... [illegible] ... راست کرنے کے راستہ کے ساتھ پہچان سے حیلہ ظاہر کیا اور
کر ... ہے علاوہ بریں اس مقدمہ کی شہادت میں اور کثرت سے اختلافات
ہیں جس کی بنا پر عدالت ابتدائی نے ملزمین کے خلاف جرم کو ناثابت قرار دیا ہے۔ اس
حکم کے مواد شہادت کی ... اور شہادت ... ہے ... ہم عدالت ابتدائی کی تجویز میں
کسی درست اندازی کی ضرورت نہیں سمجھتے اور تصفیہ نگرانی طرفین کے خلاف کسی مزید حکم دینے کی ضرورت نہیں پاتے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم عدالت سشن منسوخ ہو۔ اور ملزمین رہا کیے جائیں۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ عدالت فوجداری بلدہ ... نے
ملزمین کو رہا کیا اور اسکی نگرانی عدالت سشن میں ہوئی۔ اور اوس نے اوس کو منظور کیا
اور حکم دیا کہ ... جرم مرتب کیا جائے اور بعد احکام صفائی و کارروائی ضابطہ تجویز صادر کیجائے
اوس کی ملزمین کی طرف سے یہ نگرانی ہے پہلی بحث یہ ہے کہ آیا عدالت سشن ایسی تجویز
صادر کرنے کی مجاز اور ماذون تھی یا نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اسکے متعلق ہم کو کچھ زیادہ کہنے کی
ضرورت اس وجہ سے نہیں ہے کہ نظائر مندرجہ دکن لاء رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ و ۱۲۳ میں نگرانی
کے مفید تجویز ہوئی ہے۔

او نظیر مندرجہ صفحہ ۱۲۳ اجلاس کامل کی ہے جس کی اتباع میرے ... پر ...
فاضل جناب رائے بال مکند صاحب بھی لازم خیال فرماتے ہیں اگرچہ یہ مسئلہ قانونی
مختلف فیہ ہے اور اس وجہ سے حکام اجلاس متفقہ نے بھی اوس کو خود تجویز کر دینے
میں تامل کیا تھا اور اجلاس کامل کے سپرد فرمایا تھا۔ اور اجلاس کامل سے جو کچھ فیصلہ ہوا ہے

گنگابا وغیرہ
بنام
سرکار عالی
دالارہ گنگا بہادر

اس حکم کی ناراضی سے نگرانی ستجاب ملزمین ہمارے سامنے پیش ہے۔
الزام دفعہ ۲۶۶ تعزیرات آصفی قابل تجویز عدالت نظامت سشن یا ناظم ضلع
یا نظامت فوجداری درجہ اول ہے جس سے جرم قابل تجویز محض عدالت سشن نہیں ہے
مرقومہ دکن لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۳ میں طے ہوا ہے کہ بروئے دفعہ ۲۶۱ ضابطہ فوجداری جو
حکم سپردگی صادر کرنے کا اختیار نظامت سشن یا ناظم ضلع کو دیا گیا ہے وہ صرف ایسے
مقدمات کے نسبت ہے جو قابل تجویز محض عدالت سشن ہوں پس جو حکم کہ اس مقدمہ میں ناظم
سشن نے دیا ہے وہ بروئے دفعہ ۲۶۱ ضابطہ فوجداری منصور نہیں ہو سکتا۔ اوسی طرح
دکن لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۳) میں طے ہوا ہے کہ بروئے دفعہ ۲۶۲ ضابطہ فوجداری
جو حکم محققہ ناظم مذکور کیا جا سکتا ہے وہ صرف انہی جرم پر صادق آتا ہے (نظیر ملاحظہ ہو
دکن لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۱) پس جو حکم کہ عدالت سشن نے ترتیب فرد جرم کا صادر کیا ہے وہ
اوس کے اختیار سے باہر تھا اور قابل بحالی کے نہیں ہے اس کے بعد وکیل سرکار نے یہ بحث کی
کہ گو عدالت سشن کا حکم خلاف اختیار ہے اور اس وجہ سے قابل منسوخی کے ہے لیکن چونکہ عدالت
سشن کی رائے عدالت العالیہ کے سامنے موجود ہے اور اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزمین
بیجا طور پر رہا ہوئے ہیں تو اگر ضرورت ہو عدالت العالیہ بصیغہ نگرانی دست اندازی کر سکتی ہے
اس کے بعد ہم نے مقدمہ کی شہادت سنی اور وکلا فریقین کی بحث سماعت کی ہماری رائے میں
جو شہادت کہ عدالت ابتدائی میں پیش ہوئی ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے گواہان نمبر ۱ و ۲ کا
مقدمہ کے اہم واقعہ کو دیکھ کر پولیس پٹیل یا کسی گاؤں کے شخص کو اوس کی اطلاع نہ دینا
بہت تعجب خیز ہے گواہ نمبر ۲ یہ بیان کرتا ہے کہ گاؤں کے کسی شخص کو اوس نے اطلاع
نہیں دی۔ اور واقعہ کے دوسرے روز اوس نے پولیس کے سپاہی سے اسکا ذکر کیا اگر
یہ تسلیم کیا جائے کہ گواہ مقدمہ کی کشاکشی سے واقف نہ تھا اور اس وجہ سے اوس نے کسی
گاؤں والے سے ذکر نہیں کیا تو پولیس کے سپاہی سے اوس کا ذکر کرنا اور بھی حیرت
انگیز ہوتا ہے کیونکہ پولیس سے اہل موضع اور بھی واقف رہتے ہیں گواہ نمبر ۱ کہتا ہے کہ
ملزمین اور مستغیث کو دروازہ کے باہر دیکھے گئے ہیں واقعہ کی حالت دریافت کرنے کیلئے

سرافسر فوجداری کا نتیجہ ہے کہ ان الزامات کی تجویز کا ان پر رہتی ہے۔

(سرافسر فوجداری)

حاشیہ تقریر

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا رکن۔

۲۳۶ ق سررشتہ ۲۸ سنہ ۱۳۳۶ فصلی ہشتم ۲۸ امرداد

مالک رام وغیرہ (ملزم) مرافعہ گزار

بنام

منی رام (مستغیث) مرافعہ علیہ

حیثیت عرفی۔ ازالہ حیثیت عرفی۔ محض قیام الزام فوجداری کی وجہ سے حیثیت عرفی کا زائل نہ ہونا۔ مشتہر الزام منسوبہ بطور نکتہ نسبت ملزم کہ دوران تقاضہ اصول جرم ازالہ حیثیت عرفی۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۲۵۔

تجویز ہوئی کہ کسی شخص پر محض دوام الزام فوجداری سے اس کی حیثیت عرفی زائل نہیں ہو جاتی ہے اور دوران تحقیقات اس کوئی شخص مجاز نہیں ہے کہ ملزم کی نسبت بطور واقعہ مثبتہ وہ امر ظاہر کرے جس کا الزام لگایا گیا ہو کیونکہ یہ امر اصول کے خلاف ہے جو ازالہ حیثیت کا قانون ہی ہے جس کی توضیح مستثنیات دفعہ ۲۴۴ پر غور کرنے سے ہوتی ہے۔

مرافعہ علیہ نے عدالت فوجداری بلدہ میں استغاثہ ایں بیان سے دائر کیا کہ مرافع نے اس کو ادا ہو نقصان کی غرض سے اس پر غلط طور پر سرقہ کا

رافعہ ما ارضی تجویز نواب بہادر جنگ بہادر ناظم سوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲ مہر ۱۳۳۵ ف مستغیرنکہ رقم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرے ورنہ دو ماہ قید بلامشقت میں بسر کرے

گنگا وغیرہ
بنام
سرکار انگلشیہ بذریعہ
سالار جنگ بہادر

وہ [illegible] ۱۲۳ [illegible] ۶ ہے

یہ [illegible] کہ یہ [illegible] ہے اوسکا [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible]
سشن کی تجویز بلا [illegible] تجویز ہو کر نگرانی منظور ہونی چاہئیے اور عدالت ابتدائی
کا فیصلہ بحال رہتا ہے مگر لائق وکیل سرکار نے توجہ دلائی کہ مثل کامل ہے اور
ہمارے سامنے ہے اگرچہ عدالت سشن مجاز تھا ہو لیکن ہمکو تو اختیار ہے کہ اگر
[illegible] اوسکا انصاف انتہا رہے جیسا کہ عدالت سشن۔ یہ تجویز کیا ہے تو کچھ [illegible]
ہم اپنے اختیار نگرانی کو استعمال کریں۔ کیونکہ الزام بہت اہم ہے ایک [illegible]
ناک اور کان کاٹا گیا ہے۔

اس لئے ہم نے روئداد مثل پر نظر اور شہادت استغاثہ کو [illegible] گواہ [illegible]
میں مالا اور [illegible] اور ان کے نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے واقعہ کے بعد دیکھا
کہ [illegible] گنگا کے گھر سے نکلے اور [illegible] [illegible] اور [illegible]
اس حالت میں ہوا کہ اوس کی ناک اور کان کٹا ہوا تھا پہلے ہم نے خود منفعت کا اظہار
سنا اور اوس نے وجہ اوس کے ناک اور کان کاٹنے کی یہ بیان کی ہے کہ گنگیا کو
شبہ تھا کہ اس [illegible] منفعت مظہرہ اور گنگیا کی زوجہ سے ناجائز تعلق تھا اور گنگیا
کا یا دریا [illegible] ہمکو یہ باور نہیں آتا کہ اگر یہ وجہ صحیح ہے تو دن ہے کہ رات کو گنگیا
کے محض یہ کہنے پر کہ میرے مکان پر چلو کچھ کام ہے بدون اس کے کہ اوس کام کو پہلے
معلوم کرتا اور ضرورت کے نسبت [illegible] ہوتا اسکا یوں چلا جانا باور نہیں ہوتا لیکن
ممکن تھا کہ یہ اوس تعلق ناجائز کی وجہ سے کہ جو اوسکا زوجہ گنگیا سے بیان کیا گیا ہے
یہ رات کو گنگیا کے مکان میں گیا ہوتا اور وہاں اس کو گنگیا وغیرہ پکڑ لئے اور یہ سلوک
کرنے تو قابل قبول ہوتا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اہم اختلاف خود اسکے بیان میں
ہیں۔ رہ گئے گواہ مالا اور [illegible] ان کے اظہاروں کو غور سے پڑھنے کے بعد ان کی
صداقت پر اعتبار نہیں آتا اور جیسا تک کہ ہم کو یقین نہ ہو ہم کسی کو مجرم تجویز نہیں کر سکتے
پس ہم عدالت سشن کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں اور کسی مزید حکم کا موقع اور ضرورت نہیں پاتے

سالگورام بنام مسمی مورام

الفاظ استعمال کئے جو مزیل حیثیت عرفی کے ہے یعنے یہ کہا کہ مستغیثہ نے
دل سے طلائی سامان چرا لیا۔ مستغیثہ نے بذمہ اشتوانہ سید حسین ملازم نولس
محکمہ بندوبست حاجی ذکریا تاجر و رحمت اللہ تاجر گستی لال مارواڑی کی دوکان
دار و چند رہایا دوکاندار کو پیش کیا۔ ان سبھوں سے بیان مستغیثہ کی
تصدیق کی عدالت تحت نے الزام منسوبہ کو ثابت قرار دیا اور جرمانہ کی
سزا بخلاف ملزم تجویز کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ روئداد سے الزام منسوبہ بخوبی
ثابت ہے شہادت سے یہ ثابت ہے کہ ملزم کے اس فعل سے مستغیثہ کے اقتدار
میں فرق پیدا ہوگا اور اس کی توہین ہوئی۔ عدالت تحت نے جو تجویز سزا
جرمانہ کی کی ہے وہ درست ہے اور اس میں کسی دست اندازی کی ضرورت
نہیں پائی جاتی۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ مسترد و تجویز تحت بحال۔ مثل داخل دفتر ہو۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ عدالت نے
ملزم کو جس پر ازالہ حیثیت عرفی کا استغاثہ تھا مجرم قرار دیکر پچاس روپیہ جرمانہ کی
سزا دی ہے تجویز میں یہ امر ثابت قرار دیا گیا ہے کہ ملزم نے مستغیثہ کو
چور کہا ہے یہ مسلم ہے کہ فریقین میں سابقہ خصومت تھی۔ ملزم نے
مستغیثہ پر سرقہ کی نالش کی تھی جو خارج ہوگئی۔ لہٰذا ہر چند اونکا اسلام ہے
شہادت ملاحظہ ہوئی اس میں شک نہیں کہ بلحاظ شہادت یہ طے
کیا جا سکتا ہے کہ ملزم نے مستغیثہ کو چور کہا تھا۔ مگر یہ باور نہیں
کیا جا سکتا کہ یہ قول ملزم کا اوسی زمانہ کا ہے جس وقت کہ مستغیثہ سے
الزام سرقہ کا رفع ہو چکا تھا ازالہ حیثیت عرفی کا اسوقت ممکن متصور
ہو سکتا ہے جبکہ حیثیت عرفی قائم ہو۔ دوران نالش سرقہ میں مستغیثہ کی
حیثیت عرفی باقی نہ تھی اگر اوس زمانہ کا قول ہے جس طرح بعض بیانات سے

بالکرام
بنام
سیوارام

الزام کو ادا ... کیا اطلاع ... دی ... بابت الزام
اصلیت ثابت نہ ہونے پر عدم کرو ایا اس کے بعد ملزم سے مدعی کی نیک نامی کو نقصان
پہونچانیکی غرض سے تمام لوگوں میں غلط مشتہر کیا کہ مستغیث نے اس
کے دوکان میں سرقہ کیا ہے جس کی وجہ سے مدعی کی نیک نامی اور
اعتبار میں نقصان ہوا اور مدعی کی ازالہ حیثیت عرفی ہوئی لہذا
ملزم کو سزا دیجائے معاملہ اجلاس عدالت سوم عدالت فوجداری بلدہ
پر پیش ہوا بعد بیان حلفی مستغیث ملزم سے جب استفسار کیا گیا تو اس نے
بیان کیا کہ میں نے ملزم پر الزام سرقہ لگا کر اسکی اطلاع پولیس کو دی
لیکن میں نے لوگوں میں اس کو مشتہر نہیں کیا۔
عدالت نے بعد اخذ شہادت استغاثہ وسماعت حجت ملزم پر فرد جرم
زیر دفعہ ۴۲۴ تعزیرات سرکار عالی لگائی اور بالآخر جرم ثابت قرار دیکر
پچاس روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائی جرمانہ دو ماہ قید بلا مشقت
کی سزا تجویز کی۔ ساداتی تجویز بالا ملزم نے مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ
کیا اور حکام عالیمقام باسہ متفقہ ۔ یہ مسل وہل تجاویز اختلاف آراء
صادر فرمائیں۔

تجاویز اختلافی بابت تنقیح

نواب ... جنگ بہادر رکن ۔ ناظم سوم عدالت فوجداری بلدہ نے
ملزم کو جرم ازالہ حیثیت عرفی پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے جس کے
برخلاف یہ مرافعہ ہے واقعات یہ ہیں کہ ملزم بالکرام نے ... رام
مستغیث کے مقابلہ میں ایک فریاد پولیس میں سرقہ کی کی جو عدم اصلیت
میں خارج ہوئی باوجود ... فریاد کے بے اصل ہونیکے ملزم نے
مستغیث کے خلاف میں اکثر ... تجارت پیشہ اشخاص کے سامنے ایسی

کیا جاتا ہو کہ ظاہر کیا [illegible] ملزم کو [illegible] کی خاطر [illegible] کرنے کے [illegible]
[illegible] کی تائید ہوئی ہو کسی شخص [illegible] الزام [illegible] تحقیقات ہو رہی
ہے اور اس کی [illegible] مستقل [illegible] ہے اور [illegible] تحقیقات [illegible]
جا سکتی ہے کہ سکتا ہے اور [illegible] کا [illegible] سکتا ہے کہ
اگر یہ تسلیم کر لیا جائے [illegible] اس اصول [illegible] ہو گا [illegible]
[illegible] چاہیے کہ ہر شخص [illegible] گناہ [illegible] کا [illegible] اور
کی [illegible] کہا جائے کہ وہ مجرم ہے [illegible]
[illegible] نام کیا گیا ہو [illegible] مقتضائے عقل بھی یہی ہے۔ اگر [illegible]
الزام سے [illegible] عرفی مطلق [illegible] جائے تو یہ بہت آسان ہو جائیگا
کہ کسی شخص پر کوئی الزام قائم کر کے اس کا [illegible]
دائر کر دیا جائے اور دوران تحقیقات میں تمام دنیا [illegible] کہا جائے
کہ وہ اس جرم کا مجرم ہے جسکا الزام عاید کیا گیا ہے [illegible]
دی جائے تو بالآخر معاملہ خارج ہونے کی صورت میں بھی اس [illegible] کا
کوئی تلافی ممکن نہ ہو گی جو اس قسم کی تشہیر سے اس شخص کو پہنچ چکا ہو گا
اس کے اعتبار میں عام طور سے خلل واقع ہو چکا ہو اور اس کی [illegible] اگر
کے نہ الزام سے رہا بری ہو جائے اور اس کیلئے [illegible] ہو گا [illegible]
اس کے عدالت سے الزام کی تجویز کے قبل اس امر کو [illegible]
بیان کرنا ہنوز محتاج تجویز ہے۔ جو یہ بھی ان اصول کے خلاف ہے [illegible]
حقیت عرفی کا قانون مبنی ہے اور جن کی توضیح اوپر [illegible]
ہوتی ہے جو دفعہ (۵۰۰) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی [illegible]
تمام وجوہ سے میری رائے یہ ہے کہ دوران تحقیقات [illegible] کوئی
شخص مجاز نہیں ہے کہ ملزم کی [illegible] ظاہر کرے [illegible]
الزام لگایا گیا ہو۔ اگر مقدمہ ہذا میں ملزم نے یہ کہا ہوتا کہ جو [illegible] کا الزام

زمانہ کی [illegible] ہے کہ اس قول کا [illegible]
عرفی [illegible] سمجھا جاتا ہے
متصل [illegible] اس امر کو [illegible] کہ ملزم [illegible] کو اسی
زمانہ میں چوری کیا کہ جو اوس کے لئے آزادی [illegible] ہوچونکہ یہ تحقیق
نہیں ہے اس لئے [illegible] کو مجرم قرار دینے میں غلطی نہیں ہوئی۔
حکم ہوا کہ
مرافعہ منظور ملزم بری۔
وجہ اختلاف آراء حکام با مقام جلسہ منعقدہ [illegible] عالیجناب نواب
نظامت جنگ بہادر میر مجلس [illegible] بہ اتفاق رائے
عالیجناب نواب سعود جنگ بہادر صادر فرمائی گئی جو صادر ہوئی۔
منجانب مرافعہ مسٹر گنپت لول صاحب وکیل۔
منجانب مرافعہ علیہ مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔
نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و حکام جلسہ منعقدہ جناب نواب سعود جنگ
بہادر و جناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب کے اختلاف آراء کی وجہ
سے یہ مقدمہ غرض تصفیہ میرے پاس پیش ہوا ہے مستغیث نے اپنا
اس بیان میں کہا ہے کہ اوس کی نسبت ملزم نے لوگوں سے کہا تھا کہ چور ہے
جو شہادت پیش ہوئی ہے اوس سے ملزم کا یہ کہنا ثابت ہے۔ لیکن زمانہ کا تعین
نہیں ہوا۔ اور زمانہ کے تعین کی ضرورت اس وجہ سے خیال کی جاتی ہے کہ ملزم
نے مستغیث پر سرقہ کا استغاثہ دائر کیا تھا جو بعد تحقیقات خارج ہوا۔ پس
امر غور طلب ہے کہ اگر ملزم مقدمہ حال نے ملزم مقدمہ سابق کو اوس زمانہ
میں چور کہا جبکہ سرقہ کا استغاثہ دائر تھا تو اس سے اسکو کسی قسم کا فائدہ پہونچ سکتا
یا نہیں۔ جناب مفتی صاحب کی رائے اس طرف مائل ہے کہ ایک اوسی زمانہ میں ایسا
کہا گیا جب کہ سرقہ کا استغاثہ دائر تھا اور (۲) اوس حالت میں کہنا اس وجہ سے جرم

الحکم
نام
سدھنکس

خواہش ملزم پر مکرر گواہان استغاثہ الزام کی شہادت مکمل
ہونے کے بعد طلبی مشہود استغاثہ برائے جرح کرنا وضاحت
عاید ہو جاتا ہے ۔ ملزم

مسمی طرقتالی ۔ بمقابلہ اجتماع الزام حافظ ... معاملہ کہ
ایک شخص دیگر ۔ عدالت منصفی قولہ سٹر داخل کیا بعد ختم شہادت
محض ملزم نگرانی گواہ کی سماعت ... ملتوی ہو گئی اور دوبارہ استغاثہ پیش
کیا گیا۔ بعد ترتیب فرد جرم ملزم نے گواہان تائید الزام پر جرح
مکرر کی خواہش کی اور عدالت ابتدائی نے یہ تجویز فرمائی کہ تحریر ملزم درج ہو کہ
گواہان تائید الزام ۔ غرض جرح مکرر طلب ہوں۔ ملزم نے اس کی
نگرانی عدالت فوجداری ضلع سٹر ... کی عدالت ضلع نے بحوالہ نظائر
مندرجہ آئین جلد دہم صفحہ (۹۵-۱۹۱-۱۵۸-۲۲۲) تجویز فرمائی کہ
منصف صاحب کی تجویز جرح گواہان کے متعلق بالکل خلاف ...
و قانون تشریح ہے اور مثل مع تحریک مشاوری نگرانی بغرض ...
مجلس عالیہ عدالت میں روانہ فرمائی جبکہ نگرانی باجلاس مختصر عدالت
العالیہ پیش ہوئی اور حسب ذیل تجویز صادر ہوئی۔

رائے بالمکند صاحب مقدم میر مجلس ۔ جرح مکرر ملزم کا حق قانونی ہے اگر
ملزم جرح مکرر کرنا چاہے تو بغیر اس کے جرح کئے گئے گواہ تائید الزام کی
شہادت کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتی پس جرح مکرر کے لیے جو گواہ طلب
کیا جائے اس کا خرچہ ذمہ ملزم عاید نہیں کیا جا سکتا ۔ ہمیشہ البتہ خرچہ اس فریق
سے لینا چاہیے جس سے تائید الزام کی غرض سے اس گواہ کو طلب کیا ہو ۔
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن ۔ تحریک موجود ہے جرح کرنا
ایک قانونی حق ملزم کا ہے اور بدوں اس کے کہ اس کی خواہش پر مشہود الزام
پر جرح مکرر کا موقع دیا جائے گواہی الزام شہادت قابل استدلال استغاثہ

عائد کیا گیا ہے جو بربنائے شہادت ہے تو اس کا ایسا کیا جانا صرف ازالہ حیثیت عرفی
کی حد تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اس سے مستغیث کی نسبت یہ کہا کہ جو رہے
اور اس کا وہ تعلق ناجائز تعلق مدعا علیہ سے ثابت شدہ امر جائز نہ تھا۔ اس لئے وہ سزا سے
بچ نہیں سکتا اور جو سزا تجویز کی گئی ہے زیادہ بھی نہیں ہے۔ لہذا۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

نگرانی فوجداری

متفقہ

باجلاس عالیجناب سر راسٹے بالمکند صاحب بی۔اے۔ منصرم میر مجلس
و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔

نمبر مقدمہ [illegible] فیصلہ [illegible] ۲۹ خورداد

اکبر علی — نگرانیخواہ

بنام

سید حسین — طرف ثانی

جرح مکرر۔ حق جرح مکرر۔ جرح مکرر ملزم کا ایک قانونی حق ہونا۔ خرچہ طلبی شہود استغاثہ بغرض جرح مکرر۔ جرح مکرر کے لیے طلبی شہود کا خرچہ بذمہ ملزم عاید نہ ہونا۔ خرچہ طلبی گواہان بغرض جرح مکرر کا مستغیث سے قابل وصول ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جرح مکرر ملزم کا ایک حق قانونی ہے اور بلاعذر

نگرانی ماراضی تحریک مولوی سید اعجاز حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع میدک بابت تنسیخ تجویز مولوی سید غلام حسین صاحب مستعد مجسٹریٹ درجہ دوم مورخہ ۸ امرداد ۱۳۲۶ف متضمن اینکہ نگرانیخواہ کے خرچہ سے جو ملزم ہے، گواہان تائید الزام جرح مکرر کے لئے طلب ہوں۔

اپیل / نظام / بسادہ پلی

مچلکہ جو بلا اجازت حکم احمد اللہ کارروائی نقص امن بعدم جواز حکم مچلکہ مسلی کارروائی نقص امن - لہذا امرانی نوٹس بصراحت اظہار وجہ دفعہ ۱۰۷ (اخذ مچلکہ حفظ امن) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات دہم ۱۰۷ و ۱۴۸) -

تجویز ہوئی کہ (۱) کارروائی نقص امن کی نسبت دفعہ ۱۴۵ مجموعہ
ضابطہ فوجداری تصفیہ حاصل ہو کر تصفیہ ہو جائے تو بعد فیصلہ
اصل کی بنا پر اس کا انتظام جائز نہیں ہے۔

(۲) جس کارروائی نقص امن زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
کسی فریق سے مچلکہ حفظ امن نہیں لیا جاسکتا۔

(۳) حسب دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری اخذ مچلکہ حفظ امن کیلئے ضرور ہے کہ
قبل حکم مچلکہ نوٹس بصراحت اظہار وجہ دیا جائے بغیر اس قسم کے مچلکہ نہیں لیا جاسکتا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں -

منجانب نگرانیخواہ مولوی احمد علیخاں صاحب وکیل -

منجانب طرفثانیان مولوی محمد فدا حسین صاحب وکیل -

رائے بالمکان صاحب بنصرم میر مجلس - مسل پیش ہوئی وکلائے فریقین کی بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ میں عدالت ضلع بیدر میں ایک ماسبق ایک درخواست پیش کی کہ اراضی موضع [illegible] کی نسبت طرفثانیان لیپا وغیرہ کی طرف سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ لہذا حسب ضابطہ کارروائی کی جائے۔ عدالت نے اس پر حکم دیا کہ پولیس کو انتظام کے واسطے لکھا جائے کہ جسکا قبضہ ہے قائم رہے اور تاریخ پیشی مقرر کی جائے۔ اس کے بعد پولیس نے ایک کیفیت روانہ کی جس میں اس اراضی کی نسبت نقص امن کا اندیشہ بتلایا۔ یہ مراسلہ شامل مسل ہے۔ افسوس ہے کہ عدالت نے متخاصمین کو بیانات تحریری کے داخل کرنے کا حکم دینے کے قبل نقص امن کی نسبت اپنا کوئی اطمینان مسل میں ظاہر نہیں کیا۔ نہ اس کے وجوہ قلمبند کئے بہرحال متخاصمین نے اس مقدمہ میں بیانات تحریری داخل کیے۔ لیکن عدالت نے

نہ ہو سکتی پس اگر ملزم خود عطلی داخل نہ کرسکے تو گویا یہ کہا جائے گا کہ اوس
کو ایک دوسرا موقع جرح مکرر کا دیا گیا۔ لیکن محض اس سے ۔۔۔ ۔۔۔
الزام لاجرح مکرر قابل استعمال نہ ہو گی۔ اور جب یہ حق ملزم کا ہے اور اوسکو
وہ ملنا چاہیے تو الزام ہی کا یہ فرض ہے کہ اپنے شہود کو جرح مکرر کے لئے حاضر
کرے ملزمین کی حالت کبھی مختلف ہوتی ہے یہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ لوجہ
حراست یا اور وجہ جرح نہیں دے سکتے۔ اور اگر یہ اون پر لازم کیا جائے تو
اس طرح اونکو جرح مکرر سے محروم کرنا ہوگا۔ ایسی حالت میں اصولاً بھی ملزم
کو آسانی ملنی چاہئے۔ پس نگرانی منظور ہو اور حکم زیر نگرانی منسوخ اور حکم دیا جائے
کہ بخرچہ استغاثہ گواہ بغرض جرح مکرر طلب اور حاضر کئے جاویں۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب راے بالمکند صاحب بی۔اے منصرم میر مجلس و
عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن

۳۲ سلسلہ مقدمہ ۲۵۴ فیصلہ ۳۲۶ ف خورداد

امیر بابا — نگرانیخواہ

بنام

بسپا وغیرہ — طرفثانیان

نقص امن۔ کارروائی نقص امن۔ اختتام کارروائی نقص امن بربنائے فیصلہ مال۔ عدم جواز اختتام کارروائی نقص امن بربنائے فیصلہ مال۔ مچلکہ۔

۱۳۴۶ ف

نگرانی ماراضی تجویز مولوی مرزا احمد بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیدر مورخہ ۵ فردی
۔ مسرایکہ فریق اول کو فوجداری کے حقوق حاصل نہیں ہیں استغاثہ خارج قبضہ فریق ثانی قائم
اور فریق اول سے مچلکہ نامہ لیا جائے۔

اسد ما
حاکم
اسداولیہ

طے ہوا تھا کہ ... منسوخ کر دی گئی اور ایسا ہونا اوس میں عدالت
نہ کہے گا۔ گرداوری ... معاملہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سیاہ ... لیکن ثانیاً
ہدایت کیا ہے کہ گرداوری کا اشتمال ہو چکا ہے۔ اور وہ گرداوری کے داماد سے اور تقابل
مقامی گرداوری کو ... اضافات ہوتی ہیں یہ محض بیان سیاہ کا ہے اسکی
تائید میں کوئی شہادت مطلق نہیں لی گئی ہے۔ ... لا مسروقہ مال کا ...
کا ... عالیہ ... فیصلہ سر رشتہ ... عالیہ ... قطعی ... قرار دیا جاسکتا ... تردد
وہ ہم ... سردار ماد ورثا کے سلسلہ میں داخل ہے اگر ... نے بہ تعلق خاندان ... کرارا ... دیا
کو ... گرداوری ... فیصلہ مسروقہ مال چھوڑا تھا تو گرداوری کے انتقال کے بعد ...
اوس کے ہی طرف عود کرے گی۔ یہ محض ایک قیاسی بات ہے۔ فیصلہ سر رشتہ
مال اس مقام ... نقص اس کے قطعی تصفیہ کر دے سکے یہ کسی طرح کافی نہ تھا۔
زیادہ سے زیادہ اگر ضرورت ہو تی شہادت پر پیش کیا جاسکتا تھا۔ بس
ان حالات میں عدالت ضلع کا کسی شہادت کا قلمبند نہ کرنا اور صرف فیصلہ سر رشتہ
مال کی بنا پر یہ طے کر دینا کہ فریق اول کو نقص اس کی نزاع کے ... تاہم
کرنے کا استحقاق ہی نہیں ہے۔ محض غلط ہے۔ ہم کو حیرت ہوتی ہے کہ عدالت
ضلع کی ایسی تشریح کار ... عدالت ایسی ... کس طرح کر سکی ہے بہر حال جو
فیصلہ عدالت ضلع نے کیا ہے محض غلط ہے اور منسوخ کیا جاتا ہے۔ عدالت ضلع
براہ کرم ضابطہ فوجداری کے باب ... کو غور پڑھے اور مقدمات فوجداری
میں قانون اور ضابطہ فوجداری کی پابندی اپنے ذمہ لازم سمجھے۔ اور بموجب
دفعہ ... ضابطہ فوجداری اس مقدمہ میں کارروائی آغاز کرے۔ اور بموجب
قانون و ضابطہ کے اس کارروائی کا تصفیہ کرے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

حکم زیر نگرانی منسوخ ناظم ضلع حسب ہدایات مندرجہ صدر اس
مقدمہ میں کارروائی کریں۔

اس کی کوئی شہادت (ضمیمہ ۲) کی ایک فیصلہ مال کی ۱۰ [illegible] سے [illegible] قدیم کی
کہ یہ مقدمہ فوجداری مجاز سے فریق اول قائم ہوا [illegible] ۱۳ [illegible] ادھوں
سے کارروائی اصل اس ختم کر دی [illegible] ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ناظم [illegible]
[illegible] کے فیصلہ کی نقل اس مقام پر اپنی کی عبارت میں اکٹھا کریں۔

آج تاریخ ۸ فروردی سنہ ۱۳۲۲ف مثل مقدمہ پیش ہوئی۔ فریقین کی تحریری
بحث اور وکیل صاحبوں کی [illegible] سماعت لیگئی۔ ریلورٹ پولیس ملاحظہ ہوئی۔
دراصل اسکا فیصلہ صاحب [illegible] سال ہوئی رگیا فیصلہ مال متعلقہ ارتقا شریک ہو ملاحظہ
اب فوجداری سے فریق اول قبضہ کرانا چاہتا ہے جو ممکن ہے پولیس کی رپورٹ سے بھی
فریق اول کی ناجائز کارروائی پائی جاتی ہے۔ فریق اول کو لازم ہے کہ سررشتہ مال باضابطہ
سے تصفیہ کرائے لہذا حکم ہوا کہ فریق اول کو فوجداری حقوق حاصل نہیں ہیں
استغاثہ خارج۔ پولیس کو عرض انتظام نقل فیصلہ بھیجی جائے قبضہ
فریق ثانی قائم اور فریق اول سے مچلکہ دلا لیا جائے۔

اس فیصلہ میں جو الفاظ لکھے گئے ہیں کہ فریق اول کو فوجداری کے حقوق حاصل
نہیں ہیں یہ کوئی اصطلاح قانونی نہیں ہے۔ اسی تجویز میں بجائے بیانات تحریری فریقین
کے حاکم نے "فریقین کی تحریری بحث" کے الفاظ لکھے ہیں۔ اس مقدمہ میں فریق اول
سے سو روپیہ کے مچلکہ لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے (حالانکہ دفعہ ۱۴۶ کی کارروائی
میں اس طرح مچلکہ نہیں لیا جا سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے دوسرے فیصلہ میں بھی
اس طرح نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے۔ فیصلہ مندرجہ بالا کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ عدالت نے تنقیح امن کی کارروائی فیصلہ سابق تعلقدار کی بنا پر ختم کر دی ہے۔
یہ فیصلہ سنہ ۱۳۱۵ف میں صیغہ مال سے بربنائے مصالحت ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس
مقدمہ میں ان ہی اراضیات کی نسبت تنازع مابین ایں فریق اول مقدمہ ہذا اور
سیاہ گرد اسکے بھی اس مقدمہ میں محکمہ اول تعلقداری میں ایک صلحنامہ پیش ہوا اور
اس صلحنامہ کی بنا پر مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ ان اراضیات کی نسبت اس صلحنامہ میں

اور مطابق اس کے حکم صادر [illegible] کہ [illegible]۔ اگر وہ [illegible]
جاتی تو مجسٹریٹ کی کارروائی باطلہ اور زائل رفع ہو گی [illegible]
[illegible] حکم دیا جائے گا۔ اور حکم [illegible]
کی ایک ایک نقل ہر فریق [illegible] کو بغرض اطلاع دی جائے گی اور ایک نقل
اراضی متنازعہ پر یا اوس کے قریب کسی نمایاں مقام پر چسپاں کی جائیگی
اور اوس کے بعد [illegible] ہو گی اور اس پر اگر ثابت ہو کہ فی الواقع کوئی
نزاع نہیں ہے تو کارروائی منسوخ کی جاوے گی ورنہ ناظم فوجداری اس امر کی
تحقیقات اور تصفیہ کرے گا کہ تاریخ حکم پر یا اوس کے قبل دو مہینے کے اندر
کس شخص فی الواقع قابض تھا۔ اور اگر وہ ناجائز طور پر جبراً بیدخل کر دیا ہو گا۔
تو اوس کا قبضہ کرا دیا جائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں یہ کچھ نہیں کیا گیا اور [illegible]
کے ایک سال کے فیصلہ بر فریق اول کے مخالف فیصلہ کیا گیا ہے۔ عدالت
ماتحت کو کچھ دشوار نہ تھا کہ قبل صدور تجویز زیر نگرانی کے دفعہ (۱۴۷)
اور دفعہ (۱۴۵) ضابطہ فوجداری سرکار عالی پر ایک نظر کر لیتے تو اوس کو معلوم
ہو جاتا کہ کیا کارروائی اور کیا تصفیہ کرنا چاہیئے قانون کے بغیر دیکھے اس طرح
تجویز صادر کر دینے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ فریقین کو بلا وجہ زحمت اور پریشانی
اور ہائی کورٹ کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور ہم متفق ہیں کہ اس طرح کی
غلط تجویز عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ضرور خلاف شان تھی۔ پس

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور اور تجویز زیر نگرانی منسوخ ہو۔ مقدمہ عدالت ابتدائی کو واپس
ہو کہ وہ حسب ضابطہ کارروائی اور تجویز کریں۔

تصحیح فوجداری

جلسہ کاملہ

ا ۔ ا
رسم
پرپاپڑ

[illegible] پیش [illegible] پارہ [illegible] گواہی [illegible]
گروا [illegible] مشتاق [illegible] کی [illegible] ہوئی تھی اور اوس کا حال
[illegible] جس [illegible] گواہ [illegible] طلب کیا جاوے کہ اون کی گواہی
[illegible] اور قائم [illegible] ہوگی اور [illegible] ہوگی کہ اون کو وہ [illegible] کرینگے مگر [illegible] گئی
[illegible] حسب دفعہ (۲۰۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی [illegible] کی ۔ مجسٹریٹ
[illegible] اس [illegible] مطمئن ہوے ہیں اور
اوس [illegible] کچھ وجوہ لکھتے ۔ [illegible] کو حکم دیا کہ [illegible] تحریری بیش کریں
اور [illegible] کے [illegible] کسی تحقیقات اور شہادت کے فیصلہ کرنے کے [illegible]
[illegible] کی [illegible] کے خلاف فیصلہ کردیا ۔ لیکن بیان تحریری پیش کرنیکا
[illegible] حکم ہے [illegible] مجسٹریٹ کا [illegible] تحریر ہے اور [illegible] کہ [illegible] احکام سے معلوم
ہوتا ہے کہ [illegible] سے اوس کو لکھکر اوس پر [illegible] کی دستخط سے لی ہے ۔ اور
[illegible] مجسٹریٹ نے [illegible] کی [illegible] پر [illegible] لکھا ہے کہ پولیس کو اطلاع
کے واسطے لکھا جاوے کہ جس کا قبضہ ہے قایم رہے ۔ اور [illegible] یقین [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ حسب دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی
جو کچھ اور [illegible] طرح کارروائی کرنی چاہیئے تھی نہیں کی گئی ۔ اور جو کچھ
کارروائی کی گئی وہ ناقص اور بے ضابطہ ہے ۔ عدالت ماتحت نے یہی [illegible]
اور غلطی [illegible] کی [illegible] فریق اول سے ایک سو روپیہ کا مچلکہ لینے کا بھی حکم دیا ہے
اور [illegible] پولیس کی تحریک پر حکم دیا ہے حالانکہ [illegible] (۱۰۴) ضابطہ فوجداری
سرکار عالی کے موجب قبل اس کے کہ حکم مچلکہ لینے کا دیا جاوے کہ اوس شخص کو
جس سے مچلکہ لینا مقصود ہو ضرور ہے کہ نوٹس دی جاوے کہ وہ وجہ بتلاوے کہ کیوں
نہ اوس سے مچلکہ لیا جاوے ۔ اور بدوں اس نوٹس اور موقع دینے کے حکم اخذ
مچلکہ نہیں دیا جا سکتا ۔ اسی طرح دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے موجب
سب سے اول مجسٹریٹ کو مطمئن ہونا چاہیئے کہ اندیشہ نقص امن کا وجہ معقول ہے

سرکار
بنام
سیمیا

حاضری نجم الدین احمد صاحب وکیل سرکار
منجانب ملزم مسٹر رام چندر ناتک مہتا بیرسٹر۔

رائے بالکمیٹہ ۵ صاحب ہنگامہ سیر مجلس۔ اس مقدمہ میں ملزم پر قتل عمد کا الزام ہے اور عدالت سشن سے ملزم کی نسبت سزائے دوام کی رائے دی ہے۔ مقدمہ ہمارے سامنے تصفیہ میں ہے ملزم کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ عدالت سشن میں اوس کو کوئی فرد جرم نہیں سنائی گئی اور اس وجہ سے وہ مطلع نہ ہوسکا کہ عدالت سشن نے اوس کے ذمہ کیا الزام عائد کیا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ گواہان تائید الزام سے جواب کی غرض سے جرح نہ کرسکا۔ ملزم کا یہ عذر قابل پذیرائی معلوم ہوتا ہے ہم نے مثل دیکھی۔ واقعات یہ ہیں کہ عدالت سپرد کنندہ مقدمہ نے فرد جرم تو مرتب کی ہے لیکن مثل میں کہیں یہ یادداشت درج نہیں کی گئی ہے کہ ملزم کو فرد جرم سنائی اور سمجھائی گئی ہے۔ فرد جرم کی ترتیب کے بعد عدالت سپرد کنندہ نے ملزم سے یہ استفسار کیا ہے کہ تم نے فلاں تاریخ فلاں مقام پر قتل کا ارتکاب کیا یا نہیں اور اوس کا جواب لیا ہے۔ لیکن ان سوال جواب میں بھی فرد جرم کے سنانے اور سمجھانے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے مسلماً ملزم زبان اردو سے ناواقف ہے۔ عدالت سپرد کنندہ نے جو فرد جرم مرتب کی ہے۔ اور عدالت مذکور میں جو سوال و جواب ملزم کے ہوئے ہیں وہ سب اردو میں ہیں۔ اور کہیں اس امر کی یادداشت نہیں ہے کہ یہ فرد جرم اور سوال جواب کا ترجمہ ملزم کو سمجھایا گیا یہاں تک تو اس کارروائی کا ذکر ہے جو فرد جرم سے متعلق عدالت سپرد کنندہ میں ہوئی ہے۔ عدالت سشن میں مقدمہ آنے کے بعد سب سے پہلے مرتبہ ۱۰ آبان ۱۳۲۲ف کو کارروائی ہوئی ہے اور اوس کارروائی میں مطلق اس کا ذکر نہیں ہے کہ عدالت نے فرد جرم ملزم کو سنائی اور سمجھائی یا فرد جرم کی طرف سے کوئی توجہ کی۔ اگرچہ ملزم سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ تم نے آیا مقتول کو فلاں روز فلاں مقام پر زخمی کرکے ہلاک کیا اور ملزم نے اوسکا جواب انکاری دیا ہے۔ اس کے بعد ۵ آبان ۱۳۲۲ف کی فرد کارروائی میں ملزم سے

باجلاس عالیجناب جسٹس بالمکند صاحب بی اے معتمد بہادر
عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی
بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی محمد غلام یزدانی صاحب اراکین

استغاثہ — سرکار اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر

بنام

ملزم

فرد جرم - فرض عدالت سشن بعد سپردگی مقدمہ فرد جرم ملزم کو سنانے اور سمجھانے کا ہے - اگر ملزم کو فرد جرم نہ سمجھائے جائیگا کاروائی کالعدم — ہیچ کارروائی بوجہ نہ سنائے جانے فرد جرم - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۵۱ -

تجویز ہوئی کہ بروئے دفعہ ۲۵۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمات قابل سپردگی سشن میں عدالت سشن کا یہ فرض ہے کہ مقدمہ شروع ہونے کے پیشتر ملزم کو صاف طور سے فرد جرم سنائے اور سمجھائے اور اسکا جواب قلمبند کرے ملزم سے صرف یہ سوال کرلینا کافی نہیں ہے کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں اور ایسی صورت میں یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ ملزم الزام منسوبہ سے آگاہ ہوگیا تھا۔
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ (۸۲۶) کی تقلید کی۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

منجانب مسٹر مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

تجویز رائے مولوی سید امین الحسن صاحب سشن جج علاقہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر مورخہ ۲۶ امرداد ۱۳۳۲ ف متعلق ایک ملزم سیمیا زیر دفعہ (۳۲۳) تعزیرات آصفیہ حبس دوام میں بسر کرے۔ مثل منظوری کے لیے اجلاس کامل عدالت العالیہ میں پیش کی جائے۔

سر ۱۳۲۶ [illegible] معاملہ [illegible]

سرکار عالی بنام سنیپا

مقدمہ عدالت سشن میں آئے تو عدالت کا فرض ہے کہ ملزم کو فرد جرم سنائے
اور سمجھائے اور سمجھا کر ملزم کا جواب قلمبند کرے اور اوس کے بعد حسب ضابطہ
سماعت میں مصروف ہو۔ اس مقدمہ میں جو فرد گذاشت ہوئی ہے اوس سے
یقیناً ملزم کو نقصان پہونچا ہماری رائے کی تائید انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد (۵۵)
صفحہ (۸۲۶) سے ہوتی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

تحقیقات عدالت سشن منسوخ ہو کر مقدمہ عدالت سشن میں واپس ہو کہ ملزم کو حسب
ضابطہ فرد جرم سنا اور سمجھا کر بمطابق قانون اس مقدمہ میں کارروائی کیجائے۔
ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن۔ سشن جج صاحب اسٹیٹ نے یہ
ایک سخت غلطی کی ہے کہ بلا ترتیب فرد جرم کارروائی اس مقدمہ میں شروع
کی اور تجویز صادر فرمائی۔ یہ قانونی لزوم ہے کہ ملزم اچھی طرح سن اور سمجھ سکے کہ
اوس پر کیا الزام کس نے عاید کیا ہے تاکہ اپنی برات کی تائید و صفائی میں شہادت
بہم پہونچا سکے۔ مثل میں کہیں پتہ نہیں چلتا کہ ملزم کو قطعی طور سے معلوم ہوا کہ وہ کس جرم
میں ماخوذ ہے۔ جب ہم اس امر پر بھی غور کرتے ہیں کہ کارروائی عدالت اردو زبان
میں ہوتی ہے اور ملزم اس زبان سے ناواقف ہے تو اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ
حسب ضابطہ کیوں فرد مرتب نہیں ہوئی۔ اور ملزم کو کیوں نہیں سمجھائی گئی۔ انصاف
اس امر کا مقتضی ہے کہ یہ مقدمہ عدالت سشن میں واپس کیا جائے۔ کہ حسب دفعہ (۲۵۲) ضابطہ
فرد قرارداد جرم سنائی جائے اور مقدمہ از سر نو آغاز کیا جائے۔
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں عدالت فوجداری
ضلع نے فرد جرم مرتب کی اوس فرد میں مختصر واقعات متعلق جرم اور دفعہ کا حوالہ
دیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ تمہارا جرم مرتکبہ اس قابل ہے کہ عدالت سشن سماعت
کرے اور اوس کے بعد ملزم کا جواب لکھا ہے۔ مگر اوس سے مطلق یہ نہیں معلوم ہوتا کہ
فرد ملزم کو سنائی اور سمجھائی گئی۔ سوالات میں یہ تک پوچھا ہے کہ تم نے مارا کہ درانتی سے

سوال کیا گیا کہ تم پر قتل عمد کی فرد جرم عدالت سپرد کنندہ نے مرتب کی ہے
اس کے متعلق تمہارا کیا جواب ہے تم نے آیا (مقتول) کو زخمی کر کے ہلاک
کیا ہے جس کا جواب ملزم نے انکاری دیا ہے۔ مسل کی پیشی پر کوئی یہ نہیں
معلوم ہوتا کہ ملزم کو فرد جرم سنائی اور سمجھائی گئی عدالت سشن میں مقدمہ کے آنے کے
بعد عدالت سشن کا فرض ہے کہ ملزم کو بروئے دفعہ ۲۷۱ ضابطہ فوجداری فرد
جرم سنائے اور سمجھائے اور اس کا جواب لے۔ علاوہ اس کے جرم کا ارتکاب کیا ہے
یا نہیں۔ فرد جرم سنانے کے بعد ملزم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ عدالت سشن نے اس کے
ذمہ کیا الزام عائد کیا ہے اور کس الزام کی نسبت ملزم کو اپنا بچاؤ کرنا چاہیے عدالت
سشن کا محض یہ پوچھ لینا کہ ملزم نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں کافی نہیں ہے
اس سے ملزم کو اس امر کی اطلاع نہیں ہوتی کہ آیا عدالت سشن نے وہ خاص
الزام ملزم کے ذمہ عائد کیا ہے اور ملزم کو اس الزام سے اپنا بچاؤ کرنے کی
ضرورت ہے۔ ہم سے یہ کہا گیا کہ بعد اس کے کہ عدالت سشن نے ملزم سے
استفسار کیا کہ تم نے قتل کا ارتکاب کیا یا نہیں عدالت سشن میں گواہان تائید
الزام کا اظہار ملزم کے روبرو ہوا ہے پس اس سے ضرور ملزم کو اطلاع ہو گئی تھی کہ
مقدمہ اس کے متعلق سشن شروع ہو گئی تھی۔ ہماری رائے یہ ہے کہ جب تک کہ
ملزم کو قانونی طریقہ سے صاف طور پر یہ نہ بتلایا جائے کہ تمہارے ذمہ فلاں الزام
عائد کیا جاتا ہے اور فلاں الزام کی فرد جرم تم کو سنائی جاتی ہے اس وقت تک
ہرگز ملزم اس سے آگاہ نہیں ہو سکتا کہ اس الزام کے مقابلہ میں اس کو اپنے بچاؤ
کی کارروائی کرنی چاہیے۔ اس خاص مقدمہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب کہ گواہان
تائید الزام پیش ہوئے ملزم یہ سمجھا ہو کہ عدالت سشن نے اس وقت تک میرے
ذمہ کوئی الزام عائد نہیں کیا ہے اور باضابطہ فرد جرم نہیں سنائی ہے۔ ممکن ہے کہ
عدالت نے مزید اطمینان کے واسطے گواہان تائید الزام کا بیان قلمبند کر لیا ہو
پس اس امر سے کوئی نتیجہ مضر ملزم نہیں نکالا جا سکتا۔ ہماری رائے یہ ہے کہ جبکہ

سرکار
نام
بیدیا

[illegible]

[illegible] عدالت ضلع نہیں ہے کہ عدالت ضلع نے اور کو [illegible]

[illegible] کیا ہے اور عدالت سشن والی الزام [illegible] فرد جرم مرتب کی بابت [illegible]

[illegible] تحقیقات [illegible] کیا جا سکتا ہے [illegible]

کیا کیا جاتا ہے - وہ بحکم کچھ لکھتا ہے [illegible] کچھ لیا کہ اسکو کسی تعداد کی [illegible]

اور ہم کو سوال ہوتا ہے [illegible] ملزم نے عدالت ضلع میں [illegible]

[illegible] کی [illegible] گواہوں [illegible] اور [illegible] کسی [illegible] ہے اور [illegible] کر [illegible]

سکا اس کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ عدالت ضلع کی غلطی اور عدالت سشن کی فرو گذاشت کی وجہ سے

اسکو نقصان پہنچا ہے - اور وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ اوس کی نسبت عدالت ضلع

نے فرد جرم مرتب کردی اور کس جرم کی فرد جرم مرتب کی ہے اور یہ کہ عدالت سشن میں

اسکی نسبت سماعت ہوگی اور جب عدالت سشن نے تحقیقات آغاز کی تو وہ نہیں سمجھ سکا کہ عدالت

سشن نے اسکی نسبت کیا فرد جرم مرتب کیگئی ہے اور کافی امکان ہے کہ ملزم کے [illegible]

عذرات ضائع ہوں - کیونکہ عدالت ضلع کی غلطی اور سشن کے فرو گذاشت مذکور کی

وجہ سے اوس کا تحویلی امکان ہے - اور اس وجہ سے انصاف میں خلل کا اندیشہ ہے -

پس قرین انصاف یہ ہے کہ مقدمہ عدالت سشن کو واپس ہو کہ حسب ضابطہ کارروائی

اور تجویز کریں اور جیسکہ ہم حکم دیتے ہیں -

نگرانی فوجداری

حاسم متفقہ

باجلاس عالیجناب [illegible] صاحب بی - اے منصرم ممبر مجلس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب [illegible]

قتل کیا ہے یا نہیں۔ اول تو یہ سوال ہی غلط ہے کیونکہ جب فرد جرم مرتبہ کردی گئی تو
اوس پر یہ سوال ہونا چاہیئے تھا کہ تم پر جو الزام عائد ہوا ہے تمہارا کیا عذر ہے۔ دوم
یہ کہ اگر بیک وقت یہ پوچھ لیا گیا ہے کہ [illegible] اوس کا اثر یہ ہے کہ اگر ملزم کو معلوم ہو یا
نہ ہو۔ اس ملزم سے یہ پوچھا کہ تم نے اونکا خون کیا یا نہیں۔ ممکن ہے ایسا جواب
استغاثہ اور مستغیث کے اظہار کے بعد ملزم سے ہو سکتا ہے دوسرے فرد جرم سنانے
کے بعد نہ کی نسبت کچھ نہ لکھنے اور یہ سوال نہ کرنے سے تم نے فرد جرم سنی اور سمجھی ہمکو
یہ اطمینان نہیں ہوا کہ ملزم کو یہ اطلاع ہوگئی تھی کہ اوس کی نسبت سماعت اب
عدالت سشن میں ہوگی۔ تیسری غلطی یہ ہے کہ عدالت سشن کی کارروائی سے ملزم کے
اس بیان کی جو اوس نے ہمارے سامنے اسوقت کیا ہے کہ وہ اُردو نہیں سمجھتا ہے
کافی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ عدالت سشن نے کمٹی میں ملزم کا جواب لکھا ہے
اور مترجم کے ذریعہ سے خود اوس کا ترجمہ لکھا ہے اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ ملزم مطلع ہوا
ہوگا کہ کیا الزام اوس پر ہے اور اب اوس کی نسبت سماعت عدالت سشن میں ہوگی۔
بلکہ ممکن ہے کہ اوس کو مرتب فرد جرم کی بھی اطلاع نہ ہوئی ہو۔ لہذا مقدمہ پیشی
عدالت سشن میں آیا۔ عدالت سشن نے ۲۰ آبان ۱۳۲۵ف کو ملزم کا جواب لکھا ہے لیکن
یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فرد جرم سنائی اور سمجھائی گئی۔ یا یہ ملزم کو بتلایا گیا کہ وہ کہاں حاضر
ہے اور کیا ہورہا ہے۔ اور اس کے بعد ۲۵ آبان ۱۳۲۵ف کو بھی سوال میں گو
ذکر فرد جرم مرتبہ عدالت فوجداری ضلع کا ہے مگر اس وقت بھی نہیں معلوم ہوتا
فرد جرم سنائی اور سمجھائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی فروگذاشت ہوئی جو حسب دفعہ
۲۰۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی نہ ہونی چاہیئے تھی کیونکہ دفعہ مذکور میں صاف
درج ہے کہ فرد جرم سنائی اور سمجھائی جائے گی۔ اب اس فروگذاشت عدالت سشن اور
فوجداری ضلع کی غلطی کا کیا اثر ہے یہ غور طلب ہے بیشک اسلیئے کہ ملزم نے عدالت ضلع
اور سشن میں انکار کیا ہے اور بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو کوئی نقصان نہیں
پہونچا۔ البتہ اگر وہ اقبال کر لیتا تو غلطی اور فروگذاشت مذکور میں شدت پیدا ہوجاتی

مشتکری ملزم
بنام
سرکار عالی

[illegible] ساعت [illegible] درخواست نگرانی [illegible] رہائی کی گئی تھا
[illegible] اجلاس منعقدہ [illegible] عدالت العالیہ نمبر (۴۷۹) مجریہ ۱۱ فوجداری
سرکار عالی رہائی [illegible] کی درخواست [illegible] احکام [illegible] اجلاس منعقدہ
میں [illegible] الکلند صاحب [illegible] پیش ہونے پر فرمائی کہ
کہ ملزم [illegible] رہائی کی [illegible] اور [illegible] مولوی سید محمد غلام حیدر صاحب
اس کے [illegible] ملازم رہائی پر سماعت کی تحریر فرمائی۔ اس کے بعد سماعت لکھا
طرفثانی ایک درخواست اس مضمون کی پیش ہوئی کہ جلسہ منعقدہ میں درخواست
رہائی [illegible] سماعت ہوئی تھی۔ لیکن باہم حکام عالیمقام جلسہ منعقدہ کی آرا میں
اختلاف ہو گیا ہے۔ جو کہ ایک [illegible] ہے [illegible] حالتیں [illegible] کسی
[illegible] کے اختلاف [illegible] نہیں ہو سکتی اور بلحاظ دوسری رائے کی درخواست
نامنظور ہو گی۔ لہذا استدعا ہے کہ [illegible] موجودہ کارروائی ختم فرماکر درخواست
[illegible] فرمائی جائے۔ اس درخواست کے متعلق بعد سماعت [illegible] جلسہ منعقدہ کو
[illegible] تجویز صادر ہوئی۔

بجانب نگرانی خود [illegible] وکلیان [illegible] صاحب وکیل
بجانب طرفثانی [illegible] مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب وکیل و مولوی
[illegible] صاحب وکیل سرکار

[illegible] الکلند صاحب [illegible] بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی
حکم سماعت اس مقدمہ میں جلسہ منعقدہ میں ہو چکی تھا ہم حکام جلسہ منعقدہ کی رایوں میں
اختلاف ہے [illegible] تیسرے جج کے سپرد کیا گیا۔ غلام اکبر خاں صاحب کی یہ بحث ہے
کہ [illegible] اختلاف [illegible] تیسرے جج کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ ان اختلافی رایوں کا نتیجہ
یہ ہے کہ [illegible] درخواست رہائی ضمانت منظور نہیں کی۔ عدالت العالیہ کے
سامنے [illegible] مقدمہ [illegible] دفعہ (۴۶۹) پیش ہوا ہے۔ اور اس کی نوعیت مرافعہ کی ہے
نگرانی کی [illegible] دفعات (۴۳۵) اور (۴۳۶) مقدمات مرافعہ نگرانی سے متعلق ہیں [illegible]

نگرانی تنخواہ — شنکریا — سنہ ۱۳۲۶ف درخواست نمبر فیصلہ ۱۴ تیر ۱۳۲۶ف

بنام

سرکار عالی — طرف ثانی

سرکار عالی در مقدمہ لگایا۔

اختلاف آراء — اختلاف آراء حکام عدالت متعلقہ کارروائی بصورت اختلاف آراء حکام ماتحت۔ درخواست رہائی بر ضمانت۔ بر اختلاف آراء حکام بابت تعمیل درخواست رہائی بر ضمانت۔ لزوم سپردگی مقدمہ اجلاس کامل بوجہ اختلاف آراء دستور العمل مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی دفعات (۱۴ و ۱۵)۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی۔ دفعہ (۴۹۶)۔

تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۵ دستور العمل مجلس عالیہ عدالت العالیہ کا دفعہ ہے اور تابع دفعہ ۱۴ دستور العمل مذکور نہیں ہے اور اُس کی رو سے ہر مقدمہ فوجداری جو طلب ہو سماعت کیے بصورت اختلاف آراء اجلاس کامل میں سپرد ہونا لازم ہے۔ خواہ وہ مرافعہ یا نگرانی ہو یا درخواست رہائی بر ضمانت۔

شنکریا درخواست گزار کا چالان بمعہ دیگر اشخاص ملا وگیرد صاحب کے عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ میں بہ علت قتل عمد کیا گیا۔ جائنٹ مجسٹریٹ صاحب ضلع گلبرگہ نے بعد اخذ شہادت درخواست گزار پر جرم قتل انسان مستلزم السزا زیر دفعہ (۲۴۳) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی لگائی اور بلحاظ ملزمین پر جرم زیر دفعہ (۲۶۶) تعزیرات سرکار عالی عاید کیا اور سپرد سشن کیا۔ اس لئے کہ اخیر الزام صرف باقی رہ گیا تھا جو قابل ضمانت تھا سپردی کی

درخواست نگرانی ماتحت ملک تجویز راسٹہ ڈسپنسری صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ مورخہ ۱۰ ارجوردی ۱۳۲۶ف مشمولہ مثل نشان (۲۵۹) اثنا سماعت مشمولہ شنکریا ملزم پر جرم زیر دفعہ ۲۴۳ تعزیرات سرکار عالی اور ملزمین ملیا اور گیرد صاحب پر جرم زیر دفعہ (۲۶۶) تعزیرات سرکار عالی لگاتا ہوں

سرشتہ [illegible] — نگرانی نمبر [illegible]

[illegible] نمبر ۲۲ ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۱۳۲۶ ف ۔ [illegible]

سرکار عالی [illegible] اگرا

بنام

طرفانی

ضمانت - کیا ہائیکورٹ برضمانت رہائی بر ضمانت مقدمات غیر قابل ضمانت - اختیار - اختیار ہائیکورٹ بسلسلہ رہائی برضمانت - جواز حکم مجلس عالیہ عدالت رہائی بر ضمانت مقدمات غیر قابل ضمانت - مسئلہ صادرہ در حکم رہائی برضمانت مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۹۶

منقبہ آراء عالیجناب [illegible] ملک محمد [illegible] صدر مجلس عالیجناب نواب مسعود جنگ بہادر متفق الرائے تجویز ہوئی کہ مقدمات ناقابل ضمانت میں بھی مجلس عالیہ عدالت بلحاظ و بشرط پیش شدہ حالات ملزم کی رہائی برضمانت کا حکم دے سکتی ہے اور اسکا یہ لازمی نتیجہ نہیں ہے کہ عدالت العالیہ نے الزام کو ناقابل تجویز کردیا ہے۔ ایسی عدالت ماتحت میں زوال انصاف کا اندیشہ ہے

عالیجناب مولوی سید محمد غلام حامد صاحب کی مخالف الرائے گو مقدمہ غیر قابل ضمانت میں بھی ہائیکورٹ حکم رہائی برضمانت دے سکتی ہے۔ مگر ایسا حکم بجز خاص حالات کے نہیں دیا جاسکتا اور ہائیکورٹ کو اسے اختیار تمیزی کے استعمال میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ ملزم فرار ہوجائیگا - یا نہیں بلکہ سنگینی جرم پر بھی نظر کرنی چاہئے۔

درخواست گزار کاچیا لال ستیہ ول وہ دیگر اشخاص - کے عدالت فوجداری ضلع

درخواست نگرانی منجانب [illegible] تجویز [illegible] صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ نمبر [illegible] مورخہ [illegible] خورداد ۱۳۲۶ ف متعلقہ مثل نمبر (۱۵) ۱۳۲۵ ف [illegible] ملزمین [illegible] زیر دفعہ (۳۶۶) [illegible] سرکار عالی لگاتا ہوں۔

[illegible]

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب [illegible] کی رائے [illegible]
متفقہ [illegible] ہونی چاہیئے اور جلسہ متفقہ میں [illegible]
[illegible] ہے یہ قوی اور کامل طور پر ہے لیکن دستور العمل [illegible]
عدالت [illegible] متعلق [illegible] اور اس کے [illegible]
اور اس [illegible] فوجداری [illegible] جلسہ متفقہ [illegible] کامل ہو [illegible]
[illegible] عدالت [illegible] عمل [illegible] اس سے
مجھے اتفاق ہے

نگرانی فوجداری

جلسہ کامل

باجلاس عالیجناب رائٹ آنریبل [illegible] صاحب بہادر [illegible] صدر مجلس و عالیجناب نواب [illegible] جنگ بہادر [illegible] و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب [illegible] کامل [illegible]

[illegible] سہ ابتدا

حکم ہوا کہ

[illegible] صاحب کی عدالت [illegible]

[illegible]

مولوی [illegible] محمد غلام [illegible] صاحب [illegible] ایک
فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہوئے اور ان پر نقل [illegible]
[illegible] عدالت صوبہ داری ضلع گلبرگہ کو [illegible] ہوا۔ اور [illegible] مجسٹریٹ [illegible]
[illegible] کو ملزم [illegible] کو قتل انسان [illegible]
[illegible] قرار دیا۔ اور فرد جرم [illegible] اور ان [illegible]
[illegible] ملزم [illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible] یہ بیان [illegible]
سرسری نظر کی [illegible]
پر اس سائل پر کوئی جرم عاید ہونا ہے نہیں، شہادت کے ملاحظہ سے
ظاہر ہوگا کہ وہ جھوٹی اور مطلق قابل [illegible] نہیں۔ [illegible]
[illegible] دفعہ (۴۶۹) ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہے اور صرف تحریر [illegible]
مجسٹریٹ مورخہ ۱۷ خورداد ۱۳۳۶ف [illegible] شامل مثل کی گئی ہے اور [illegible]
گواہوں کے اظہارات سنائے گئے [illegible] نہیں کئے گئے۔

درخواست کی تائید میں استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ جائنٹ مجسٹریٹ نے
سرسری طور سے رائے قائم کرکے فرد جرم مرتب کردی ہے [illegible]
شہادت [illegible] الزام ہے جھوٹی ہے اور نظائر جلد (۸) کریمنل لا رپورٹ [illegible] ۴۹
اور [illegible] کریمنل رولنگس جلد ۲ صفحہ ۶۵۷ پیش کئے گئے ہیں۔ اور مثل
مجلس عالیہ عدالت نمبر ۵۶۹ [illegible] منفصلہ ۲۹ خورداد [illegible]
کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ہمارے حکم سے وہ مثل دفتر سے برآمد کرائے گئے [illegible]

تسلیم [illegible] نظام [illegible] سرکار عالی

سنگریا بنام سرکار عالی

یہ لیمپ نصب کر دیا گیا - اور جائے واردات [illegible] ذکر کیا [illegible] بندوق کا
پیر [illegible] قتل [illegible] ملزم الیٰ [illegible] اور دیگر ہر دو شخص [illegible] ضعیف [illegible] گیا
اور [illegible] کہ جرم ضرب شدید قابل ضمانت تھا اس لئے ہر دو اشخاص کو [illegible]
بری کر دیا - اس کے بعد ملزم نمبر ۱ اور ۲ درخواست [illegible]
دفعہ ۴۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی حالیہ [illegible]
سالبہ عدالت میں ضمانت پیش [illegible] گئی [illegible] درخواست جس کی [illegible]
رکام عالیمقام سے بہ اختلاف آراء حسب ذیل تجویز صادر فرمائی
رائے بالکنڈ صاحب [illegible] میر مجلس - مقدمات ناقابل ضمانت
میں حکم ضمانت کے دینے میں احتیاط کرنا چاہئے - لیکن ان مقدمات میں
میری رائے میں ایسے حالات میں کہ ملزم کی ضمانت کی رہائی کا حکم دینا چاہئے
وکیل طرفانی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ عدالت العالیہ حسب ضرورت
مخصوص کے حکم ضمانت دے سکتی ہے - لیکن اس کے واسطے خاص حالات
ہونے چاہئیں - اور جب کہ فرد جرم مرتب کیا جا چکا ہو شہادت کی بنا پر [illegible]
جرم ثبوت کو پہنچنے کے حکم رہائی دیا جانا صحیح نہیں ہے - ہماری رائے
میں یہ عذر درست نہیں ہے شہادت کی بنا پر بھی اگر ضرورت ہو عدالت
العالیہ ضمانت پر رہائی کا حکم دے سکتی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خواہ
مخواہ عدالت العالیہ یہ سمجھتی ہے کہ بالآخر مقابلہ ملزم جرم ثابت نہ ہوگا اس سے
لازم آتا ہے کہ عدالت العالیہ کے ایسے حکم صادر کرنے سے عدالت
ماتحت کی طبیعت پر یہ اثر پیدا ہوگا کہ عدالت العالیہ نے مقدمہ کا اصل
ہونا طے کر دیا ہے - مقدمات فوجداری میں عام طور پر بوجود ضمانت پر
رہائی کا حکم دینے کی تحقیقات جاری رہتی ہے اور ملزم کی مجرمیت اور غیر
مجرمیت کی نسبت بعد تحقیقات کامل ہو سکنے نتیجہ نکالا جاتا ہے اس مقدمہ
میں بھی وہی حالت ہے بلحاظ حالات کے میری رائے میں ملزم کا

تنکرہ نام سرانا

معلوم ہوتا ہے کہ ۵ استغاثہ ۲۴ کو ہائی کورٹ سے بھی ضمانت پر
رہائی کا حکم ہو چکا تھا تین برس تک مقدمہ چلنے کے بعد اوس نوٹ
پر وہ مقدمہ آیا تھا کہ فرد جرم مرتب ہوئی روپیہ کی شہادت کی کذب
بھی قابل اعتبار معلوم نہ ہوئی تھی۔ اور فرد جرم کے ترتیب کے پہلے
بھی ملزم ضمانت پر رہا کئے گئے تھے ایں ہمہ بھی عدالت سشن سے
ایک ہوقت حکم ضمانت کا دیا تھا۔ اور قطعی تجویز کو بعد سماعت بحث پولیس
پر محول رکھا تھا اور صاف لکھا ہے کہ بعد سماعت بحث پولیس اگر ضمانت
کی رائے نہ ہوگی تو وہ حکم منسوخ کر دیا جائے گا اور اس مثل سے نہیں
معلوم ہوتا ہے کہ اوس مقدمہ میں پھر کیا ہوا۔ بہرحال اوس مقدمہ کے
حالات کچھ اور تھے جنکو اس مقدمہ زیر نظر سے کوئی مطابقت اور مماثلت
نہیں ہے اور اوس مقدمہ میں عدالت سشن سے حکم ضمانت حسب دفعہ ۴۹۶
ضابطہ فوجداری سرکار کی درخواست لکھکر دیا تھا۔ اس لیے اوسمیں
ہائیکورٹ نے دست اندازی سے انکار کیا تھا۔ ایسا ہی الہ آباد ویکلی نوٹس
۱۹۰۸ء صفحہ ۱۹۵ میں طے ہوا کہ حکم ضمانت دینا عدالت سشن کا
ایک اختیاری امر ہے اور جب سشن جج نے پورے غور کیساتھ ایسے
اختیار کو استعمال کیا ہے تو ہائیکورٹ کو اوس میں دست اندازی
کی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں ہمکو اس مقدمہ میں کسی عدالت سشن کے حکم کے نسبت تجویز کرنی
نہیں ہے بلکہ خود ہم سے درخواست کیجاتی ہے کہ ضمانت پر چھوڑ دو
یہ تو اوس مثل کا حال تھا جو محافظ خانہ سے طلب ہو کر آئی تھی لہٰذا بر
معاملہ مگر الی خواہ کی یہ کیفیت ہے کہ اونمیں سے ایک مطر مندرجہ
کریمنل لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۹۴ و الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۹ ہے
اس کا کچھ خلاصہ تو ہم اوپر لکھ چکے ہیں بقیہ یہ کہ دفعہ ۴۹۸ ضابطہ فوجداری

لائے سنی کی گئی ہے۔ اس مثل کی کیفیت یہ ہے کہ نواب سعید جنگ بہادر سے حالت ملازمت سشن جج گلبرگہ میں ملزمون کو مثل عہد کے الزام میں ضمانت پر رہا فرمایا تھا۔ اور اوس کی نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں ہوئی تھی اس مثل میں بھی صرف تجویز ۷ ۸ سپہر یور ۱۳۲۴ف کو عدالت سشن گلبرگہ میں دی تھی۔ شامل ہے۔ درخواست میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم ملزمان بر قریب تین سال کے مقدمہ چلنے کے بعد آج ۷ مہر شہریور ۱۳۲۴ف اپنا کو فرد جرم لگائی گئی ہے آج تک ہم ضمانت پر رہا تھے۔ مگر آج فرد جرم کی وجہ سے حراست میں لے لیئے گئے ہیں۔ دفعہ ۴۶۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہم کو ضمانت پر رہائی دیجائے۔ اسپر عدالت سشن گلبرگہ نے یہ تجویز فرمائی کہ ملزمین اس وقت تک ضمانت پر رہا تھے۔ اور اون کے ضمانت پر رہا رکھنے کا حکم ہائیکورٹ سے بھی ۵ اسفندار ۱۳۲۴ف کو ہو چکا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک گواہ استغاثہ کا بیان ہوا ہے۔ اور وہ بھی جبکہ شہود استغاثہ کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا اور اوس کے ایک عرصہ کے بعد یہ گواہ پیش کیا گیا ہے۔ اسوقت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہائی کا حکم دیا جائے۔ اور بلحاظ پولس سماعت بحث کے بعد اگر ضمانت کی رائے ہوگی تو وہ ساقط کر دیا جائے گا۔ اسکی نگرانی میں جناب نواب حاکم الدولہ مرحوم نے یہ تجویز فرمائی کہ بسبب دفعہ ۴۶۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت سشن ضمانت پر ملزم کی رہائی کا حکم دیسکتی ہے دفعہ ۴۶۸ ضابطہ مذکور جس سے وکیل سرکار استدلال کرتے ہیں وہ عدالت سشن سے متعلق نہیں ہے درخواست نگرانی نامنظور ہے۔

یہ تجویز مجلس عالیہ عدالت کے اجلاس ممبر جج کی ہے اور اسمقدمہ میں

ثنکار یا
نام
سرکار عالی

شنکریا بنام سرکار عالی

کیا گیا صفحہ ۸۸ ایس- کلکتہ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۶۴ دکن لا رپورٹ جلد ۱۱
صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے کہ ایسے مقدمہ کی تجویز سپردگی میں جو نہایت قابل
تجویز عدالت سشن ہے لازم ہے کہ وجوہ سپردگی کے لکھے جائیں مطلب
یہ ہے کہ یہ معلوم ہو کہ خود مجسٹریٹ نے کیوں تجویز نہیں کر دی اگر
اس مقدمہ ریزیڈنسی میں الزام قتل انسان مستلزم سزا کا ہے۔ جس کی
تجویز ابتدائی کی اختیار صرف عدالت سشن ہے۔ اور مقدمہ سشن سپرد
کرنے کے متعلق دفعہ ۲۲۱ و ۲۲۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۱-
۲۱۲-۲۱۳ ضابطہ فوجداری برطانیہ ہند) میں احکام ہیں اور تجویز
ہوا ہے کہ محض بربنائے قیاس بدون صریحی شہادت کے مقدمہ کو
سشن کے سپرد کرنا کوئی قانوناً لازم نہیں ہے (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد
۳ صفحہ ۱۱۴) اور مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ صرف اوسی حالت میں ملزم کو
رہا کر سکتا ہے جبکہ اوس کی صاف صاف یہ رائے ہو کہ شہادت الزام
قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور بحالت شبہ اوس کو لازم ہے کہ سپرد سشن
کرے اور شبہ کا فائدہ دیکر چھوڑ دینا جائز نہیں ہے (ویکلی نوٹس الہ آباد
۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲۵ و ۱۲۶- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۷۶)
جہاں کہیں مجسٹریٹ کو وقعت شہادت میں ہو تو اوسکو شبہ کے
نسبت تصفیہ کے عدالت سشن کی تجویز پر محول کرنا چاہئے (بمبئی
لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۴) بمبئی ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ میں یہ
تجویز کی ہے کہ وجوہ کافی سپردگی اور وجوہ تجویز ثبوت جرم ایک ہی
نہیں ہیں کیونکہ اگر اوس کے یہ معنے لئے جائیں تو از روئے احکام مذکور
مجسٹریٹ کو فی الواقع یہ اختیار ہوگا کہ عدالت سشن سے جس سے فی الواقع
تجویز مقدمہ متعلق ہے سبقت لیجائے صحیح اصول وہی معلوم ہوتا ہے جو
اسٹیٹیوٹ انگلستان میں مندرج ہے کہ مجسٹریٹ کو چاہئے کہ جب شہادت

مقدمہ
عام
سرکار عالی

جب انہیں مہدد حال دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے بموجب لیکن اعلا
سشن اور ہائیکورٹ کے اختیارات حکم ضمانت کے متعلق وسیع ہیں
اور وہ مقدمات غیر قابل ضمانت میں بھی حکم دے سکتی ہے کہ ملزم ضمانت پر
رہا کیا جائے۔ اس سے ہمکو بھی انکار نہیں ہے مگر ہماری یہ تسلیم ہم نہیں کرسکتے
ہیں کہ اس مقدمہ کے نگرانی خواہ کے لیے کچھ بکار آمد نہیں ہے
جسکی صراحت آگے چل کر ہماری اس تجویز میں ہے۔

دوسری نظیر مستدلہ نگرانی خواہ دربرس کریمنل ویکلس جلد ۲ صفحہ ۶۵ سے
ایسی تحریر ہوا کہ دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری برطانیہ بمطابق احکام دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری مذکور مطابق دفعہ ۴۹۸ ضابطہ
فوجداری سرکار عالی کا ہیں ہے۔ اور عام اصول یہ ہے کہ مقدمات
غیر قابل ضمانت میں بجز اس کے کہ خاص حالات کا اقتضا ہو ضمانت منظور
نہ کیجانی چاہیئے۔ اور یہی ہماری رائے بھی ہے اور اس لیے ہم دیکھنا
چاہتے ہیں کہ وہ کیا خاص حالات ہیں کہ جس کے بنا پر ہمکو یہ درخواست
ضمانت (باوجود الزام غیر قابل ضمانت ہونے کے) منظور کرنا قرین انصاف ہوگا
مقدمات فوجداری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ بعض مقدمے قابل تحقیقات
و تجویز خود مجسٹریٹوں کے لحاظ اون کے مدارج اختیار کے ہوتے ہیں اور
بعض صرف قابل سماعت و تجویز مجسٹریٹوں اور عدالت سشن کے ہوتے
ہیں کہ ان میں اگر مجسٹریٹ دیکھتا ہے کہ اوس کی اختیاری سزا کافی ہوگی
اور حقیقت کیلئے کافی ہے تو وہ خود ہی تجویز سزا کر دیتا ہے اور سپرد
سشن نہیں کرتا۔ اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ اوسکے اختیاری سزا
کافی نہ ہوگی تو
عدالت سشن کے سپرد کر دیتا ہے اور بعض مقدمہ صرف قابل تجویز
عدالت سشن ہوتے ہیں۔ اون میں مجسٹریٹ کا کام صرف یہ ہوتا ہے
کہ دیکھے کہ آیا روئداد کا یہ اقتضا ہے کہ مقدمہ عدالت سشن کے سپرد

تسکر ناہ تمام سرکار عالی

اوس سے اور عدالت سابقہ سے اور ان تمام ہائیکورٹوں کے ملزم کو
اسکا مستوجب قرار دیا ہے کہ صرف جرم اس کو سنائی جائے۔ انڈین کریمنل
صفحہ ۴۲۸ میں کلکتہ ہائیکورٹ کی تحریر یہ ہے کہ بسبب دفعہ ۴۹۷ ضابطہ
سر [illegible] ہائیکورٹ کو اپنے اختیار تمیزی کے استعمال میں صرف یہی
نہیں دیکھنا چاہیئے کہ ملزم فرار ہو جائے گا یا نہیں بلکہ سنگینی جرم کو بھی
مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر الزام جرم غیر قابل ضمانت کا ہو تو جب تک
مجسٹریٹ یہ خیال کرے کہ کوئی ایسی معقول وجہ نہیں ہے کہ ملزم مجرم سمجھا
جائے۔ درخواست ضمانت کو نامنظور کرنا چاہیئے۔ اور یہ ہی اس لیے بھی
طے کیا گیا ہے کہ اس امر کی نسبت کہ ملزم فرار ہو جائے گا یا نہیں۔
مجسٹریٹ کو بہ نسبت عدالت سشن کے اور عدالت سشن کو بمقابلہ ہائیکورٹ
زیادہ صحیح اندازہ کرنے کا موقع ہے اور یہ اصول موازنہ شہادت کے
متعلق طے شدہ ہے کہ جو شہادت قلمبند کرتا ہے اوس کو زیادہ بہتر موقع
اوس کی صحت و تاثیر کے متعلق رائے قائم کرنے کا ہوتا ہے اور اوس کی
رائے سے بلا خاص وجوہ عدالت اپیل یا نگرانی کو اختلاف نہ کرنا چاہیئے
میں مجھے افسوس ہے کہ بعد پورے غور و تامل کے مثل میں کوئی خاص
حالت ایسی نہیں پاتا ہوں کہ ایک ایسے الزام میں کہ جو ناقابل ضمانت ہو
اور جس میں مجسٹریٹ نے فرد جرم مرتب کر دی ہے۔ ملزم کو ضمانت پر رہائی
کا حکم دوں قانون کی یہ تفریق کہ کچھ قابل ضمانت اور کچھ غیر قابل
ضمانت بنظر سنگینی و خفت جرائم ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ بلا خاص
وجوہ کے اوس کو نظر انداز کرنا چاہیئے اور یہ امر کہ بعض ملزمین کو مجسٹریٹ
ماتحت نے ضمانت پر اس لیے چھوڑ دیا ہے کہ اون کو مجرم صرف خفیف (الزام
قابل ضمانت) کا تجویز کیا ہے اور اس نگرانی خواہ کو مجرم قتل انسان مستلزم
سزا (جرم غیر قابل ضمانت) کا تجویز کیا ہے۔ اس لیے ضمانت پر نہیں چھوڑا

سنگریا
بنام
سرکار عالی

اس لیے کافی ہو کہ کسی شخص کے نسبت تجویز کیا گیا ہے اور یہ صاف ظاہر ہے کہ اس حالت میں پیدا ہوتی ہے جبکہ گواہان شہر سے ملاقات کریں۔ جب اگر اعتبار کیا جاوے تو تجویز سے ثبوت جرم ہو سکتی ہو یہ دیگر عمل میں لاتے ہیں۔ اور تاریخ ادائی شہادت کے نسبت امور مختلف قرین قیاس اور خلاف بیانی صریح کی ہے۔ یا دہ صحیح طور پر ایک کام اس عدالت کا ہے جسکو اختیار تجویز مقدمہ کا ہو اس مقدمہ میں صریحاً ایک ایسا مقدمہ تھا اور الظاہری تھا کہ مجسٹریٹ کو لازم تھا کہ ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کرے چنانچہ ہم یہ حکم دیتے ہیں کہ اس کو مجسٹریٹ ضلع یا ایسا مجسٹریٹ جسکو حاکم موصوف نے حسب مذکور مقدمہ سپرد کرے ملزم کو سپرد عدالت سشن کرے۔ (انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۲) حاصل اس نظائر کا یہ ہے کہ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کا صرف یہ کام ہے کہ حسب روئداد موجودہ کے پایا جائے کہ مقدمہ اس قابل ہے کہ عدالت سشن اس کے نسبت تجویز کرے تو اوس کو عدالت سشن کے سپرد کر دینا چاہیئے عموماً یہ مسلمہ اصول ہے کہ شبہ و شک کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے مگر مقدمات قابل تجویز عدالت سشن میں مجسٹریٹ کو نہیں چاہیئے کہ وہ خود یہ فائدہ ملزم کو دے بلکہ اس کو عدالت سشن کے تجویز پر اسکو محول رکھنا چاہیئے اس بحث اور حوالہ جات بالا سے یہ معلوم ہوا کہ کن حالات میں مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کو چاہیئے کہ ملزم کو عدالت سشن کے سپرد کرے۔ اور قبل اس کے کہ مقدمہ عدالت سشن کے سپرد کیا جائے۔ ضرور ہے کہ فرد جرم مرتب کی جائے۔

پس ان وجوہ سے ہم نہیں سمجھتے کہ جن حالات اور وجوہ پر مجسٹریٹ ماتحت نے فرد جرم مرتب کی ہے وہ ناواجبی یا غلط تھی۔ بلکہ مجسٹریٹ موصوف کی تجویز سے معلوم ہوتا ہے کہ اونہوں نے شہادت پر نظر کی

حسب حکم سرکار عالی

قلمبند کرنے کے بعد دو ملزمان کے بارے میں [illegible] ہے اور ایک کے مقابلہ میں قتل انسان
مستلزم سزا کی مد جرم لگا کر بخلاف آخر الذکر رہائی دی تھی۔ کی جوابدہی کرنا ہے
اس بارہ میں شک نہیں ہے کہ مثل عدالت تحت طلب نہیں ہوئی اور نہ شہادت کی
نقلیں عدالت میں داخل ہوئیں لیکن جو نقول باصالۃ وکیل ملزم کے پاس موجود تھیں
اس کی بنا پر انہوں نے شہادت پر نکتہ چینی کی ہے۔ اس لئے [illegible] شہادت
کی نسبت اظہار رائے قبل از وقت ہے فریقین کے پیش کردہ نظائر کا حاصل
یہ ہے کہ تقریرات [illegible] شدنی میں نہایت احتیاط کے ساتھ شہادت استغاثہ
الزام پر نظر ڈالنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ مقدمہ شہادت پیش شدہ کی
بنا پر [illegible] کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس کا درخواست زیر بحث سے تعلق نہیں
پایا جاتا۔ اس قبیل کی درخواستوں کے تصفیہ کے وقت [illegible] شہادت کو معیار
قرار دینا چاہئے بلکہ ملک کے عام حالات پر بھی نظر ڈالنی چاہئے۔ میری رائے میں ملزم
کو ضمانت پر رہا کرنے سے [illegible] الانصاف کا اندیشہ نہیں ہے۔ معقول ضمانت پر
رہا کیا جا سکتا ہے [illegible] کی وسعت [illegible] پر [illegible] ہوگا
درست نہیں ہے اس لئے کہ شہادت تائید الزام ختم ہو چکی ہے

بنا بریں میری یہ رائے ہے کہ ملزم اگر دو ہزار کی ضمانت و اسی قدر رقم کے
مچلکہ داخل کرے تو ضمانت پر رہا رہ سکتا ہے جیسا کہ جناب [illegible] الملک بہادر
نے رائے دی ہے مجھے اس تقدیر میں جناب رائے بالمکند صاحب کی رائے سے
اتفاق ہے۔

رائے بالمکند صاحب منصرم ممبر مجلس - میں نے اس [illegible]
رائے ۲۹ [illegible] ۱۳۲۶ ف کو لکھی ہے اسی پر قائم ہوں۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن - [illegible]
میں پہلے لکھ چکا ہوں بوجہ اختلاف آراء میں نے جلسہ کامل میں مکرر وکلاء سے [illegible]
بحث سماعت کی [illegible] میں نے اپنی تجویز سابقہ میں اس امر کی ضرورت نہیں بتائی تھی [illegible]

تیکر ۱
نام
سرکار عالی

[illegible] کی کوئی وجہ مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ ان کو [illegible] رہا [illegible]
[illegible] مخصوصاً [illegible] [illegible]
اس کے قتل کو [illegible] [illegible]
[illegible] مرد [illegible] [illegible]
زیادہ صراحت [illegible] اصول [illegible]
[illegible] دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
ہائیکورٹ [illegible] ملزم [illegible] حکم [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] کہ میں یہاں کوئی [illegible]
حالت [illegible]
اور [illegible]
[illegible] منظور کرتا ہوں۔
[illegible] احکام [illegible] کامل [illegible]
[illegible] تجویز صادر [illegible]۔

نواب [illegible] جنگ بہادر رکن ۲ - ایک ملزم نے زیر دفعہ ۴۹۶ ریل کی ضمانت کی خواہش کی ہے۔ درخواست جناب راستہ کار صاحب و جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہوئی جناب راستہ کار صاحب نے درخواست کی منظوری اور جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب نے نامنظوری کی تجویز صادر فرمائی ہے۔ اس اختلاف آراء کی وجہ یہ مثل اجلاس کامل میں پیش ہوئی۔ وکلائے فریقین نے طویل مباحث کیے اس وقت غور طلب یہ امر ہے کہ ملزم کو بلا ضمانت موجودہ ضمانت پر رہا کرنا مناسب ہے یا نہیں حالات مقدمہ یہ ہیں کہ تین ملزمین کو پولیس نے علت قتل عمد سشن ناظم صاحب فوجداری ضلع گلبرگہ کے اجلاس پر چالان کیا۔ انہوں نے شہادت تائید الزام

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

ضامن خان — مرافع

بنام

سرکار عالی ذریعہ [illegible] — مرافعہ علیہ

فرد جرم - لزوم اندراج جرم ثبت بہ فرد قرار داد جرم - در حکم سزا بہ اندراج جرم مغائر از جرم مثبتہ - قیاس - قیاس بوجہ برآمدگی مال مسروقہ - مال مسروقہ کی برآمدگی سے قیاس ارتکاب نقب زنی و مخفی مداخلت بیجا پیدا نہ ہونا - منسوخی حکم سزا بوجہ عدم اندراج جرم بہ فرد قرار داد جرم - مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۳۸۶) -

تجویز ہوئی کہ فرد جرم میں بجنسہ وہ جرم درج ہونا چاہئے جو شہادت سے ثابت ہو محض مال مسروقہ کسی شخص کے قبضہ سے برآمد ہونے کی وجہ سے یہ ہرگز قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ اس نے نقب زنی یا مخفی مداخلت بیجا بخانہ کا ارتکاب کیا ہے پس ایسی حالت میں جو سزا بنا بر ترتیب فرد جرم مصرحہ بالا زیر دفعہ (۳۸۶) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی تجویز کیگئی قابل منسوخی ہے

واقعات - ضامن خان (مرافع) اور راجنا کو عدالت فوجداری [illegible] باثبات سے زیر دفعہ ۳۱۷ و ۳۸۶ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی ایکسال اور چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دیگئی جسکا مرافعہ ہر دو کی جانب سے عدالت سشن صوبہ گلشن آباد میدک میں کیا گیا اور عدالت موصوف نے بہ ابقائے تجویز کہ مال (ضامن خان) مرافع کے مکان سے برآمد ہوا اور اسکا بیان ہے کہ اسکو مال کے مسروقہ

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی مسعود علی صاحب ناظم عدالت سشن صوبہ میدک مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۲۵ ف مشعر اسکے کہ مرافعہ نامنظور -

سرکار عالی

...بادی النظری و عدم منظوری میں سنگینیٔ جرم کا بھی لحاظ ہونا چاہئے اُس کے علاوہ وکیل سائل نے متعلق کوئی بحث نہیں کی اور جن نظائر پر خود درخواست گزار کی طرف سے استدلال کیا گیا ہے اُن میں بھی یہی اصول طے ہوا ہے کہ مقدمات جرائم ناقابل ضمانت منظور نہ ہونی چاہئے۔ اِلّا یہ کہ بہت ہی خاص حالات ہوں جو کہ اس مسل میں نہیں پاتا۔ اور یہی نظائر مستندہ درخواست گزار کا حاصل ہے کہ شہادت کے موازنہ اور وقعت کے متعلق حکم مقدمہ قابل سماعت تجویز عدالت سشن ہو۔ تصفیہ کو عدالت سشن کی رائے پر محول کرنا چاہئے اور مقدمہ کو سپرد عدالت سشن کر دینا چاہئے جس کے لئے شرط مقدم یہ ہے کہ فرد جرم مرتب کرائی جائے۔ وکیل درخواست گزار کہتے ہیں کہ مجسٹریٹ ماتحت نے سرسری اور بادی النظری طور سے فرد جرم مرتب کر دی ہے جو اولاً بوجوہ بالا ایسی حالت میں کہ مقدمہ قابل تجویز عدالت سشن تھا کوئی امر نامناسب نہ تھا۔ تاہم میں نہیں سمجھتا کہ کیونکر یہ تجویز جس میں مجسٹریٹ ماتحت نے فریقین کے مباحث اور نظائر مستندہ اور شہادت پر غور کر کے رائے قائم کی ہے وہ کوئی ایسی سرسری بادی النظری تجویز ہے کہ جس سے ہم مان لیں کہ اور کوئی ایسا امر بھی تھا کہ جس کو مجسٹریٹ ماتحت نے ترک کیا اور نہ وکیل درخواست گزار نے یہ کچھ بتلایا ہے کہ وہ کیا ترک ہوا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ خاص حالات ہم کیونکر معلوم کر سکتے ہیں کہ جبکہ مثل ہمارے سامنے نہیں اور بدوں اسکے ہم شہادت پر نظر کریں اور اظہار رائے کریں کیونکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حالات پر ہم نے نظر کر لی ہے بہرحال مجھے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اپنی رائے سابقہ میں کوئی تبدیل یا تغیر کروں اور میری وہی رائے ہے کہ درخواست ضمانت نامنظور رہے فقط

مرافعہ فوجداری

جلسۂ منفقہ

بری کیا جاتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ملزم بری ہو فقط۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

سرکار عالی دریعہ انند راؤ — مستغیث — مرافع

بنام

مہادیا — ملزم — مرافعہ علیہ

میعاد۔ معافی میعاد۔ وجہ معافی میعاد۔ تعویق۔ حصول منظوری سرکار۔ وجہ ناکافی معافی میعاد۔

تجویز ہوئی کہ ارجاع مرافعہ کے لئے حکم سرکار حاصل ہونے میں تعویق ہونا معافی میعاد کی کوئی وجہ کافی نہیں ہے آئین جلد ۱۱ صفحہ ۱ کا ملاحظہ کی گئی۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب مرافع مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

منجانب مرافعہ علیہ پنڈت گنڈے راؤ صاحب وکیل۔

مرافعہ بنا راضی فیصلہ مولوی حافظ لطف اللہ صاحب صدر مجلس مولوی محمد اکرام الدین صاحب رکن مجلس پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم مورخہ ۷ اسفندار ۱۳۲۵ف مشعر یہ کہ مہادیا ولد ملزم جرم منسوبہ سے بری کیا جاتا ہے۔

ضامن زمان
بنام
سرکار عالی

ہوسکا علم تھا اور باوجود اس کے اس نے اسکو اپنے پاس رکھا ایسی حالت
میں یہ سمجھنا پڑے گا کہ اسکے سرقہ میں بھی شریک تھا مرافعہ نامسطور پر تجویز
بالا کی ناراضی سے ضامن زمان نے مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ کیا اور
حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

منجانب مرافع کوئی حاضر نہیں
منجانب مرافعہ علیہ مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل۔
نواب ناظم جنگ بہادر صدر مجلس ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن
متفق الرائے۔ ہم کو مسل کے مراسلہ نمبر (۲۵۹۸) مورخہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۶ف سے
معلوم ہوا کہ مرافع بافہمیدہ بموقع مبارک بتاریخ ۱۶ اسفندار ۱۳۲۶ف چھوڑ دیا گیا اس وجہ سے
وہ آج حاضر نہیں ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ مقدمہ پر بلحاظ عدالت مرافعہ جو کیا الزام نقب زنی
بارادہ علت سرقہ بحالت دفعہ (۴۵۶) تعزیرات عائد کیا گیا ہے اور فرد جرم میں اسی کا
اندراج ہوا ہے لیکن شہادت صرف اس امر کی پیش ہوئی ہے کہ ملزم کی نشاندہی
سے کچھ مال مسروقہ برآمد ہوا اسکے قبل ہم نے بعض مقدمات میں یہی حالت دیکھی
تھی اور اسپر اعتراض کیا تھا یہ نہایت نامناسب اور خلاف اصول طریقہ ہے
کہ جو جرم شہادت سے ثابت نہو اُس کو فرد جرم میں درج کرکے اُسی کی سزا
تجویز کی جائے اور جو الزام ان حالات میں عائد ہوسکتا تھا وہ ترک
کر دیا جائے اگر مال مسروقہ کسی شخص کے قبضہ سے برآمد ہو تو اسکی نسبت قیاس
قانونی یہ ہوگا کہ وہ سارق ہے یا اُس مال کو مسروقہ جانکر لیا یا رکھا۔ لیکن ہرگز قیاس
جائز نہ ہوگا کہ اسنے نقب زنی کی یا مخفی مداخلت بیجا بخانہ کا ارتکاب کیا یہ خاص
جرائم ہیں اور خاص شہادت سے ثابت ہونے قرار رہیں۔ چونکہ اس مقدمہ میں
ان خاص جرائم کی جو عائد کئے گئے ہیں شہادت موجود نہیں ہے اور جو
سزا دیگئی ہے انہی کی ہے بجائے اس کے کہ سرقہ یا مال مسروقہ لینے یا رکھنے کی
ہونی تھی۔ ہماری رائے میں ملزم اس قابل ہے کہ خاص اُن جرائم کے الزام سے

ہوسکتی ہیں۔ درخواست مسترد ہوئی۔

نگرانی فوجداری

باستثنا

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان

سنہ ۱۳۲۶ ف
نمبر مسل ۴۴
۱۲ تیر سنہ ۱۳۲۶ف

غلام محبوب بیگ　　نگرانیخواہ

بنام

غلام محمد　　نگرانی علیہ

فرد جرم۔ ترتیب فرد جرم۔ مقصود ترتیب فرد جرم۔ عدم لزوم تجویز سزا بعد ترتیب فرد جرم ثبوت۔ صورت بغرض ترتیب فرد جرم۔ چارہ کار۔ چارہ کار بناراضی ترتیب فرد جرم مرافعہ۔ حق مرافعہ۔ عدم استحقاق مرافعہ بناراضی ترتیب فرد جرم۔ نگرانی جواز نگرانی بناراضی ترتیب فرد جرم۔ مزاحمت بیجا۔ لزوم مزاحمت جسمانی بغرض ثبوت الزام مزاحمت بیجا۔ نیک نیتی۔ انسداد ارتکاب نیک نیتی مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۲۸۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۳۳۵)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) ترتیب فرد جرم کا یہ مقصود ہوتا ہے کہ روئداد موجودہ کے لحاظ سے مجسٹریٹ نے الزام منسوبہ کو ملزم پر عائد کرنے کے قابل پایا اور فرد جرم مرتب کرنا اسی لیے ہے کہ قیام جرم کیلئے ہر شرط قانونی پوری ہوگئی اور گو وہ ایک حد تک ثبوت جرم پر مبنی ہوتی ہے مگر اس سے ایسا نتیجہ لازم نہیں ہے جسکی بنا پر تجویز سزا کیجانی لازمی ہوگی۔ دیکھو نوٹس جلد ۲ صفحہ (۵۲۱ و ۵۲۲)

نگرانی بناراضی تجویز مولوی ابو الحسن صاحب ناظم صدر عدالت علاقہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر مورخہ ۲۹ خورداد سنہ ۱۳۲۶ف جس میں مرافعہ درخواست خارج کیا گیا ہے۔

راست ہے بالکل نہیں ہے۔ مرافعہ صریحاً بروئے نفس خارج المیعاد ہے۔ وکیل سرکار یہ کہتے ہیں کہ مرافعہ بہ اجازت عام سرکار حاصل ہونے میں تعویق ہوئی یہ وجہ انقضائے میعاد کی کافی خیال کی جا سکتی ہے۔ ہم کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے جب سرکار کی طرف سے مرافعہ دائر ہوتا ہے تو سرکار کو اندرون میعاد دائر کرنا چاہئے یہ ہو سکتا ہے۔ سرکار کی غفلت سے خود سرکار کی یا سرکار کے حق میں کوئی وجہ کافی معافی میعاد کی نہیں ہو سکتی یہ ہی مسئلہ آئین دکن جلد (۱۱) صفحہ (۱) میں طے ہوا ہے اور ہم کو اس فیصلہ سے کلیتاً اتفاق ہے لہذا

حکم ہوا کہ

اور عرضی تمادی مرافعہ ہذا سے خارج

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ وکلاء فریقین حاضر۔ یہ تسلیم ہے کہ مرافعہ خارج المیعاد ہے۔ وکیل سرکار کہتے ہیں کہ ہم نے بابت مدت معینہ قانونی سرکار کے ملاحظہ میں درخواست مرافعہ مرتب کر کے پیش کر دی تھی۔ لیکن اجازت کے عطا ہونے میں دیر ہوئی یہ وجہ معذوری ہے اور اس وجہ سے بلحاظ عرضی تمادی مرافعہ کی سماعت ہونی چاہئے ہم کو افسوس ہے کہ ہم وکیل سرکار کی اس معذوری کو کوئی وجہ کافی تسلیم نہیں کر سکتے ہیں قانون نے اس مادہ میں کوئی فرق مابین عام اپیلانٹ اور سرکار کے نہیں کیا ہے اور نہ سرکار نے ایسے تصریق کو جائز اور ہم کو اس پر مادون کیا ہے۔ اور یہ مسئلہ آئین دکن جلد (۱۱) صفحہ (۱) میں تصفیہ پا چکا ہے۔ اور ہم کو اوس سے کوئی وجہ اختلاف کی نہیں معلوم ہوتی ہے ہم کو اس امر کا اظہار بھی کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ اسی مسئلہ میں ہائیکورٹ کا ایک فیصلہ موجود تھا اور وہ مطبوعہ بھی ہے تو اس کے بعد یہ وجہ اور زیادہ ناقابل لحاظ ہو جاتی ہے، بلکہ کچھ قابل لحاظ نہیں رہتی)۔ ملازمان و عہدہ داران سرکار کو جن کے متعلق اجازت کے حاصل کرنے کی کارروائی تھی اون کو اس فیصلہ کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ بایں ہمہ اگر لحاظ نہیں رکھا گیا تو غفلت ہے اور غفلت کوئی صحیح وجہ حفظ تمادی کی نہیں

سرکار بنام مہاد یا

اصرف بمصالح [illegible] کر دیا۔

بہرحال [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ کوئی [illegible] نہیں کیا
[illegible] ۱۳۲۵ف کو [illegible] ملازم دیا
[illegible] (۱۲) [illegible] گرفتار کیا اور پھر بعدہ [illegible] ضمانت پر
[illegible] کر دیا۔

[illegible] ۱۳۳۱ف [illegible] چالان ہوا۔ اُسمیں ملزم پر [illegible] مذکورہ دفعات (۴۲۷ و ۴۴۷) تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی عائد کیا۔ [illegible] اور لکھا ہے کہ مستغیث [illegible] سے پہلے مقطعہ دار کا کاشتکار تھا۔ ۱۵ مہر ۱۳۲۵ف کو وہ [illegible] سامان لے [illegible] بیل گاڑی پر بار کر رہا تھا کہ ملزم نے مال روک دیا اور مکان میں داخل ہو کر سامان پر قبضہ کر لیا۔ اور مستغیث کو وہاں سے نکال دیا۔ اور سامان کو اُسی مکان میں مقفل کر دیا۔ ملزم کا جواب ہے کہ میں نے مقطعہ دار کے حکم سے مال روکا تھا۔ مقطعہ دار کے مبلغ آٹھ سو روپیہ مستغیث کے ذمہ ہیں۔ اس چالان کے ملاحظہ کے بعد اس میں کچھ شبہ نہیں رہتا ہے کہ اگر یہی چالان اس پولیس کے قابلیت و قانون فہمی اور تجربہ کا نمونہ ہے تو ایسی پولیس اغراض انصاف اور رفاہیت عامہ خلائق کے لئے کچھ بکار آمد نہیں پائی جا سکتی

قطع نظر اسکے کہ بسطر روئداد بالا کوئی الزام ملزم پر عائد ہو سکتا تھا یا نہیں۔ پولیس نے چالان میں لکھا ہے کہ ملزم کو ارتکاب جرم سے اقبال ہے اور تحت چالان سے معلوم ہوتا ہے کہ گواہ بھی اُسی مقطعہ کے ساکن ہیں جہاں کا یہ واقعہ ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا امور تھے کہ جن کی تفتیش میں پولیس نے ایک مہینہ (۱۲-۱۴) دن صرف کر دئے اور جبکہ اسی بیان پر پولیس کی رائے میں ملزم مجرم اور مستوجب سزا تھا تو اُس نے ۲۶ مہر ۱۳۲۵ف کو اُس کو کیوں گرفتار نہیں کیا تھا اور اس تاریخ سے ۲۷ آبان ۱۳۲۵ف تک وہ کیا امر جدید پولیس کو حاصل ہوا کہ اُس نے اپنے عمل سابقہ کے خلاف اس تاریخ کو ملزم گرفتار کیا۔ اس قدر تاخیر سے چالان ہوا مگر

غلام محبوب بیگ بنام غلام محمد

نیز اس کے بعد رپورٹ ۱۹۱۵ء کریمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۲ کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) بمبئی لا رپورٹر جلد سوم کا حوالہ بھی الہ آباد کلکتہ

انڈین جلد ۲ صفحہ (۱۱) و جلد ۹ صفحہ (۱۰۴) کی حوالہ دی گئی

(۱) ترمیم مراجعت ہوا حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کا قائم کرنے کے لئے ضرور ہے کہ سماعی اور بالارادہ مزاحمت کیا جائے مال رو کنا کافی نہیں (۲) ملزم کا مستغیث سے اپنے آپ کو بیکار رکھ کر اپنا کوئی مال لے جانا رو کنا جرم مزاحمت بیجا کی حد تک نہیں پہنچا۔ کلکتہ ۱۱ ۱۱ ۲ (۸۸۵) دیسی ہائیکورٹ کریمنل رپورٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۱ کا حوالہ دیا گیا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

منجانب بحرا تجویز مولوی لطف حسین صاحب وکیل۔

بحرانی علیہ اصالتاً حاضر

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ مستغیث اور ملزم دونوں سرداد و دیلمی الصاحب عالم ہیں اس کے علاوہ یہ فرق ہے کہ مستغیث ملازمت سے علیحدہ ہو چکا ہے اور ملزم اب بھی نوکر ہے۔ مستغیث نے ۱۵ مہر ۱۳۲۵ف کو ۸ ½ بجے رات کو پولیس کو یہ تحریری اطلاع دی کہ سر آج شاہ میر پیٹھ سے لوٹ کر آیا اور اپنا سامان منڈی پر بار کر رہا تھا کہ غلام محبوب (ملزم) نے آکر راہ روک کر چار روپیہ کرایہ وغیرہ لئے بغیر وہ سامان مجھ سے چھین لیا اور ہم نہیں لیجانے دیتے ہیں اس وقت شب کو اپنا ذاتی سامان اپنے نکال سکنے سے بیچارہ تھا۔

پولیس نے دوسرے دن ۲۶ مہر ۱۳۲۵ف کو ایک پنچنامہ کیا جس میں مفصل مال کی درج ہے جو روزمرہ کے استعمال کے لحاف و توشک اور دوسرے معمولی اشیا مثل موسل وغیرہ کے ہیں اور کچھ غلہ بھی ہے اور اس سے کچھ یہی معلوم ہوتا ہے کہ مستغیث منطقہ دار قوم کلنہ کا مالک تھا اور ملزم منشی ہے اس پنچنامہ کی عبارت کچھ ایسی خراب ہے کہ کچھ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ نزاع تمام مال مندرجہ پنچنامہ سے متعلق ہے

[illegible]

(علاوہ یوں دفعات ۳۲۵ و ۳۳۵ تعزیرات آصفیہ دفعہ ۲۶۴ (۶)) کے متعلق ناشی ہونا چاہیئے
کہ جرم تشدد قرار دیا جاکر تجویز کیا مراد دفعہ سے ہے۔ لیکن اگر یہ منشاء قانون ہوتا تو
الفاظ صراحۃً اس کے متعلق ہو سکتے جرم تشدد قرار دینے کے وسیع تر معنی میں مزید
فرد جرم کی کارروائی شامل ہو جاتی ہے" بادی النظر میں دفعہ ۲۳۴ مذکورہ کے
الفاظ کے ظاہری منشاء سے جو کچھ ذیعلم ناظم صدر عدالت نے مطلب سمجھا ہے
وہ ممکن الفہم ہے مگر خود ناظم صاحب موصوف کے تجویز کی عبارت مابعد سے ظاہر
کہ اس وقت مصنف پر اس شبہ کا امکان بھی ہے کہ دفعہ مذکورہ میں تو صرف جرم
مرادف تجویز اسے ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے اس کا دفع دخل کیا ہے۔ بہر
بہرحال یہی تو بہتر اور مستحسن عمل یہ تھا کہ محض اس ایک مطلب کو جو الفاظ
کے ظاہر معنی سے معلوم ہوتا تھا مسلم مان کر اسی پر قناعت نہ کی جاتی۔ بلکہ مزید
غور اور تحقیق سے کام لیا جاتا جس کے لئے سب سے آسان طریقہ یہ تھا کہ نظائر کی طرف
رجوع کی جاتی۔

مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی اور برٹش انڈیا کے ہائیکورٹوں کے متعدد فیصلے
ہیں کہ تجویز بعد فرد جرم کی نا راضی سے (بشرطیکہ وہ کافی وجوہات کے لحاظ سے
بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت ہو) نگرانی ہو سکے گی۔ اور یہ صراحت ہوئی ہے
آئین جلد ۹ صفحہ ۱۵۶، جلد ۸ صفحہ (۱۰۰)۔

اور چونکہ قوانین کے ایسے تعبیر اور انکے مطالب و مضامین کی تفسیر ہائیکورٹ
ہی کا حق ہے کہ جسکا اتباع و تقلید عدالت ہائے ماتحت پر لازم ہوا اور یہی غرض
نظائر کے طبع اور اشاعت کی ہے تو صدر عدالت کو اتباع نظائر تحریر کرنی چاہیئے
تھی اور صدر عدالت کے منصب سے بہ زیادہ تھا کہ وہ ہائیکورٹ کی تجویز کے خلاف
کسی قانونی عبارت کے کوئی معنی قرار دے اور بفرض غلط اگر یہی منظور تھا کہ خود
غور و خوض سے صحیح مطلب اخذ کیا جائے تو مناسب بلکہ لازم تھا کہ اسکے متعلق دوسری
اور احکام قانونی پر نظر اور ان سے بحث کرکے یہ بتلایا جاتا کہ کیونکر عبارت

غلام محبوب بیگ
بنام
غلام محمد

عدالت ابتدائی نے کوئی نوٹس نہیں لیا ہماری رائے میں ناظم عدالت
ابتدائی نے بانوشتہ جالان کے ٹرسٹ کی تکمیل ہی گوارا نہ کی ہوگی۔ یا اگر
ٹرہا بھی ہوگا تو اسطرح لہ اس انقصان کہ وہ ملزم کرتے ہوئے گئے۔

عدالت ابتدائی نے یوسف علی سب انسپکٹر پولیس و مستغیث ۱۰ تا ۱۶ چاند
ہیرا پٹواری - مالیا جبار امیاں نیولا کے اظہارات لکھے جن سے یہ معلوم ہوتا
ہے مستغیث مقطعہ دار کا نوکر تھا۔ (لغایت ۱۳۲۵ف) کے لغایت رہنا کی وجہ سے مقطعہ دار
نے اس کو موقوف کر دیا تھا۔ اس لئے مستغیث مقطعہ دار کے مکان میں کچھ اپنا
سامان چھوڑ کے چلا گیا تھا جسکو ملزم نے مقفل کر دیا تھا۔ اب ایک عرصہ کے بعد
مستغیث آیا اور اس نے اس سامان کو لے جانا چاہا تو ملزم اس لئے مزاحم
مقطعہ دار مانع ہوا کہ مقطعہ دار کا مواخذہ رقمی مستغیث کے ذمہ تھا۔

ان واقعات کی بنا پر ۷ سرارذی بہشت ۱۳۲۶ف کو عدالت ابتدائی نے
ملزم کے نسبت فرد جرم مزاحمت بیجا مندرجہ دفعہ (۲۸۱) تعزیرات ممالک محروسہ
سرکار عالی کے مرتب کی۔ اس کی ملزم نے صدر عدالت میں نگرانی کی۔ صدر عدالت
نے اس تجویز کے ساتھ کہ قانوناً ایسے تجاویز کی نگرانی نہیں ہو سکتی ہے مرافعہ ہونا
چاہیے تھا۔ نگرانی نامنظور کر دی۔ اب ملزم مجلس عالیہ عدالت میں نگرانی
کرتا ہے۔

سب سے پہلے ہم کو اسی امر کا تصفیہ کرنا ہے کہ صدر عدالت کی تجویز کی کیا کیفیت
ہے اور اسلئے ہم ذی علم ناظم صدر عدالت کے فیصلہ کی عبارت ذیل یہاں نقل کر دیتے ہیں۔

"فرد جرم مرتب کی جس کی ناراضی سے غلام محبوب بیگ نے نگرانی پیش کی ہے
جو تمہ مستغیث پر لی گئی ہے قانوناً ایسے تجاویز کی نگرانی نہیں ہو سکتی ہے جس کی ناراضی سے
مرافعہ کا حق ہو۔ صورت کرایہ میں جب کہ مجسٹریٹ درجہ سوم نے ذریعہ فرد جرم
بمقابلہ محبوب بیگ جرم ثابت قرار دیا ہے تو اسکا چارہ کار نظامت ضلع میں مرافعہ
کرنا ہو سکتا ہے۔ اور جب کہ مرافعہ کا حق ہے تو نگرانی نہیں ہو سکتی۔"

(۳) شہادت صفائی کے پیش ہونے کے بعد اگر اطمینان مذکورہ [illegible]
[illegible] ملزم [illegible] فیصلہ کیا [illegible]
[illegible] فرد کا [illegible]
[illegible]
صفحہ (۲۱) [illegible] الزام [illegible]
[illegible] (صفحہ پنجاب ریکارڈ ۱۹۰۲ء) [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] الزام [illegible] پنجاب ریکارڈ ۱۹۰۲ء صفحہ [illegible]
[illegible] جلد [illegible] ضابطہ فوجداری میں [illegible] استعمال
ہوسکتے ہیں اور [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] فیصلہ و توضیح
اُن کا مطلب [illegible] ہے۔

(۱) دفعہ ۲۴۱(۳) ضابطہ مذکور میں ایک نوٹ درج کیا گیا ہے کہ اس کی بنا پر ایک
مقید ملزم یا اسکے مشیر نتیجہ نکالتا ہے اور صورت آخر میں فرد جرم مرتب ہونی چاہیے بعد
مجسٹریٹ نے ملزم پر ایک جرم کا الزام قائم کیا لیکن اسکے بعد اس مجسٹریٹ کو حاصل
نہیں ہے کہ اپنے اس عمل کے بنا پر تجویز سزا بھی کر دے بلکہ ملزم کو پورا حق ہوتا ہے
کہ باوجود ترتیب فرد جرم کے وہ بدون اسکے شہادت استغاثہ پر کوئی جرح کرے
یا کوئی شہادت صفائی پیش کرے اگر وہ بذریعہ دفعہ (۲۵۶) سے اپنی بے قصوری
ثابت اور اسکے متعلق مجسٹریٹ کو مطمئن کر دے۔ تو نجات پا سکتا ہے۔ دفعہ ۲۴۱
ضابطہ مذکور میں خود یہ بتلا دیا ہے کہ فرد جرم کا مرتب کرنا صرف [illegible]
[illegible] قانونی خواص جرم کے قیام کے لئے ضروری ہے جس کا الزام لگایا گیا ہو
مگر اسی حد تک کہ الزام لگایا جا سکے نہ یہ کہ بغیر اسکے سزا بھی تجویز کی جا سکے۔ ملاحظہ ہو
تشریح جلد ۲ صفحہ ۵۰ فوجداری۔

دفعہ ۲۴۳ کے بموجب فرد جرم پڑھ کر سنانے کے بعد [illegible] مسکات تنقیح [illegible]

[illegible] کیا جاتا [illegible]
[illegible] اور [illegible] ادی [illegible]
[illegible]

علاوہ [illegible]
علاوہ [illegible]

سماعت زیر بحث [illegible] سے ملزم [illegible] اور اس [illegible]
[illegible] فرد جرم [illegible] سے [illegible] دیکھنا چاہیے [illegible]
[illegible] کا اثر [illegible]
[illegible] اور اگر [illegible] سمجھنا [illegible]
[illegible] کیا ہے [illegible]
الزام [illegible] کوئی الزام ملزم پر [illegible] سکتا ہے یا نہیں [illegible]
وسوالات [illegible] کرتا ہے ورنہ فرد جرم مرتب کرتا ہے بالخصوص [illegible]
قابل [illegible] ہیں زیادتی [illegible] اس [illegible] ہو سکتا ہے کہ
[illegible] مرتب [illegible] ملزم [illegible] جاسکے اور [illegible]
یہی ہے [illegible] کا فائدہ [illegible] ملزم کو دیا جاتا ہے مگر [illegible] قابل [illegible]
طے ہوا ہے کہ یہ کام اس مجسٹریٹ کا نہیں [illegible] تحقیقات کرتا ہے
[illegible] کا فائدہ ملزم کو دیکر اسکو چھوڑ دے بلکہ اس امر کو عدالت [illegible]
کی تجویز پر محمول رکھنا چاہیے (انڈین لاء رپورٹس الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ (۵۶۴) بمبئی لاء رپورٹس
جلد ۱۱ صفحہ (۹۲۳) الحاصل ترتیب فرد جرم اس [illegible] ہے کہ ملزم
[illegible] بلکہ بالکل ممکن ہے کہ -

(۱) فرد جرم کے بعد [illegible] ملزم کی طرف سے شہادت استغاثہ پر
جرح کی ہو - اور شہادت صفائی [illegible] ہوا [illegible] وجہ سے
اگر ملزم کے طرف سے مطمئن کر دیا جاسکے یا [illegible] مجسٹریٹ مطمئن ہو جائے
کہ ملزم مجرم نہیں ہے تو ملزم کے [illegible] کر دیا جاسکے -
(۲) یا ملزم کے طرف سے صرف جرح کرنے کے بعد -

مگر چونکہ اس کے بعد بھی خود عدالت مرتب کنندہ فرد جرم میں ملزم کو ایک موقع پڑتا ہے کہ وہ مرا بات ہو تو فرد جرم کا قابل مرافعہ ہونا کبھی صحیح معنا سے قانون نہیں ہو سکتا فرد جرم کی بنا افعال سے قرار نکلے اس نظر و اثبات با بحکم قانون وہ ما لیس داخلہ غلط ہو قانونا بعد نگرانی بھی دست اندازی جائز نہیں ہے نہ کہ مرافعہ۔ اور نیز اسی لئے کہ بعد فرد جرم کے بعد ملزم کو کافی موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے برات کے ثبوت عمل میں لائے اور سچائی ثابت کرے کوئی وجہ نہیں کہ مرافعہ کا اس کو اس نوبت پر حق دیا جائے البتہ جب وہ اپنے تدابیر برات میں ناکام ہو اور اس کے نسبت سزا تجویز ہو جائے اس کا مرافعہ کرنے پر ملزم کو ماذون کیا ہے کہ جسکی ضرورت تھی۔ پس ہر طرح سے وہ شبہ بھی صحیح ثابت ہوتا ہے کہ جو ذی علم ناظم صدر عدالت کو ناشی ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے اُسکے کماحقہ تنقیح نہیں کی ہے اور نہایت سرسری طور سے محض ثبوت جرم کے وسعت معنی کے لحاظ سے ترتیب فرد جرم کو قابل مرافعہ تجویز کر دیا گیا۔

اس مسئلہ کے تصفیہ کے بعد ہم کو اصل مقصود نگرانی کے نسبت تجویز کرنی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جرم مداخلت بیجا تو خود عدالت ابتدائی ہی نے ثابت نہیں سمجھا ہے ہم کو جو کچھ دیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ الزام مزاحمت بیجا نگرانی خواہ پر بلحاظ اس کے عمل ملزم کے عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفعہ (۲۸۱) میں مزاحمت بیجا کی سزا مذکور ہے اور تعریف جرم مذکور کے دفعہ (۲۷۹) میں یہ ہے۔

"کسی شخص کا عمداً اسطرح سد راہ ہونا کہ اسکو کسی سمت میں جانے سے روکا جائے جسمیں وہ جانے کا حق رکھتا ہو مزاحمت بیجا کہلائے گا"

اس تعریف میں الفاظ "سد راہ" بلکہ "مزاحمت" نہایت اہم ہیں اور اسی لئے طے ہوا ہے کہ مزاحمت بیجا کا جرم عائد ہونے کے لئے ضرور ہے کہ محض زبانی منع حرج نہ ہو بلکہ جسمانی اور بالمادہ مزاحمت کسی کی کیجائے اس مقدمہ میں مستغیث نے تو بیشک کہا ہے کہ مزاحمت میں مجھے ڈھکیلا۔ باقی کوئی گواہ ایسا بیان نہیں کرتا

ہوتا ہے اور فرد جرم کوئی ثبوت قطعی ملزم کی مجرمیت کا نہیں ہوتی۔

الاّ یہ ہیں کہ بہ سبب فرد جرم وہ بمنزلہ ثبوت جرم کی ہے کہ جسکے بعد ملزم سے صفائی اور تردید الزام کا موقع دیا جاتا ہے اور اسکے فیصلہ کو ہم تجویز ثابت سمجھنا چاہتا ہے وہ استغاثہ سے کہیں دور ہوتا ہے

(۲) دوسری حد ثبوت جرم کی یہ ہے کہ ملزم نے اگر ضرورت سمجھی شہادت استغاثہ پر جرح بکر کی۔ اور فریقین شہادت صفائی بھی پیش کر دی اور مثل ہر طرح مکمل ہو گئی اور اس نوبت پر پہنچ کے مجسٹریٹ غور کرتا ہے کہ ثبوت موجودہ مسل کا اقتضاء کیا ہے ملزم کی براءت یا تجویز سزا بصورت اولیٰ تجویز براءت کرتا ہے اور بحالت ثانی یعنی ثبوت مجرمیت سزا تجویز کرتا ہے یہی وہ ثبوت جرم ہے جسکو دفعہ (۳۳۵) ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں فائل مرافعہ بتلایا ہے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ مرافعہ ثبوت کا نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس تجویز سزا کا ہوتا ہے جو ثبوت مجرمیت پر مبنی ہوتی ہے۔

"اور جرم ثابت قرار دیا ہو" کے معنے یہ ہیں کہ جب کسی جرم کو ثابت قرار دے کے سزا دی گئی ہو اور اسکو دفعات ذیل میں یوں بیان کیا ہے۔

دفعہ (۳۳۶) میں "جرم ثابت قرار دیا ہو" "بحکم سزا صادر کیا ہو" "مجرم قرار دے"

دفعہ (۳۳۸) میں "جو شخص ناظم عدالت زلاسر کسی کی تجویز سے مجرم قرار پائے"

دفعہ (۳۳۹) میں "حکم سزائے قید"

بیشک بحسب الفاظ یہ فقرہ مختلف ہیں لیکن معنے اور مقصود میں سب متحد ہیں یعنے سب سے تجویز سزا مراد ہے۔

یوں تو دفعہ (۲۴۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں بھی یہ فقرے ہیں کہ "جرم ثابت قرار دیکر" "جبکہ عدالت ماتحت نے ملزم کے نسبت ثابت قرار دیا ہو" مگر اُس سے وہ ثبوت مقصود نہیں ہے کہ جس کے بنا پر فرد جرم مرتب ہوتی ہے۔

ہر محل اور موقع پر ضرور ہے کہ اس فقرہ زیر بحث کے معنے بلحاظ موقع استعمال اور تاثیر قرار دئے جائیں۔ تعبیر قانون کے متعلق یہ اصول ہے کہ ہمیشہ معقول اور مناسب تعبیر کی جائے پس گو فرد جرم ایک حد تک ثبوت جرم پر مبنی ہوتی ہے

ثبوت سنگین ملزم ...

غلام محبوب بیگ سائل
بنام
غلام مصطفیٰ

جلد ۱۲ صفحہ (۵۵)۔

افسوس ہے کہ اس مقدمہ میں عدالت ابتدائی اور پولیس نے اس مسئلہ امر کا بھی کچھ لحاظ نہیں کیا کہ ملزم رات کے وقت مال منتقل کرنا چاہتا تھا وہ کیا امر داعی تھا کہ بعد اسکے ملزم ایک عرصہ سے ملازمت اور نیابت منقطعہ دار سے علیحدہ ہو کر چلا گیا تھا یا اُسی کے قول کے مطابق وہ رخصت پر تھا مستغیث یوں رات کو مال لیجانا چاہتا تھا اسکے لئے کوئی امر ایسا ضرور تھا کہ جسکی نظر سے وہ یہ عمل بردہ شب میں کرنا چاہتا تھا اور اگر وہ نیک نیت تھا تو جب کہ ملزم نے اُسکو مال لیجانے سے اس وجہ سے مخالفت کی تھی کہ اُسکے آقا کا یہ حکم ہے اور وہ اُسکے آقا کا مواخذہ دار ہے تو وہ کیوں منقطعہ دار کی طرف رجوع نہیں ہوا اور کم سے کم منقطعہ دار سے اُسنے یہ پوچھا تو ہوتا کہ آیا اُسنے ایسا حکم دیا ہے یا نہیں اور اگر دیا ہے تو کیوں۔

واقعات بلیہ درخواست اطلاعی اور چالان اور اظہار مستغیث اور شہادت کو ملاحظہ کرنے سے مستغیث کے استغاثہ کی تقویت بلکہ بدیہی واضح ہوتی ہے اور خود مشمولہ استغاثہ کے اظہارات سے مستغیث کی ناحق کوشش پائی جاتی ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح فوجداری استغاثہ کے دباؤ وغیرہ سے مال کے منتقل کرنے میں کامیابی حاصل کرے ہیں

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور اور فرد جرم منسوخ اور استغاثہ خارج کیا جاتا ہے۔
رائے بالمکند صاحب رکن۔ مجھے بھی اتفاق ہے فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منقعدہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان

ملازم مجبونگ علام ملازم متعلقہ

صرف یہ وہ سہے نہیں کہ مال لیجانے سے روکا وہ بہ بری ہو کہتا ہے کہ ملزم نے صرف یہ کہا ہو کہ مقطعہ دار کا علم نہیں ہے کہ مال تم لیجاؤ۔

الغرض اس مقدمہ میں معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ہے کہ ملزم نے کسی [illegible] سدراہ ہوا جس سے مستغیث کو اُس اسباب کے لیجانے میں مانع ہوا کہ ملزم مستغیث کو اُسکے کچھ اسباب کے لیجانے میں مانع ہوا ملزم نے اشتہار کے سامنے تسلیم کرلیا ہے کہ اُس کو مقطعہ دار نے مقرر کر دیا تھا اور اسلئے وہ اپنا اسباب جو پہلے چھوڑ گیا تھا لینے آیا تھا اور عدالت ماتحت نے اُس کو اُسنے اپنے روبرو تسلیم ہونے سے انکار کیا ہے مگر اُن امور کو جو اُسکے موافق کے موید ملکہ مندرجہ ہیں تسلیم کیا ہے اور جب کہ وہ اپنے مال کو مقطعہ دار کے مکان میں چھوڑ کے چلا گیا تھا اور ملزم بہ بابت مقطعہ دار اُس کا محافظ تھا تو وہ لوگ امین تھا اور بہ امانت تصرف ہو گئی تھی اُس حال میں اور قطع نظر اسکے کہ ملزم کے آقا مقطعہ دار نے اسکو مال نہ دینے کا حکم اپنے مطالبہ کے وصول کیلئے دیا تھا یا نہ دیا ہو اگر ملزم خود بہ باور کرتا تھا کہ اسباب مدعی اُسکے آقا مقطعہ دار کا ہے یا مستغیث کے ذمہ مطلوبہ نائب و ملازم مقطعہ دار کے ایسی کچھ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے متعلق و معہودہ امور کا حساب مقطعہ دار کو دے اور اسلئے اُس نے ملزم کو اُس کے کچھ اسباب کے منتقل کرنے سے روکا تو ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کسی جرم کا مرتکب ہوا جو امر کہ نیک نیتی سے یہ یقین کرکے کہ وہ اُسکے کرنے کا مجاز ہے کیا جائے وہ جرم نہیں ہے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ (۸۸۵) یعنی کہ اگر کوئی شخص اپنے تئیں نیک نیتی سے مجاز باور کرکے کسی مکان میں قفل بھی لگادے تو وہ مجرم مزاحمت بیجا کا نہ ہوگا۔ (کرمنیل ریکارڈ ممبئی ہائیکورٹ سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ (۱۰)۔

ایک مقدمہ میں کہ مستغیث نے مال لیجانے کے لئے ایک گاڑی پر رکھا تھا ملزم نے آکر بیلون کو کھول دیا اور اسباب گاڑی پر سے ڈھکیل کر سڑک پر پھینکدیا۔ تو تجویز ہوئی کہ ملزم مرتکب جرم مزاحمت بیجا کا نہیں ہے (انڈین لارپورٹ کلکتہ

عدالت ماتحت نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں ہم کو نگرانی بطور کرنا ضروری ہے لہذا
حکم ہوا

نگرانی بطور عدالت ماتحت سارسادی دفعہ (۱۴۸) برخاست ہر جمادی الآخر سنہ
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ نگرانی جو اصالتاً اور وکالتاً پیش ہوا اس
کا شقہ بھی پڑھی وہ بھی پڑھا گیا۔ پڑھا اس لئے ہم نے اصل مثل کو دیکھا اور معلوم ہوتا ہے
کہ عدالت ماتحت نے حسب احکام دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری سرکار عمل نہیں کیا دفعہ ۱۴۸
مذکور کے متعلق کارروائی میں پہلے جاننا ہے کہ اولاً نقص اس کے متعلق عدالت مطمئن ہو
اور اس کے وجوہ لکھے اور فریقین کو بیان تحریری داخل کرنے کا حکم دے ۔ اور
اس حکم کو بطور اعلان جاری کرنا ضروری یا اس فریب پر چسپاں کرائے یہاں عدالت
ماتحت میں ۱۱ اسفندار ۱۳۳۲ ف کو درخواست شکایتی فریق اول کی طرف سے
پیش ہوئی عدالت ماتحت نے اس پر لکھدیا کہ تاریخ پیشی مقرر ہو اور فریقین کو نالش
تحریری پیش کرنے کے لئے حکم دیا اور اس پر اور مزید غلطی اور بے ضابطگی ہوئی کہ
لکھدیا کہ مال مقدمہ نالہ ہے مقدمہ زیر نگرانی سرکار رہے۔
ظاہر ہے کہ اس شرح میں نہ کچھ لکھا ہے کہ آیا نقص امن کے متعلق اطمینان
ہوا یا نہیں اور نہ اسکے کیا وجوہ لکھے ہیں اور نہ بیان تحریری داخل کرنیکا کوئی حکم ہے
اور نہ حکم کے اشتہار اور اعلان کا کوئی حکم ہے فریق ثانی کے وکیل حاضر ہیں اور
کہتے ہیں کہ گو بیان تحریری پیش کرنیکا حکم عدالت نے نہیں دیا اور نہ حکم کے اعلان اور
چسپاں کرنیکا کوئی حکم ہے مگر یہ سب امور عمل میں آئے ہیں اس لئے ہم نے مثل میں دیکھا
تو معلوم ہوا کہ اطلاع نامہ مطبوعہ جو فریقین کے نام جاری ہوا ہے اس میں یہ فقرہ
چھپا ہوا ہے کہ بیان تحریری داخل کرو اس اطلاع نامہ پر دستخط حاکم عدالت کی بھی ہے
اور وہ بالکل ہی جائز ہوتا۔ اگر بہ تابعیت حکم حاکم مجاز ہوتا اور نہ یہ اصل بے ضابطہ
منظم عدالت سمجھا جائے گا جبکہ وہ مجاز نہ تھے اس میں کچھ شک نہیں کہ اسطرح ایک حد تک
غرض قانونی پوری ہو گئی لیکن وہ اس لئے محل کلام ہے کہ وہ بلا حکم عدالت مجاز ہے تھا

۲۶ خورداد ۱۳۵۱ف
فیصلہ
۲۶ خورداد

اشٹھا — نگرانیجوا ۵

بنام

جوزف سپیا — طرف ثانی

انقدر امس مہ کارروائی لاضرور امس — امر عدم دستور مکلم — اعلان بابت تحریری وصیت نامہ سندل اعلان — جائداد متنازعہ — کارروائی کالعدم — اطلاع دہی فریقین کا ناکافی ہونا — عمل پولیس بلا حکم عدالت — مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۱۴۸)۔

جب ہوئی کہ کارروائی انفصال امر میں عدالت کا رجوع و حاوی اعلان کا حکم ہو یا اعلان کی جائداد متنازعہ پر چسپاں نہ کرایا جا سکے یا ایسی صورت میں کارروائی کالعدم ہو جاتی ہے۔

از مالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب — اراضی متنازعہ پر اعلان چسپاں کرائے گئے بجائے فریقین کو اطلاع دیا جانا اور ڈرائنگ لا حکم عدالت کوئی عمل برائے تعمیل حکم قانونی نہیں سمجھی جا سکتی۔

سرسری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

نگرانیجوا غیر حاضر
منجانب طرف ثانی رائے شیشور ناتھ صاحب وکیل۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن — وکیل نگرانی خواہ حاضر نہیں ہے ہم نے مثل ملاحظہ کی جس سے واضح ہوتا ہے کہ عدالت ماتحت نے اُس لزوم کے مطابق کارروائی نہیں فرمائی ہے جو دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری میں محکوم ہیں۔ بیانات تحریری داخل کرنے کا عدالت نے فریقین کو بہ تحریر وجوہ حکم نہیں دیا اور حکم مذکور کی نقل اراضی متنازعہ کے کسی نمایاں مقام پر چسپاں نہیں کرائی گئی پس چونکہ امور

نگرانی ما راضی تجویز مولوی سید زین العابدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع محبوب نگر مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۲۵ فصلی متضمن اینکہ قبضہ فریق اول بحال رکھا جائے اور ربط حق فریق مذکور واگذاشت کیا جائے۔

گوپال چند (۲)

بنام

الف شاہ بیگ

نقض امن - کارروائی نقض امن - تصفیہ کارروائی نقض امن بلا تحقیقات - کیونکر تحقیقات بصورت تصفیہ کارروائی نقض امن تحقیقات - مراد از تحقیقات - لزوم شہادت فریقین - امور لسلسلہ طلب کارروائی نقض امن - عدم جواز تحقیقات مثل مقدمہ کارروائی نقض امن - نقض امن کی کارروائی میں محض فیصلہ بلا تحقیقات کا کافی ہونا

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۱۴۸)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بروئے ضمن ۴ دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی نقض امن کا تصفیہ بعد تحقیقات کیا جانا چاہیے۔

(۲) تحقیقات سے یہ مراد ہے کہ فریقین جو جو شہادت پیش کریں عدالت اسکو قلمبند کرے اور پیش ہونے کے بعد عدالت بذریعہ حکم تحریری یہ تصفیہ کرے کہ کسی فریق کی شہادت کا کوئی حصہ غیر متعلق یا ناقابل ادخال ہے۔

از عالیجناب مولوی سید محمد غلام صابر صاحب رکن - متعلق دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری میں صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ (۱) روز مدت دائر ہونے کے کسکا قبضہ تھا اور وجوہ حصول قبضہ دیکھنا ضروری نہیں۔

ضروری واقعات تحریر سے ظاہر ہیں۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکیل۔

منجانب طرف ثانیان مولوی محمود علی صاحب وکیل۔

رائے بالمکنارہ صاحب رکن - وکلاء فریقین کی بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ نقض امن میں جائنٹ مجسٹریٹ عدالت ضلع اطراف بلدہ نے خلاف فریق اوّل کے فیصلہ صادر کیا ہے جسکی ناراضی سے وہ نگرانی کرتا ہے۔

فریق اوّل کے دو وکلاء کے بیان پر یہ بات ثابت ہے کہ گو عدالت ابتدائی میں

دوسرے یہ حکم [illegible] ہے کہ [illegible] عدالت [illegible] ایک حکم میں کچھ ہو گیا [illegible] نے
بلا اطلاع [illegible] اور [illegible] مال [illegible] کے متعلق [illegible] آگاہ کیا [illegible] لکھا [illegible]
[illegible] مال [illegible] از خود [illegible] کو [illegible] آگاہ کر دیا
اس مقدمہ میں [illegible] اور [illegible] مال [illegible] ہی
سمجھا جائے گا کہ جو [illegible] کے تفصیلوں [illegible] کے مال [illegible] حکم نیلام
کر دیا گیا کیونکہ مال کا اعلان [illegible] اس [illegible] سے نہیں ہو سکتا ہے
اور تحصیلوں اور ظروف [illegible] حکم کا نیلام کر دیا یا فریقین مقدمہ کو اطلاع
کر دیا اس لئے کافی نہیں ہے [illegible] قانون کا منشا اس طرح اعلان [illegible] کہ اراضی متنازعہ
میں یا اس کے فریقین [illegible] حکم [illegible] پبلک کی اطلاع بھی ہے [illegible] فریقین مقدمہ کی
اور اس میں بھی یہ نقص ہے کہ یہ پولیس کا عمل کسی عدالت کے حکم پر مبنی نہ تھا۔ اس لئے
نہیں کہا جا سکتا کہ [illegible] کی تعمیل ہو گئی۔ اس کے ماسوا یہ بھی غلطی ہے کہ یہ مجسٹریٹ
[illegible] حکم [illegible] دیا گیا [illegible] نگرانی سرکار ہے۔ پس یہاں کوئی
[illegible] عدالت ماتحت کا موجب احکام دفعہ (۱۴۶) ضابطہ فوجداری سرکار عالی نہیں اور
اس لئے بجز اس کے چارہ نہیں ہے کہ [illegible] نگرانی منظور ہو اور عدالت ماتحت کو
حکم دیا جائے [illegible] ضابطہ کارروائی [illegible] اور تجویز فرمائے فقط

نگرانی فوجداری

باجلاس عالیجناب نواب [illegible] بالمکند [illegible] جناب مولوی محمد غلام [illegible] ارکان
[illegible] ریڈی · نگرانیجواہ

نگرانی [illegible] عدالت ضلع [illegible] مورخہ [illegible]
فریقین اول [illegible] ماسبق [illegible] کر دیجائیں۔

اور وہ اُسوقت ہوتا ہے کہ جب کہ فریقین کی شہادت ختم کیجا چکی ہو لیکن جب کہ ایک
فریق کی پوری شہادت قلمبند نہ ہوئی ہو تو جو فیصلہ صادر کیا جائے یہ کہا جاسکتا ہے
وہ بحال نہیں رکھا جا سکتا لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ عدالت ماتحت فریق اول کی پوری شہادت قلمبند کرنے کے بعد
مقدمہ میں از سر نو فیصلہ صادر کرے۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ رامچندر ریڈی اور ویکٹ ریڈی سگے
بھائی ہیں اور رامچندر ریڈی کی زوجہ گوما ہے بحث [illegible] اس کی تھی۔ اس بارہ میں
عدالت ماتحت نے پہلے تو یہ غلط رائے قائم کی کہ [illegible] کی بحث [illegible]
ثبوت تحریری زیادہ کارآمد نہیں ہوتا یہ ایک عام رائے غلط ہے معاملہ اراضی کا
حساب [illegible] اور دوسرے بہت سے [illegible]
حالات میں بمقابلہ [illegible] اور [illegible] ہوسکتی ہے۔ دوسری غلطی [illegible]
باوجودیکہ متعدد گواہ حاضر تھے لیکن صرف ایک گواہ کا اظہار لیا اور فیصلہ لکھنا
شروع کر دیا جس کے متعلق وکلا نے بیان حلفی پیش کیا ہے اور اُس کا ذکر [illegible]
نگرانی میں بھی ذکر ہے۔ تیسری غلطی یہ ہے کہ دفعہ (۱۴۸) ضابطہ دیوانی [illegible]
سے تجاوز نہیں کی بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے حسب [illegible]
اور اُسکا اثر لیا ہے عدالت ابتدائی کا فرض تھا کہ مکمل تحقیقات کرلیتی اور
اُس کا مطلب یہ ہے کہ فریقین جو کچھ ثبوت پیش کرنے اُسکو لیتی اور اُسکے
بعد یہ فیصلہ کرتی لہذا دو ماہ سے اس کا قصد تھا نہیں کیا گیا اس لئے تحریر یہ
نگرانی قابل تنسیخ ہے فریق ثانی کی طرف سے یہ بحث کیجاتی ہے کہ [illegible]
نواب رکن الملک کے جاگیر کی ہے اور انہوں نے رامچندر ریڈی کو دی تھی۔
چنانچہ اُنمیں اور نواب صاحب موصوف میں نزاع ہوئی اور نواب صاحب موصوف
کے مقابلہ میں اُس نے کامیابی حاصل کی۔ کورٹ آف وارڈس نے [illegible]

فریق اوّل کے چھ گواہ رہا [illegible] ۱۰۰ [illegible] فریق اوّل کے حق میں ایک [illegible] ان پر ظلم ہوا [illegible] فریق اوّل کی استدعا پر کہ [illegible] گواہ پیش کر [illegible] فیصلہ [illegible] وکیل طرف ثانی نے اس عذر کی نسبت جواب لیا گیا [illegible] فریق اوّل کے نقیب پانچ گواہ عدالت ابتدائی میں حاضر تھے [illegible] بعد وہ اپنے وکیل کے لیے چھ ہوئے کچھ جواب [illegible] دے سکتے۔ ہماری رائے میں یہ جواب اُنکا معقول نہیں ہے۔ آج اُن کو (وکیل طرف ثانی کو) اس واقعہ کے نسبت صاف جواب دینا چاہیے تھا

فریق اوّل نے اپنی درخواست نگرانی میں صراحت اس عذر کو لکھا ہے اور درخواست نگرانی کے ساتھ ہی وکلاء کے بیانات حلفی پیش کئے ہیں اور درخواست نگرانی میں وکلاء کے بیانات کا ذکر بھی موجود ہے ہم ان حالات میں ایسے عدالتوں کے دو معزز وکلاء کے حلفی بیان کی صحت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ فریق اوّل کے پانچ اور گواہ عدالت ابتدائی میں حاضر تھے اور عدالت مذکور نے بلا اُن گواہوں کے بیانات قلمبند کرنے کے مقدمہ میں اپنی رائے قائم کر لی ہماری رائے میں بر دئے دفعہ (۱۴۸) ضمن ۲ صورت مالیہ متنازعہ میں عدالت ابتدائی کو تحقیقات کرنا لازم تھا۔ تحقیقات سے یہ مراد ہے کہ فریقین جو شہادت پیش کریں عدالت اُسکو قلمبند کرنے میں مجبور ہے بجز اسکے کہ عدالت بذریعہ حکم تحریری کے یہ طے کر دے کہ کسی فریق کی شہادت کا کوئی حصہ [illegible] قانون غیر متعلق یا قابل ادخال شہادت نہیں ہے پس عدالت ابتدائی نے فریق اوّل کی پوری شہادت قلمبند کئے بغیر جو تصفیہ کیا ہے وہ قابل بحالی کے نہیں ہے اسکے بعد وکیل طرف ثانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ بعض کاغذات اُن کی طرف سے پیش ہوئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا کہ اراضی نزاعی پر فریق اوّل کا قبضہ نہ تھا کسی طرح ممکن ہی نہ تھا ہماری رائے میں یہ کاغذات ایک فریق کی شہادت ہے اور اُس سے محض ایک قیاس پیدا ہوتا ہے عدالت فریقین کی شہادت پر نظر ڈالکر کوئی نتیجہ نکالتی ہے

ازالہ حیثیت عرفی۔ مالا۔ تحریر یا اشارہ

طور استغاثہ۔ مخالفت فریقین۔ اثر اظہار مخالفت غیر ذمہ دارانہ مخالفت کا ترتیب فرد جرم کے لئے ناکافی ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) ماہرین کی شہادت کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے۔

(۲) واقعات متعلقہ گو ثابت بھی ہوں اگر نا وقتیکہ اصل واقعہ ہی کا ثبوت نہ ہو ان سے کوئی نتیجہ یا اندازہ قیاس پیدا نہیں ہوتا۔

(۳) عدالت بلا تحریک مستغیث جرم ازالہ حیثیت عرفی کی مدد عا کر سکتی ہے اور نہ ایسے کاغذات کو جو بطور شہادت واقعہ متعلقہ پیش ہوئے ہوں استغاثہ قرار دے سکتی ہے۔

(۴) فریقین میں محض مخالفت ظاہر ہونے سے نہ کوئی جرم یا نیت کو پہنچتا ہے اور نہ اسکی بنا پر فرد جرم مرتب کیجا سکتی ہے۔

نگرانی خواہ نے عدالت فوجداری بلدہ میں بخلاف طرفثانی استغاثہ ازالہ حیثیت عرفی اس بیان سے دائر کیا کہ طرفثانی زمانہ دراز سے نگرانیخواہ سے عداوت رکھتا ہے اور کچھ نہ کچھ افعال مستغیث کو بدنام کرنے اور رنج اور نقصان پہنچانے کی غرض سے کیا کرتا ہے چنانچہ ۱۷ اکٹوبر ۱۹۱۷ء کو اس نے بذریعہ ڈاکخانہ انگریزی ایک گمنام خط بوسومہ زوجہ مستغیث (نگرانی خواہ) اس مضمون کا روانہ کیا کہ "تم نے اپنے شوہر کی بدعالیوں کی وجہ سے ایک بچہ کھو دیا۔ مگر وہ اب اپنے ہمسایہ کو نقصان پہنچانے اور ان کو لڑانے کی ترغیب دے رہا ہے اسلئے شخص مذکور پر اللہ کا قہر نازل ہونا یقینی ہے وغیرہ"۔ خط مذکور سے مستغیث کی ازالہ حیثیت عرفی ہوئی اور مستغیث اور زوجہ مستغیث کو اسمیں غضب الہی میں مبتلا ہونے کی دہمکی بھی دیگئی ہے لہذا ملزم کو سزا دیجائے۔ عدالت موصوف نے بعد قلمبندی شہادت استغاثہ مقدمہ بعدم ثبوت خارج کر دیا اور مستغیث کی درخواست کو جو خط مذکور کے ماہر فن سے شناخت کرائے جانے کی غرض

واگذاشت کیا گیا اور اسپیشل تعلقدار جاگیرات نے سرسری گشت فیصلہ کیا تھا۔ یہ سب امور ممکن ہے کہ اس تصفیہ مقدمہ میں بطور رکاوٹ منفور نہ کئے جاسکیں لیکن دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے متعلقہ نزاع کے لئے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ فی الحقیقت درحقیقت قانونی طور پر کس کا قبضہ تھا اور یہ دیکھنا کچھ ضرور نہ تھا کہ وہ قبضہ کس بنا پر اور کیونکر حاصل کیا گیا تھا۔

پس نگرانی منظور ہو کر تجویز زیر نگرانی منسوخ ہو اور مثل عدالت ماتحت کو بغرض کارروائی دیگر حسب ضابطہ واپس ہو فقط۔

اسپیشل بینچ گو بما

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ممبر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا رکن

مسٹر لیس تین پلاؤ   مستغیث   نگرانی خواہ

بنام

سیمپسن لیف بیارڈ   ملزم   طرف ثانی

سرمقدمہ ۲۷۲ سنہ ۲۶ منفصلہ ۸ شہریور ۲۶

شہادت۔ شہادت ماہر فن۔ ثبوت قطعی۔ شہادت ماہر فن کا ثبوت قطعی نہ ہونا واقعات متعلقہ۔ اثبات واقعہ متعلقہ۔ اثر اثبات واقعہ متعلقہ بلا ثبوت اصل واقعہ تنقیحی ازالہ حیثیت عرفی۔ عدم جواز تحقیقات جرم ازالہ حیثیت عرفی بلا تحریک مستغیث استغاثہ۔ عدم جواز استعمال کاغذات پیش شدہ بہ شہادت واقعہ متعلقہ

نگرانی بر اراضی تجویز مولوی عبدالصمد صاحب ناظم اوّل عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲ فروردی ۱۳۲۶ف مشعر اسکہ مقدمہ بعدم ثبوت خارج اور ملزم رہا ہو۔

مایا۔ نگرانخواہ کے حلف کے لیے کہ ادھی کا الہ کا اثر ختم ہوگیا مگر چونکہ
اسکے بعد عمل میں آیا وہ خود نگرانی خواہ کا فعل تھا اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ مضمون مزیل حیثیت عرفی مشتہر کیا گیا۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۴۷ و رپورٹ ممالک متوسط
وشمالی جلد ۶ صفحہ ۳۸۔ ماہرین کی شہادت حالات مذکورہ کے لحاظ سے کافی
کیونکہ جب دوسری شہادت سے الزام ثابت نہیں ہے تو محض ماہرین کی
شہادت کی بنا پر جرم ثابت قرار نہیں دیا جاسکتا اور ثبوت قطعی ہے
ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۴۴ و جلد ۶ صفحہ ۴۲۸ و انڈین
کیسیز جلد ۱۵ صفحہ ۹۵۹ و جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۵۴ مستثنیٰ کے
متعلق یہ عرض ہے کہ بموجب دفعہ ۲۲ ضابطہ فوجداری ان جرائم کی جو تعزیرات
باب ۲۰ قانون تعزیرات قابل سزا ہیں بلا استغاثہ شخص متضرر سماعت نہیں
کیجا سکتی۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۳۹ و جلد ۵
و بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۸ و مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۶۱ و انڈین کیسیز جلد ۸ صفحہ ۱۴۵
بفرض غلط اگر سماعت جائز بھی قرار دیجائے تو بھی خطوط مشتبہ مسٹر
ڈسا ٹاس مزیل حیثیت عرفی قرار نہیں دئے جاسکتے کیونکہ وہ بیکر نیتی
اس غرض سے تحریر کئے گئے ہیں کہ مسٹر ڈسا ٹاس اپنے اثرات کو کام میں
لاکر اختلافات فریقین رفع کرادیں۔ ملاحظہ ہو بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۱
عدالت ماتحت کی تجویز بالکل صحیح ہے نگرانی نامسموع فرمائی جائے۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرائے

اس درخواست نگرانی میں تین عذرات پر زیادہ زور دیا گیا ہے ایک یہ کہ ماہرین کی

سے یہ خیال ہوسکتا ہے کے متعلق پیش ہوئی تھی نامنظور کردی۔ تحریر بالا کی بنا پر نالشی
داخل… سے مجلس عالیہ میں نگرانی پیش کیگئی۔

۱ نگرانی خواہ مولوی محمد اللہ صاحب وکیل۔ فریقین میں ایک مقدمہ
دیوانی ہے طرفثانی نے مسٹر ڈ ساشاس کو بھی ایک خط ۱۵ اکٹوبر کو لکھا تھا۔
… بیان… رجوع کرانے کی وجہ سے کی تھی یہ وہی خط ہے جس کا
ذکر خط موسومہ زوجہ نگرانی خواہ میں ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے
کہ کس قسم کی طرفثانی… ایسی ہی روایت کی تھی۔ دوسرا عذر یہ ہے کہ
عدالت نے ناجائز طور پر نگرانی خواہ کی درخواست متعلق… ساحب
… اظہار نامنظور کردی اگر شناخت کرائی جاتی تو صاف معلوم ہوجاتا
کہ خط دستخطی طرفثانی کا لکھا ہوا ہے یا نہیں۔ تیسرا عذر یہ ہے کہ بدوران
مقدمہ کا عدالت پیش کردہ مستغیث سے عدالت کو معلوم ہوگیا تھا کہ
طرفثانی بعد دیگر الزامات قائم ہوسکتے ہیں اور بجانب مستغیث انکی تحقیقات
کی استدعا بھی کی گئی تھی تو ایسی حالت میں عدالت کا فرض تھا کہ ان کی
تحقیقات کرتی ملاحظہ ہو کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵۔ نگرانی ہر طرح قابل منظوری ہے
بجانب طرفثانی رائے سرنکیش صاحب۔ استغاثہ بربنائے خط موسومہ مسٹر
یلا ہے جسکی نسبت مستغیث کا بیان ہے کہ اسکا کاتب طرفثانی ہے
مگر شہادت اس امر کی پیش کی گئی ہے کہ اسکو دختر طرفثانی نے تحریر
کیا ہے گو شہادت سے یہ امر ثابت نہیں ہے کہ وہ دختر طرفثانی کا لکھا
ہوا ہے لیکن بفرض غلط اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ دختر طرفثانی کا
لکھا ہوا ہے تاہم جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ طرفثانی کے حکم سے
لکھا گیا اسکے مقابلہ میں استغاثہ نہیں چل سکتا اسکے علاوہ بلحاظ الفاظ
دفعہ تعزیرات تشہیر کرنا یا کرانا ثابت ہونا چاہئے اس مقدمہ میں خط موسومہ
زوجہ مستغیث خود مستغیث نے لیا اور ایک ہفتہ بعد اپنی زوجہ اور دوستوں کو

درخواست نگرانی نامسموع قرار دیکر حکم ہوا کہ

نگرانی فوجداری

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب اراکان اجلاس متفقہ

نرسملو　　　نگرانخواہ

بنام

سبھا وغیرہ　　　طرف ثانیان

اخراج۔ اخراج استغاثہ جرم قابل مصالحت و اجرائی حکمنامہ بعدم پیروی۔ تجویز برات۔ عدم جواز تجویز برات بصورت اخراج وارنٹ کیس بعدم پیروی۔ تصور رہائی باوجود تجویز برات۔ استغاثہ جدید۔ استغاثہ جدید باوجود تجویز برات بوجہ تصور رہائی۔ وارنٹ کیس۔ تعریف وارنٹ کیس۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۲۱۸ و ۲۱۹ و ۳) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۲۸۳)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) استغاثہ جس بجارروئے دفعہ ۲۸۲ تعزیرات سرکار عالی جو وارنٹ کیس اور قابل مصالحت ہے بعدم پیروی بسعت خارج ہوئی صورت میں ترمیم دفعہ ۲۱۸ ضابطہ فوجداری ملزم کی نسبت حکم رہائی دیا جاسکتا ہے اور اسکے بعد کرر استغاثہ پیش ہو سکتا ہے۔

نگرانی بنا راضی تجویز مسٹر ناراینہ داس صاحب ناظم عدالت فوجداری درجہ دوم تعلقہ یدہول مورخہ ۲ ماہ اردی بہشت ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ جدید استغاثہ لائق سماعت نہونیکی نسبت عدالت فوجداری ضلع ناندیڑ سے دوسرے مقدمہ میں ارسلہ نشان ۵۵۵ مورخہ ۱۲ ماہ اسفندار ۱۳۲۶ف صادر ہوا ہے لہذا اس خصوص میں حسب ضابطہ کارروائی کیجائے حکمنامہ جاری ہو۔

سرسری نمبر ۶۰ مجریہ ۱۳۲۸ف فیصلہ ۲ ماہ آذر ۱۳۲۸ف

رحیم النساء و ملازم
بنام
عرس لطیف سائنہ

شہادت شناخت خط کے متعلق نہیں لی گئی۔ دوسری یہ کہ جو شہادت تحریری واقعات
متعلقہ کی نسبت پیش ہوئی ہے خود اُس سے الزام ازالہ حیثیت عرفی ثابت قرار دیا
جا سکتا ہے تیسری یہ کہ جب دیگر خطوط پیش شدہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُنمیں بھی ملزم نے
ازالہ حیثیت عرفی کی ہے تو گو وہ خطوط واقعہ متعلقہ کے ثبوت میں پیش کئے
گئے تھے مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ اُنکو استغاثہ قرار دیکر تحقیقات کرتے۔ انہی عذرات
نگرانی خواہ کے کونسل نے اپنی بحث میں ہم کو توجہ دلائی اور زیادہ تر انہی کے لحاظ
سے ہم نے روئداد پر غور کیا۔ فریق ثانی کے وکیل نے جو کچھ بحث کی اُس کا ماحصل
یہ ہے کہ ماہرین کی شہادت کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے اور اسکے علاوہ اگر کسی
شہادت سے یہ امر ثابت بھی ہوتا کہ خط متنازعہ حیثیت عرفی ملزم کی دختر کا لکھا
ہوا ہے تو اُس سے یہ الزام نہیں آتا کہ ملزم کے حکم سے لکھا گیا۔ ایسی حالت میں ماہر
ین کی شہادت لینے میں وقت صرف کرنا بے سود تھا۔ عذر دوم کی نسبت یہ کہنا
کافی ہے کہ اگر کوئی واقعات متعلقہ ثابت بھی ہوتا تو تا وقتیکہ اصل واقعہ تنقیحی کا کافی
ثبوت موجود نہ ہو قیاس سے زیادہ اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ عذر سوم اسوجہ سے
صحیح نہیں ہے کہ نہ تو ازالہ حیثیت عرفی کے الزام کی تحقیقات عدالت بلا تحریک اُس
شخص کے جسکی حیثیت عرفی پر حملہ کیا گیا ہو از خود کرنے کی قانوناً مجاز ہے اور نہ
ایسے کاغذات جو واقعات متعلقہ کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہوں۔ عین استغاثہ
قرار دئے جا سکتے ہیں جبکہ خود مستغیث نے اُن کو بناء الزام نہ قرار دیا ہو۔

ہماری رائے میں عذرات نگرانی قابل لحاظ نہیں ہیں اور فریق ثانی کے وکیل کی
بحث معقول ہے اور گو ناظم تحقیقات کنندہ نے فریقین کے باہمی دیرینہ مخالفت کے
طرف اپنی تجویز میں اشارہ کیا ہے اور ملزم کے مسلمہ تحریر سے بھی اُس کا ایک حد تک
پتہ ملتا ہے لیکن محض اس امر سے الزام پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا اور نہ بادی النظر میں اس
درجہ تک تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ فرد قرار داد جرم مرتب کیجائے جملہ حالات کے
لحاظ سے ناظم فوجداری کی تجویز میں دست اندازی کی کافی وجہ نہیں ہے لہذا

وارنٹ کریں۔ یہ لیکن قابل سماعت ہے ۔ پس کہ ملازمین نے لوجہ عدم پیروی مستغیث کا مقدمہ خارج کردیا لیکن ملزم کو نہیں ۔ حکم برات صادر کیا ۔ اخراج بروئے دفعہ ۲۱۸ ضابطہ فوجداری تھا نہ بروئے دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری ۔ جس ملزم کی نسبت حکم رہائی دیا جا سکتا تھا ۔ حکم برات اس کے بعد مستغیث نے اسی الزام کی نسبت تحصیلدار مدہول کے پاس دوبارہ استغاثہ کیا ۔ تحصیلدار نے بوجہ اس کے کہ پیشتر حکم برات اسی عدالت سے دیا گیا تھا ۔ یہ طے کیا ہے کہ حاکم نگرانی عدالت العالیہ وہ مکرر اس مقدمہ کی سماعت کے مجاز نہیں ہیں ۔ ہماری رائے میں یہ اُن کی رائے صحیح نہیں ہے برات کا حکم جو پہلے دیا گیا تھا وہ بجائے رہائی کے تھا اور اس کا اثر رہائی سے متجاوز نہیں ہو سکتا اور رہائی مانع سماعت مکرر نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ہو تحصیلدار اس مقدمہ کے استغاثہ ثانی کی سماعت کریں ۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن ۔ ایک مقدمہ قابل اجرائی حکمنامہ گرفتاری (مندرجہ دفعہ ۲۸۲) تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کو عدالت فوجداری تحصیل مدہول نے حسب دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی خارج کیا اور ملزم کی نسبت حکم برات صادر کیا ۔ حالانکہ بموجب دفعہ ۲۱۹ مذکور مجسٹریٹ مجاز نہ تھے کہ ایک ایسے الزام میں جو قابل اجرائی حکمنامہ گرفتاری ہو حکم برات دیں ۔ دفعہ ۲۱۹ مذکور مقدمات قابل اجرائی طلبنامہ سے متعلق ہے (ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۷ صفحہ (۳۶۹)) در حقیقت عدالت فوجداری مذکور کا حکم اخراج موجب دفعہ ۲۱۸ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تھا اور مقصود اُس سے رہائی ملزم کی تھی اور وہ مانع سماعت استغاثہ جدید نہیں ہے دفعہ ۲۸۲ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کے متعلق چونکہ ضمیمہ کے خانہ (۴) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ طلبنامہ جاری ہوگا اس سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ مقدمہ قابل اجرائی حکمنامہ بلحاظ تعریف نہیں ہے کیونکہ خانہ (۴) مذکور کا اندراج متعلق بہ کارروائی ہے اور بلحاظ تعریفات بہ جرم حسب ضمن (م) دفعہ ۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمہ قابل

(۲) اگر کسی [illegible] کے خلاف تحریراً کر دی گئی ہو تو وہ اثر باقی
نہ رہ سکے گی۔

(۳) وارنٹ کا [illegible] مقدمہ سے مراد ہیں جن کی تعریف دفعہ ... میں
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی گئی ہے جس میں مستغیث کا حاضر ہونا ابتداً
لازمی ہے جاری ہونے کی ہدایت کی وجہ سے کوئی مقدمہ قابل اجرائی
لازمی نہیں سمجھا جا سکتا۔

نگرانی خواہ نے ایک استغاثہ عدالت فوجداری تعلقہ بھول میں بخلاف
طرفثانیان بعلت حبس بیجا پیش کیا۔ جو اس وجہ سے کہ مستغیث نے عرصہ
لازمی سے دیوانی داخل نہیں کیا اور بروز تاریخ پیشی بمقام عدالت مستغیث حاضر
نہیں رہا لعدم پیروی خارج ہوا اور تجویز اخراج کے ساتھ حکم برات
ملزم بر بنائے دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی صادر کیا گیا اس کے
بعد مستغیث نے درخواست استغاثہ جدید معہ بیان حلفی پیش کی جس میں بیان
کیا کہ پہلے استغاثہ کی پیشی کے لئے آنے وقت راستہ میں طبیعت علیل
ہوگئی اس لئے وقت پر نہ پہنچ سکا اور وہ خارج ہوگیا لہذا یہ دوسرا استغاثہ
پیش کیا جاتا ہے عدالت ابتدائی نے بہ تجویز مندرجہ فٹ نوٹ سماعت
استغاثہ جدید سے انکار کیا جس کی ناراضی سے منجانب مستغیث درخواست
نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں پیش کی گئی۔ اور حکام عالیمقام نے حسب ذیل
تجویز صادر فرمائی۔

نگرانیخواہ حاضر۔
منجانب طرفثانیان مسٹر گنڈے راؤ صاحب و بابو گیا پرشاد صاحب وکلاء
رائے بالمکند صاحب رکن۔ نگرانیخواہ کے طرف سے کوئی حاضر نہیں ہے وکیل
طرفثانی حاضر ہیں۔ اس مقدمہ میں مستغیث نے نگرانی کی ہے اس نے ایک استغاثہ
حبس بیجا کا بموجب دفعہ ۲۸۲ تعزیرات آصفیہ تحصیل تعلقہ بھول میں چلایا تھا۔ بہ الزام

کالم دوم
۱۰۱

متصور نہیں ہو سکتا۔

واجب است مقدمہ کو سرسری طور پر [illegible]

فریق اول۔ خواجہ [illegible] اسماعیل راؤ صاحب وکیل

فریق ثانی۔ [illegible] رامچند راؤ صاحب وکیل

رائے بالمکند صاحب ممبر کونسل۔ نقص امن کی درخواست ایک سرکاری [illegible] دینے کے بعد
دوسری نقص امن کی درخواست اُسی فریق اول کی طرف سے مولوی نورالحسن صاحب
جائنٹ مجسٹریٹ تعلقہ فوجداری ضلع [illegible] کے اجلاس پیش ہوئی اُنہوں نے بہ نظر
اس کے کہ نقص امن کی نسبت بہ تحریر وجوہ اپنا اطمینان شکل میں ظاہر کرتے پولیس سے
کیفیت طلب کی اور فریق ثانی کے طلبی کا حکم دیا اور [illegible] کو مچلکہ [illegible] بہ پیشی پر
حاضر رہنے کا حکم دیا ہماری رائے میں مولوی نورالحسن صاحب نے جو حکم دیا وہ بموجب
دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے نہ ہمارے [illegible] اس دفعہ کے جبکہ مجسٹریٹ کو بہ اطمینان
ہوجائے کہ اُسکے اختیار کے حدود اراضی کے اندر کسی اراضی کی نسبت یا اسکے حدود
یا [illegible] ایسی نزاع ہے کہ اس سے نقص امن کا احتمال ہے تو نقص امن کے وجوہ کو تحریر
کرکے مجسٹریٹ فریقین کو حکم دے گا کہ [illegible] ایک معاد کے اندر حاضر ہو کر اراضی
مقبوضہ واقعی یا حدود کے متعلق اپنے اپنے بیانات تحریری داخل کریں۔ بعد فریقین
کے بیانات تحریری داخل ہونے کے بروئے ضمن ۴ دفعہ مذکور اگر [illegible]
مجسٹریٹ اس امر کی تحقیقات کرتا ہے کہ تاریخ حکم پر یا اُسکے قبل دو ماہ تک [illegible]
کون شخص اراضی پر قابض تھا مولوی نورالحسن صاحب نے فریقین سے کوئی بیان
تحریری طلب نہیں کیا۔ اس طریق کارروائی سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی نورالحسن
صاحب نے جب اس مقدمہ میں حکم دیا اُنہوں نے مطلق دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے
طرف توجہ نہیں کی تھی چونکہ مولوی نورالحسن صاحب ایک نوجوان ہونہار جوڈیشل
افسر ہیں اُنکی معاملہ کارروائی فوجداری سے اس قدر بےخبری نہایت بے جا معلوم
ہوتی ہے اُمید ہے کہ آئندہ مولوی نورالحسن صاحب مقدمات فوجداری میں ضابطہ

اجرائی لکھا ہے۔
پس نگرانی منظور ہوا اور تحصیلدار کو سماعت مقدمہ از سر نو جدید کرنی چاہئے فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ
باجلاس عالیجناب راے بالمکند صاحب بی۔ اے وعالیجناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

کانہو وغیرہ — نگرانخواہان

بنام

گنیا — طرفثانی

نقض امن ـ کارروائی نقض امن ـ لزوم قلمبندی وجوہ اطمینان نقض امن ـ تجویز بلا ادخال بیانات تحریری ـ تجویز کالعدم ـ اثر عدم چسپانیدن اعلان بمقام متنازعہ ـ تبدیل اجلاس بلا حکم انتقال مقدمہ ـ بلا حکم انتقال محکمہ مجاز تبدیل اجلاس کا جائز نہ ہونا ـ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸ ـ

تجویز ہوئی کہ (۱) زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کارروائی نقض امن میں ایسی تجویز جو اعلان کے مقام متنازعہ پر چسپاں کئے جانیکے بغیر اور بلا قلمبندی وجوہ اطمینان نقض امن و ادخال بیانات تحریری صادر ہوئی ہو کالعدم ہے۔

(۲) مقدمہ بلا حکم انتقال محکمہ مجاز ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس پر

نگرانی مرافعی تجویز مولوی سید اعجاز حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیڑ مورخہ ۳ ہر فروردی سنہ ۱۳۲۶ ف مشعر اسکے بنام فریق ثانی حکم جاری کیا جائے کہ وہ گنیا کے قبضہ میں مداخلت نکریں تاوقتیکہ محکمہ مجاز سے وہ بیدخل نکیا جائے ۔

دوسری درخواست نہیں ہوئی تھی تو ہم کو دیکھنا ہے کہ اس میں کارروائی باضابطہ ہوئی
تھی یا نہیں مگر ملاحظہ مثل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخواست لاحقہ جائنٹ مجسٹریٹ
صاحب کے اجلاس پر پیش ہوئی اور انہوں نے سوال درخواست گذار سے استفسار
کیا کہ باوجود اخراج درخواست سابقہ یہ درخواست ہو سکتی ہے اور ہم
بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر موقع اور حالات کا اقتضا ہو تو دوسری درخواست
پیش ہونا قانوناً ممنوع نہیں ہے فرض کیجئے کہ پہلے ایک درخواست پیش ہوئی
تھی مگر اُس وقت معلوم ہوا کہ تھا کہ اندیشہ نقض امن نہیں ہے اس لئے عدالت
نے کسی کارروائی کے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اب ایسی حالت اندیشہ
نقض امن کی ہے کہ حسب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری سرکاری کارروائی ہونی چاہئے
تو کیا مانع ہے کہ شخص غرض مند پھر درخواست کرے اور عدالت سماعت اور تجویز
کرے مگر اس کا یہ ہرگز منشا نہیں ہے کہ عدالت بجا آوری احکام دفعہ ۱۴۴ مذکور سے
سبکدوش اور بری الذمہ ہو گئی۔ عدالت کو چاہئے تھا کہ اندیشہ نقض امن کے متعلق
اطمینان حاصل کرتی۔ اسکے وجوہ لکھتی فریقین کو بیان تحریری پیش کرنے کا حکم دیتی
اس حکم کا حسب ضابطہ اعلان اور اشتہار کرتی اسکے برخلاف اسکو ہرگز جائز نہ تھا
کہ کوئی ایسا حکم دیتی کہ مقدمہ نمبر پر لیا جائے۔ پولس سے بہ ترسیل نقل درخواست
کیفیت طلب ہو۔ فریق ثانی طلب ہو اور مستغیث مع ثبوت حاضر رہے بہرحال یہ غلطی
اور بے ضابطگی وہ تھی جو جائنٹ مجسٹریٹ صاحب نے کی اور یہ ۱۳ بہمن ۱۳۲۶ف کی کارروائی
تھی۔ اور اس تاریخ کو آئندہ پیشی ۳۰ بہمن ۱۳۲۶ف مقرر ہوئی۔
لیکن ۳۰ بہمن ۱۳۲۶ف کو یہ مثل ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع کے اجلاس کی
دورہ میں پیش ہوئی اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ مثل جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس
سے وہاں کیونکر گئی۔ کوئی حکم انتقال مقدمہ نہیں معلوم ہوتا۔ یہ ۳۰ بہمن ۱۳۲۶ف
کی پیشی وقت کے باقی نہ رہنے کی وجہ سے بدل گئی اور ۱۲ اسفندار ۱۳۲۶ف
کو اجلاس ناظم صاحب فوجداری ضلع پر پھر یہ مثل پیش ہوئی۔ اور بعض

فوجداری کی پوری پابندی کیا کرینگے۔

ا۔ سکے بعد اس مقدمہ میں جو بیضابطگیاں ہوئی ہیں انکو اگر تفصیل سے لکھا جاتا تو مسل میں بہت طوالت ہوگی لیکن افسوس ہے کہ یہ بیضابطگیاں نہایت شدید ہیں جن میں اہم بیضابطگی یہ تھی کہ جب مقدمہ جو جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر چل رہا تھا ۳۰ بہمن ۱۳۳۷ف سے مولوی اعجاز حسین صاحب ناظم ضلع کے اجلاس پر پیش ہونا شروع ہوگیا۔ حالانکہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس پر بجز اسکے کہ محکمہ مجاز نے حکم انتقال مقدمہ دیا ہوتا۔ مقدمہ پیش نہیں ہو سکتا تھا۔

ناظم ضلع نے بھی فریقین کو کوئی بیان تحریری داخل کرنیکا حکم نہیں دیا نہ نوٹس بمقام متنازعہ یا منظر عام پر چسپاں کرایا گیا۔ ہماری رائے میں ان حالات میں جو تجویز کہ خلاف فریق ثانیاں ناظم ضلع نے کی ہے وہ بحال نہیں رکھی جا سکتی۔ قطع نظر دیگر بیضابطگیوں کے ناظم ضلع ایک ایسے مقدمہ کے جو جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر چل رہا تھا بغیر باقاعدہ حکم انتقال کے سماعت کے مجاز نہ تھے پس جو کارروائی کہ ناظم ضلع نے اس مقدمہ میں کی ہے وہ منسوخ کیجاتی ہے اور مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر بھیجا جاتا ہے کہ اس مقدمہ میں از سر نو ضابطہ فوجداری کو پیش نظر رکھکر کارروائی کریں۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور تجویز و کارروائی ناظم ضلع منسوخ۔ مقدمہ حسب صدر کارروائی کیلئے جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہو۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ گیانے حسب دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ایک درخواست کی جو اسکے غیبت میں پولیس کی رپورٹ پر خارج ہوئی۔ مگر وہ مثل ہمارے سامنے اسوقت نہیں ہے۔ اور جو کچھ اس مثل موجودہ سے معلوم ہو سکتا ہے وہ اسی قدر ہے جو ہم نے ذکر کر دیا اور اسلئے اسکے متعلق ہم کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتے کہ وہ صحیح عمل تھا یا غلط و بیضابطہ اور ہم کو اس مقدمہ کے تجویز کے لئے اس مثل سابق کے کوئی ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی اور اسیجب کہ یہ

فیصلوں میں اسکی بہ مدبر اور علاج بھی بتلا چکے ہیں کہ اگر یہ دفعہ کسی مجسٹریٹ صاحب کے
ذہن میں محفوظ نہیں رہتا ہے تو انکو چاہئے کہ جب اس دفعہ کے متعلق کوئی مقدمہ
اُنکے سامنے پیش ہو تو اس دفعہ کو سامنے کھولکے اور پڑھ پڑھ کے کارروائی کریں
تاکہ فریقین کو زحمت اور زیرباری نہو اور عدالتہا سرکار عالی اور ہائیکورٹ کا
وقت مفت ضائع نہو۔ مگر افسوس ہے کہ اسپر کبھی عمل نہیں ہوتا دفعہ ۱۴۸ مذکور ایک
سرسری کارروائی اور عارضی چارہ کار کے لئے وضع ہوا تھا مگر عملاً یہ کیفیت ہے
کہ سالہا سال اس کے متعلق کارروائیوں میں صرف ہو جاتے ہیں اور مکرر سہ کرر
فیصلے عدالتہائے ماتحت کے منسوخ ہوتے ہیں مگر اپیل ہوتی ہیں یوں تو اتفاقاً ضابطہ
فوجداری سرکار عالی کے قبل بھی برٹش انڈیا کے ضابطہ فوجداری کے بموجب
عدالتہائے ممالک محروسہ سرکار عالی میں برابر عمل ہوتا رہا ہے مگر ۱۳۱۳ ف سے
مستقل ضابطہ فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی میں جاری اور نافذ ہوگیا ہے جسکو
۱۲ سال کی مدت مدید ہو چکی ہے۔ اب بھی اگر صحیح کارروائی نہو تو ہائیکورٹ کیلئے
اس سے بڑھکر اور کیا امر مایوس کن ہو سکتا ہے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال ہم اپنے
فاضل شریک جناب راجہ بالمکند صاحب سے سطوری نگرانی میں متفق ہیں فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ [illegible]

باجلاس عالیجناب راجہ بالمکند صاحب بی۔ اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحبان ارکان

نگرانیخواہ — سرکار پائیگاہ نواب سر وقار الامراء مرحوم بذریعہ [illegible]

نگرانی برمبار تحریک مولوی میر ابراہیم علی صاحب ناظم عدالت [illegible] مورخہ ۲۷ اسفندار ۱۳۱۲ ف درخواست
تنسیخ تجویز ناظم عدالت فوجداری درجہ اول گنڈلواڑی علاقہ پائیگاہ مورخہ ۲۴ [illegible] ۱۳۲۶ ف
مشعر اسکے فرد جرم منسوخ اور ملزم بری کیا جاتا ہے۔

فریق ثانی کی غیر حاضری کی وجہ سے حکم کارروائی یکطرفہ آئے مقابلہ میں دیا گیا اور
نہ مرافعہ ردی مورخہ ۱۳۱۶ف کو پیش شد مثل اجلاس ناظم صاحب فوجداری ضلع رجوع ہوئی اور
ناظم صاحب موصوف نے تحقیقات کی اور فیصلہ فرمایا۔ اور فیصلہ ... میں ...
واقعہ لکھ دیا کہ فریقین کو مال تحریری کے داخل کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہرحال یہ
مثل از سرتا پا غلطیوں اور قانونی بے قاعدگیوں سے بھری ہوئی ہے جن سے کہ ست
ہم نے اجمالاً اشارہ اوپر کردیا ہے۔ جائنٹ مجسٹریٹ صاحب ایک ... حوالہ
حاکم ہیں اُن کو یہ بہار ہونا چاہیے اس قدر معمولی کارروائی کے متعلق اُن کو
والوں سے بے خبر ہرگز نہ ہونا چاہیے اُن کو سمجھنا چاہیے کہ وہ ایک جائنٹ
مجسٹریٹ ہیں ایک طرح سے ایک ضلع کے حاکم ہیں اُن کو اسے ذمہ داری اور
واقفیت پر نظر کرنی چاہیے۔

ناظم صاحب فوجداری ضلع کے اعلیٰ قابلیت علمی و قانون دانی و تجربہ ہم کو
معلوم ہے کہ بہت قابل قدر ہے مگر حسرت ہے کہ اُن سے یہ فروگذاشت کیوں ہوئی

ہماری رائے میں دفعہ ۲۴۴ ضابطہ فوجداری سرکار کوئی مشکل اور پیچیدہ دفعہ
دفعہ نہیں ہے اور نہ اُس میں کچھ اغلاق ہے اور نہ اُسکے متعلق صحیح کارروائی کرنا کچھ
مشکل ہے مگر ہم سالہا سال سے برابر دیکھ رہے ہیں کہ مجلس عالیہ عدالت سے
صدہا بلکہ ہزار ہا فیصلے دیئے گئے مگر بہت کم مجسٹریٹ ہیں کہ جن کے ذریعہ کارروائی
اس دفعہ کے متعلق بحال رہتی ہے اور یہ دفعہ سخت متروک الاقدام ہو رہا ہے جس کے
لئے ہم کو سخت تعجب اور حسرت ہے اس سے ہم کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کی بڑی
وجہ یہ ہے کہ مجلس عالیہ عدالت سے بعض اُسکے فیصلوں کے زیادہ تر اسی لئے
بھیجی جاتی ہیں کہ عدالتہائے ماتحت اُن سے مطلع ہوں اور اگر اُن سے کوئی غلطی
ہوگئی ہو تو اُس پر وہ مطلع ہوں اور آئندہ محفوظ رہیں مگر تعجب نہیں کہ نہ وہ اُن فیصلوں
کو پڑھتے ہیں نہ نظائر مطبوعہ کو۔ اسی وجہ سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اور یہ نہ تھا
بس ہمیشہ مجلس عالیہ عدالت کے سامنے آتا رہتا ہے ہم بارہا اپنے

سہارے صفائی بھی مقدمہ خارج کیا جاسکتا ہے تو محض تنسیخ فرد جرم
کا ایک معمولی حکم قرار دینے سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا

از جانب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن عدالت

اس سوال اختیار تمیزی میں عام طور پر بصیغہ نگرانی دست اندازی جائز
نہیں ہے پس جبکہ دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں صریح
تمہیداً ذکر یا سابق قواعد عدالت کے انصاف پسندانہ رائے پر چھوڑا
گیا ہے تو اس میں دست اندازی نہیں کیجاسکتی۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب نگرانیخواہ مولوی محمد برہان الدین صاحب وکیل پائیگاہ و مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

طرفثانی اصالتاً حاضر

رائے بالمکند صاحب رکن ۔ وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی۔ ملزم نیکا حاضر ہے
اس مقدمہ میں لنگا اور نیکا دو ملزمین کے معاملہ میں پولیس نے قتل انسان مستلزم سزا کا
الزام لگایا تھا اور مقدمہ چالان کیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے دونوں ملزمین کو [illegible]
ضرر کی فرد جرم سنائی اور چونکہ ایک لنگا ملزم کا ثبوت صفائی ختم ہوچکا تھا اور دوسرے
نیکا کا ابھی باقی تھا۔ لہذا ۲۱ بہمن ۱۳۲۵ف کو عدالت ابتدائی نے لنگا ملزم کو بالزام
ضرر ایک سال کی سزا دی اور نیکا ملزم کو زیر کارروائی رکھا اس حکم کے خلاف پولیس نے
عدالت العالیہ میں نگرانی کی تھی اور اس میں یہ بھی استدعا کی تھی کہ نیکا ملزم کو
جو فرد جرم ضرر کی سنائی گئی وہ غلط ہے عدالت ماتحت کو حکم دیا جائے کہ نیکا کے
خلاف قتل انسان مستلزم سزا کی فرد جرم مرتب کرے یہ نگرانی عدالت العالیہ سے
بتاریخ ۷ آبان ۱۳۲۵ف نامنظور رہی اور عدالت العالیہ نے عدالت ماتحت کے [illegible]
میں دست اندازی سے انکار کیا اسکے بعد متصل عدالت ماتحت کو [illegible]
کہا جاتا ہے کہ اس موقع کارروائی پر نیکا کی جرح مکرر باقی تھی۔ جرح مکرر [illegible]

سام

پیشگا طرفانی

پیروی - استحقاق پیروی پولیس - استحقاق پیروی پولیس مقدمات قتل - مقدمات قتل میں باوجود ترتیب فرد جرم ضرب استحقاق پیروی پولیس کا زائل نہ ہونا - سقوط حق پیروی پولیس - فرد جرم ضرب ہائیکورٹ سے بحال ہوجانے کے بعد حق پیروی پولیس کا ساقط ہونا - اخراج - اخراج استغاثہ بوجہ عدم طلبی گواہان استغاثہ بغرض جرح مکرر - تجویز براءت - تنسیخ فرد جرم - اثر اضافہ حکم تنسیخ فرد جرم نہ تجویز براءت - دست اندازی بصیغہ نگرانی عدم جواز دست اندازی بصیغہ نگرانی بہ استعمال اختیار تمیزی عدالت - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۲۲ و ۵۱۱ -

تجویز ہوئی کہ (۱) پولیس نے ملزمین کا چالان بہ علت قتل کیا لیکن عدالت سیشن نے ضرب کی فرد جرم لگائی جو مجلس عالیہ عدالت سے بصیغہ نگرانی منسوخ ہوکر بحال رہی اسکے بعد بوجہ اسکے کہ محض الزام ضرب باقی رہ گیا تھا پولیس کو پیروی کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ مستغیث نے خود گواہان استغاثہ بغرض جرح مکرر طلب نہیں کرائے لہذا عدالت ابتدائی نے ملزمین کو بہ تنسیخ فرد جرم بری کردیا بر طبق نگرانی تجویز ہوئی کہ گو ابتداءً ضرب کی فرد جرم مرتب ہوسکی صورت میں پولیس کا استحقاق پیروی ساقط نہیں ہوا تھا - اور وہ بعد تجویز عدالت ابتدائی بذریعہ مرافعہ یا نگرانی چارہ کار اختیار کرسکتی تھی لیکن مجلس عالیہ عدالت سے بربنائے درخواست نگرانی پولیس فرد جرم ضرب بحال ہوجانے کے بعد استحقاق پیروی پولیس ساقط ہوگیا پس چونکہ مستغیث نے جرح مکرر کے لئے گواہان استغاثہ کو حاضر نہیں کرایا تو تجویز عدالت بالکل صحیح ہے -

(۲) ایسے معاملات میں جو مجسٹریٹ بہ اختیار خود فیصل کرسکتا ہے تنسیخ فرد جرم کا کوئی ضابطہ نہیں ہے لیکن چونکہ بعد ترتیب فرد جرم بلا علم بیدی

سرکار بنام ... سکا

پولیس کسی آیندہ موقع پر یہ حکم بصیغہ نگرانی یا مرافعہ سے نہیں حاصل کر سکتی کہ فرد جرم
صرف فرد جرم قتل سے بحال کی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم کے ذمہ جو الزام قائم رہا
وہ صرف ضرر رسانی کا رہا اور فرد جرم کی بہت قطعی ہوگئی اور الزام ضرر رسانی قابل دست
اندازی ہے اور جبکہ وہ الزام ناقابل دست اندازی ہے تو پولیس مقدمہ میں پیروی
نہیں کر سکتی تھی پس عدالت ماتحت نے جو حکم دیا ہے ہماری رائے میں اس میں
کوئی غلطی نہیں ہے۔

وکیل سرکار کی اس بحث کے علاوہ ہم کو ایک اور امر قانونی کا تصفیہ کرنا ہے۔
واضح ہو کہ اس مقدمہ میں تحریک نگرانی عدالت سشن نے کی ہے اور یہ سفارش
کی ہے کہ ملزم کے نسبت حکم براءت اور حکم تنسیخ فرد جرم جو عدالت ابتدائی نے
دیا ہے منسوخ کئے جائیں اور ترتیب فرد جرم کی نوبت سے مقدمہ کے ازسر نو چلانے کا
حکم صادر کیا جائے عدالت سشن نے بہت زور اس امر پر دیا ہے کہ عدالت
ابتدائی کسی صورت میں اپنے فرد جرم کو منسوخ نہیں کر سکتی تھی۔ دفعہ ۲۲۲ ضابطہ فوجداری
کے ضمن ۲ میں فرد جرم کے منسوخی کا ذکر ہے لیکن وہ صرف مقدمات سشن
سے متعلق ہے۔

جو مقدمات کہ مجسٹریٹ اپنے اختیار سے فیصل کر سکیں اُن میں فرد جرم کے منسوخ
کرنے کا کوئی ضابطہ۔ ضابطہ فوجداری میں نہیں بتلایا گیا ہے۔ ہماری رائے اس بارہ
میں یہ ہے کہ اختیاری مقدمات میں (یعنے وہ مقدمات جن کو مجسٹریٹ اپنے اختیار
سے فیصل کر سکتا ہے) تنسیخ فرد جرم کا مسئلہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا ہے۔
بعد ترتیب فرد جرم بھی اگر مجسٹریٹ کی رائے ہو کہ شہادت تائید الزام اثبات جرم
کے لئے کافی نہیں ہے تو وہ بعد قلمبندی ثبوت صفائی و بلا قلمبندی ثبوت صفائی
بھی مقدمہ کو خارج کر سکتا ہے اگر مجسٹریٹ نے فرد جرم منسوخ نکی ہوتی تو اس صورت
میں عدالت سشن کو کسی بیضابطگی کے بتلانے کا موقع نہ ملتا تو محض اس وجہ سے
کہ مجسٹریٹ نے تنسیخ فرد جرم کا ایک فضول اور بے معنی حکم صادر کیا مقدمہ میں کوئی

راہوں سے کہ غلطی کا حکم عدالت سے تحریر ہو سکتی ہے یا ہائیکورٹ سے سرحد داخل نہیں کہ اس وجہ
سے عدالت نے ملزم کو بری کر دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس موقع کارروائی پر عدالت
ابتدائی نے پولیس کو مقدمہ سے علیحدہ کر دیا تھا۔ وکیل سرکار یہ بحث کرتے
ہیں کہ عدالت کو یہ حق نہ تھا کہ پولیس کو مقدمہ سے علیحدہ کرتی اگر پولیس کو
مقدمہ میں دخل رہتا تو پولیس گواہان تائید الزام کو جرح کے واسطے دوبارہ حاضر رکھتی
اور مقدمہ کے اخراج کی نوبت نہ آتی چونکہ پولیس نے مقدمہ بالزام قتل چالان
کیا تھا تو گو عدالت سے فرد جرم ضرر کی تجویز کی گئی۔ اس سے پولیس کا استحقاق پیروی
مقدمہ زائل نہیں ہوا تھا۔ ہماری رائے میں اس مقدمہ میں یہ بحث صحیح نہیں ہے۔ اگر
پولیس مقدمہ بالزام قتل چالان کرے اور عدالت ابتدائی فرد جرم ضرر کی مرتب کرے
تو اس سے بیشک پولیس کا استحقاق پیروی مقدمہ زائل نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب تک
کہ مقدمہ عدالت ابتدائی میں چلتا رہے اور اس عدالت سے فیصل نہ ہو جائے
اُس وقت تک پولیس مجبور ہے کہ بہ متابعت حکم عدالت پیروی کرے عدالت اگر
روئداد مسمولہ مسل پر فرد جرم ضرر کی مرتب کرنا مناسب خیال کرے تو جب تک کہ مقدمہ
عدالت ابتدائی میں ہے پولیس عدالت ابتدائی کو مجبور نہیں کر سکتی کہ عدالت بجائے
الزام ضرر کے الزام قتل کی فرد جرم مرتب کرے۔ لیکن عدالت ابتدائی کا فیصلہ صادر
کر دینے کے بعد پولیس بصیغہ مرافعہ یا نگرانی آ سکتی ہے اور اُس صیغہ سے یہ حکم حاصل
کر سکتی ہے کہ بجائے ضرر کے الزام قتل کی فرد جرم ملزم کو سنائی جائے پس اس مقدمہ
میں بھی صدور فیصلہ ابتدائی تک اگر پولیس نے سکوت کیا ہوتا تو صدور آخر فیصلہ تک
باوجود اسکے کہ عدالت ابتدائی نے فرد جرم ضرر کی مرتب کی تھی پولیس کو پیروی کا حق
باقی رہتا لیکن اس مقدمہ کی وہ حالت نہیں ہے اس مقدمہ میں ضرر کے فرد جرم کے
ترتیب کے بعد پولیس نے نگرانی کر دی۔ پولیس کی نگرانی نامنظور ہوئی اور عدالت العالیہ
نے فرد جرم ضرر کی بحال و قائم رکھی۔

~ اب پولیس کو اس فرد جرم کے خلاف بصیغہ مرافعہ یا نگرانی کوئی چارہ کار باقی نہیں ہے

درست غلط تھا تاہم ہم یہ سمجھتے کہ کسی عدالت نگرانی کا فرض ہے کہ وہ کسی عدالت ماتحت کے اختیارات تمیزی میں دست اندازی کرے دفعہ ۱۱۵ مذکورہ میں الفاظ بیان شدہ "قواعد مجریہ سرکار" صحیح ہیں اور کچھ نہیں بتایا گیا کہ قواعد مجریہ سرکار کے موجب مصارف متعلقہ سرکار مجسٹریٹ کو دینا لازم تھا۔

اس مقدمہ میں ملزم کا یہ حق تسلیم ہے کہ اسکو شہود استغاثہ پر جرح مکرر کا موقع دیا جائے اور معمولی اسلئے کہ اس کو جرح مکرر کا موقع دیا جائے وہ شہادت ملزم کے مقابلہ میں ایسی نہیں سمجھی جا سکتی کہ اسکے بنا پر ملزم کو سزا دیجائے پس ایسی حالت میں اگر مجسٹریٹ یہ لکھا ہے فرد جرم منسوخ ملزم بری۔ اور اس میں کچھ لفظی غلطی بھی ہو تو یہ اس لئے کافی نہیں ہے کہ نگرانی منظور ہو۔ اور مجسٹریٹ کی عدالتی تجویز منسوخ کر کے حسب تحریک کوئی حکم دیا جائے اور نہ اغراض انصاف کیلئے ہم اسکی ضرورت پاتے ہیں۔ پس نتیجہ تجویز میں مجھے اپنے شریک فاضل سے اتفاق ہے

نگرانی فوجداری

حلقہ مشتعمہ

باجلاس عالیجناب راے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

سرکار عالی — نگرانخواہ

بنام

رامراؤ — فریقثانی

(حاشیہ: مسل نمبر ۱۳۲۲ف — مرسلہ ۶۱۲ — ملزم)

نگرانی برخلاف تحریک مولوی عبدالصمد صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ بسبب تنسیخ تجویز ناظم صاحب سوم فوجداری بلدہ مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ ہر ایک ملزم پر ۲ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک روز قید بلا مشقت میں رہے۔

سے التماس کی پیدا نہیں ہوئی۔ بہر ہم کو عدالت سشن کی اس رائے سے کچھ اتفاق نہیں ہے
اور اس بارے میں کوئی حکم دیا جانا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامسطور ہے۔

مولوی سید محمد غلام نثار صاحب رکن: بعد تنقیح و روئداد پر نظر کرنے کے بعد ہمکو کوئی وجہ ایسی نہیں معلوم ہوئی کہ ہم سب تحریک بعلت ناظم صاحب عدالت سشن بصیغہ نگرانی تجویز پر نگرانی میں کچھ مداخلت کریں۔ عدالت ماتحت نے فرد جرم بالزام ضرر دو ملزموں کے خلاف مرتب کی ہے اور ایک ملزم نے چونکہ اقبال کرلیا تھا اس لئے اُس کو سزا دیدی ہے دوسرا ملزم یہ سکتا تھا کہ بحث کرتا اسلئے اس کی نسبت حکم پر نگرانی دیا ہے۔ اسکے قبل بھی عدالت سشن موصوف نے فرد جرم کے متعلق نگرانی کی تحریک کی تھی مگر مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی نے اُنکو نا منظور کردیا (ملاحظہ ہو فیصلہ مورخہ سرآمان ۱۳۲۵ف [illegible]) اور یہ تحریر فرمایا کہ ایسی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ فرد جرم مرتبہ عدالت ابتدائی غلط سمجھی جاسکے۔

اسکے بعد ہماری رائے میں نہ عدالت سشن کو یہ منصب ہے کہ وہ اُس فرد جرم کی نسبت یہ فرمائے کہ صحیح نہیں ہے اور نہ ہمکو موقع ہے کہ مجلس عالیہ عدالت کے فیصلہ مورخہ سرآمان ۱۳۲۵ف کے خلاف ہم کوئی تجویز کریں۔ اب رہی یہ بحث کہ گواہان استغاثہ جرح مکرر کے لئے اسکی وجہ سے حاضر نہیں کئے جاسکے کہ مجسٹریٹ عدالت ابتدائی نے مصارف نہیں دیئے مجسٹریٹ موصوف کو مصارف منجانب سرکار دیکے گواہان استغاثہ کو جرح مکرر کے لئے حاضر کرنا چاہئے تھا اور دفعہ ۱۱۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی سے استناد کیا جاتا ہے۔ ہم نے دفعہ مذکور کو پڑھا دفعہ مذکور میں مصارف دینے کو مجسٹریٹ کی رائے پر محمول کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو دے ایسی حالت میں تاوقتیکہ ایسے وجوہ اور اسباب بتلائے جاویں کہ جن سے ہم کو باور ہو کہ مجسٹریٹ کا اقتضائے رائے نہایت بے سروپا

نگرانی مسطورہ حکم زیر نگرانی منسوخ۔
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ یہ مقدمہ فوجداری کا تھا اور مجسٹریٹ نے جو تجویز سزا کی ہے، وہ سرسری سماعت اور تجویز کے معیار سے متجاوز تھا اسلئے مرافعہ قابل منظوری ہے اور میں اسنے مرافعہ افضل کی رائے سے منظوری تحریک اور نسیخ تجویز سزائے مجوزہ مولوی میر عالم علیخان صاحب میں متفق ہوں فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے وعالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

سرشتہ ۱۳۲۱ف
مقدمہ
۲۲ سر بمقام اورنگ آباد

گوپال راؤ — نگرانیخواہ

بنام

انبونت کوشیا — طرفثانی

مچلکہ۔ مچلکہ نقص امن۔ وجوہ اخذ مچلکہ نقص امن۔ افعال زمانہ گذشتہ یا عداوت فریقین کا اخذ مچلکہ کیلئے کافی نہونا۔ نوٹس۔ نوٹس بغرض اخذ مچلکہ حفظ امن۔ لزوم اندراج واقعات ومضمون اطلاع نقص امن۔ محض اندراج اندیشہ نقص امن کا کافی نہونا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۰۴ و ۱۰۸۔

تجویز ہوئی کہ (۱) محض اسوجہ سے کہ زمانہ گذشتہ میں کبھی کبھی کوئی افعال خلاف قانون کئے یا فریقین میں باہمی عداوت ہے اس سے

نگرانی ناراضی صدور احکام مورخہ ۱۸ اسفندار ۱۳۲۵ف مرتبہ مولوی غلام محمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ مشعر اسکے فریقین طلب ہوں اور لکھا جائے کہ پولیس کی رپورٹ کے لحاظ سے مچلکہ ضمانت مالی اندادی ما۔ ما روپیہ زیر دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری کیوں نہ لیا جائے۔

سرکار عالی
بنام
راما

تحقیقات تحقیقات سرسری۔ تجویز بنا بر تحقیقات سرسری ملا احمد۔ تجویز
قابل تنسیخ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۴۸۔

تجویز ہوئی کہ بنا بر تحقیقات سرسری کسی ایسے جرم کی تجویز
جسکو اختیار تحقیقات سرسری ہو قابل تنسیخ ہے۔

از عالیجناب رائے بالمکند صاحب رکن۔ رو سے دفعہ ۲۴۸
ضابطہ فوجداری سرکار عالی تحقیقات سرسری صرف ان جرائم کی ہو سکتی ہے
جن پر رو سے تعزیرات سرکار عالی سزائے موت یا حبس دوام یا
سزائے قید چھ ماہ سے زیادہ ہو یا خلاف ورزی دستور العمل صفائی
ہوں جرائم تحت قانون قمار بازی میں تحقیقات سرسری نہیں
کی جا سکتی۔

اعتراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے

منجانب سرکار انجواہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار۔

طرف ثانی غیر حاضر

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں الزام مسوب تحت قانون قمار بازی
کے ہے۔ بنا بر اس کے بموجب دفعہ ۲۴۸ ضابطہ فوجداری سرسری تحقیقات ہو سکتی ہے
وہ ایسے جرائم تعزیرات آصفیہ ہیں جن میں موت یا حبس دوام یا چھ مہینے سے زیادہ
میعاد کی قید نہ ہو یا جرائم خلاف ورزی دستور العمل صفائی ہوں جرائم تحت قانون
قمار بازی میں سرسری تحقیقات نہیں کی جا سکتی۔ مرزا عالم علیخاں صاحب مجسٹریٹ درجہ
اوّل عدالت فوجداری بلدہ نے اس مقدمہ میں سرسری تحقیقات کی ہے اسوجہ
سے یہ فیصلہ قابل بحالی کے نہیں ہے۔ تا بیاں اول مجسٹریٹ صاحب کو سرسری
تحقیقات کا اختیار بھی نہ تھا اس وجہ سے بھی جو کارروائی انہوں نے کی ہے
وہ خلاف قانون اور منسوخ کئے جانے کے قابل ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی [illegible] نام [illegible]

دیکھا [illegible] لوگ گرفتار [illegible] ہیں اور [illegible] اُن کا [illegible] ہے [illegible] تحت
[illegible] دفعہ (۱۰۷) ضابطہ فوجداری
[illegible] ناراضی ہے یہ لوگ نگرانی کر رہے ہیں۔ ہماری رائے
[illegible] نوٹس کی بنا پر عدالت [illegible] کارروائی شروع
کی ہے اُس میں نوٹس نے نگرانی خواہان کے طرف سے مطلق نقص امن کا احتمال
نہیں بتلایا ہے اور اُن کو بالکل [illegible] مضمون بتلایا ہے اُسکے بعد بتلایا ہر شخص دوسرے
فریق کے [illegible] نگرانی خواہان کے نام اجرائی نوٹس کے لئے کافی [illegible]
نامناسب [illegible] ہے انہیں نہیں بتلایا گیا ہے کہ نگرانی خواہان کون
ناجائز فعل کرنے والے ہیں جس سے نقص امن کا احتمال ہے اگر پہلے زمانہ میں
کسی شخص نے کوئی افعال خلاف قانون کئے ہیں تو محض اُن کی وجہ سے امن
کے مچلکہ نہیں طلب کیا جا سکتا ہے اس وجہ سے مچلکہ طلب کیا جا سکتا ہے
کہ دو فریق کے درمیان باہمی عداوت پائی جاتی ہے [illegible]
کہ مجسٹریٹ نے جو حکم کہ حسب دفعہ (۱۰۸) ضابطہ فوجداری جاری کیا ہے اُسمیں اطلاع
کا مضمون بتلایا ہے نہ اُن واقعات کا ذکر کیا ہے جس پر وہ مبنی ہے۔ مجمل طور پر
اُس میں یہ لکھا گیا ہے کہ تم لوگ موضع ساتول اور اُسکے ہر چہار سرحد جات کے
رعایا میں فساد کرانے کی تدبیر کر رہے ہو اور اس وقت تک تم سے متعدد خلاف
قانون واقعات سرزد ہو چکے ہیں اس امر کی شہادت ہے کہ تم سے نقص امن کا
اندیشہ ہے" یہ نوٹس بالکل دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے موجب نہیں ہے نوٹس
میں ایسے واقعات درج ہونا چاہیے جن سے اُن اشخاص کو کہ جنکو نوٹس دیجاتی ہے
یہ معلوم ہو سکے کہ مجسٹریٹ کو اُنکے خلاف کس مضمون کی اطلاع پہنچی ہے اور وہ کن
واقعات پر مبنی ہے تاکہ اگر ضرورت ہو وہ اُسکے خلاف وجہ دکھلا سکیں ہماری رائے
میں تمام بے ضابطگیاں ایسی ہیں کہ جس قدر کارروائی نگرانی خواہان کے
خلاف ہوئی ہے اُسکو ہم بحال نہیں رکھ سکتے ہم مجسٹریٹ کو کسی باضابطہ کارروائی

محالکہ مذکورہ اس پر دفعہ ۴ اصول عدالت فوجداری کا کرنا ہوگا

(۲) نوٹس جو بعد ہر اجلاس محالکہ جملہ اس پر دفعہ ۷ اصول سلسلہ فوجداری

دیا جاتا ہے اسمیں مضمون اطلاع بعض امور اور واقعات جن پر وہ اطلاع

مبنی ہو درج ہونے ضروری ہیں محض مجمل طور پر لکھدینا کہ ہم سے نقص امن کا

اندیشہ ہے کافی نہیں ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

منجانب نگرانخواہ راے بشیشور ناتھ صاحب وکیل

منجانب سرکار مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

راے بالمکند صاحب رکن۔ وکیل نگرانی خواہ اور وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی

مہتمم صدر پولیس کے مراسلہ نشان (۱۰۵۷) مورخہ ۵ اسفندار ۱۳۲۵ف سے کارروائی شروع

ہوئی ہے پولیس نے لکھا تھا کہ دو فریق میں نزاع ہے ایک فریق سیتا رام جیدر راؤ

ہیں دوسرے فریق وینکٹ رنگراؤ ہیں جن کی اعانت سیتا رام راؤ پٹواری کرتا ہے

پولیس نے اس مراسلہ میں بتلایا تھا کہ سیتا رام جیدر راؤ بے وجہ رہیں اور نقص امن کا

احتمال اُن بارہ[12] اشخاص کی طرف سے ہے جو رعایا سیتا رام جیدر راؤ ہیں اور

وینکٹ رنگراؤ اور سیتا رام راؤ پٹواری کے اغوا کی وجہ سے نقص امن کرنیوالے ہیں

اس مراسلہ کی بنا پر عدالت نے ان بارہ[12] اشخاص سے بموجب دفعہ ۴ محالکہ حفظ امن

طلب کیا اور اُن لوگوں کی طرف سے اظہار وجہ کے واسطے تاریخ پیشی مقرر کی

اُس پیشی پر بجائے اس کے کہ اِن بارہ[12] اشخاص کے مقابلہ میں کارروائی کی گئی ہوتی۔

عدالت نے اُس روز ایک شخص کا اظہار لیا جو اِن بارہ[12] اشخاص کا مختار کہا جاتا ہے

اس شخص نے اپنے اظہار میں سیتا رام جیدر راؤ وسیکھہ اور اُنکے بعض ملازمین کے

نسبت بعض واقعات بیان کئے بہت سے واقعات ایسے امور کے نسبت بیان

کئے جن کا وقوع گذشتہ زمانہ میں ہوچکا ہے بعض نزاعات ایسے بیان کئے جو از قسم

دیوانی پائے جاتے ہیں اور ہماری رائے میں کوئی ایسا واقعہ بطور یقین نہیں بیان کیا کہ

نال راؤ
سام
سوکوٹا

گوپال راؤ بنام اسونت کموٹیا

عدالت فوجداری میں ہو سکتا ہے لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ جس امر کا استغاثہ عدالت فوجداری میں ہو سکتا ہو اُسکے متعلق بجائے استغاثہ فوجداری کے حسب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے عمل کیا جائے حسب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ مذکور نوٹس بھی صحیح مضمون کا نہیں جاری ہوا بے شک تمام حالات کے نظر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان فریقین میں طرح طرح کے نزاعات ہیں اور اس وجہ سے بالکل ممکن ہے کہ فریقین یا اُن میں سے بعض کے جمعیت اور آسائش میں خلل آیا ہو یا آتا ہو اور ربراری درجہ کی زحمت ہوتی ہو۔ لیکن یہ اسکے لزوماً کوئی وجہ نہیں ہے کہ حسب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ کارروائی کی جائے۔ پس تا وقتیکہ یہ معلوم ہو کہ کوئی امر ایسا کیا جانیوالا ہے کہ جس سے غالباً نقض پیدا ہوگا عدالت ماتحت کو حسب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ کارروائی آغاز نہ کرنی چاہئے تھی نقض امن اور نزاع بہت سے اسباب اور امور سے ہو سکتی ہے مثلاً کوئی کسی کا قرضہ نہیں دیتا کوئی کسی کی جائداد میں مداخلت بیجا کرتا ہے کوئی شخص زیادہ لگان کا مطالبہ کرتا ہے کوئی شخص کسی کے کھیت میں اُسکے قابض کو زراعت کرنے نہیں دیتا یا کوئی شخص کسی کو کسی کی خدمت یا کام کرنے سے روکتا ہے یہ سب امور ایسے ہیں کہ جن کے نزاع میں نقض امن کا اندیشہ بھی ہو سکتا ہے لیکن عام طور سے یہ اسکے مستوجب نہیں ہے کہ کوئی عدالت فوجداری کسی کی درخواست پر حسب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ مذکور کارروائی کرنی شروع کر دے۔ عدالت ماتحت کو دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری کے مضمون اور مقصود کو پورے غور سے سمجھ کے اگر ضرورت ہے تو کارروائی کرنی چاہئے مگر چونکہ یہ نوٹس مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۲۶ف خود بے ضابطہ ہے اور ایک بے ضابطہ کارروائی پر مبنی ہے اسلئے اُسکے تنسیخ میں اپنے شریک فاضل سے متفق ہوں فقط۔

صیغہ فوجداری

مود نشیل کمیٹی

کہ ... دیکھنا نہیں چاہئے اگر نگرانی خواہاں کے خلاف ان کے سامنے رد دے ... کی اطلاع پہنچے تو عدالت قانون ... کارروائی کرسکتی ہیں

لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ۔ ۵ ار اسفندار ۱۳۲۶ف کو جو کارروائی کہ مقابلہ نگرانی خواہاں کی گئی ہے وہ منسوخ ۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن ۔ یہ نگرانی حکم ۵ ار مہر ۱۳۲۵ف کی بارہی سے ہے لیکن ابتک منجانب نگرانی خواہ کہا جاتا ہے کہ اس میں غلطی ہوئی ہے ۔ حکم مذکور اس نگرانی خواہ سے متعلق نہیں ہے اس سے متعلق حکم مورخہ ۵ ار اسفندار ۱۳۲۶ف ہے

ممکن تھا کہ اسی وجہ سے کہ ہم نگرانی جس حکم کی ہے وہ اس نگرانی خواہ سے خود اس کے تسلیم کے موجب متعلق نہیں ہے نگرانی خارج کردیتے لیکن ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ماتحت نہایت بے ضابطہ کارروائی کر رہی ہے اور وہ ہماری اطلاع میں آچکی ہے اور اسکے اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اس لئے ہم بجائے اس کے کہ نگرانی کو غلط حکم کے پیش اور درج کرنے کی وجہ سے خارج کردیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ماتحت کے عمل اور کارروائی کی مناسب اصلاح کردیں۔

رعایا مقطعہ بالول اور مقطعہ دار میں نزاع معلوم ہوتی ہے یہ نگرانی خواہ مقطعہ دار کا مختار ہے معلوم ہوتا ہے کہ رعایا نے مقطعہ دار کی شکایت میں درخواست کی تھی اس پر عدالت ماتحت نے پولس سے کیفیت طلب کی پولس نے ۱۱ ار مہر ۲۵ف کو رپورٹ کی کہ بجائے مقطعہ دار وغیرہ کے خود رعایا سے مچلکہ لینا چاہئے اسپر مقطعہ دار اور رعایا کی طلبی ہوئی اور ۵ ار اسفندار ۱۳۲۶ف کو وکیل مختار رعایا کا اظہار لیا گیا اس نے کچھ شکایتیں بیان کئے ہیں ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ وہ واقع ہوچکے ہیں اور بعض امور ایسے بیان کئے ہیں کہ جن کے لئے دعوے عدالت دیوانی میں ہونا چاہئے اور قابل تصفیہ عدالت دیوانی ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کا تصفیہ محکمہ مال سے کرانا چاہئے اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ جن کے متعلق استغاثہ

سیٹھ لال چند
بنام
سرکار عالی

شہادت استغاثہ۔ نقص شہادت استغاثہ۔ بیان ملزم سے شہادت استغاثہ کے نقص کا رفع کرنے کا الزام ہوا۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲ و ۳۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۵ و ۱۹۴ و ۱۸۳ و ۲۴۲ و ۳۴۷ و ۵۰۴ قانون معاہدہ سرکار عالی دفعہ ۱۰۱

اجلاس (عالیجناب راؤ بہادر جی کشنا چاری صاحب مشیر قانونی و عالیجناب اے مالکنڈ صاحب رکن متفق الرائے)

تجویز ہوئی کہ (۱) قانون کی نظر میں حوالگی مال اسی وقت مکمل ہو جاتی ہے جب کہ مرسلہ مال سے ریلوی رسید یا مدہ کے پتے سے ٹپہ خانہ میں ڈالدی ہو۔

(۲) بلحاظ دفعہ ۱۰۱ قانون معاہدہ سرکار عالی [illegible] مال مرسل الیہ کے تصرف میں آجانے کے بعد اثنائے راہ میں نہیں رہتا بس یا بہدی شرط مرسل الیہ کو مال حوالہ کردینے کے بعد ریلوی کمپنی یا کسی شخص کو یہ حق باقی نہیں رہتا کہ وہ مال مذکور کو اثناء راہ میں روک سکے خواہ وہ حدود ریلوی میں موجود ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۱۶) صفحہ ۵۰ کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) کسی ایسے مال کے متعلق جس کی حوالگی اندرون حدود سرکار برٹش حیدرآباد عمل میں آئی ہو کسی جرم کی تحقیقات کا اختیار ناظم فوجداری بلدہ کو حاصل نہیں ہے۔

(۴) بلحاظ دفعہ ۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی و دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ایسے جرائم کی تحقیقات جس کا ارتکاب بیرون ملک سرکار عالی ہوا ہو اندرون ملک سرکار عالی جائز ہے بشرطیکہ مرتکب رعایائے سرکار عالی ہو اور حسب دفعہ ۱۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار سے اجازت حاصل کی گئی ہو۔

باجلاس عالیجناب راؤبہادر جی کشنا چاری صاحب بی۔اے بی ایل مشیر قانونی
و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔اے و عالیجناب مولوی
سید محمد غلام یحییٰ صاحب اراکان

جیٹھمل وغیرہ — ملزمان — مرافعہ گزاران

بنام

سرکار عالی بذریعہ کالوا ونکٹا ماسسٹ — مرافعہ علیہ

حوالگی۔ حوالگی مال۔ یکمل حوالگی مال۔ ریلوی رسید کے ڈاک میں ڈالنے سے حوالگی مال کا مکمل ہوجانا۔ اثنائے راہ۔ مال کو اثنائے راہ میں روکنے کا حق۔ حق ریلوی کمپنی نسبت روکنے مال بعد حوالگی باضابطہ۔ حوالگی باضابطہ کے بعد ریلوی کو اور روبا ... بھی مال کے روکنے کا حق باقی نہ رہنا۔ اختیار سماعت۔ اختیار سماعت ناظم فوجداری بلدہ۔ جرم متعلق مال حوالہ شدہ اندرون حدود ریلوی۔ تحقیقات جرائم رعایائے سرکار عالی بیرون ممالک محروسہ۔ لزوم اجازت سرکار قبل تحقیقات دفعہ۔ تحقیقات جرم دغا۔ مقام حوالگی پر جرم دغا کا مکمل ہوجانا۔ تحقیقات یکجائی۔ معاملہ واحد۔ مفہوم معاملہ واحد۔ عدم جواز تحقیقات یکجائی بلا اثبات غرض مشترک و تسلسل افعال۔ بدبالغی۔ بدبالغی باطل کنندہ کارروائی تحقیقات جرم ناقابل دست اندازی۔ عدم جواز تحقیقات جرم غیر قابل دست اندازی ہمراہ تحقیقات جرم قابل دست اندازی۔ نیت۔ نیت مجرمانہ۔ رپورٹ۔ رپورٹ ابتدائی مستغیث۔ رپورٹ ابتدائی مستغیث کے پیش ہونے کی ضرورت۔ شہادت

مرافعہ ناراضی تجویز مولوی محمد محی الدین خاں صاحب میر مجلس و نواب نظامت جنگ بہادر اراکان جلسہ تنقیح عدالت العالیہ مورخہ ۲ خورداد ۱۳۲۵ف مشعر اسکے راگھولو اور دوارکاداس بری کئے جائیں۔ جیٹھمل ... ایک ایک سال بامشقت مقید رہیں اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ ادا کریں بصورت عدم ادائی جرمانہ اور چھ ماہ قید بامشقت رہیں جواہر لعل ایک سال تک بامشقت قید رہے۔

مال منگوایا اور اوس کو فروخت کر ڈالا اور اسکی قیمت کی ادائی میں
ایسی ہنڈی دی کہ جسکی رقم وصول نہ ہوئی اور دوکان مذکور کو بند کر کے
اسباب دوسری جگہ وصول رقم مستغیث کو مفقود کر دیا اور بند کرنے دوکان کا
اور دوکان قائم کرنے سے انکار کر دیا اسلئے امور بالا میں جرم
دفعات ۴۲۰ و ۴۲۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان ۱۳۲۲ ف
کوئی ثابت ہوتا ہے۔

(۲) مجموعہ دفعہ ۸ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان ۱۳۲۲ ف مجوزہ
مدراس کے احکام اس صورت میں بھی متعلق ہوتے ہیں جبکہ جدید
الحاق کے احکام جرم سرزد ہوا گو وہ مقیم ممالک محروسہ سرکار عالی۔
(۳) جو کہ ملزمین اور دیگر ممالک محروسہ سرکار عالی کاروبار کرتے تھے
اور انھوں نے رسید اعلیٰ سرشتہ ہونے سے انکار نہیں کیا ہے اور
بروئے دفعہ ۲۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اس عدالت کو
بھی اختیار سماعت حاصل ہے جس کے حدود میں وہ مال بیچا گیا
میں آئے اور بلدہ میں سے حدود عدالت فوجداری بلدہ میں ہے اسکی
فرمائش کی اور ہنڈی لکھی اور اونکو بلوسے رسید وصول ہوئی
اور مال منتقل کیا اور روپیہ دینے سے انکار کیا لہٰذا سماعت عدالت
فوجداری بلدہ کو اختیار سماعت حاصل ہونا متصور ہوگا

منجانب جیٹھمل مرافعہ مولوی محمد اصغر صاحب کونسل - مرہٹہ کے وکیل یہ الزام
یہ ہے کہ اس نے مستغیث سے مال منگوایا اور روپیہ ادا کرنے کی ...
نیت نہ تھی اور اس نے فرضی ہنڈی لکھی جسکی رقم وصول نہیں ہوئی
اور اس طرح سے اس نے دغا کی - مولجمد یہ یہ الزام ہے کہ وہ جیٹھمل
کا شریک تھا - اور جواہر لعل یہ ہیں کہ اس سے منا منتقلی دوکان پر ...
مالک کے دستخط کئے حالانکہ وہ مالک نہ تھا - ہماری بحث یہ ہے کہ

مال وغیرہ
نام
سرکار عالی

(۵) جرم دغا جو انگی مال ہونے ہی پر مکمل ہو جاتا ہے اسلئے مرتکبین کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ناطہ بعد کے ارتکاب الزام لگایا گیا ہے لیکن اگر یہ کہا جائے تو بھی ایسی حالت میں جبکہ مال بیرون ملک سرکار عالی حوالہ کیا گیا تھا بسبب دفعہ ۸۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اندرون ملک سرکار عالی کوئی تحقیقات اسوجہ سے جائز نہیں ہے کہ نتیجہ جرم دغا یعنے مصیبت کا رقمی نقصان اندرون ملک سرکار عالی ظہور پذیر ہوا۔

(۶) الفاظ "ایک ہی معاملہ" موضوعہ دفعہ ۲۳۴ ضابطہ فوجداری سرکار عالی سے مراد ایسے واقعات ہیں جو مسلسل بہ تکمیل غرض مشترکہ وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ پس جبکہ غرض مشترکہ ثابت ہو تو ایسی تحقیقات خلاف قانون اور ابتداء ہی سے کالعدم ہے اور ایسی بے ضابطگی سے دفعہ ۴۵۵ ضابطہ فوجداری کے احکام متعلق نہیں ہوسکتے۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۵۲ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۶ کا حوالہ دیا گیا۔

(۷) جرم قابل دست اندازی کی تحقیقات کے دوران میں کسی جرم ناقابل دست اندازی کا ارتکاب ظاہر ہو تو اس کی تحقیقات علیحدہ ہونی چاہیئے۔

(۸) محض اسوجہ سے کہ کسی ہنڈوی کا روپیہ وصول نہیں ہوا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بوقت تحریر نویسندہ کی نیت مجرمانہ تھی۔

(۹) ہر مقدمہ میں ارتکاب جرم کی پہلی رپورٹ کا پیش ہونا ضروری ہے۔

(۱۰) شہادت استغاثہ کے نقص کو بیانات ملزم سے رفع نہیں کیا جاسکتا ہے۔

عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب کی مختلف الرائے
ملزمین کا اپنے تئیں بیوپاری اور مالک دوکان ظاہر کرکے مستغیث سے

میثو علی وغیرہ
بنام
سرکار عالی

مراد یہ ہے کہ چونکہ مال مسروقہ بطور سرقہ حیدرآباد میں ملزم کے قبضہ میں آیا اس لئے نتیجہ حیدرآباد میں بطور بدنیتی ہوا متصور ہوگا اور اسلئے عدالت فوجداری بلدہ تحقیقات کرسکتی ہے۔ لیکن لفظ نتیجہ جو دفعہ ۱۸۲ سے مراد وہ نتیجہ ہے جو جرم کا جز و اعظم ہو یا جس کی وجہ سے جرم مکمل ہوتا ہو محض اسوجہ سے کہ کسی جرم کے متعلق کوئی مال کسی جگہ چلا گیا اس جرم کی تحقیقات اس جگہ جائز نہیں ہوجاتی۔ ملاحظہ ہو الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۱ و الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ و الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۷۸۴ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۰۵
دوسری بحث یہ ہے کہ مقدمہ ہذا میں لڑکیوں اور زیورات کا انتقال بمقام سرائم و جالنہ اور سعل یعنی کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ان کی تحقیقات یکجائی نہیں ہوسکتی اور خلاف قانون ہے۔ ہر ملزم کی تحقیقات علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئے تھی۔ ملاحظہ ہو مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۷ و مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۵ء صفحہ ۵۰۴ جرم جعل کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جعلی دستاویز ہونی ضرور تھی اور اس مقدمہ میں کوئی جعلی دستاویز نہیں ہے کسی دستاویز کے جعلی ہونے کے لئے یہ ضرور ہے کہ جس شخص کی جانب سے دستاویز بنائی جائے اسکا وجود ہو اور اسکی بلا اجازت دستاویز بنائی گئی ہو۔ محض فرضی نام سے دستاویز بنائے جانے سے اس کو جعلی نہیں کہا جاسکتا۔ ملاحظہ ہو مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۲ پس جعل ثابت نہیں ہے اور جب جعل کا ارتکاب ہی ثابت نہیں ہے تو اسکی اعانت کا الزام کسی طرح قائم نہیں رہ سکتا۔
مخالف سوچند بالوگیا پرشاد صاحب وکیل۔ جو الزامات میرے مؤکل پر لگائے گئے ہیں وہ ناقابل دست اندازی پولیس ہیں۔ پولیس کو نہ عدالت نے حکم دیا نہ پولیس نے قبل تفتیش کوئی حکم حاصل کیا ایسی حالت میں کیا کارروائی

عدالت فوجداری بلدہ کو اختیار سماعت حاصل نہیں تھا استغاثہ کا بیان یہ
ہے کہ منشی لال اور محمد نہال گئے مدعی کو اطمینان دلایا کہ ایک دوکان
موسومہ بالاجی [illegible] رام سعد آباد میں قائم کی گئی ہے وہ مال
منگائے گی تم مال دو اس کی قیمت کی ادائی کا میں ذمہ دار ہوں
اس طرح دھوکہ دہ کر مال منگایا گیا۔ ہائیکورٹ نے یہ طے کیا ہے کہ دھوکے
کی تکمیل اس وقت ہوئی جبکہ ملزم مال ریلوے اسٹیشن کے حدود کے باہر لایا
اور کہ اندرون حدود ریلوے اسٹیشن مستغیث کو مال روکنے کا اختیار
تھا اور اس طرح عدالت فوجداری بلدہ کو مجاز سماعت تجویز کیا ہے یہ
صحیح نہیں ہے مستغیث کو مال روکنے کا اختیار اوس وقت ہی ختم ہو گیا
جبکہ مال حیدرآباد اسٹیشن پر پہنچ گیا اس کے علاوہ جبکہ مال کی ڈلیوری
لے لی گئی تو خواہ وہ حدود اسٹیشن کے اندر ہو یا باہر مال کی حوالگی مکمل
ہو گئی اور ریلوے اس مال کو روک نہیں سکتی تھی۔ ملاحظہ ہو بمبئی جلد
۱۷۔ صفحہ ۸ [illegible]

پس جبکہ دھوکہ کا اثر اس میں دیا گیا اور مال بھی بذریعہ دھوکہ حدود ریلوے
اسٹیشن میں حاصل کر لیا گیا۔ اور ان ہر دو مقامات پر عدالت فوجداری
بلدہ کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالت
فوجداری بلدہ مجاز سماعت تھی ملاحظہ ہو بمبئی لاء رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۲ مدراس
والہ آباد لاء جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶۷۔

عدالت ابتدائی نے خود کو بروئے دفعہ ۳ تعزیرات سرکار عالی بھی مجاز سماعت
تصور کیا ہے لیکن ایسی حالت میں بلا منظوری سرکار حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ
فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ اور مقدمہ ہذا میں کوئی منظوری حاصل نہیں
کی گئی ہے دفعہ ۱۸۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے تحقیقات جرم
وہاں بھی ہو سکتی ہے جہاں نتیجہ عمل ظہور میں آئے اور عدالت ماتحت نے

[illegible] جواہر لعل بنام سرکار عالی

مینا [illegible] ثبوت کرتا ہو مولوی محمد ملزم اور [illegible] [illegible] [illegible]
حالانکہ [illegible] [illegible] ایسا نہیں کیا [illegible] کہ [illegible]
جواہر لعل نے میرے روبرو ... کیے علاوہ ازیں مارنے کہتا ہے کہ شادی
ہوئی ہے۔ مسری اس کو چوڑی بنا تا ہے وہ سنار ہے مسری کے قبضہ
میں ہے۔ کوئی شخص گیتی نام آکر کہتا ہے کہ میرے نام کے غلط طور پر
وصول ہوئے ہیں۔ پھر جواہر لعل کا الزام کس طرح قائم رہ سکتا ہے جس کی
کوئی شہادت نہیں ہے۔

مولوی محمد علی صاحب وکیل سرکار پولیس کو دفعہ کے سلسلہ میں جواہر لعل کا جرم
معلوم ہوا۔ اور جواہر لعل ملزم کو اسی کی علامت میں سمجھ کر پولیس حوالہ
کر دیا گیا۔

راؤ بہادر جی کرشنا چاری صاحب۔ کیا اس طرح ناقابل دست اندازی
مقدمہ کو پولیس حوالہ کر سکتی ہے۔ آپ اسکی تائید میں کوئی قانون
بتا سکتے ہیں۔

وکیل سرکار۔ میں کوئی قانون تو پیش نہ کر سکا مگر گواہ اول ایک
امر کی شہادت دیتا ہے کہ علی محمد ہمارے سامنے لکھا گیا لیکن وہ بیان
نہیں بیان کیا ہے اگرچہ جی لال نے اپنے سامنے دستخط کیا جانا بیان
کیا ہے۔ لیکن اس نے ہائیکورٹ سے انکار نہیں کیا ہے اسکے علاوہ جواہر لعل
کے خلاف مولوی محمد ملزم کا بیان ہے۔

راؤ بہادر جی کرشنا چاری صاحب مولوی محمد ملزم کا بیان کس قانون اور
دفعہ کی رو سے خلاف جواہر لعل استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وکیل سرکار۔ دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ میں طے ہوا ہے کہ جب
ایک ملزم نے اقبال کیا ہو تو دوسرے ملزم کے خلاف وہ استعمال
ہو سکتا ہے۔

۱۰ دسمبر ۴۳ پارہ بالا

خلاف قانون اور بے ضابطہ ہے اور رجوع ہونی چاہیے۔ مسمی ...

عدالت نے فرضی دوکان قائم کرنے کا الزام عاید کیا ہے حالانکہ

دوکان حقیقتاً قائم تھی مال بکتا تھا دوکان کے نمبر کا حصہ بھی ہے ۲۰ دوکان

فرضی کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ بھی الزام ہے کہ رقم کی جعلی ہنڈی دی گئی

حالانکہ ہنڈی اس سے پہلے کئی مرتبہ دی گئی تھی۔ محض ایک مرتبہ

روپیہ وصول نہ ہونے سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہنڈی اس

نیت سے لکھی گئی تھی کہ اس کا روپیہ وصول نہ ہوگا۔ ہنڈی لکھنے کے

لیے یہ ضرور نہیں ہے کہ جس کے نام ہنڈی لکھی جائے اسکے پاس ڈیپازٹ

کا روپیہ موجود ہو اور خود مستغیث نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے

کہ ہنڈی آئی یا آتی ہیں مال ہمارا۔ میرے موکل کے خلاف

جعل کی اعانت کا بھی الزام ہے مگر کوئی ایسا واقعہ ثابت نہیں کیا گیا

کہ جس سے اسکی شرکت ثابت ہوتی ہو۔

غائب جواہر لعل، نظر ثانی کیشو راؤ صاحب وکیل نے موکل پر جعل کا

الزام ہے اس کے خلاف پولیس کے پاس کوئی استغاثہ نہ تھا پولیس نے

خلاف قانون تحقیق کی اسکو کوئی اختیار تفتیش نہ تھا۔ جعل کی جو شہادت

پیش ہوئی ہے اس میں سے کسی گواہ نے یہ نہیں کہا کہ جواہر لعل نے اس

کے سامنے دستخط بنائے۔ اس کے بعد پولیس نے دو ماہرین پیش کئے

وہ جواہر لعل کے دستخط پہچاننے والے گواہ (ماہرفن) کو پیش کیا جاتے

ہیں۔ لیکن ماہر فن کی حیثیت سے جو گواہ مسمی چنی لال پیش ہوا وہ ماہر فن

نہیں تھا۔ اس نے یہ گواہی دی کہ میں نے جواہر لعل کو لفظ "ا" اور "لا"

لکھتے دیکھا تھا اگر یہ دو لفظ نہ ہوتے تو دستخط نہ پہچان سکتا حالانکہ

دستاویز پر دستخط محض گنپتی رام کے ہیں جن میں الفاظ "ا" و "لا" موجود

نہیں ہیں یہ گواہ سراسر جھوٹا ہے۔ ہائیکورٹ نے لکھا ہے کہ جواہر لعل کا

جیٹھ مل وغیرہ
بنام
سرکار عالی

دیا گیا بر بنائے رائے صاحب بہادر مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب و مولوی محمد عبد القیوم صاحب بہادر ناظران۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار۔

راؤ بہادر جی کستنا چاری صاحب مشیر قانونی و رائے بال مکند صاحب کی متفق الرائے سے مجلس عالیہ عدالت نے تین اشخاص کے مقابلہ میں جرم ثابت قرار دے کر حکم سزا صادر کیا ہے اور ان تینوں نے علاحدہ علاحدہ مرافعہ کیا ہے

جیٹھ مل و محمد لحمد مرافعان پر دغا اور اعانت جعلسازی کا جرم ثابت قرار دیا گیا ہے۔ اور جواہر لعل مرافع پر جرم جعلسازی۔ جیٹھ مل و محمد لحمد ہر ایک کو ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے اور جواہر لعل کو ایک سال قید بامشقت کی۔

جن واقعات کی بنا پر ان تینوں ملزمین کے مقابلہ میں نیز دو اور ملزمین سے جنہیں مجلس عالیہ عدالت نے بری کر دیا ہے کارروائی شروع ہوئی حسب ذیل ہیں۔

جیٹھ مل مرافع سے جو ایک دکان موسومہ سیتارام جیٹھ مل کا کاروباری شریک تھا اور اس دکان کے دوسرے شریک سیتارام کی جس کا روپیہ اس میں لگا ہوا تھا صریح ہدایت کے خلاف روپیہ اپنے صرف میں لگایا جس کی وجہ سے دکان کے بہی کھاتہ میں سیتارام نے وہ روپیہ جیٹھ مل کے نام لکھ لیا جس سے سیتارام نے اس کاروبار کو دکان کا کاروبار نہ قرار دیکر ان رقوم کی بابت جیٹھ مل پر ذاتی ذمہ داری عاید کی بیان کیا جاتا ہے کہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے جیٹھ مل مرافع نے ایک فرضی دکان موسومہ لالہ گنپتی رام قائم کی اور ٹھیٹ سے مقام تعلقہ گنگوتر صوبہ بیدر اس ماہ جنوری ۱۹۱۴ء میں یہ انتظام کیا کہ وہ اس کے پاس مال کے بر بالاجی گنپتی رام کے نام حیدرآباد چانول بھیجا کرے چنانچہ متعدد سے ماہ فروری و ماہ مئی ۱۹۱۴ء میں دو مرتبہ چانول بھیجے۔

ملزمین کا بیان ہے کہ اس کے سوا دو اور کئی مرتبہ چانول بھیجے گئے لیکن ان

پنچھ لال وغیرہ
بنام
سرکار عالی

راؤ بہادر جی کستا چاری وراست یہاں کس لوم سے ادا کیا ہے اور
اسکے علاوہ اور کیا ثبوت دیا ہے۔
وکیل سرکار - اسکے علاوہ اور کوئی شہادت علاوہ دستاویزات کے نہیں ہے۔
مولچند - جو معاملہ کی تکمیل کے وقت حاضر تھا اس نے ایسے کاغذات گواہ
دستخط کئے اور اس طرح سے من امانت کی ہنڈی پنچھ لال کو دیا اور بیان
کیا وہاں مسمات کو اطمینان کرایا کہ مال بیچا جائے اور روپیہ ادا کیا
جائیگا اس طرح پنچھ لال سے دغا کی اور مولچند نے اسکی امانت کی
ہنڈی ۲ مسمات کو بھیجی گئی وہ جعلی تھی کیونکہ روپیہ دینے کی نیت ہی نہ تھی۔
راؤ بہادر جی کستا چاری صاحب - اسکا کیا ثبوت ہے کہ جب ہنڈی
لکھی گئی اس وقت ادائی روپیہ کی نیت نہ تھی۔
وکیل سرکار - نیت کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے البتہ سلسلہ
واقعات سے نیت کا پتہ چلتا ہے پہلے یہ کہ مال منگوایا گیا اور اسی روز
بمبئی کو مال فروخت کر دیا گیا اور روپیہ حاصل کر لیا گیا۔ ہنڈی
کی رقم بھی ادا نہیں ہوئی اور بمبئی کے شخص کے نام ہنڈی لکھی گئی
اس کے پاس ملزمین کا روپیہ بھی نہ تھا۔ یہ امور ایسے ہیں جن سے بدنیتی ظاہر
ہوتی ہے۔ اختیار سماعت کے متعلق عرض یہ ہے کہ جو فعل ملزمین نے
دغا کے ذریعہ سے آغاز کیا تھا۔ اسکا سلسلہ یہاں آکر قائم رکھا اور حقیقی حوالگی
مال کی حیدرآباد میں واقع ہوئی جس سے جرم دغا حیدرآباد میں
کیا گیا اور اس وجہ سے عدالت فوجداری بلدہ کو اختیار سماعت حاصل
تھا اس کے متعلق ہائیکورٹ کے فیصلہ میں بہت تفصیل سے بحث فرمائی
گئی ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔
واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔
منجانب مرافعان مولوی محمد اصغر صاحب کونسل و پنڈت کیشو راؤ صاحب

مسٹھورل وغیرہ بنام سرکار عالی

دکھ [illegible] ایک دو کا مال [illegible] کی مرادی اس کی [illegible] سے مراقعان
ہو [illegible] کمپنی سر مرافعہ [illegible] کر نے کی خاص اجازت کی درخواست [illegible] کی [illegible]
دیا [illegible] ان [illegible] ۱۹ الکلام [illegible] کی [illegible]
[illegible] باقی ہے ہم [illegible] سرکار عالی اور مرافعہ [illegible] وکلا کی [illegible]
چیف [illegible] مرافعہ [illegible] قانونی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کہ [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کا اختیار [illegible]
[illegible] فوجداری سرکار عالی [illegible] کا [illegible] اور [illegible]
کا [illegible] سے متعلق [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے متعلق [illegible]
کی کوئی شہادت نہیں ہے ان جملہ [illegible] سلسلہ وار غور کرینگے۔

اول اظہار [illegible] کے متعلق۔

استغاثہ کی جانب سے تسلیم کیا گیا ہے اور فاضل جج ان [illegible]
قرار دیا ہے کہ [illegible] مال حوالہ کرنے کی [illegible]
[illegible] استغاثہ کی جانب سے [illegible] کی گئی ہے کہ [illegible]
[illegible] مال مجسٹریٹ کی [illegible] حوالہ کیا گیا۔ اس [illegible] کی [illegible]
کا [illegible] اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ [illegible] مرافعان کو مال [illegible]
کا حوالہ کیا تو صرف یہ امر تصفیہ طلب رہ جاتا ہے کہ مال کس مقام پر حوالہ کیا گیا۔
[illegible] ہے کہ [illegible] مال [illegible] نام سے روانہ کیا [illegible] اول سے
ریلوے رسید [illegible] لکھی [illegible] مرافع کے پاس [illegible]
[illegible] کے [illegible] اس کی بنا پر مرافعان کی جانب سے بحث کی گئی ہے
کہ قانون کی نظر میں مال کی حوالگی [illegible] ہوگئی جب ریلوے رسید [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور اس [illegible]
ہماری رائے میں یہ بحث قابل لحاظ ہے لیکن اگر فرض بھی کیا جائے [illegible]

[illegible] بنام سرکار عالی

بارے [illegible] سیٹھ [illegible] کی [illegible] ماہ [illegible]
سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک [illegible] پہنچے کہ [illegible] کیا گیا اور [illegible] اسکے
کہ [illegible] کی تحصیل ہو سکے تلفا [illegible] کے پاس سیٹھ [illegible] کی [illegible] پہنچی کہ [illegible]
[illegible] پہلے اور [illegible] جائیں اسکی [illegible] لیکن ریل
[illegible] الزام [illegible] کی [illegible] علیحدہ [illegible]
گئے اسی اثنا میں [illegible] کی [illegible] کی۔ اور [illegible] گئیں الزام کہا ہے کہ
[illegible] کی [illegible] الزام [illegible] کر [illegible] گئی۔

[illegible] اس [illegible] کی [illegible] بیچی کا لنگر [illegible]
[illegible] کی [illegible] انکار کیا [illegible]
[illegible] الزام [illegible] وصول [illegible] کام
[illegible] اثنا میں [illegible] معلوم ہوا کہ دکان کا دیوالہ نکل گیا ہے اس [illegible]
[illegible] پیش کیا ہے ان واقعات [illegible] الزام [illegible] اور [illegible] بیان کیا گیا
[illegible] مرافعان [illegible] کسی طرح اس [illegible]
[illegible] یہ الزام ثابت کیا گیا ہے۔

جرم [illegible] کی اعانت کے متعلق [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ [illegible]
پہلے [illegible] حیدرآباد [illegible] وصول ہو [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] اور [illegible] مرافعان
[illegible] کی دکان ایک [illegible] کے ذریعہ سے [illegible] اس کے نام
[illegible] کو جواہر لعل مرافع نے [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]
[illegible] قرار دیکر [illegible] مرافع کو [illegible] اور
[illegible] کا اور [illegible] مرافع کو [illegible] اور [illegible] کی اعانت اور شہادت تلف کرنیکا
اور جواہر لعل مرافع کو [illegible] اور شہادت تلف کرنے کی اعانت کا مجرم قرار دیا
مجلس عالیہ عدالت نے [illegible] مرافعان [illegible] کو شہادت تلف کرنے
اور [illegible] اعانت کے جرم سے بری کیا اور بقیہ جرائم کی بابت تینوں مرافعان کو مجرم قرار

[illegible]
سرکار عالی

کسی اور طور پر نہ آتا ہو مگر اس کے کہ مرسلہ کے قبضہ میں ہو بالکل مفرور
صادر کیا ہوا ہو۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جب کوئی مال مرسل الیہ کے قبضہ میں آجاتا ہے تو
وہ اس اراضی عین کے (؟) ہوتا اور قانون میں قبضہ کے لاء اور سپرد ہونے کا فرق
قائم نہیں کیا گیا ہے۔ ہمارے روبرو اس غیر معمولی بیان کی تائید میں کوئی نظیر
پیش نہیں ہوئی ہے کہ جب مال اون شرائط کی پابندی کیساتھ حوالہ کر دیا جائے
جن کے موافق ریلوے کسی مال لے جاتی ہے تو ریلوے کمپنی یا مستحق
کو مال اٹھانے سے روکنے کا حق اس بنا پر حاصل ہوگا کہ وہ ریلوے اسٹیشن
کے احاطہ کے اندر موجود ہے برخلاف اس کے نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۲۱ صفحہ ۵۰ سے اسکی تردید ہوتی ہے۔ گو ہم طلبہ متنقضہ کے واضح مضمون کی
رائے کی پیروی نہ کرتے ہیں لیکن ہم برقرار رکھتے ہیں کہ جب مال
مرسل الیہ کے حوالہ کر دیا جائے تو مرسل یا برندہ مال کو کوئی حق اوس مال پر
باقی نہیں رہتا۔ اور حوالگی اوسی وقت مکمل ہو گئی جب مال مرافعہ گزار کے
مشتری کے حوالہ کیا گیا یہ مسلم ہے کہ ایسی حوالگی ریلوے اسٹیشن کی حدود کے
اندر ہوئی اور اس سبب سے بنا بر مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا تھا کہ مجسٹریٹ کو
اختیارات حاصل ہیں وہ باقی نہیں رہتے۔ اس امر کے متعلق کہ مجسٹریٹ کو اختیارات
حاصل ہیں مجسٹریٹ کے روبرو دو اور وجوہ بھی پیش کئے گئے تھے۔ لیکن اون
رائے کی مد نظر تو مجلس عالیہ عدالت سے متذکرہ صدر امر کے متعلق قائم کی تھی
اون پر مجلس عالیہ عدالت نے غور نہیں کیا۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ مجموعہ تعزیرات
ممالک محروسہ سرکار عالی کی دفعہ (۲) اور مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کی دفعہ
کے لحاظ سے گو جرم کا ارتکاب بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی کیا گیا ہو۔
لیکن اوس کی تحقیقات اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی ہو سکتی ہے تاوقتیکہ
ایسا ہو سکتا ہے بشرطیکہ ملزم رعیت سرکار عالی ہو۔ اسقدر [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] جو اشیا [illegible] اسٹیشن [illegible] اندر [illegible]

[illegible] اندر رہا [illegible] [illegible]

[illegible] اسٹیشن [illegible] پہونچ گیا [illegible]

[illegible] ریلوے اسٹیشن کے احاطے کے اندر اور باہر [illegible]

[illegible] حاصل ہو [illegible]

[illegible] [illegible]

اوس کو لیجانا مقصود ہو اور اس طرح مال کو جانچی مقامات [illegible] کو [illegible]

[illegible] کا [illegible] اختیار [illegible] مجلس عالیہ [illegible] کے فیصلہ میں

بھی لکھا گیا ہے کہ [illegible] مقدمہ کے واقعات [illegible] متعلق [illegible]

ہماری رائے میں اس سے حالت تبدیل نہیں ہوتی ہے کہ [illegible] اثنائے راہ میں

روکے کے حق میں دست [illegible] کا قانوناً استعمال [illegible] اثنائے راہ کے

لحاظ سے کوئی موقع نہیں ہے۔ قانون [illegible] سرکار عالی [illegible]

کی دفعہ ۱۱ میں حکم ہے کہ۔

مال اثنائے راہ میں اوس وقت تک متصور ہوگا جبتک کہ بردہ [illegible] کے

پاس ہو یا مشتری کے پاس جاتے ہوئے اثنائے راہ میں کسی مقام پر رکھا ہوا ہو

اور جو مشتری کے نعقیدیا مشتری کے واسطے کسی شخص کے قبضہ میں

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی

[illegible] ہے کہ [illegible] ناظم
فوجداری بلدہ کو [illegible] کا اختیار نہیں تہا
[illegible] ہے کہ اسکا
[illegible] جرائم اور فریقین کا [illegible] ہوا ہے [illegible] کہ گو مرافعان
[illegible] معاملہ میں علیحدہ علیحدہ جرائم کی فرد جرم لگائی گئی تہی۔ [illegible] ادنکی [illegible]
[illegible] کئے گئے بلکہ تنقیحات کی گئی ہے۔ لیکن مجلس عالیہ عدالت کے
فیصلہ [illegible] کی رو سے شہادت [illegible] کرنے کے جرم سے مرافعان اور دو اور
[illegible] سے مقابلہ [illegible] ادسی جرم کا الزام عائد کیا گیا تہا۔ ادس الزام سے بری
کئے گئے ہیں حالت کسقدر تبدیل ہوگئی ہے [illegible] ادس کے یہ کہنا ممکن ہے کہ
علیحدہ جرائم کے ارتکاب [illegible] ثابت نہیں ہوتا ہے جیسا کہ خود مجلس عالیہ
عدالت کے فیصلہ سے واضح ہوتا ہے جہاں تک ہم مجلس عالیہ عدالت کے فیصلہ
کو سمجھ سکتے ہیں اسمیں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جرم دغا اور جعلسازی علیحدہ علیحدہ
جرائم ہیں اور معمولاً ادن کی تنقیحات علیحدہ علیحدہ ہونی چاہیئے لیکن اسمقدمہ کے
خاص حالات کے لحاظ سے وہ معاملہ جس کے اثنا میں ادنکا ارتکاب ہوا ہے ایک ہی
تہا اور اس لئے مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کی دفعہ ۲۳۴ کے احکام متعلق ہیں۔
وہ خاص حالات کیا تھے اسکے فیصلہ میں صراحت نہیں کیگئی ہے اور لائق وکیل سرکار
بھی مشکل سے کوئی ایسے واقعات یا حالات نہیں بتا سکتے ہیں جن کے لحاظ سے
بطور مناسب یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ وہ معاملہ جس کے اثنا میں ان جرائم کا ارتکاب
ہوا۔ ایک ہی تہا اس دفعہ میں الفاظ "ایک ہی معاملہ" استعمال کئے گئے ہیں اور
ادن کی تعبیر برٹش انڈیا کے ہائیکورٹوں کے متعدد فیصلہ جات میں کی گئی ہے
لیکن ہمارے اغراض کے لیے ادس تعبیر کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔ جو انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۲ میں کی گئی ہے کیونکہ اس مقدمہ میں بہت تفصیل سے
غور کیا گیا ہے۔ اور ادس میں سابقہ فیصلہ جات کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اسمقدمہ میں

احکام سرکار عالی

کوئی ثبوت [illegible] سرکار عالی [illegible]
اس [illegible] سرکار عالی کی دفعہ ۱۹۱ کے احکام نظر
انداز کردیے گئے ہیں [illegible] احکام [illegible]
کوئی تحریرات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] استدلال کیا جاتا ہے
[illegible] جو تشریح [illegible] کی گئی تھی وہ [illegible]
سرکار عالی کی دفعہ ۱۰۲ اے میں [illegible] ثبت کیا گیا ہے کہ جو ملزم کے فعل کا نتیجہ
[illegible] ظہور میں آیا [illegible] کو اختیار [illegible] حاصل تھا مگر اس
امر کے متعلق [illegible] ہے کہ [illegible] کا الزام ہو [illegible] کے متعلق یہ کہا
جا سکتا ہے کہ [illegible] کسی فعل کے [illegible] سے وقوع میں آیا ہو اگر کسی نتیجہ کے جو اس
فعل سے ظہور میں آیا ہو کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہے جیسا کہ دفعہ ۱۰۲ اے
کی رو سے ضروری ہے کیونکہ جرم دغا اسی وقت مکمل ہو جاتا ہے جب دغا کی بنا
پر مال حوالہ کیا جائے۔ اس بحث کی تائید میں کوئی نظیر پیش نہیں کی گئی ہے لیکن
اگر اس بحث کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ امر قابل لحاظ ہے کہ لفظ نتیجہ
کے معنی کے متعلق برٹش انڈیا کے ہائی کورٹس میں اختلاف ہے۔ ایک طرف
یہ رائے ہے کہ یہ لفظ صرف ایسے نتائج سے متعلق ہے جو جرم کے اجزا ہوں
اور دوسری طرف یہ رائے ہے کہ اس میں ایسے نتائج بھی داخل ہیں جو بیرونی
ہوں۔ جیسے کہ اس مقدمہ میں ظہور میں آئے جو [illegible] لاہور رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹
صفحہ ۱۱۱ پر شائع ہوا ہے ان دونوں میں سے کوئی بھی رائے صحیح ہو اس مقدمہ
میں ملزم کے فعل سے جو نتیجہ ظہور میں آیا وہ سٹیٹ کا رقمی نقصان ہے۔ اور
یہ نقصان [illegible] میں ہوا کیونکہ رقم کا وہاں بھیجنا ضروری تھا۔ نظیر متذکرہ صدر
میں یہی قرار دیا گیا اور اس لیے یہ بحث بھی تسلیم کیے جانے کے قابل نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعتبار سے غور کیا ہے۔ اور یہ قرار دیا ہے [illegible] کہ جلیسہ [illegible]
بھی ان جرائم کا ارتکاب ایک ہی سلسلہ [illegible] نہیں ہوا۔ اور [illegible]
مقابلہ میں ان کی تحقیقات علیحدہ ہونی چاہیئے تھی۔ ہماری [illegible] رائے ہے کہ [illegible]
ایک ہی [illegible] تھی [illegible] سرکار عالی کی [illegible]
احکام متعلق ہو سکیں بلکہ نظیر [illegible] انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ - صفحہ ۱۱۲ کے
لحاظ سے بھی تحقیقات شروع ہی سے کالعدم تھی۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے
جعلسازی کی بابت کسی شخص کی جانب سے استغاثہ نہیں ہوا تھا۔ اور اگر جرم قابل
دست اندازی کی تفتیش کے دوران میں جرم ناقابل دست اندازی کا حال معلوم
ہوا تھا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اس کی بابت علیحدہ تحقیقات نہ کی جاتی۔

اب ہم مقدمہ کے واقعات پر غور کرتے ہیں۔ استغاثہ کی جانب سے یہ تسلیم
کیا گیا ہے کہ دفعہ کا جرم ان واقعات پر مشتمل ہے کہ ملزمین نے لالہ گنپت رام کے
نام سے ایک فرضی دکان کھولی۔ اور جنوری ۱۹۱۲ء میں [illegible] سے یہ کہا کہ جب

مسٹر جسٹس عبدالرحمٰن نے حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے:

"وہ تمام افعال کہ [illegible] اور [illegible] کا ارتکاب ضروری ہے

اور غرض مشترک [illegible] اور افعال کا [illegible] جہاں ایسی صورتوں میں جن افعال کا سرزد ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ کسی خاص غرض کے پیش رفت میں کئے جاتے ہیں اور وہ

اس غرض کے لیے ضروری ہوں یا ان افعال کا خیال اس افعال کی وجہ سے

ہوا ہو [illegible] غرض [illegible] پیش رفت میں کئے گئے ہوں [illegible] تعلق

ضروری ہے [illegible] محض غرض کا اشتراک کافی نہیں [illegible] افعال کا اشتراک ضروری ہے

[illegible] کہ کوئی فعل کسی خاص غرض سے کیا جائے [illegible]

اس غرض کو [illegible] کیا جائے اور اس کے بعد اس غرض کی تکمیل کے لیے پھر

کارروائی کی جائے [illegible] اس سے ایسا [illegible] غرض [illegible]

بدل جاتی ہے [illegible] جب کوئی شخص [illegible]

[illegible] خاص شخص کے [illegible] کا مرتکب

ہو [illegible] ایسے ہی کہا [illegible] ارتکاب کرے [illegible] صراحت [illegible]

ظاہر افعال ارکان مجلس عالیہ عدالت الفاظ ایک ہی معاملہ کا مندرجہ بالا [illegible]

[illegible] انہوں نے [illegible] قرار دیا [illegible] ارتکاب و [illegible] کی تکمیل

کے لیے نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے [illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible] ارتکاب کا خیال ان حالات کی وجہ سے ہوا جن

[illegible] کا ارتکاب کیا گیا تھا اور اس وجہ سے موجودہ صورت اس شکل میں داخل ہے

[illegible] مسٹر جسٹس عبدالرحمٰن نے صراحت کی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس رائے سے

[illegible] جو مندرجہ بالا فقرہ کی مجلس عالیہ عدالت [illegible] متفق نہیں ہو سکتے

فاضل [illegible] کہا ہے اس کا منشا صرف یہ ہے کہ جن افعال کا تعلق بیان کیا جائے

[illegible] فعل اور [illegible] سازی کا فعل) وہ کسی خاص غرض کے پیش رفت میں کئے

جائیں [illegible] اور وہ اس کے لیے ضروری ہوں یا اگر وہ ضروری نہ ہوں تو ان کا

ھیلا ل دغیرہ
بنام
سرکار عالی

کہا جاتا ہے کہ بہت کوشش کے بعد بھی کوتوالی کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں لگا سکی ہے
جس کا نام گنپتی رام ہو۔ اگر آخری درجہ پر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ اس نام کا کوئی
آدمی کبھی وجود ہی میں نہ تھا اور مرافعان اول و دوم دوکان ہو جانے بالا کی
گنپتی رام کے مالک ہیں تو بھی اس دوکان کو فرضی دوکان کس طرح کہا جا سکتا ہے
ہر روز فرضی نام سے دوکانیں کھولی جاتی ہیں۔ اور یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کوتوالی
نے گنپتی رام کا پتہ لگانے کی بے سود کوشش کیوں کی۔ اور اس کا یہ سلسلہ سے
ایسا نتیجہ کیوں اخذ کیا۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوکان کے بعض جعلی سامنے کو
جن پر گنپتی رام کے دستخط ہیں۔ مرافعان سے منسوب کرنے اور اس طرح ان کی نیت
مجرمانہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ استغاثہ کو اس دوکان
اور اس کی کاروائی کے متعلق ایسے امور بیان کرنے پڑے جو ثابت نہیں
ہو سکتے اور جو ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ ہم نہیں خیال کرتے کہ جن حالات
میں یہ دوکان کھولی گئی یا جا بول کے مطالبہ کے لئے جو آخری چٹھی لکھی گئی
اس تاریخ تک کی کاروائی سے مرافعان کی مجرمانہ نیت کی تائید ہوتی ہے
جہاں تک ہم معلوم کر سکتے ہیں مرافعان کے خلاف سب سے زیادہ سنگین
الزام یہ ہے کہ اس نے ایک ایسی ہنڈی لکھی جس کی رقم بالآخر ادا نہیں ہوئی
محض اس امر سے کہ کسی ہنڈی کی رقم ادا نہیں ہوئی ہے۔ نتیجہ اخذ نہیں کیا
جا سکتا کہ جب وہ لکھی گئی تو دہندہ کی نیت مجرمانہ تھی۔ مجلس عالیہ عدالت
کے فاضل ارکان کی بھی یہی رائے ہے ہنڈی کی رقم کا اس طرح ادا نہ ہونا
کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے اور اس امر سے بھی کہ رقم ادا نہ ہونے کی یہ
وجہ بیان کی گئی تھی کہ نویسندہ کی رقم موسوم الیہ کے پاس موجود نہیں ہے۔
حالت بدل نہیں ہوتی ہے مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۲۴ کی تمثیل میں
جو وکیل سرکار نے پیش کی ہے۔ ایک اہم حد ہے جس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے
ایسی صورت میں موسوم الیہ ایسا شخص ہونا چاہیئے جس کے پاس نویسندہ اتنا

شہادت گواہ [illegible] سرکاری

ادھر ... سے دونوں طرف [illegible] ہوا کہ [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] اقامت کو [illegible] طرح مشغول کیا گیا [illegible]
[illegible] منافقت [illegible]
بالالتزام [illegible] قرار دے [illegible]
کسی دوکان [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] جانوں [illegible]
ہیں کہ ان بیان سے فی الواقع کیا مراد ہے کہ [illegible] رام کی دوکان فرضی
تھی [illegible] کہ اس نام کی ایک دوکان [illegible]
شروع ہوا [illegible]
اور قیاس [illegible] ہے کہ وہ دوکان اپنی دینی رقم ادا کرتی تھی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ
اس دوکان کا [illegible] گرفتار کیا ہے۔ اور یہ امر
قابل لحاظ ہے کہ [illegible] ایک کارروائی کے متعلق کوئی شہادت
پیش نہیں ہوئی ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ وہ فرضی دوکان تھی۔ اس کے علاوہ
اس دوکان کے [illegible] کی وجہ استغاثہ کی جانب سے بیان کی گئی ہے وہ
یہ ہے کہ [illegible] ادا کر سکے جو ان پر ایک دوسرے
دوکان کے [illegible] عاید ہو گئی تھیں۔ اگر استغاثہ کی جانب سے یہ بیان
صحیح باور کیا جاتا تھا اور ظاہرا ایسا ہی ہے کیونکہ یہ بیان خود استغاثہ کی جانب سے
پیش ہوا ہے تو یہ بیان اس الزام کا قطعی جواب ہے کہ دوکان فرضی تھی۔
کیونکہ [illegible] کا عمل اس دوکان کے کھولنے میں اعتراض کے قابل نہیں
معلوم ہوتا ہے بلکہ قابل تعریف ہے۔ ان حالات میں ہم یہ سمجھنے میں قاصر ہیں
کہ اس دوکان کو کس طرح بطور مناسب فرضی کہا جا سکتا ہے [illegible] بحث کے
بعد لایق وکیل سرکار نے ہمارے روبرو بیان کیا کہ اس دوکان کو فرضی اس وجہ سے

[illegible]

مالکان کا ایک [illegible] ڈاکٹر حسن کی
دفعتاً [illegible] نہیں [illegible] جاتا۔ ہم [illegible] مال [illegible] کہ [illegible]
[illegible] طلب کرنے کے [illegible] مراقب [illegible] ادا [illegible] اور [illegible] کے علاوہ
[illegible] گئے ہیں وہ [illegible] اور [illegible] مراقب [illegible] کی [illegible]
پیدا ہوا ہے ایسی حالت میں [illegible] مشکل [illegible]
زیادہ [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] کہ [illegible]
طلب کرنے کے وقت مراقب کی [illegible] تھی [illegible]
کرنے کے قابل [illegible] تھے [illegible] کی ذاتی حالت کا حال [illegible] معلوم ہوتا ہے
اور اگر مراقب نے ہنڈی کی بنا پر اپنی ذمہ داری سے انکار کیا تو اس میں کوئی امر
شرمناک نہیں ہے۔ اگر منیب کا بیان باور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سالہا
میں جو مال بھیجا گیا تھا اس کی بابت [illegible] کی کچھ رقم باقی تھی اور سب سے
زیادہ اہم بات یہ ہے کہ منیب نے کچھ مال اس [illegible] وعدہ کیا تھا ہنڈی
کی رقم کے ادا کرنے سے انکار ہو سکتا تھا۔ دوکان کے بیع کے متعلق ہم نے
زیادہ تفصیل سے جعلسازی کے الزام کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ اس الزام سے
متعلق جو رائے ہم نے قائم کی ہے اس کے لحاظ سے اس واقعہ کو مراقب کی شرمناک
نیت کی تائید میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ قطع نظر اس کے جب اس بات کا لحاظ
رکھا جائے کہ مجلس عالیہ عدالت نے مراقب کو شہادت [illegible] کے الزام
سے بری کیا ہے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دوکان کے بیع سے شرمناک نیت کس طرح
ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس بیع کے متعلق [illegible] جاری ہو رہی ہے
اور اگر اس شرمناک نیت کی تائید میں استدلال کرنا ضروری تھا تو بیع کے متعلق
مزید تحقیقات کی جانی چاہیے تھی۔ مثلاً بیع کی رقم کے ادا [illegible] اس
رقم کا کیا ہوا کیا قیمت مناسب ہوئی تھی۔ کیا [illegible]
ان امور کے متعلق مثل میں کوئی شہادت نہیں ہے اور [illegible] کرنے

[illegible] شام [illegible]

[illegible] اور ان [illegible] کی
گیتی رام کی دوکان [illegible] مجبور [illegible]
مشغول [illegible] کہ ہنڈوی کی رقم ادا نہیں
ہو سکتی۔ [illegible]
قطعی انکار کیا [illegible] کیا گیا اور اونکو
[illegible] دوکان [illegible] کی خبر [illegible]
کرنا [illegible] کی بنا [illegible] واضح ہوتا ہے کہ [illegible] اور تاریخ
میں اس امر کے متعلق [illegible] رہی تھی کہ ہنڈوی [illegible] کی [illegible]
کہہ رہا تھا کہ [illegible] ادا کی [illegible] اور [illegible] کی ادائی کا انتظام
کر لے گا اور [illegible] انکار کر رہا تھا۔ کسی نہ کسی وجہ سے
[illegible] ہنڈوی [illegible] انکار کیا تھا اور اوسکا یہ خیال کہ اوس کے پاس
تھا کہ [illegible] ہوا ہے اوسکو موقع تھا کہ
وہ اوسے سیتا رام کے پاس رکھ دیتا جو [illegible] دوسری دوکان میں شریک ہے
اور اس ہنڈوی کی رقم وصول کر [illegible] سے مدد کی اوس نے خواہش ظاہر کی
تھی۔ اگر وہ [illegible] نہیں کرنا چاہتا تو وہ اوسے [illegible] ساہوکار کے
پاس رکھ سکتا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ اوس نے یہ صحیح طریقہ اختیار نہ کرکے فوراً
[illegible] میں [illegible] کی تھی اور [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے
محرری رپورٹ پیش کی تھی لیکن افسوس ہے کہ وہ رپورٹ اس مقدمہ میں
پیش نہیں کی گئی ہے اور [illegible] رپورٹ سے فریقین کی دماغی حالت کا صحیح پتہ
ملسکتا تھا۔ اور [illegible] معلوم ہو سکتا تھا کہ [illegible] سے اوس وقت کیا بیانات
کئے جب وہ ابتدا میں رجوع عدالت ہوا۔ ہم اس امر پر [illegible] زور دیتے ہیں کہ
ہر مقدمہ میں جرم کے ارتکاب کی پہلی رپورٹ کا پیش کرنا نہایت ضروری
ہے اور ہمیں امید ہے کہ مجسٹریٹ اسکا ملحوظ خاص لحاظ رکھینگے۔

سیٹھ چاند مل بنام سرکار عالی

اس امر کا حق کی مجموعہ تحریرات ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۱۳۴۱ ف) کی دفعہ (۱۴۲) میں صراحت کی گئی ہے کہ کالی ہنڈیا ... رکھا گیا ہے مجلس عالیہ عدالت نے جو واقعات بیان کئے ہیں۔ اگر وہ صحیح ہیں تو ملزم اصلی مجرم ہے اور اس کا بیٹا اور وہ جرم دغا کا اوسی طرح مجرم ہے جس طرح سیٹھ چاند مل ہے۔ لیکن ہمیں اظہار ہے کہ اون کی جعل سازی کے متعلق کوئی شہادت نہیں ہے اور اگر یہ امر ثابت بھی ہو کہ وہ سیٹھ چاند مل کے ساتھ دوکان کا کام کیا اور وہ اوس کے ساتھ پہلے موقع پر تیار کی گئی تھی تو بھی وہ کسی جرم کا مجرم نہیں قرار دیا جا سکتا اس لئے ہم قرار دیتے ہیں کہ وہ اون جرائم کا مجرم ہے جن کا اوس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

اب جعل سازی کے الزام کے متعلق غور کرنا باقی ہے جو اہر لعل مرافع پر اس جرم کا الزام عائد کیا گیا ہے اور اوس کے وکیل کی جانب سے بحث کی گئی ہے کہ اس الزام کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ اس الزام کی تائید میں پہلے تین گواہ یعنی گواہ نمبر ۳ و ۴ و ۵ پیش کئے گئے تھے اور اون سب نے یہ بیان کیا کہ وہ سب اوس وقت موجود تھے۔ جب دستاویز کا مضمون لکھا گیا اور کہ وہ اوس مقام سے اوس پر دستخط ہونے کے قبل چلے گئے۔ ظاہر ایسی شہادت بالکل بیکار ہے اور اگر اس الزام کا دار و مدار انہیں گواہوں پر ہوتا تو الزام قائم نہیں رہ سکتا تھا لیکن یہ بیان کیا گیا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے مقدمہ اس غرض سے ملتوی کرایا گیا کہ کسی تاریخ مابعد پر کسی ماہر کی رائے اس امر کے متعلق پیش کیا جائیگی کہ دستاویز پر دستخط جواہر لعل مرافع کے ہیں۔ تاریخ مابعد پر استغاثہ کی جانب سے حمی لال گواہ پیش ہوا جو ماہر فن تھا لیکن اوس نے اس امر کے متعلق اپنی ذاتی علم سے شہادت دی کہ جواہر لال مرافع نے اوس کی موجودگی میں اوس دستاویز پر دستخط کئے اس گواہ نے پہلے یہ بیان کیا کہ جواہر لال مرافع مارواڑی نہیں لکھ سکتا ہے۔ لیکن جب دستاویز کے معائنہ سے اوس کو معلوم ہوا کہ دستاویز پر دستخط مارواڑی میں ہیں تو اوس نے بیان کیا کہ دستخط جزاً مارواڑی میں ہیں

میٹھو مل وغیرہ بنام سرکار عالی

اور کی تحریرات جو امر مرافع کو دستیاب ہوئی یا اوس کے متعلق جو امر مرافع کو واقفی
ہے حالت تبدیل نہیں ہوئی ہے اس مقام سے کہ واقعات پر کافی غور کیے لیے
ہمیں افسوس ہے کہ ہم مجلس عالیہ عدالت سے اس رائے میں متفق نہیں ہیں
کہ میٹھو مل مرافع کے خلاف جرم ثابت ہے ہمارے علاوہ دوسرا الزام یہ
کہ اوس سے دستاویز مذکور تیار ہوئی اور جعلی بنائی یا بنوائی ہمیں حیرت ہے
کہ فاضل مجسٹریٹ نے اس فرد جرم کو مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کی دفعات
۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴ کی اغراض کے لئے کافی خیال کیا اس سے نہیں معلوم ہوتا کہ ملزم
کے خلاف جعلی دستاویز بنانے کا الزام ہے یا جعلی دستاویز کے بنانے میں
اعانت کرنے کا ہمارے خیال میں وہ اسکا مستحق تھا کہ اس دستاویز کے متعلق
اوس پر جو الزام تھا وہ زیادہ صراحت کے ساتھ بیان کیا جاتا تاہم مجسٹریٹوں کی توجہ
اس امر کی ضرورت کے متعلق منعطف کراتے ہیں کہ فرد جرم
ٹھیک ٹھیک مرتب کیا جانا چاہیئے اگرچہ فرض بھی کیا جائے کہ مجسٹریٹ کا منشا
وہی تھا جو مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا ہے کہ مرافع اول کے خلاف جعلسازی
کی اعانت کا الزام عاید کرنا مقصود تھا تو بھی اسکی کوئی شہادت موجود نہیں ہے
کہ اوس نے جعلسازی کی اعانت کی اگر استغاثہ کے سب گواہوں کو صحیح تسلیم کر لیا
جائے تو بھی استغاثہ کی جانب سے صرف یہ ثابت ہوا ہے کہ مرافع اول اوس وقت
موجود تھا جب دستاویز پر عبارت کا مضمون لکھا گیا یہ اعانت کا جرم ثابت
قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہے اور اسکے علاوہ اور کسی شہادت کا ہمارے
روبرو حوالہ نہیں دیا گیا ہے ان حالات میں ہماری رائے میں یہ الزام ثابت نہیں
قرار دیا جا سکتا۔

مولچند مرافع دوم کے خلاف مقدمہ اور بھی زیادہ کمزور ہے یہ بیان کیا گیا
ہے میٹھو مل مرافع اول کا شریک تھا اور اوس نے اوس حساب کی کارروائی میں حصہ
لیا جس سے الزام زیر بحث کا تعلق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اعانت کے اوس

[illegible]

الامی گنیش رام [illegible] حاکم کی اور ایسا ہی [illegible] گذرگیا [illegible]

[illegible] دکان الامی گنیش رام کو [illegible] دکان الامی

گنیش رام [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اگر مال [illegible] روانہ کیا جائیگا تو [illegible] کی رقم [illegible]

اس تجارت اور دوکان کی [illegible] ہو سکتی ہے کہ [illegible]

جسطرح ملکی ہو مال [illegible] میں [illegible] اور اوس کے متعلق [illegible]

کر گذرے [illegible] اور اسکو [illegible] کا امی کا [illegible]

سرکاری [illegible] اور [illegible]

اسی دوکان پر [illegible] اور [illegible] اتفاقاً سب [illegible] کو بیچ کر [illegible] لیکن [illegible]

اس کے [illegible] ہے کہ صرف [illegible] ان کو وصول ہوئی اور انہوں نے اونکو دوسری

[illegible] منتقل کردیا [illegible] ہولون کے وصول کر لئے گئے۔ اس غیر

معمولی تجارت اور ان جا لو نون کی بڑی مقدار کے منتقل کر دینے کی کوئی خاص وجہ

بدلی جاسکتی۔ اور وہ [illegible] نہیں ہو سکتی کہ ملزمین کو اندیشہ تھا کہ کہیں [illegible]

ان کے [illegible] اور [illegible] پر مطلع ہو کر مال [illegible] رکوا نہ دے۔ جیسا کہ [illegible] ہلون کی [illegible]

کیفیت کر سکا اب اس کے بد قسمت ال کے پاس آیا اور اوس کہا کہ تم سے [illegible] رقم

قیمت کی ہلدی [illegible] رام بخش سے مارواڑی ساہوکار سمی [illegible] کی تھی اس [illegible] سے اوسنے

اوس کی رقم کے دینے سے انکار کیا کہ تمہاری کوئی رقم اوس کے پاس نہ تھی [illegible]

اور [illegible] اگری میں [illegible] ہم [illegible] کہ [illegible] کسی طرح [illegible] لیکن [illegible] سے معلوم ہوا کہ
وہ گواہ سچ نہیں [illegible] اور اگر [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] ہوئی ہے۔ اور [illegible] کا [illegible] کہ [illegible]
کا [illegible] ہو اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] اور [illegible] دستخط [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ظاہرا
اس گواہ [illegible] کیا کہ [illegible] دستخط [illegible]
[illegible] اور اس [illegible]
[illegible] کیا ہے۔ لیکن
[illegible] صرف [illegible] کے دستخط ہیں [illegible] کی
موجودگی کا [illegible] ہے اور اس وجہ سے اس گواہ کا جھوٹا معلوم ہو گیا [illegible]
[illegible] نہیں ہے کہ اس گواہ نے [illegible] ہوئی گواہی دی ہے
اور [illegible] کے جرم کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ہے ہم [illegible] خیال
کرتے ہیں کہ [illegible] کی شہادت سے [illegible] کو [illegible] کے مال سے [illegible] کیا
جا سکتا ہے جیسا کہ اس مقدمہ میں کیا گیا ہے۔

[illegible] نہایت ادب کے ساتھ [illegible] میں یہ استدعا عرض
کرتے ہیں کہ حملہ [illegible] کے متعلق حکم اثبات جرم و سزا [illegible] درج کیا گیا اور [illegible]
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب [illegible]۔ واقعات مقدمہ کا [illegible] ضرورت ذکر [illegible]
مذکورہ بالا ہے جن کا اعادہ [illegible] حاصل ہو گا [illegible] الزام حمل
اور اعانت حمل کے متعلق مجھے الفاظ کا [illegible] ہے مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ [illegible]
کے [illegible] ہے حکم قانون یہ ہے کہ جو کوئی شخص دغا کے ذریعے دھوکہ کھانے والے
شخص کو [illegible] ترغیب دے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی

[illegible] کال [illegible]

کرتے تھے اور جو [illegible] مال منگوایا [illegible]

مقصود تھی اور اس جواب سے کہا جاسکتا ہے تاہم اس رواج اور عمل سے

یہ ظاہر ہے کہ تمدنا اور سرکار [illegible] دوکان [illegible] معمولی [illegible]

اور سربرآوردہ اشخاص کے نام سے دوکانیں اور کمپنیاں اور کارو بار [illegible]

اور وصول کرتے تھے لیکن اوس کے مالی اور [illegible] کا [illegible] معاملات کا اور

معاملات کے ذمہ دار ہوتے اس [illegible] اور [illegible] کی نام

دوکان قایم کرکے اور بیرون ملک سے لوگوں کا مال منگائیں اور قیمت کا مطالبہ

ہر تو [illegible] جو اب دین کہ مال کی تعدی میں ہیں سے اوکا [illegible] اور

کمپنی کی جنگی گیتی جو ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے [illegible] کہ وہ

سال میں ایک دفعہ آتے ہیں اور ان سے واکر ایسی رکھے [illegible] مال تریہ منگائیں

اور اوس کو تریم ڈالیں اور تنقید اور [illegible] ادا ریمٹ کا حوالہ دیوا دیا۔

دین جس سے ظاہر ہے کہ اس دار دنیا میں جو کچھ رقم وصول وحصول کی [illegible]

اور پھر کمال جسارت اور ہٹ دھرمی کہیں کہ دفاتر اور تحریم [illegible]

ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی جواب دہی کو ہم کیوں کر صحیح قبول کریں اور اونکو مقصود اوکا

کہا جاتا ہے کہ ہنڈی مدیت سے اوہوں نے مانگی تھی۔ اور اونے [illegible]

ہنڈی جو ان کی لکھی ہوئی تھی۔ یہ صاحب بھی کہاتے ہیں اون کا اندراج [illegible]

ان کے پاس ہوگی لیکن بجز اس کے کہ یہ اس طرح ہنڈی [illegible] او کر [illegible] ڈالنا

چاہیے تھے اور ان کے ہنڈی مانگنے سے کیا غرض ہوسکتی تھی منفعت سے اس

حق کے کیوں کر امید ہوسکتی تھی۔ خصوصاً جبکہ ان کی یہ حالت ہو کہ انہوں نے

[illegible] سے اوسکا مال کمال افراط سے منگوایا اور مال اور اوکی قیمت اون کا بیشتر حصہ

بیچ ڈالا ہنڈی ایسی لکھی جو [illegible] اور مطالبہ قیمت [illegible] ولیتا دن کا حوالہ دیا

اور پھر بھی وہ اونکو نیک عمل خوش معاملہ اور ایماندار سمجھیں اور ہنڈی اوکو دیدیتا

جنونڈ لال بعوض
نام
سرکار عالی

...یہ بات ہے کہ اوسنے محض سیٹھ ہنڈوی اسکا کہ حس سے کہ اس اسکا روپیہ بہا اعتبار کرلیا ۔ کا ایسا اعتبار تھا کہ ۱۵۰ روپیہ ہنڈوی کا روپیہ بھیجدینا ضرور ہے اسکا مطالبہ کیا ہے کہ ہنڈوی محض حایلیت اور وہ کہ ہنڈوی کے عوض سے کسی طرح جانول مسلسل کرتے ہیں کہ جو اونہوں نے لکھی تھی ۔

ان حالات میں ہمارے نزدیک ایسا ممکن ہے کہ جو سیتا رام کا بہت بڑی رقم کا مدیون ہونا ممکن ہو ایسا ہی نہیں کرسکتا اور یہ مطلق ثابت نہیں ہے کہ ساہو کار دن ۔ ما مواعبدہوں میں اس کا کوئی اسقدر اعتبار یا تھا کہ جس کی بنا پر کوئی ساہوکار عام اس سے کہ اوس کے پاس اسکا روپیہ ہو یا ہو وہ شخص اسکے ساتھ روپیہ دیتا ان کی دوکان بالاجی گنشی رام کے سرمایہ اور کاروبار کی بھی ایسی کوئی حیثیت ثابت نہیں کی گئی کہ جس کے اعتبار پر کوئی ساہوکار نہیں ہزار روپیہ کی ہنڈوی کی رقم دے دیتا ۔ علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دوکان ایسی تھی کہ ایک ہزار روپیہ کے معاوضہ میں بیچ ڈالی گئی ۔ اور اب جبکہ مستغیث طالب قیمت مال ان کے پاس آتا تھا اگرچہ ایک بیسہ بھی ان کو اگر روپیہ دیدینا چاہئے تھا ۔ اور یہ ان کے لئے اسوجہ سے کچھ دشوار نہ تھا کہ ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ انہوں نے مستغیث کے مرسلہ چاول بیچے تھے اگر یہ چاول انہوں نے بطور بیوپاری کے قیمت کے بدل میں بیچ دئے تھے اور محض دلالی اور بیوپاری کی غرض سے مستغیث کے مرسلہ مال کو منتقل نہیں کیا تھا تو یقیناً زر قیمت ان کے پاس ہونا چاہیئے تھا ۔ انہوں نے کیوں مستغیث کو زر قیمت نہیں دیدیا یا اوسکو کوئی اچھا اطمینان نہیں کرادیا جیسا کہ ایک ایک بیوپاری کا عمل ہونا چاہیئے مگر ردکد اور تو یہ تلاقی ہے کہ یہ زر قیمت دینا نہیں چاہتے تھے ۔ ان کی نیت دغا کی تھی یہ مستغیث کا روپیہ ہضم کرنا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے مستغیث کو یہ جواب دیا کہ بالاجی تو ترچناپلی میں ہیں اور گنیش جی سال میں ایک دفعہ آتے ہیں جسکا مطلب یہ تھا کہ بالاجی گنشی رام فرضی نام ہیں جنکا وجود نہیں ہے اس لیے اس کے یہ ذمہ دار نہیں ہیں حالانکہ یہ دوکان بالاجی گنشی رام کے

جھنڈو لال وغیرہ بنام سرکار عالی

دئے تھے یہاں جھنڈو لال نے کارڈ دی) پر تہ لکھا اور (دلیہ) نہ سانی انگریزی
مین لکھا تسلیم کیا ہے۔ دکارڈ دی) مین دوکان بالاجی گنیش رام کا ذکر ہے۔ اور
جانولوں کے خریداری مذکور ہے اور کارڈ دلیہ) مین بٹے شدہ مدتے تین سو
تہیلے جانولوں کے بہیجے کا حکم ہے اور دہمکی بھی تحریر ہے کہ اگر جلدی مال
نہ بہیجا جائے گا تو "ہماری بمبئی کی دوکان پر ہنڈی صحیح نہ کرنے کے متعلق لکھا
جائے گا"۔ اسمین نہ صرف یہ کہ "ہمارے بمبئی کی دوکان" یقیناً فریب دہ ہے انکی
کوئی دوکان بمبئی میں جسپر اونہوں نے ہنڈی لکھی ہو پائی نہیں جاتی اور مدعا علیہم
کی جماعت کے بعد اونہوں نے انکار بحث کر دیا ہے بیان سابقہ دلاحقہ کو ملایئے
تو ان کی دغا بازی اور کذب و منزلدل بیانی ہویدا ہو رہی ہے اور ہم (گواہ) نمبر ۲۱ ([illegible])
کو جھنڈو لال نے کہا ہے کہ مو ٹھید نے ایک سو تہیلے میرے ہاتہ بیچے تھے اوسکے
روپیہ بھی دہ لے گیا۔ دوکان گنیش رام کی مو ٹھید کی ہے دوکان مذکور کی
وہ اس کے ستخط کئے رہین اور مو ٹھید سے اتفاق کیا ہے کہ وہ جھنڈو لال کیساتھ
شامل کیا تہا اور جھنڈو لال سے کہا ہے کہ اوس نے دوکان مذکور قایم نہین کی
گنگو پند رام نے وجو اسکا سوالی ہے) کہا ہے کہ جھنڈو لال نے وہ دوکان قایم
کی تھی۔ اور اوس کے لیے کرایہ کی دوکان لی تھی۔ لہٰذا یہ زادگو داسنے تو اسرہ[illegible]
کا ملازم ہے اوس نے بھی یہی کہا ہے کہ دوکان مذکور جھنڈو لال نے قائم کی تھا
بالسیٹی گواہ سے بھی جو جھنڈو لال کو نوکر تہا یہی کہا ہے اور اوسکو جھنڈو لال نے قایم
کی تھی اور مو ٹھید شریک تہا۔ بدری پاتہ گواہی دی ہے کہ مو ٹھید نے اسکے
ایک مرتبہ ایک سو پیانول کے تہیلے تھے ریل کی رسید اس نے مجھی دی تھی
اور فتح چند گواہ کی شہادت سے ہے کہ ایک ریلوے کی رسید ایک سو تہیلے جانولونکی
جھنڈو لال نے اس کے حق مین منتقل کئے تھے۔
جھنڈو لال ۲۵ اسفندار ۱۳۲۲ف کو گرفتار کیا گیا تہا۔ اور یاد جو دیکہ اوسوقت کو
دوکان بالاجی گنیش رام کے نام کی تھی۔ کیونکہ یہ دوکان ۲۹ اسفندار ۱۳۲۳ف کو

سیٹھ مل وغیرہ
بنام
سرکار عالی

درآں حالیکہ اونہوں نے کوئی قابل اعتماد و قابل اعتبار اطمینان بخش نہیں دلایا
تھا کہ وہ ہنڈوی ان کو دیدینا تو اوس کا روپیہ وصول ہو جاتا۔ اگر مدعا علیہان
نیک نیتی سے یہ اگر ان حالات میں پیمنٹ سے انکار کیا اور ہنڈوی
نہ دی تو کیا بیجا کیا۔ سیتارام کا اونہوں نے حوالہ نہیں دیا تھا اور حالانکہ خود سیتارام
کا بیان ہے کہ نہ اوس کی حیثیت بڑی رقم کے ادا کرنے کی ہے۔ تو کیا امید ہوسکتی تھی۔
مدعا علیہ اور روپیہ کی ذمہ داری کرکے جو کچھ برداشت کرے گا۔ بیرون عدالت
انکا یہ عمل تھا کہ [illegible] سے ان کی [illegible] کوئی [illegible] ہے۔ اور مقدمہ کے بعد یہ
عدالت میں ناخود ہوئے تب بھی اونہوں نے کوئی [illegible] ذمہ داری کا جواب
نہیں دیا کہ اتفاقاً جو بار میں خسارہ آجاتا کسی اور ایسی ہی وجہ سے پیمنٹ کا
مطالبہ [illegible] ادا نہیں کرسکے گو نہ اوس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں آج
نہیں تو چند دنوں میں اوس کو ادا کر دینگے۔ اور اس تاخیر کے لئے وہ ایک نیک
[illegible] بار ہونے کی حیثیت سے نادم ہیں بلکہ جیٹھ مل نے اظہار میں ۱۳۴۲ [illegible]
کو یہ جواب دیا ہے کہ اوس نے سیتارام کا روپیہ ہضم نہیں کیا۔ لالہ جی گنپت رام کے
دوکان اس نے قائم نہیں کی اس دوکان کا اس کو علم نہیں ایک سال پہلے متعینہ
سے اسے لینے مال خریدا تھا بعد وہ وہاں نہیں گیا اور کارڈ حرف ڈی پر اوس نے یہ
لکھا ہے گو اس کے کہنے سے اسے یاد نہیں۔ ہنڈوی اس نے نہیں لکھوائی کارڈ
حرف ڈی پر اگرچہ [illegible] اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور پوچھنے پہ جواب
لکھایا کہ یہ فرضی دوکان جیٹھ مل نے قائم کی تھی میں اوس کا نوکر تھا اس دوکان کا
بہی کھاتہ میرے مکان سے برآمد ہوا ہے۔ مجھکو جیٹھ مل نے رکھنے کو دیا تھا میں
[illegible] ہنڈوی کے تین سادہ فارم پر جیٹھ مل نے یہ کہکر میرے دستخط
لئے تھے کہ شاید میرے عدم موجودگی میں کچھ کام پڑے منجملہ ان تین دستخطی
فارم کے یہ ایک ہے میں نے کوئی بستہ چانول کا نہیں منگوایا۔ سو بستے چانول
کے جس کا نمبر یاد نہیں جیٹھ مل مالک کے دبے سے ہیں [illegible] رام ناتھ کی دوکان پر

[illegible] سرکار عالی

اور شخص سے مردان علاقہ فروخت شدہ سرکار عالی کیا ہے اور اسکی نسبت ممالک محروسہ
سرکار عالی میں تصفیہ ہوا ہو یا ہو اس ملزمین کی طرف سے کہا گیا ہے کہ انکار رعیت اعلیحضرت
مدظلہ العالی ہونا ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملزمین رعیت اعلیحضرت
مدظلہ العالی ہونے سے انکار نہیں کیا اور وہ بلکہ بالخصوص اور رواجاً اور مسلماً مملکت
اعلیحضرت مدظلہ العالی میں سالہا سال سے رہتے اور کاروبار کرتے اور متوطن ہو تے
ہیں تو انکار سوائے دلیل بدنیتی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر ملزمین رعیت اعلیحضرت
مدظلہ العالی ہونے سے انکار کریں بھی تو اس سے بڑھکر رعیت اونکی
نہیں ہو سکتی قطع نظر اس کے حدود ارضی اختیار عدالت فوجداری ملک سرکار عالی
کی پیمائش کی ہوئی ہے ہنڈوی لکھی نہیں اون کو ریاست رسیدیں وصول ہوئیں
ہیں اونھوں نے اون کو منتقل کیا۔ ہیں روپیہ دینے سے انکار کیا اور جرم عدالت
فوجداری سرکار عالی میں اختیار سماعت کے لئے یہ حکم ہے کہ حدود ارضی کے
اندر وہ فعل وقوع میں آئے یا وہ نتیجہ ظہور میں آیا ہو۔ پس اگر نتیجہ یہاں وقوع پذیر
نہ بھی ہوا ہو تو یہ افعال تو ضرور یہیں ہوئے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ واضعان
قانون نے ایسے مدراس سے تحفظ کے لیے وقوع فعل یا ظہور نتیجہ دونوں میں سے
کسی ایک حالت میں بھی اعتبار سماعت قرار دیا ہے بموجب دفعات ۱۱ و ۱۲ قانون
معاہدہ سرکار عالی مال روکنے کی بحث ہے۔ لیکن قبل حصول مال ان ملزمین نے حدود
حدود ارضی عدالت ابتدائی میں منتقل کردیا تو جرم ان تک ان ملزمین کا تعلق تمام
جرم نہیں وقوع پذیر ہونا متصور ہوگا۔ روک رکھنے کا اصرار یا عدم اعتبار رکھنا
قابل لحاظ نہ رہا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۵ کا ملزمین کی طرف سے حوالہ
گیا ہے مگر ہم کو کوئی نظیر اس صفحہ پر اس جلد کے اس مقدمہ کے متعلق نہیں معلوم ہوتی
جلد مذکور کے صفحہ ۴۹ سے ایک نظیر شروع ہوکر صفحہ ۸۷ پر ختم ہوتی ہے وہ موجب
دہرم شاستر تقسیم جائداد کے متعلق دیوانی کا مقدمہ ہے البتہ انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۰ پر ایک حاکم کا فیصلہ ایک مقدمہ دیوانی کا ہے جو صورت حال مقدمہ

[illegible] نام [illegible]

دایم کی [illegible] [illegible] اس [illegible] جھوٹ [illegible] ظاہر کر اکی
اس نام کی ایک دوکان [illegible] کو [illegible] کی گئی اور [illegible]
کا [illegible] مال [illegible] [illegible] اور [illegible]
کو دوکان [illegible] گئی [illegible] نام کی [illegible] کر دی [illegible] یہ غرض تھی کہ
[illegible] رقم [illegible] محروم رہے [illegible] دوکان [illegible] کے [illegible] قائم ہوئی
تھی [illegible] طرح اور اس [illegible] [illegible] اور
[illegible] دغا [illegible] اور [illegible] تحریرات [illegible]
[illegible]
ایسے [illegible] اور ایک [illegible] ہوئی دوکان کا [illegible] ظاہر کر کے [illegible]
[illegible] کو [illegible] ڈالا [illegible] اور [illegible] دوکان کو [illegible]
[illegible] کر [illegible]
[illegible] ایسا [illegible] وصول نہیں کر سکتا [illegible] اور [illegible] مال [illegible] اور دوکان کے
نام [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] ہو جاتا ہے [illegible] دغا [illegible] تو [illegible]
[illegible] دغا کی [illegible] دفعہ ۴۱۵ [illegible] ایک [illegible]
[illegible] پاس [illegible] اور [illegible]
[illegible] گا [illegible] کہ وہ [illegible] مذکور
اوسکو [illegible] اور [illegible] مقصود [illegible] ہوگا [illegible]
[illegible]

ان [illegible] [illegible] کا [illegible]
کیا ہے مگر موجب دفعہ [illegible] تحریرات ممالک محروسہ سرکار عالی [illegible] [illegible]
قانون مذکور کے احکام اون صورتوں سے بھی متعلق ہوں کہ جبکہ کوئی ملازم یا رعیت
اعلیحضرت مدظلہ العالی بیرون ممالک سرکار عالی کوئی جرم کرے [illegible] کسی

سیٹھ مل وغیرہ
بنام
سرکار عالی

سے کا حد درا مکان سے۔ لیکن اوسکا فائدہ اصولاً ملزم ہی کو ملنا چاہیئے اگر اسکا مطلب نیک نیتی ثابت ہو تو میری رائے مین وہ ازالۂ حرم دغا کا مجرم ہوگا۔

اس قدر تدقیق اور تحقیق کے بعد صرف اخذ نتیجہ باقی رہ جاتا ہے۔ اوسکے لیئے میں ذکر کرتا ہون کہ مجلس عالیہ عدالت نے سیٹھ مل اور موتی چند کی نسبت الزام حکم دغا و دغابازی کے متعلق ایک ایک سال قید بامشقت ہی اور دیگر ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی ہے۔ لیکن میں اونکو صرف جرم دغا کا مجرم پاتا ہون اسلیئے سزائے مجوزہ مجلس عالیہ عدالت مین بعد مناسب تخفیف ہونی چاہیئے۔

مین ابتدائے ۵ مراسلہ ارسال ۱۳۲۵ف لغایت ۱۱ امرداد ۱۳۲۵ف سیٹھ مل نے ایکماہ دس یوم اور بطور مجرم سزا یافتہ اور چھ ماہ ستائیس یوم بطور ملزم زیر حراست باقدسوں اور موتی چند نے آٹھ مہینہ .. یوم بطور مجرم سزا یافتہ جیل مین بسر کی ہے اور وہ اپنے کاروبار واکتساب معیشت و التزام کاروبار تجارت اور بیوپار سے ممنوع رہے ہیں اور نقصان اوٹھایا ہے اور مزید برآن زر مصارف عدالت بھی عدالت ابتدائی مین اور پیروی مرافعہ مجلس عالیہ عدالت اور جوڈیشل کمیٹی مین لگی ہوئے ہیں ان کے لیئے میری رائے بغرض عبرت کافی سزا ہے پس تا حد سزائے قید اوسی پر اکتفا کرنی چاہیئے۔ البتہ سزائے جرمانہ بھی چونکہ بموجب دفعہ (۴۰۸) تعزیرات ممالک محروسہ لازم ہے وہ حسب تجویز مجلس عالیہ عدالت بحال رہنی چاہیئے۔

پس مین بکمال ادب بپیشگاہ فیض پناہ ظل اللہ خداوند نعمت اعلیحضرت مدظلہ العالی مین عرض پرداز ہون کہ

الف۔ سیٹھ مل و موتی چند کے مرافعہ تربیماً اس طرح مسطور فرمائے جائیں کہ جسقدر زمانہ مین حسب صراحت بالا وہ حوالات جیل مین بسر کی ہے وہ تا حد سزائے قید کافی تصور فرما کے مزید سزائے قید بامشقت منسوخ فرمائی جائے اور سزائے جرمانہ مجوزہ مجلس عالیہ عدالت بحال رکھی جائے اور بصورت عدم ادائے جرمانہ حکم فرمایا جائے کہ اور چھ چھ مہینے قید بامشقت مین وہ اور رکھے جائیں۔

عثمان علی خان
بنام
سرکار عالی

[illegible] متعلق معلوم ہوتا ہے حصول آن وقوع فعل جرم کے لحاظ سے انڈین لا رپورٹ
جلد ۲۳ مدراس صفحہ ۵۰۲ سے بھی ملزمین کے طرف سے استدلال کیا گیا ہے جسکا
حاصل یہ ہے کہ متعدد افعال کو ایک ہی معاملہ کے اجزا قرار دئے گئے تھے جبکہ
[illegible] کہ غرض مشترک تھی اور تسلسل افعال کا تھا۔ یہاں ظاہر ہے کہ قیمت مال
کا [illegible] ملزمین کے ان تمام افعال سے حاصل غرض تھی جس کا ہم نے اوپر
ذکر کیا ہے اور بلحاظ تواریخ افعال تسلسل میں فرق رہا ہی تھا لیکن یہ کچھ مفید
ملزمین نہیں ہے کیونکہ ان سب افعال سے تکمیل غرض مذکور کی منشاء رکھتی اور
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ میں اول تو صرف نتیجہ کا لحاظ ہوا ہے اور واقعات
کی نظر سے وقوع عمل ہی کا تصور نہیں منظور تھا۔

دغا اہم جرم ہے۔ اگر ملزمین کی ایسی ثبات بحث قبول کی جائے تو سخت
دقت ہوگی اس زمانہ میں بذریعہ خطوط اور تار نہ صرف برٹش انڈیا سے بلکہ یورپ اور
دوسرے اقطاع عالم سے مال منگوایا اور بھیجا جاتا ہے اور بعض ممالک سے بعض
جرائم میں تحویل ممکن ہے اور بعض سے بالکل نہیں اور بموجب قانون تحویل نشان
دہی [illegible] سخت دقت ہوگی۔ بد اعمال جرائم دغا کے اس طرح مرتکب ہونگے
اور سزا سے بھی محفوظ رہینگے تو اس عام خلائق اور بیوپار اور تجارت پر کیسا برا اثر پڑیگا
جسکا حفظ عدالت کے اہم فرائض میں سے ہے اور قانون تعبیر ہمیشہ مفید عافیت
و آسایش عامہ ہونی چاہیئے نہ ایسے کہ جو ادمیں مخل اور بدنیت افراد کی ارتکاب
جرائم پر سبب جرات ہو۔ انتقال بیچا کی بحث کے نسبت بہ لحاظ حالات مقدمہ ہماری
رائے ہے کہ دوکان بالاجی گنیش رام کا انتقال بھی جرم دغا کے اجزاء میں سے تھا۔
اس لئے یہ کوئی امر جداگانہ نہ تھا اور اس وجہ سے ہم جرم جعل یا اعانت کا الزام کسی پر
عاید کرنا صحیح نہیں سمجھتا۔ جواہر لعل کا دوکان بالاجی گنیش رام کے انتقال سے
بہت قریب کا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روئداد موجودہ مثل سے ہم تحویل مطمئن
نہیں ہوتے کہ وہ [illegible] اور موکیند کے عمل اور نیت دغا سے پورا مطلع تھا کہ

سنگارا سام اسرا

ولہ۔ م اسکا پابند ہے اور اس لئے یہی شہادت صفائی کا موقع نہیں دیا جا سکتا

ا۔ عالیجاہ مولوی سید محمد غلام حیدر صاحب رکن۔ رکن عدالت رد مجموع اور ملاد

العدالت مطلقہ ہوا ہارو ہے۔

نگرانخواہان غیر حاضر

طرفثانی غیر حاضر

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن مسل ملاحظہ ہوئی۔ عذرات نگرانی میں سے دو اس رجہ قابل غور ہیں۔ اول عذر یہ کہ عدالت ابتدائی نے باوجود خواہش ملزمین مستغیث کے بیان پر جرح کرنے کی اجازت نہیں دی ملزمین ایک وارنٹ کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں اسلئے کہ جس جرم کا الزام ان پر عاید کیا گیا ہے اوسکی سزا ایک سال ہے دفعہ ۲۱۵ ضابطہ قابل دفعہ ۲۱۵ ضابطہ فوجداری کی روسے ملزم کو ہر شہادت پر جواب کے علاوہ پیش کی گئی ہو جرح کرنے کا حق حاصل ہے اور اس دفعہ کا منشا بالکل صاف ہے۔ بمقدمہ رائے نام امپرر آف انڈیا کلکتہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مستغیث پر جرح کا حق ملزم کو حاصل ہے جس طرح کا جواب القانون منشا سے دیا ہے اوسکا منشا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارنٹ کی تعمیل راضی نامہ مقدمات میں ملزم کا یہ حق ساقط ہو جاتا ہے مجسٹریٹ عدالت ابتدائی کا استدلال علمی طور صحیح نہیں معلوم ہوتا۔

دوسرا عذر یہ ہے کہ چونکہ نگرانی خواہ کے وکیل نے بیان دیا کہ صفائی میں کوئی ضرورت نہیں ہے مجسٹریٹ نے یہ سمجھ کر کہ یہ خود ملزمین نگرانی خواہ کا بیان انکاری ہے صفائی کا موقع نہیں دیا ہے۔ لہذا اون کو اب صفائی کا موقع ملنا چاہئے یہ عذر بالکل ناقابل التفات ہے مجسٹریٹ نے ملزمین کی حاضری میں اونکے وکیل سے شہادت صفائی کے متعلق سوال کیا جسکا جواب ملزمین کے روبرو اونکے وکیل نے نفی میں دیا۔ اور اس تحریر پر وکیل ملزمین کے علاوہ خود ملزمین نگرانی خواہ کے دستخط ثبت ہیں۔

پس یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ یہ جواب ملزمین کا نہیں ہے۔ البتہ بلحاظ عذر اول ہم نگرانی منظور کرتے ہیں مستغیث پر جرح کا موقع ملزمین کو دیا جائے۔ اور نامنظوری

شہادت استغاثہ کا مرکز نظر رہنا اور ... کہ ... تجویز ... جواز ...
عالیہ ... مسوخ فرمائی جائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

مستقیم

باجلاس عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب بی اے ایم اے۔ ایل ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان۔

مقدمہ نمبر ۲۹۹ تا ۳۰۲ سنہ ۱۳۳۶ ف

پنگا ایاو ولد راماپا وغیرہ　　نگرانیخواہان

نام

امرپا ولد ایہ پا　　طرفثانی

فیصلہ ۱۷ اسفندار سنہ ۱۳۳۶ ف

بعد جرح مکرر حق ملزم نسبت جرح مکرر۔ جرح مکرر بیان مستغیث۔ اظہار مستغیث بعد ملزم کو جرح مکرر کا حق حاصل ہونا۔ انکار۔ انکار وکیل ملزم نسبت نفی شہادت صفائی گواہان ملزم۔ اعادی ملزم بہ انکار وکیل خود۔ ملزم کو اجازت پیشی شہادت صفائی بعد انکار وکیل ملزم۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۵۱

تجویز ہوئی کہ (۱) مرد شدہ دفعہ ۲۱۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ملزم کو ہر شہادت جو اس کے خلاف پیش کی گئی ہو جرح کرنے کا حق حاصل ہے اور چونکہ مستغیث کا اظہار بطور شہادت مستعمل ہو سکتے ہیں لیا جاتا ہے اسلیے اسپر بھی جرح مکرر کا موقع ملزم کو ملنا چاہیے۔

(۲) جبکہ وکیل ملزم سے موجودگی ملزم شہادت صفائی پیش کرنے سے انکار کیا

نگرانی بنارا ضی تجویز مولوی سید ولی الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری سمستان گرگٹہ مورخہ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف

صادر ہوا کہ ہر ایک ملزم سے (۱۰۰) جرمانہ لیا جائے بعدم ادائی ... قید ماسقت ...

فوجداری کی کارروائی میں صرف مستغیث کا اظہار لیا گیا ہے اور کوئی حکم اسکا
نہیں ہے کہ مستغیث یا ملزم کو سوالات جرح کا موقع دیا جائے گا اور نہ
شہادت کے طور پر استعمال ہوگا۔ لیکن فریق مخالف کو اس پر جرح کا موقع ملنا لازم
ہے۔ کیونکہ مستغیث کے اظہار کا قلمبند کرنا دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری کی کارروائی میں
لکھا ہے اور اس کے بعد ملزم سے استفسار وغیرہ کا حکم ہے اور گواہان شہادت
کے قلمبند کرنے کے بعد حکم ہے دفعات مذکورہ علیحدہ علیحدہ ہیں اور بلحاظ ترتیب اوقات
کی جداجدا ہیں۔ اسکا استدلال یہ ہے کہ مستغیث پر نہ جرح کا ملزم کو حق ہے اور نہ
جرح کرسکتا ہے۔ بےشک یہ طریقہ کارروائی اسطرح معلوم ہوتا ہے اور اس سے مستنبط
ہوتا ہے۔ لیکن اس کا عمل درآمد اس کے خلاف ہے مستغیث بلکہ ہر کارروائی میں
ہی ملزم کو جرح کا موقع دیا جاتا ہے اور جو عملدرآمد کہ نہ ممنوع ہو اور نہ
خلاف انصاف و مصلحت ہو اوس کا ترک ہماری رائے میں ناروا ہے
دوسرے یہ بھی طے ہوا ہے کہ مقدمات قابل ادخال ہے کہ جرائم میں مستغیث کی
حیثیت گواہ کی ہوتی ہے اور اوس کے اس حیثیت سے کہ اسی وجہ سے کہ اوسکا
اظہار لکھا جاتا اور حلف دیا جاتا ہے نہیں ہے جس میں کہ شہادت کے قلمبند کا حکم ہے
انکار نہیں ہوسکتا کہ مستغیث کا اظہار صرف اس غرض سے نہیں
لیا جاتا ہے کہ واقعات متعلق استغاثہ ظاہر اور معلوم ہوجائیں۔ اگر یہ ہی
ہوتا تو چونکہ تحریری استغاثہ یا حالات پیش ہوتے ہیں اوس سے پوری ہوسکتی
تھی مستغیث کا اظہار لکھنا تحصیل حاصل تھا اور اظہار واقعات ہی اگر مقصود ہوتا
تو کیا ضرور تھا کہ اوس کو حلف دیا جائے۔ باوجود تحریری استغاثہ اور حالات
کے پیش ہونے کے بھی مستغیث کا اظہار لیا جاتا ہے اور اوس کو حلف دیا
جانا اس کی صاف دلیل ہے کہ عدالت کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مستغیث کے
اظہار کو بھی بطور ایک شہادت کے استعمال کرے۔
اگر یہ کہا جائے کہ حلف کی ضرورت تو اس وجہ سے تھی کہ لوگ جھوٹی اور شریر ... کی

اس مقدمہ میں ملزم کے بعد جو جرح کے متعلق کی جو کارروائی [illegible] دفعہ [illegible]
میں آئی ہے اس ہم ساقط کرتے ہیں۔ اس کی [illegible]
اشلہ میں شریک کیا جائے۔

مولوی سید محمد غلام حیدر صاحب رکن۔ [illegible] اس مقدمہ میں [illegible]
کو سٹیٹمنٹ مرکز [illegible] اور معاملی کا موقع نہیں دیا گیا [illegible]
مقدمہ میں جس جرم تذکرہ دفعہ ۲۱۲ [illegible] مجموعہ سرکار عالی کا ہے
جس کی سزا ایک سال تک ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ مقدمہ قابل ادراک
وارنٹ گرفتاری ہے۔ ضابطہ فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی میں طریقہ کارروائی
کے بابت یہ حکم ہے کہ جب ملزم حاضر عدالت کیا جائے تو اس کے مواجہہ میں
مستغیث کا اگر کوئی ہو اظہار لیا جائے گا اور اس کے بعد مرکوزہ واقعات کے
بنا پر اس پر الزام لگایا جاتا ہے سمجھا کر دریافت کیا جائے گا کہ وہ کچھ اس
کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔ اگر وہ اقبال کرے تو وہ قلم بند کیا جائے گا۔ اور اگر
مقدمہ قابل اجرائی [illegible] اس کے اقبال کے مطابق تجویز کر دی جائے گی
اور بصورت عدم اقبال یا یہ کہ مقدمہ قابل اجرائی حکم [illegible] ہو تو عدالت شہادت
بتائید الزام طلب کرے گی۔ اور بعد اگر [illegible] قابل [illegible] ثبوت کرے جرم ثابت
کی جائے تو وہ فرد قرارداد [illegible] کی جائے گی ورنہ ملزم خارج کر دیا جائے گا [illegible]
کے صورت میں ملزم کا بیان جو سمجھا کے جواب لیا جائے گا۔ اور بصورت
اقبال خود ناظم عدالت تجویز کرے گا اگر جرم قابل تجویز عدالت مذکور ہوگا
تو تجویز کے متعلق کارروائی کرے گا۔ اور بصورت انکار ملزم سے پوچھا جائیگا
کہ وہ گواہان تائید الزام میں سے کسی پر بھی جرح کرنا چاہتا ہے یا
نہیں اگر وہ اس کی خواہش کرے گا تو شہود الزام اس کے خواہش کے موافق
حاضر کیے جائیں گے۔

اس طریقہ کارروائی کے لحاظ سے یہ سوال ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۱۱ ضابطہ

حکم ہوا کہ

نگرانی حسب اسنادات بالا مسطورہ اور تجویز زیر نگرانی مورخہ ۱۱/۱۷ [illegible] بحال رکھا گیا
ملزم کو سزائے [illegible] مجرم مکرر کا موقع دے سکتے اور [illegible] حسب منشاء [illegible] تجویز فرمائیں ایک
ایک نقل اس کی بطور فیصلہ شامل مثل نمبر ۴۰۱م-۴۰۲م-۴۰۳م سنہ ۱۳۲۲ف کیا جائے۔

نگرانی فوجداری

ماشعہ

باجلاس عالیجناب راے بال مکند صاحب بی۔ اے۔ و عالی جناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

سلسلہ ۲
نمبر مقدمہ ۲۱
منفصلہ
۲۲ ستمبر

گنگی سٹی چین بسپا — نگرانی خواہ

بنام

آکلہ ایرناد وغیرہ — طرفثانیان

معاوضہ۔ حکم ادائی معاوضہ استغاثہ ایذارسانی۔ حکم ادائی معاوضہ بعد تجویز رہائی اثر
علیحدہ حکم ادائی معاوضہ۔ سلسلہ تجویز رہائی۔ بوقت تجویز رہائی علیحدہ حکم ادائی معاوضہ کا
جدید تجویز رہائی متصور ہوتا متصالگی۔ پیدا لگی جس سے کارروائی کا التزام نہیں ہوتی
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۵۰۴-۵۲۰۔

تجویز ہوئی کہ گو دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں حکم کہ
کردہ جو صدر حکم ادائی معاوضہ استغاثہ ایذارسانی یا مراد [illegible] کی تجویزیں

نگرانی بربنائے تحریک مولوی مسعود علی صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک دربارہ استغاثہ (۱۵۵) مورخہ
۲۲ تیر ۱۳۲۶ف بابت تیغ تجویز ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع محبوب نگر مورخہ ۲۲ تیر ۱۳۲۵ف بشرائیکہ استغاثہ
[illegible] خارج کرکے [illegible] مستغیث ملزم نمبر [illegible] اکل [illegible] اور بقیہ پانچ اشخاص کو کوئی کس [illegible] بجرم دفعہ
تحت دفعہ ۲۰ ضابطہ فوجداری دلائی جائے بصورت عدم ادائی رقم مستغیث ایک ہفتہ قید سادہ میں رکھا جائے۔

[illegible]

سے استغاثہ دائر کریں - اور اون کو قطع نظر دفعہ ضابطہ کے ایسے
بھی رہتے ہیں کہ جو مقدمہ استغاثہ کی صورت میں دائر ہو خود ملزم اور اخود ہو جائیں گے
اور یہ صحیح ہے لیکن یہ غرض تو اس طرح بھی حاصل ہو سکتی ہے کہ مثل مقدمہ
در اصل سے عرضی دعوے کے استغاثہ تحریری ہے کی تصدیق حلفی لازم کر دی
جاتی تا جب استغاثہ پیش ہوتا - اون کے بعد مستغیث سے تصدیق حلفاً
کرائی جاتی جیسا کہ فعل ظلمی ملزمین ہوا بھی کرتا ہے اظہار لکھنے کی ضرورت تو بجز
اس کے کہ مستغیث کا اظہار بھی شہادت ہو اور کچھ نہیں ہو سکتی ہے -

(۲) اس کے سوا جرح مکرر کے غرض و غایت پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو وہ
یہ معلوم ہوتی ہے کہ قبل ترتیب فرد جرم ملزم معین طور پر یہ نہیں معلوم کر سکتے
ہیں کہ اوس پر کیا الزام ہے اور کس جرم کا وہ مجرم ہے - اور اس لیے ترتیب فرد جرم
کے قبل جو جرح ملزم کرتا ہے وہ اس جرم کے خصوصیات اور اون معین واقعات
کے متعلق سے نہیں ہوتی کہ جن سے وہ جرم یا الزام بنتا ہے جو ملزم پر عاید ہوتا ہے
اس لیے واضعان قانون نے ملزم کے فایدہ کے لیے فرد جرم کے ترتیب کے بعد
جرح مکرر کا موقع دینا ملزم کو ضرور سمجھا ہے - اور یہ ضرورت اس درجہ کے سمجھی
ہے کہ عدالت کو حکم دیا ہے کہ وہ ملزم سے اس کے نسبت اوس کی خواہش
دریافت کرے - اور ہم اس کے قبل یہ کہہ آئے ہیں کہ مستغیث کا اظہار اس
غرض سے لیا جاتا ہے کہ وہ بطور ایک شہادت کے دیا ہے گو اوہ مخالف ہی کی
شہادت سمجھی جاوے) استعمال ہو تو ہم کوئی فارق نہیں پاتے کہ اور گواہان
الزام ہو تو ملزم کیا حق جرح مکرر ہے مگر مستغیث پر نہیں - پس ہماری رائے
میں ملزم کو حق تھا کہ مستغیث پر بھی جرح مکرر کرے -

امر ثانی یہ ہے کہ ملزم کو صفائی کے پیش کرنے کا موقع نہیں ملا - لیکن وہ
اس وجہ سے قابل قبول نہیں ہے اوس کے وکیل نے اوس کی موجودگی میں شہادت
صفائی کے پیش کرنے سے انکار کیا ہے - جس کی اوس پر پابندی ہے - پس

[illegible]

تھی۔ لیکن [illegible] نظیر [illegible] بحوالہ [illegible]

ادائی معاوضہ فوراً [illegible] اسی [illegible] ادائی [illegible]

سکے میں [illegible] گیا تھا [illegible] الہ آباد جلد [illegible] میں بھی حکم ادائی معاوضہ

حکم رہائی کے [illegible] وجہ سے [illegible] صادر [illegible] قرار دیا گیا

ہماری رائے میں [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]

میں حکم ادائی معاوضہ [illegible]

جیسا کہ [illegible] کارروائی

[illegible] کارروائی [illegible]

ہو جاتی [illegible] مقدمہ [illegible]

کے جو کہ اس مقدمہ میں [illegible] مجسٹریٹ نے حکم رہائی

کے ساتھ وجہ اظہار ادائی معاوضہ [illegible] کا جواب فوراً لیا

اور فوراً حکم ادائی معاوضہ صادر کیا۔ [illegible] کیا گیا کہ حکم ادائی معاوضہ علاوہ

حکم رہائی تھا۔ مقدمہ [illegible] الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۲ [illegible]

جلد ۱۵ صفحہ [illegible] الہ آباد ویکلی نوٹس [illegible] صفحہ (۲۱۳) حسب [illegible] اظہار

[illegible] نام [illegible]

درج کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] حکم ادائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نوٹس
[illegible] کی تعمیل کی گئی۔

[illegible] نگرانی خواہ [illegible] مولوی محمد [illegible] وکلا [illegible]
[illegible] نگرانی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] حکم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلسلہ کارروائی میں حکم [illegible]
[illegible] کارروائی کے لحاظ سے اور طریقہ کارروائی
[illegible] جواب
لیا ہے اور جواب [illegible] کے بعد [illegible] حکم ادائی معاوضہ دیا ہے گو حکم [illegible] پہلے
لکھا گیا ہے اور دوسرے حاکم کی دستخط ہوئی ہے اور حکم معاوضہ [illegible] دیا گیا ہے۔ لیکن یہ
[illegible] کارروائی ایک ہی [illegible] میں ایک ہی سلسلہ کارروائی میں [illegible] اجلاس
میں ہوئی ہے۔ [illegible] حکم ہے کہ [illegible] حکم معاوضہ
حکم [illegible] کی تجویز میں درج کئے جانے چاہئیں لیکن ہماری رائے میں

حسن سیا
آکا

اس ایک اپیل فوجداری نگرانی سے وقت یہ بات ہے عدالت ہائے ماتحت کو عموماً اسکا
خیال رکھنا چاہئے کہ ہر حکم اور تجویز اور کارروائی کی تاریخ اوس کے ساتھ لکھدیا کریں
ہر حال مقدمہ میں فرد کارروائی ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء کو ختم ہو گئی ہے۔ مگر اوسکی تاریخ
کا فیصلہ اور کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے خلاف نگرانی خواہ کا ہمارے سامنے
کوئی ادعا نہیں ہے بس ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ایک ساتھ ہی [illegible]
اور کارروائی بلافصل اور تاریخ ہوئی معاوضہ دلا نیکی کارروائی اور تحریر ہوئی ہے۔
ایک اعتراض یہ ہے کہ [illegible] ۲۵۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی [illegible] کے فیصلہ
رہائی کے صدور کے بعد معاوضہ کی کارروائی اور تجویز کی جانی اور [illegible]
وکلی لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ کی جانی ہے [illegible] ضابطہ فوجداری [illegible]
ملزم کے رہا کرنے کی تجویز میں وارد ہوئے ہیں۔ اور تجویز رہائی [illegible]
استحقاق معاوضہ تو فیصلہ میں ہی [illegible] ہے۔ [illegible] کا [illegible] اور
جواب [illegible] نہیں ہے لیکن اگر یہ کچھ ہو بھی
تو صرف ایک بے ضابطگی ہوگی جس کی وجہ سے [illegible] اہم نہیں ہے وکلی لا رپورٹ
جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ میں [illegible] انڈین لا رپورٹ کلکتہ ۸ [illegible] یہ تحریر کی گئی ہے
کہ معاوضہ دلا نیکا حکم مع تجویز رہائی ہونا چاہئے۔ [illegible]
اطمینان طریقے سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس میں تجویز رہائی اور [illegible] حکم [illegible]
بعینہٖ اس طرح ہوا تھا جیسا کہ اس مقدمہ میں ہوا ہے جو اسوقت ہمارے سامنے ہے
اور یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ حکم معاوضہ اور تجویز رہائی بلافصل اور ایک تاریخ
میں ہوئی تھی یہ نظیر [illegible] انڈین لا رپورٹ کلکتہ ۲۸ صفحہ ۳ [illegible] جس میں تجویز
رہائی ۳ ستمبر ۱۹۱۲ء کی اور حکم معاوضہ [illegible] کو کیا گیا [illegible] کا فیصلہ ہوا تھا
اس سے پیشتر وکلی لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ [illegible] انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳
صفحہ [illegible] اور فی الحقیقت [illegible]
جیسا کہ نگرانی خواہ کے لایق وکیل نے [illegible] کہ تجویز رہائی میں [illegible] معاوضہ دیا [illegible]

جو داخل ہونے کو رہائی کا استحقاق تھا ۔ لیکن حکم ادائی معاوضہ کا صادر کیا گیا ۔ تجویز کیا گیا ہے کہ اوس وقت کاروائی میں وہ ہوئی ہے کہ تجویز رہائی اور تجویز ادائی معاوضہ ایک ہی کارروائی ہو جاتی تھی ۔

ہماری رائے میں زمانہ آخر الذکر میں جو رائے قائم کی گئی ہے وہ مطابق انصاف و منشاء قانون کے ہے اور اوسی کو ہم مناسب سمجھتے ہیں ۔ اور اس مقدمہ میں جو حکم کہ ادائی معاوضہ کا مجسٹریٹ نے دیا ہے وہ خلاف قانون نہیں ہے ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور ۔

مولوی محمد غلام جبار صاحب رکن ۔ فریق ثانی نے پیا نہ حاضر ہے اور نہ اوس پر سمن کی تعمیل اوس کے پتہ نہ ملنے کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ مگر چونکہ ہم اوس کے خلاف کوئی تجویز کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اس لیے اوس کے انتظار کی ضرورت نہیں سمجھتے ۔ مولوی مرزا ساجد بیگ صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ محبوب نگر نے ایک مقدمہ کو ساعت خارج کر دیا کہ دو استغاثہ بعدم صلیت خارج ملزمین رہا تحت دفعہ ۲۰۳ ہوں اس امر کے مستحق ہیں کہ مستغیث سے اونکو معاوضہ دلایا جائے ۔ لہذا مستغیث سے جواب لیا جائے ۔ اس کے بعد دستخط کی اور فریقین کی دستخطیں اوس کے بعد اوسی کے نیچے میں مستغیث سے سوال کیا ۔ اور جواب لیا ۔ اور تجویز کی کہ استغاثہ مستغیث سے ایذا رسانی ثابت ہو چکا ہے مستغیث جواب دہی کے لیے حاضر ہے ۔ ملزمین بلا وجہ زمانہ دراز تک پریشان کئے گئے ہیں ۔ لہذا حکم ہوا کہ مستغیث سے ملزم نمبر ۱ کل پیرا کو عہ اور بقایا ۵ اشخاص کو فی کس عہ سکہ حسب دفعہ ۲۵۰ ضابطہ فوجداری دلائے جائیں بصورت عدم ادائی رقم مستغیث ایک ہفتہ قید سادہ میں رکھا جائے دستخط مجسٹریٹ موصوف ہم کو پوری عدالت ماتحت کی عبارت کو نقل کرنے کی اسلئے ضرورت ہوئی کہ تجویز کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ اوس کے اوپر کارروائی اور تجویز کی تاریخ لکھی ہے

تجویز مادہ کی گئی۔ مگر صرف ایک ہی سوال لگایا تھا گیا۔ اور حکم معاوضہ منسوخ کیا گیا۔ اور مسمی بالی گورسانا سے ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے تجویز بالی ملزم کی کی اور اوس پر دستخط کی اور تاریخ لکھی۔ اور بعدہ حکم کیا کہ مستغیث وجہ لائے کہ کیوں اوس سے معاوضہ ملزم کو نہ دلایا جائے۔ اور مستغیث کا جواب لیا اور اوس پر غور کیا۔ اور حکم معاوضہ دلانے کا دیا۔ یہہ سب کارروائی مسلسل اور ایک ہی تاریخ میں ہوئی تھی سطے کیا کہ یہ عمل مطابق دفعہ ۲۵۰ ضابطہ برطانیہ ہند دفعہ ۱۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی) ہے اور زیادہ سے زیادہ اسمیں صرف سوال لگائی دی ہے۔ جو حسب دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری برطانیہ ہند دفعہ ۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی) اس کے متوجب نہیں ہے کہ حکم معاوضہ منسوخ کیا جائے۔ درسنی لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴۸ میں ان نظائر آخر الذکر اور خود ہمارے اوس رائے کی تشریح کا ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ یہہ نتیجہ ہے کہ ہم نگرانی نا منظور کریں اور مثل ہم حکم دیتے ہیں فقط۔

نگرانی فوجداری

ماشقعثر

جلاس عالیجناب بدرالدین بابا کشند صاحب بی۔ اے۔ د عالی دب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

نگرانی خواہ	نگرانی راؤ	
بنام		
طرف ثانی	سرکار عالی	

پیش دا / ملازم / سرکار عالی

نمبر ۲۲۳ / نمبر مقدمہ ۵۶ / فیصلہ / ۲۲ ... ۱۳۲۲ف / ۲۱ ...

دائی سوالات کر کے ... [illegible]
یہ بالمرہ ماعدالت فوجداری ضلع ... مصدرہ ۹ ... [illegible]

اور اوس کے قبل کارروائی متعلق معاوضہ ہو تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت کا معاملہ ہوتا ہے ہمو از [illegible] ہو گا۔ مثلاً تنقیح شدہ وقت تجویز موجود نہیں ہے اور ۲۰ اسکے عامل
میں (استیلیم کر اوسکا جواب ما لیا جائے) ممکن ہے کہ مہینے گزر جائیں تو کیا یہ جائز
ہوگا کہ اس میں انتظار جاری اور کارروائی اور تجویز معاوضہ میں سعد [illegible] نہ لیا
محبوس دگرفتار کئے جائیں۔ بس محض اس کے کچھ چارہ نہ ہوگا کہ ان میں ملزمین مثلاً
مقدمہ فوجداری یا محبوس دگرفتار رکھے جائیں یادہ ربا اسری کئے جائیں۔ اور
تجویز معاوضہ سے قطع نظر کیا جانا ہو سکتا ہے لیکن یہ قانون کہ اوس منشاء
اور مصلحت کے بالکل مخالف ہو گا جس پر دفعہ ۲۵۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
مبنی ہے اور اس طرح ملزمین کو ادن کے حق معاوضہ پانے سے محروم رکھنا اور مستغیث کو
مجاز کردہ بیہودہ [illegible] ہو گا جو ہر [illegible] سے حالات میں مصلحت عامہ کے خلاف اور انصاف کے معارض ہوگا۔ ایک مقدمہ میں جبکہ
۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو مجسٹریٹ نے تجویز برأت لکھی اور اوس کے آخر میں یہ حکم لکھا کہ مستغیث ملزمین کو بلا وجہ ایذا پہنچانے کا مرتکب ہوا ہے
(مستغیث دفعہ ۲۵۰ ضابطہ فوجداری برطانیہ ہند (دفعہ ۲۵۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی) کے تحت دلایا جائے اور واسطے [illegible] ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء کی
تاریخ پیشی مقرر کی اور اوس تاریخ تہا دست لی اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو حکم معاوضہ
کا صادر کیا۔ عذر یہ تہا کہ یہ حکم معاوضہ تجویز برأت مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء
کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے تھا۔ ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز کی گئی۔ یہ جائز نہ تھا
اور یہ صادر نہ کیا گیا بلکہ علاوہ اختیار سماعت کے تہا دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴
صفحہ ۳۵۴۔ یہہ نظیر بھی ایسے حالات کے لحاظ سے ہمارے مقدمہ زیر تجویز سے متعلق نہیں
ہے اور نہ ہماری رائے کے معارض ہے۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۶
صفحہ ۲۳۲ میں اسی ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ میں جس میں
تجویز رہائی صادر کرنے کے بعد اور اوس میں یہہ
ہی لکھا تہا کہ مستغیث وجہ بتلائے کہ کیوں اوس
سے ملزم کو معاوضہ نہ دلایا جائے۔
اور چار دن کے بعد مستغیث کے عذر کے سماعت کے بعد

[illegible]

کا حکم [illegible] غلط اور [illegible]

[illegible]

[illegible] افسر [illegible] گورنر [illegible]

[illegible] اور کہا کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی حق میں [illegible] انصاف [illegible]

[illegible] کی [illegible] کو [illegible]

رقم نہیں لی گئی بلکہ نگرانی خواہ [illegible]

کرنیکا حکم دیا ہے۔

عدالت ماتحت کی اس کے نسبت [illegible] اور

نگرانی خواہ کو دائیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کے متعلق [illegible] روئداد [illegible]

عجب طرح مرتب کی گئی جس سے کچھہ صاف و صریح نہیں معلوم ہوتا اور [illegible]

[illegible] راؤ بنام سرکار عالی

رشوت دینے کا [illegible] لزوم واپسی رقم [illegible] ملزم کو اخراج الزام [illegible] [illegible] بحق سرکار [illegible] سرکار عالی دفعہ ۱۱۰

ملزم بری کہ جب الزام رشوت [illegible] ۱۹۰ ضابطہ فوجداری سرکاری
لازم کر [illegible] رشوت دینے کا ثابت نہیں ہوا تو جو روپیہ ضبط [illegible]
ادا بابت کیا گیا تھا وہ ملزم کو واپس ملنا چاہیئے بحق سرکار ضبط کرنا
ناجائز ہے

منجانب نگرانی خواہ مولوی حبیب اللہ صاحب وکیل۔
منجانب سرکار مولوی [illegible] صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

رائے [illegible] صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں شنکر راؤ نگرانی خواہ پر الزام رشوت دینے کا دفعہ ۱۹۰ تعزیرات سرکار عالی لگایا گیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے ملزم کو جرم سے بری کیا لیکن [illegible] اس کے کہ ۵۰ روپے جو ملزم کی طرف سے بطور رشوت کے دیا جانا بیان کیا گیا تھا ملزم کو واپس دلایا گیا ہوتا عدالت نے حکم دیا کہ ۵۰ روپیہ بحق سرکار ضبط کرا دیا جائے اس حکم کی ناراضی سے شنکر راؤ نگرانی کرتا ہے۔

عدالت [illegible] نے قرار دیا کہ شنکر راؤ کا رشوت دینا ثابت نہیں ہے۔ لیکن روپیہ بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم دینے کی یہ وجہ اپنے فیصلہ میں لکھی ہے کہ ۵۰ روپیہ شنکر راؤ نے [illegible] بغرض ترغیب کے [illegible] کو دیا تھا پس اپنے روپیہ کے واپس پانے کا اس کو حق نہیں ہے اور [illegible] نے کوئی [illegible] ادا ایسی رقم کی [illegible] الزام شنکر راؤ پر یہ تھا کہ اوس نے رشوت دی شنکر راؤ نے یہ بیان کیا کہ اوس نے کوئی رشوت نہیں دی تھی۔ بلکہ اس نے جس نے اوس کے جیب سے پہلے روپیہ کی آواز سنی تھی۔ اوس نے بلوا کر اوس سے جبراً روپیہ جیب سے نکلوا کر میز پر رکھ لئے۔ عدالت نے یہ طے کیا ہے کہ شنکر راؤ پر الزام رشوت دینے کا ثابت نہیں ہے۔ پس نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ رقم کسی جبر یا ترغیب سے بھی شنکر راؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مولوی … نظام … یار … احمد … دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری سرکار عالی …
… [illegible] …
کے نام … لائق … گواہ … گرداری … گواہ …
گزرانی جو ان کی شہادت کی نسبت عدالت … تجویز کی ہے کہ وہ اول …
… نہیں ہے اور اوس کی … نہیں ہوا کہ وہ اس کا فیصلہ نہیں کر
سکتے تھے کہ کون شخص قابض تجویز کیا جائے اور … دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری
کوئی امر ضرور … اوس … اوس کی … تھی کہ اراضی … قبضہ سرکار رہنا چاہیے
اور بدون اس کے کسی طرح صحیح نہیں … کہ اراضی قبضہ سرکار رہنے کی تجویز
بحال رکھی جائے دفعہ ۱۴۸ … "بصیغہ" سے
کیا مقصود ہے دفعہ ۱۴۶ ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا میں تو صاف صاف حکم
ہے کہ اوس وقت تک یہ قبضہ سرکار اراضی … رکھی جائے کہ کسی عدالت مجاز
سے … کا فیصلہ ہو جائے مگر ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں کوئی ایسی صراحت
نہیں ہے حالانکہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اور برٹش انڈیا کے احکام میں …
… اتفاق ہے واضعان ضابطہ فوجداری سرکار عالی کا ضابطہ فوجداری برٹش سے اس حکم
میں نوعاً اختلاف کرنا اور ایک دوسری عبارت میں اس حکم کو ثبت کرنا … بتلاتا ہے کہ اوس کا مقصد
یہ ہے کہ حسب … دفعہ ۱۴۸ عدالت … کوئی تصفیہ کر دینا اغراض دفعہ مذکور کیلئے ضروری
ہے اور قبضہ سرکار … رکھنے کے لیے … ضرورت کا … لازم ہے اور … بصیغہ

[illegible]

[illegible]

توکوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ بابت نگرانی ادا کو دا مرکز جلسہ کے بحق سرکار

[illegible] منظوری نگرانی سے متفق ہوں فقط

نگرانی فوجداری

باجلاس عالیہ مولوی سید محمد غلام بہادر صاحب علیجناب خان بہادر
مولوی مرزا حیدر جیون بیگ صاحب ارکان

پیرسرام — نگرانی خواہ

بنام

دیورا وغیرہ

نقل اس کارروائی متعلق اس اراضی شارع کے تصفیہ قبضہ سرکار میں لیا گیا

حکم عدم حوالہ قبضہ سرکار اراضی شارعہ بالا ضرور ساد یا تحریر و قوع تا تصفیہ مقدمہ

مفہوم الفاظ تا تصفیہ ہوتو حدود دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ تعریف نسبے مراد

تصفیہ عدالت فوجداری ہو یا۔ عدم جواز حکم قبضہ سرکار تا تصفیہ عدالت دیوانی

صرف مجسٹریٹ فرض مجسٹریٹ تحقیقات متعلق امن۔ عدم تصفیہ ۔۔۔ دفعہ ۱۴۸

ضمن ۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸

تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اقتدار محدود ہے

نگرانی سابرامی تجویز مولوی محمد دبیر الدین صاحب رسمی ناظم عدالت فوجداری درجہ اول ڈویژن بیدری۔ مورخہ

۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ جو مشعر اسکے تا تصفیہ اراضی شارعہ پر قبضہ سرکار قبضہ رہیگا۔ [illegible]

دیوانی سے تصفیہ کرے جس پر عمل کرسکے پولیس کو اور تحصیل کو لکھدیا جائے

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ۔۔۔ حسب اظہار وکیل سرکار ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔
واپس کیا ۔۔۔ فقط

نگرانی فوجداری

مستغیثہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب عالیجناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ ارکان

سرکار عالی ذریعہ ۔۔۔ (مستغیث) نگران خواہ

بنام

۔۔۔ وغیرہ ۔۔۔ مرافعہ خواہان

شہادت ۔ شہادت ۔۔۔ گواہان ۔ شہادت خلاف قیاس ۔
برآمدگی زیور ۔۔۔ متوفی ۔۔۔ سے زیور برآمد ہونا اثبات الزام کے
لئے کافی نہیں ۔ موجودگی ۔۔۔ وقت ۔۔۔ محض موجودگی کا ۔۔۔
مجرمیت نہ ہونا ۔

ملزمین پر یہ الزام لگایا گیا کہ انہوں نے ۔۔۔ کر ۔۔۔ زیور لاکر ۔۔۔
۔۔۔ وہ ہلاک ہوگیا ۔۔۔ سامنے زیور کا دا
خاتمہ کیا ۔ اور ڈاکٹر ۔۔۔ سے برآمد ہونا ظاہر کیا
شہادت میں پیش کئے گئے ۔
تجویز ہوئی کہ شہادت خلاف قیاس ہے اگر ملزمین کی ۔۔۔ زیور دیکھی ہوتی

نگرانی ماراتھی تجویز مولوی سید ۔۔۔ حاکم عدالت فوجداری درجہ اول تعلقات ۔۔۔ وغیرہ ضلع ۔۔۔
۲ امرداد ۱۳۲۵ف ۔۔۔ تینوں ملزمین الزام ۔۔۔ سے بری کئے گئے ۔

[illegible] کہ [illegible] عدالت [illegible] کہ عدالت فوجداری [illegible] کے
[illegible] اور عمل لازم ہوگا - اور [illegible]
[illegible]
[illegible] سرکار [illegible]
[illegible] فیصلہ فرمایا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دکن [illegible] حاضر ہیں
[illegible] عدالت فوجداری [illegible]
[illegible] عدالت [illegible]
[illegible] کے برخلاف [illegible]
[illegible] کے متعلق
[illegible] معقول [illegible]
[illegible] سرکار کی جانب سے
[illegible] عدالت [illegible]
[illegible]
[illegible] معقول [illegible]
[illegible] دیوانی
[illegible] فوجداری [illegible]
[illegible] کے اندر
[illegible] عدالت [illegible]
[illegible] فیصلہ کیا ۔

مولوی [illegible] غلام جبار [illegible] [illegible] کہ اس مقدمہ کو [illegible]
[illegible] کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] اور گواہ [illegible]
دو گواہ [illegible] اگر [illegible] اور [illegible]
کر دی ہوگی [illegible] کہ [illegible] اگر [illegible] کر دی اور [illegible]
کو [illegible] کر دی [illegible] ہے کہ [illegible] گواہوں کے سامنے دی گئی ہے [illegible]
امر ہیں ہے کہ کوئی [illegible] کو اس [illegible] اور [illegible]
سامنے [illegible] جو گواہ ہو جائیں اور [illegible] متعلق شہادت [illegible]
[illegible] موجودگی [illegible] ہے۔
[illegible] نہیں معلوم ہوتا کہ ان [illegible] ایک [illegible]
اگر [illegible] کسی جائداد [illegible] کی امید تھی تو وہ [illegible]
پائی نہیں جاتی [illegible] اور [illegible] جائیداد کا [illegible]
ہے کہ ایسے [illegible] مقدمہ کا حال [illegible] کر دی ہے اور لوگ [illegible]
میں مبتلا کر دئے جاتے ہیں [illegible] اپیل [illegible]
ہے فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لا
ممبر مجلس و عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا
رکما بائی زوجہ بابو [illegible] نگرانخواہ

نمبر ۲۲۶

[illegible] مقدمہ ۱۳۳۶

نگرانی [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] فوجداری [illegible]
[illegible] اگر [illegible] اس کا احتمال ہو تو [illegible] سرکاری [illegible]

وہ علاوہ گواہوں کے سامنے ہرگز زہر نہ دیتے۔

از عالیجناب [illegible] المکرم دام [illegible] کسی مسودہ میں سے زہر کا

پایا جانا ملزمین کے خلاف اثبات جرم کے لئے کافی نہیں ہے

از عالیجناب مولوی سید محمد غلام صاحب [illegible] دستخط

صرف موجودگی [illegible] تحریر نہیں ہوئی۔

واقعات مختصر سے ظاہر ہیں

متجانب نگرانی جواہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

متجانب طرفثانی بابو گیا پرشاد صاحب وکیل۔

رائے بالمکرم صاحب [illegible] وکلاء فریقین کی بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ میں [illegible] شہادت کی بحث ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملزمین نے اول [illegible] سے [illegible] کو تکرار ہوئی تھی اس کے ایک گھنٹہ کے اندر وہ مرگیا۔ اس بناء پر ملزمین پر بذریعہ زہر خورانی قتل کا الزام ہے تائید الزام کے دو گواہوں کی شہادت ہے علاوہ اسکے کہ ان کی شہادت میں سخت اختلافات ہیں دونوں گواہ یہ کہتے ہیں کہ ان دو گواہ اور ایک شخص [illegible] کی موجودگی میں ملزمین نے [illegible] کو زہر دی تھی یہ شہادت بلحاظ فطرت انسانی بالکل مصنوعی پائی جاتی ہے اگر ملزمین کا ارادہ [illegible] زہر ملا کر [illegible] کو اس طرح زہر دینے اور قتل کرنے کا تھا تو کبھی عقل سلیم باور نہیں کرے گی کہ ملزم اس علانیہ طور پر [illegible] خلاف الزام کا ثبوت فراہم ہونے دیتے سوائے اس شہادت کے جو میری رائے میں قطعاً مصنوعی اور بے وقعت ہے ملزمین کے خلاف کوئی اور شہادت نہیں ہے مقدمہ میں سے زہر پایا جانا ملزمین کے خلاف اثبات جرم کے لئے کافی نہیں ہے تاوقتیکہ قوی شہادت اس امر کی نہ ہو کہ ملزمین نے زہر دیا۔ پس کوئی وجہ عدالت ماتحت کے فیصلہ میں دست اندازی کی نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی بنام رام کمار

رائے بہ ملاحظہ مسل نواب ... بہادر میر مجلس و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرائے ہے
اس مقدمہ میں امر ابتدائی یہ ہے کہ ناظم فوجداری ڈویژن نے خلاف اختیارات دفعہ ۱۴۸
ضابطہ فوجداری تحصیلدار کو تحقیقات بغرض امن اور بالقصد ارادہ فساد ... سر
سرکاری قبضہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ فریق ثانی کے وکیل جواب دیتے ہیں کہ دفعہ ۱۴۵
ضابطہ فوجداری کی رو سے ایسا حکم دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم کو اس سے اتفاق نہیں ہے
دفعہ ۱۴۵ میں اراضی کی صورت ظاہری کے متعلق تحقیقات کا ذکر ہے۔ ناظم فوجداری جو
تحت دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری تحقیقات کرنے کا مجاز ہو اس کو اختیار حاصل نہیں
کہ ایسا کام دوسرے کے سپرد کرے البتہ ممکن تھا کہ احتمال نقص امن کے متعلق
تحصیلدار سے رپورٹ طلب کی جاتی۔ اور اس کے وصول ہونے کے بعد ضابطہ کی
کارروائی عمل میں آتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اجازت دی گئی کہ اگر احتمال
ہے تو قبضہ کر لیا جائے اس وجہ سے تجویز زیر نگرانی منسوخ کی جاتی ہے۔ اور حکم دیا جاتا
ہے کہ باقاعدہ احکام دفعہ ۱۴۸ عمل کیا جائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

مستغیثہ

باجلاس عالیجناب رائے بال مکند صاحب بی۔ اے منصرم میر مجلس و
عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن

سیولعل نگرانخواہ

بنام

شیوناتھ نگرانی علیہ

(سلسلہ ... ۱۰ خورداد ...)

نگرانی بر بنا تحریک مولوی سید غلام حسین صاحب تحریک ناظم عدالت فوجداری ضلع ... بسبب حکم ناظم
عدالت فوجداری ... مورخہ ۲۰ ... آمات ۱۳۲۵ف متعلقہ برآمدگی مال کیلئے پولیس کو کہا جائے۔

بنام

راقم ارائین نگرانی علیہ

سائل ... [illegible] ... کا اپنا

کام ... سرکار ... [illegible] ...

... مجموعہ ضابطہ فوجداری ... [illegible] ...

... مجموعہ ضابطہ فوجداری ... کارروائی ...

... [illegible] ... کام ...

... کی صورت ظاہر ... رپورٹ طلب کر لیا ہے

طرفثانی ... مجسٹریٹ درجہ اول ڈویژنل ... کے پاس ... استغاثہ

پیش ... درخواست پیش کی کہ وہ قابض ... ہے مگر ... الان

کی ... فیصلہ میں ... کیا گیا ہے اور ... کا

چنانچہ کارروائی ... دوران کارروائی ... ایک ...

درخواست ... اس مضمون کی پیش کی کہ ... اس نے

کاشت کی ہے۔ مگر ... نگرانی ... طرفثانی کو بیدخل کرنا چاہتی

ہے لہذا ... قبضہ سرکار میں لے لئے جائیں اس درخواست

کے ... [illegible] ...

... نقل ... اطلاع ... اور اگر ...

... سرکار میں لی جائیں

چنانچہ ... سرکاری نگرانی میں لے لیں۔

... نگرانی خواہاں کی جانب سے عدالت عالیہ ...

درخواست نگرانی پیش کی گئی اور حسب ذیل تجویز صادر ہوئی۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی سید عبد الرب صاحب وکیل۔

منجانب نگرانی علیہ رائے گنپت لال صاحب وکیل۔

تصحیح فوجداری

اجلاس کامل

باجلاس عالی جناب راے بالمکند صاحب بی اے منفرم میر مجلس و عالیجناب
ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹلا
و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان

مستغیثہ	سرکار پائیگاہ خورشید جاہ

بنام

چنا بکیا	ملزم

اقبال۔ اقبال جبرآزاد۔ اقبال دوران حراست پولیس بیان عرصہ کا رہنے کے بعد اقبال۔ استفسار از ملزم بعد استفسار۔ سوال استفساری از ملزم۔ عدم جواز طلب شدگی اقبال بجواب سوال استفساری۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۲۱۱)

تجویز ہوئی کہ (۱) ملزم کے ۲۲ روز تک زیر حراست پولیس رہنے کے بعد عدالت میں اقبال کرنے سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ اسکی نسبت پولیس کے دباؤ کے اثر سے پاک ہوچکی تھی۔

(۲) بروئے دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سوال استفساری میں ملزم کو واقعات الزام سمجھا کر صرف یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اس نے ارتکاب جرم کیا ہے یا نہیں بجائے اسکے ملزم سے تفصیلی واقعات مقدمہ کی نسبت اقبال کرالینا صحیح نہیں ہے۔

تصحیح رائے مولوی میر ابراہیم علی صاحب سشن جج پائیگاہ علاقہ وقارالامراء مرحوم مورخہ ۳ فروردی ۱۳۲۶ ف مستدعیہ اسکے ملزم جاوید سکنا قید مادام الحیات میں بسر کرے اور مثل تصحیح مجلس عالیہ عدالت میں روانہ کیجائے۔

تنقیح۔ حکم ڈگری ہے بعد اسے استغاثہ خواہ دیگر حکم نقشہ جات۔ صورت عدم اطمینان صداقت استغاثہ۔ حکم برآمدگی مال مسروقہ۔ حکم برآمدگی مال مسروقہ کا تفتیش سے زیادہ ہونا۔ حکم خلاف ضابطہ حکم تفتیش ہے۔

صورت سے ملزم پر بیل و بنڈی کا استغاثہ کیا عدالت سے بعد طلبی

اس نے بیت اسکی اسد ما یہ لزم کے قبضہ سے مال مسروقہ برآمد کرنیکا

پولیس کو حکم دیا تو یہ ہوئی کہ حکم خلاف ضابطہ ہے عدالت بصورت عدم

اطمینان صداقت استغاثہ صرف التوائے کار اور حکم نامہ پولیس کو تفتیش کا

حکم دیسکتی ہے برآمدگی مال کا حکم تفتیش سے بہت زیادہ ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لیئے رپورٹ ضروری نہیں ہے

منجانب نگران خواہ

منجانب نگرانی علیہ پنڈت کیشو راؤ صاحب پنڈت رگھو نیدر راؤ

صاحب وکلا

رائے پال کند صاحب مفرم ممبر مجلس مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الرائے ہیں۔ اس مقدمہ میں استغاثہ سرقہ بیل بنڈی کا تہا۔ عدالت ابتدائی نے مستغیث کے بیان قلم بند کرنے کے بعد ملزم کے طلبی کا حکم دیا۔ اور اوس کے ساتھ ہی بر بنا اسناد مستغیث پولیس کو ملزم کے قبضہ سے بنڈی و بیل کے برآمدی کا بھی حکم دیا ہے جو حکم کے بیل بنڈی کے برآمدی کا پولیس کو دیا گیا ہے وہ بیضابطہ ہے۔ اگر عدالت کو صداقت استغاثہ کے نسبت اطمینان نہ تہا تو عدالت اجرائی حکمنامہ کو ملتوی رکھ کر پولیس کو تفتیش کا حکم دے سکتی تھی۔ اس مقدمہ میں جو حکم دیا گیا ہے۔ وہ بیل و بنڈی کے برآمدی کا ہے وہ تفتیش سے بھی بہت زیادہ ہے ایسا حکم نہیں دیا جاسکتا تہا لہذا۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور بیل و بنڈی کے برآمدی کا جو حکم پولیس کو دیا گیا ہے وہ منسوخ عدالت ماتحت آئندہ مقدمہ میں از روئے ضابطہ کے کارروائی کریں۔

مقام سے برآمد ہوئی جہاں ہانی گردن سے سراسر تہا۔

(۳) شہادت اس امر کی کہ مقتول اور ملزم باہم ملاقات سے واقف تھے۔

(۴) نمبر (۱) کی نسبت شہادت گواہ نمبر ۵ کی ہے۔ جس کا بیان ہے کہ وہ اور ملزم پہلے ایک مقام پر تھے ملزم وہاں سے تنہا کو لانے گیا۔ یہ گواہ تنہا اوس مقام پر ٹہرا رہا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ملزم نے ایک دوسرے مقام سے جو گواہ کے مقام سے تخمیناً نصف کوس کے فاصلہ پر تہا۔ گواہ کو پکارا گواہ ملزم کے پاس پہنچ گیا تو ملزم نے اوس سے خواہش کی کہ وہ نعش کی پوٹلی کو اوٹھا کے اور ملزم کے سر پر رکھنے میں مدد دے۔ ہمکو اس گواہ کی شہادت قابل اعتبار نہیں معلوم ہوتی پولس کی طرف سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ملزم اوس مقام سے پوٹلی اپنے سر پر لیکر لاسنا تک پہنچا تو اوس نے درمیان میں چند مقامات پر پوٹلی خود ہی اپنے سر سے اوتاری۔ اور خود ہی اپنے سر پر رکھی جب ملزم بطور خود بغیر کسی شخص کی امداد کے پوٹلی اپنے سر سے اوتار سکتا تہا اور سر پر رکھ سکتا تہا تو یہ امر بالکل خلاف عقل ہے کہ ملزم اپنے خلاف شہادت پیدا کرنے کے لئے اس گواہ سے امداد کا خواہاں ہوا ہو۔ علاوہ بریں وہ کہتا ہے کہ جس مقام سے ملزم نے گواہ کو طلب کیا تہا اور جہاں کہ گواہ تہا اون دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ نصف کوس کا تہا۔ اور جوار کا کھیت قد آدم کے برابر کہڑا ہوا تہا۔ پس یہ امر شبہ سے خالی نہیں ہے کہ ملزم نے گواہ کو اس قدر فاصلہ سے اور ان حالات میں جبکہ جوار کا کھیت نظر کا حائل تہا کیونکر دیکھا۔ پس اس شہادت کو ہم اعتبار سے بالکل ساقط قرار دیتے ہیں۔

واقعہ نشان (۲) کی نسبت گواہان ۶ و ۷ کی شہادت سے عیاں ہے کہ انہوں نے تخمیناً ایک میل کے فاصلہ سے یہ آواز سنی کہ "ہاں مرا" "ہائے مرا" - "امون مرا" "امون مرا" کے واقعہ کے نسبت دونوں گواہوں کے بیانات میں اس حد تک اختلاف ہے ایک گواہ یہ کہتا ہے کہ اوس نے یہ سنا کہ "امون مرا" دوسرا

سابیانی معاملہ
ساہو
بیایمنا

(واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں)

منجانب سرشتہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار و مولوی برہان الدین صاحب وکیل پائیگاہ -

منجانب ملزم وینکٹ رام راؤ صاحب وکیل -

رائے اس کنندہ صاحب منصرم میر مجلس ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرائے یہ مقدمہ قتل ، اس میں پیشتر رجوع عدالت پائیگاہ نواب وقار الامراء ادنے سے سزا حبس دوام کی رائے ظاہر کرکے مقدمہ ہمارے تجویز کے لیے بصد تصحیح بھیجا ، ملزم نے اس تجویز کے خلاف مرافعہ بھی کیا ہے ان دونوں مقدمات کی نسبت اظہار رائے کیا جاتا ہے -

واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قاتل و مقتول ہر دو بتاریخ ۹ دے ۱۳۲۵ف کو قریب قریب کھیتوں میں تھے سلکوہ کے درمیان ملزم نے مقتول کو قتل کیا اور اس کی نعش ایک پوٹلی میں باندھی اور اس کو وہ تالاب کے کنارہ لے گیا ۔ اور وہاں پوٹلی میں چند پتھر ڈالے اور نعش کو تالاب میں جہاں کمر برابر پانی تھا ڈال دیا - وجہ قتل یہ بتلائی جاتی ہے کہ قاتل کی زوجہ مسمرہ ۱۵ یا ۱۶ سالہ کو مقتول بعمر ۱۲ سال سے تعلقات ناجائز تھے - قاتل و مقتول میں باہمی قرابت بھی بتلائی گئی ہے ۔ اس طرح کہ قاتل مقتول کا چچیرا ماموں ہے - مقدمہ میں شہادت رویت مطلق نہیں ہے - لیکن حسب ذیل واقعات کی شہادت پیش ہوئی ہے -

(۱) بعد اس کے کہ قاتل مقتول کو ہلاک کرکے ایک پوٹلی میں باندھ چکا تھا - اس نے گواہ نمبرہ کو بلایا اس غرض سے کہ وہ نعش کی پوٹلی کو ملزم کے سر پر اٹھانے کی مدد دی -

(۲) بعض گواہوں نے یہ سنا کہ کوئی شخص پکار رہا ہے "باپ مرا" "ماں مرا" "ماموں مرا"

(۳) شہادت اس امر کی کہ ملزم کی نشاندہی سے نعش تالاب میں اسے

سرکار [illegible]
بنام
[illegible]

پیش کی ہے اسکی شہادت سے اس سے زیادہ کچھ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ مقتول ملزم
کی زوجہ سے مذاق کرتا تھا۔ ملزم کا بھائی کہتا ہے کہ مقتول کو جیل کی دھمکی دے کر جب
پوچھا گیا تو مقتول نے کہا کہ میں ملزم کی زوجہ سے مذاق نہیں کرتا ہوں۔ اس
عداوت کا واقعہ ہی جو وجہ محرک قتل بیان کیا جاسکے مشتبہ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ایک اور امر قابل ذکر یہ ہے کہ ملزم نے استفسار عدالت کے وقت
جرم سے اقبال کیا ہے پولس نے اس اقبال پر بحث کی آخری حصہ میں بہت زور
دیا گیا ہے یہ اقبال اوس روز ہوا ہے۔ جبکہ ملزم پولس کی حراست میں ۲۲ روز
تک رہنے کے بعد زیر چالان عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے بغیر چالان کے
پیش ہونے کے متعلق اور مستغیثہ کے بیانات قلمبند کئے اور اوسکے بعد ملزم سے
استفسار کیا۔ اس استفسار میں ملزم نے اقبال جرم کیا ہے لیکن جبکہ ملزم ۲۲ روز
حراست میں رہ چکا تھا اور بلفور چالان عدالت ہونے کے اوس نے اقبال جرم
کیا تو یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ اوس کی طبیعت پولس کے دباؤ کے اثر سے پاک
ہو چکی تھی۔

علاوہ بریں جس مجسٹریٹ نے اقبال قلمبند کیا ہے اوس نے خود اقبال کو
قابل بھروسہ نہیں خیال کیا ہے۔ اس موقع پر ہم ایک اور امر کے ذکر کرنے کی ضرورت
خیال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ ابتدائی نے استفسار مندرجہ بالا میں ملزم
سے فقط یہ سوال کیا کہ آیا اوس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں اور اس سوال
کے جواب میں نہ صرف ملزم نے اقبال جرم کیا ہے بلکہ مقدمہ کے کل تفصیلی واقعات
بیان کئے ہیں جو شروع سے آخر تک اس واردات میں وقوع پذیر ہوئے ہیں اور
سرکار کی طرف سے جو شہادت اس مقدمہ میں پیش ہوئی ہے وہ مطابق اونہیں
واقعات کے ہے جو ملزم نے اپنے اس بیان میں ظاہر کئے ہیں ہماری سمجھ میں
یہ کسی طرح نہیں آتا کہ محض ایک سوال کے جواب میں ملزم کو تمام تفصیلی واقعات
سلسلہ وار بیان کرنیکی کیا ضرورت تھی۔ ہم بارہا اس امر کی نسبت ہدایت کرچکے ہیں کہ

سرکار بنام ایکیا

یہ کہتا ہے کہ اوس نے یہ سنا کہ "ماموں مار ڈالا جاتا ہے کہا" ان دونوں گواہوں نے ہرگز یہ نہیں بیان کیا کہ انہوں نے مقتول کی آواز پہچانی تھی۔ علاوہ مقتول کی آواز بھی علاوہ ازیں یہ گواہ کہتے ہیں کہ قریب ایک میل کے فاصلہ سے اوس روز گاؤں کا بازار بھی جما ہوا تھا جس کو دیہاتی اصطلاح میں "ہاٹ" کہتے ہیں جس میں صدہا آدمی بازار میں موجود رہتے ہیں اور سیندھی اور شراب کے نشہ میں مدہوش رہتے ہیں اور شور و غل کرتے ہیں۔ پس اس شہادت سے نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ جو آواز گواہوں نے سنی تھی وہ مقتول ہی کی تھی۔ اور نہ گواہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے مقتول کی آواز سنی تھی۔

تیسرا واقعہ نعش کا تالاب سے برآمد ہونا ملزم کی نشاندہی پر برآمد ہونے کا ہے عام طور پر یہ شہادت نہایت غور اور جانچ کی نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں یہ شہادت اور بھی مشتبہ ہو گئی ہے۔

کہا یہ جاتا ہے کہ چونکہ ملزم کو نعش کی نشاندہی کے لئے پانی میں جانا تھا اس واسطے ملزم کے ہاتھ میں رسی باندھکر آتیلگا دھیڑ ملزم کے ہمراہ کیا گیا تھا جو اوس رسی کو پکڑے ہوئے تھا۔ لیکن آتیلگا دھیڑ شہادت میں پیش نہیں کیا گیا اس گواہ کی شہادت سب سے اہم تھی۔

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ ملزم کی زوجہ اور مقتول میں تعلقات ناجائز تھے زوجہ ملزم نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ وہ اوس کو مقتول سے تعلقات ناجائز تھے افسوس ہے کہ پولیس نے اس امر کی صراحت نہیں کرائی کہ تعلقات ناجائز تھے اور کیونکر پیدا ہوئے تھے زوجہ ملزم نے یہ بیان کیا ہے کہ ملزم نے کہا تھا کہ تم دونوں کو مار دوں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ کہتی ہے کہ ملزم نے خود اوس کو کبھی زد و کوب نہیں کیا۔

حالانکہ فطرت انسانی یہ ہے کہ پہلے ملزم نے اپنی زوجہ ہی سے مواخذہ کیا ہوتا ہے یا کم از کم اوس کو مارا پیٹا ہوتا یا اوس سے سختی سے پیش آیا ہوتا۔ پولس نے اس واقعہ کی نسبت ملزم کے بھائی اور مقتول کے ماں کی شہادت بھی

[illegible]

مقام واردات کی کیفیت کوئی۔

[illegible]

[illegible] ہوئی۔

[illegible] اس استصار کی پیروی

اس امر کے متعلق کچھ روئداد شامل تھی ہم سے [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] ملزم کی [illegible] اور [illegible] حال بھی ہے۔ ملزم کی طرف سے کوئی مرافعہ ہے۔

ہم روئداد مثل سے گذر چکے ہیں۔ اور اس روئداد سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ [illegible] ہمارے نزدیک اس کی سزا بحال رہنی چاہئے۔

ملزم کو اس وجہ سے شخص مالک سے عداوت تھی کہ شخص مالک سے اور ملزم کی زوجہ سے تعلقات ناجائز تھے۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ ملزم کی زوجہ اور خود ملزم کے بھائی کی شہادت اس کے متعلق ہے لیکن اگر اس کو ہم تسلیم بھی کر لیں۔ تب بھی ہم اس کو بطور کافی کوئی وجہ صحیح اس کی نہیں پاتے کہ ملزم نے مسمی مالک کو مار ڈالا۔

بھائی ملزم کی زوجہ نے اس سے کہا کہ ملزم نے اس کے اور شخص مالک کے تعلقات پر مطلع ہونے پر کہا تھا کہ وہ دونوں کو مار ڈالے گا مگر ملزم نے اپنی زوجہ کو جان سے مار ڈالنا کچھ معمولی زود رنجی نہیں کی۔ [illegible] کہ ملزم اپنی زوجہ سے ایک حد تک تعلقات ترک کر چکا تھا اور [illegible] میکے میں رہتی ہے۔ اگر یہ تعلقات ناجائز اس کے موجب ہو سکتے ہوتے کہ ملزم نے اپنے چچا زاد بہن کے اکلوتے بیٹے کو مار ڈالا۔ اور اس خطرہ کی کچھ پرواہ نہ کی جو اس قتل کی پاداش میں اس پر آ سکتا تو کیا وجہ تھی کہ وہ اپنی زوجہ کو جو شخص مالک سے کچھ کم خطاوار نہ تھی چھوڑ دیتا۔ بس ہم مطمئن نہیں ہیں کہ تعلقات ناجائز تھے اور وہ اس قتل کے موجب ہو سکے۔

کارانگاہ
نام
ملکیا

اس واقع پر جو انحصار ملزم سے ہو سکتا ہے وہ ملزم کو دانستہ بلا کر جسکی بنا پر
اوس پر الزام لگایا گیا ہے فقط یہ ہو سکتا ہے کہ اوس سے جرم کا ارتکاب ممکن تھا
یا نہیں (دیکھو دفعہ ۱۱۲ ضابطہ فوجداری) جو مجسٹریٹ اسطرح ایک سوال کرتے ہیں تو اس
میں تمام تفصیل واقعات قدرتی طور پر ملزم کی زبان سے ادا کرا لیتے ہیں،
اور ان کے اس طریقہ کارروائی سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ شروع ہی سے اونکی ذہنیت
مقدمہ میں ملزم کے خلاف منعقد تھی۔ اور وہ یہ چاہتے تھے کہ بجائے اوس شہادت
کے جو مقدمہ میں سرکار کی طرف سے آئندہ پیش ہونے والی تھی ملزم کے خلاف خود اوسکی
زبان سے شہادت پیدا کریں۔ یہ طریقہ کارروائی نہایت افسوسناک ہے اور
بارہا متعدد فیصلوں میں ہم اسکا اظہار کر چکے ہیں۔ اور ہمکو امید ہے کہ آئندہ مجسٹریٹ صاحبان
اس خلاف قانون طریقہ کارروائی کو ترک فرمائیں گے۔

پس نظر بحالات مقدمہ ملزم پر الزام قتل عمد ثابت نہیں ہے۔ اور وہ
قابل برات ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم نتھا پیکایا ولد [illegible] الزام قتل عمد سے بری ہو اور اس فیصلہ کی ایک نقل
ملزم کے مقدمہ اپیل میں شریک کیجائے

مولوی سید محمد ناظم صاحب رکن۔ اس مقدمہ کی کچھ تحریر ہم نے جلسہ کاملہ
میں بغور زیر دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کو اور کچھ آج مباحثہ کی ہے کیا جاتا ہے کہ شہادت سے ملزم
کی وجہ سے قتل ثابت نہیں ہوتا ہے۔ شخص مالک اور ملزم میں یہ قرابت بتلائی گئی ہے
کہ شخص مالک کی ان ملزم کی چچا زاد بہن ہے جانب سرکار عالی مولوی صدیق احمد
صاحب اور جانب ملزم مولوی [illegible] الدین صاحب وکلا حاضر ہیں اور انہوں نے
بحث کی ہے اور واقعات ذیل کے اثبات کی جانب الزام کوشش کی گئی ہے۔

ملزم اور شخص مالک میں عداوت تھی جو وجہ قتل ہوئی۔
وقوعہ سے قبل ملزم اور مالک ایک ہی سمت کو گئے تھے۔

سرکار بانگاہ پہاڑیا نام

لاش کی رفتار بند ہی سے سکے دال ہوتی ہے اگر اور اور کوئی قابل اطمینان ثبوت سے ثابت ہو جائیں۔ اور ہم کو یقین ہو سکتا کہ یہ ملزم ہی قاتل ہے تو شہادت مزید ضرور ہوتی لیکن جب دوسرے امور متعلقہ پر نظر رکھیں اس شہادت پر ہم بنا بر ملزم کو قاتل تسلیم نہیں کر سکتے ہیں اور بوجہ امکان اس امر کے کہ ہو سکے یہ ممکن ہے کہ پولیس کو معلوم ہو گیا ہو کہ لاش نالے میں ہے اور اس کی دریافت اور ہدایت کے بعد ملزم سے یوں لاش برآمد کردی ہو یہ بطور کافی و اطمینان ثابت نہیں ہے کہ جس وقت ملزم نے لاش برآمد کردی اس کے قبل کسی طرح سے پولیس کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ لاش نالے میں ہے اور کسی اور کو ایسا علم تھا۔ اور فقط ملزم ہی کو اس کا علم تھا اس مقدمہ میں خود پولیس متعینہ کردہ شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے ناجائز دباؤ سے کام لیا ہے ملاحظہ ہو۔ اظہار رسیا گواہ استغاثہ جو ملزم کا بڑا بھائی ہے باوجود اس قرابت کے وہ اپنے چھوٹے بھائی کے خلاف ایک مقدمہ قتل میں شہادت دینے آتا ہے اور پولیس کو بھی کسی ایسے عمل کی وجہ سے پورا بھروسہ تھا کہ گواہ اپنے بھائی کے خلاف گواہی دیگا۔

ملزم کا بیان اقبالی تو بہت ہی ناقابل اعتبار ہے ایک سوال کے جواب میں اتنے واقعات کا اظہار غور طلب ہے اور ۲ اسفندار ۱۳۲۵ف سے ۹ مہر ۱۳۲۵ف تک ملزم حراست پولیس میں رکھا گیا اور کچھ قابل اطمینان وجوہات نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں اس مدت تک چالان نہیں کیا گیا اور اگر فی الحقیقت بطور صحیح ملزم کو اقبال جرم تھا تو تاریخ گرفتاری سے قریب میں کسی تاریخ کو اس کا اقبال کیوں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ جس تاریخ چالان کو مفتش اور متعلقہ کے اظہار لئے گئے بیان استفساری میں ملزم نے یہ اقبال لکھا دیا۔ ہم اس کو کسی دباؤ کے بغیر خود ملزم کی مرضی سے نہیں سمجھتے خصوصاً جبکہ بحث اس موقع کے اس کے بعد تو سیشن جج نے یہ انکار کیا ہے اور اس اقبال پر خود اس مجسٹریٹ نے بھی اعتبار نہیں کیا کہ جس کے

ملزم اور مہلوک کی سرحد ہم مان - لیتے ہیں کہ دونوں ایک ہی طرف گئے ہونگے
بلکہ اس سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم ہی نے یقیناً شخص مذکور کو مارڈالا اگر
ایسی کسی طرح شبہ دینے کے قابل نہیں ہے تو ملاحظہ مفید الزام ہوگا مگر ایسا
نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ کچھ دور جاکر دونوں علیحدہ ہو گئے ہوں اور شخص ہلاک کے
قتل کا مرتکب کوئی اور ہوا ہو -

مقام واردات کی کیفیت بیان کی گئی ہے کہ وہاں کشمکش کے علامات تھی
اور معلوم ہوتا تھا کہ لاش کھینچ کر تالاب کی طرف کوئی شخص لیگیا مگر شنیدگی گواہ استغاثہ
کا بیان ہے کہ مقام واردات پر اوس کی مدد سے ملزم نے لاش اوٹھائی اور
لے گیا تو پھر لاش کے کھینچنے کے علامات کیونکر پیدا ہوئے سمجھ میں نہیں آتا -
راستہ میں کہا جاتا ہے کہ ملزم نے کئی جگہ لاش خود اپنے سر سے اوتاری - اور
اٹھائی اگر یہ صحیح ہو تو ملزم کو کوئی وجہ نہ تھی کہ گواہ مذکور سے استمداد کرتا جو اسکے لئے سخت خطرناک امر تھا یعنے
وہ خود اسکے مخالف شہادت مہیا کرتا اور اس کے سوائے اس کو کوئی مجبوری بھی نہ تھی کیونکہ جب راستہ میں وہ لاش کو خود ہی
اوتار اور پھر اوٹھا سکتا تھا تو مرتبہ اولیٰ پر ایسا کیوں اوس نے نہیں کیا [illegible] کی
شہادت پر ہمکو اس لئے بھی اعتبار نہیں آتا ہے کہ ملزم اور اسکے بڑے کی زمین میں حصہ دار
ہے ممکن ہے کہ گواہ اس طرح ملزم کے حصہ داری کو زائل کرنا چاہتا ہو -

یہ امر کہ دو شخصوں نے واقعہ سے پہلے یہ آواز سنے کہ ماں مرا - اوا مرا -
ماموں مرا کیا ماموں مجھے مارڈالتا ہے اس کے متعلق گواہوں کے اون بیانات
میں جو عدالت سشن نے قلمبند کئے ہیں اور اون بیانات میں جو مجسٹریٹ سپرد
کنندہ نے لکھے ہیں - اختلافات لائق لحاظ ہیں - اور ان گواہوں سے کیا ایر اُس
روز ہاٹ تھا - لوگ ہاٹ سے آجا رہے تھے - اور یہ نہیں کہتے کہ وہ آواز شخص
مقتول ہی کی تھی -

پس کیونکر اس بیان سے یہ ثابت مان لیا جاسکتا ہے کہ وہ آواز مقتول
ہی کی تھی - اور قاتل یہ ملزم ہی تھا -

مسترد ہونی چاہیئے فیصلہ بحالی رکھنا ہے
(۲) یہ دعوی عدالت کو شہادت لکھنا چاہیئے کہ کسی
مال کی ملکیت کا نفع نہیں ہے۔
ارشاد جناب مولوی سید محمد غلام ... کی کارروائی
نقص اس میں ہونے کے وجہ ۱۲۸ نمبر دفعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
ہونا متعلق ہوتا ہیکہ تا حکم بر ان سے دو مہینے قبل کا
تھا حقیقت اور جوار قصد مال کا لاحق نہیں ہے۔

ضروری واقعات تحریر کئے جاتے ہیں

نگرانی خواہ نمبر ۱ حاضر نمبر ۲ غیر حاضر
طرف ثانی غیر حاضر

رائے بال مکند صاحب منصرم میر مجلس۔ مثل میں ہوئی گرانی خواہ نمبر ۱ حاضر تھا
حاضر طرف ثانی باوجود تعمیل سمن غیر حاضر۔ اس مقدمہ میں ناظم صاحب ضلع نے عجیب
طرح پر کارروائی کی ہے۔ پولیس نے ایک جائداد کی نسبت نقص امن کی رپورٹ
عدالت میں کی۔ قبل اس کے کہ عدالت فریقین کو اپنے بیانات تحریری داخل
کرنے کا حکم دیتی۔ عدالت کا فرض تھا کہ اس دعوی کو قلمبند کرتی جس کی وجہ سے عدالت
کو نقص امن کا احتمال ہو سکتا تھا عدالت نے ایسا نہیں کیا اور فوراً فریقین کو
بیانات تحریری داخل کرنیکا حکم دیا۔
بہرحال عدالت نے نقص امن کی کارروائی کو اس وجہ سے ختم کردیا کہ جس سے
نقص امن کا اندیشہ تھا وہ واقع ہوگیا یعنی آپس میں لٹھ باری ہوئی اور دو
لوگ مارے گئے [illegible]۔ جبکہ عدالت نے نقص امن کی کارروائی ختم کردی
تو ابتدا اس شخص کے قبضہ میں مسترد کیجانی واجب تھی جس کے قبضہ سے لیگئی تھی
اور اس کے ثبوت اگر ضرورت تھی تو عدالت کو شہادت قلمبند کرنی تھا۔ ... تھی مگر البتہ
نے کوئی ایسی شہادت قلمبند نہیں کی اور ایک مال کے فیصلہ کے تائید ... کی ہے

(۱) دیکھو فیصلہ [illegible]

پس حالات مذکورہ بالا [illegible] ہوا کہ [illegible] اور ہم اس [illegible] سرکار

[illegible]

نگرانی فوجداری

جلسہ [illegible]

باجلاس عالی جناب [illegible] بالمکند صاحب بی۔اے۔ منصرم [illegible] و
عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن [illegible]

[illegible] ۲۶ [illegible] نمبر مقدمہ [illegible]

سید عبدالکریم وغیرہ — نگرانیخواہان

بنام

سرکار عالی [illegible] — طرف ثانی

نقض امن۔ کارروائی نقض امن [illegible] نقض امن۔
[illegible] استرداد [illegible] شخص محض استرداد
[illegible]
[illegible] کارروائی نقض امن۔ عدم [illegible]
کارروائی [illegible] مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۱۳۲۸ف
[illegible] کارروائی [illegible] دفعہ [illegible]
[illegible] حکم صادر کرنے سے قبل عدالت کا فرض ہے کہ وہ وجوہ
[illegible] احتمال نقض امن تحریر کرے۔
(۲) عدم کارروائی نقض امن جائداد [illegible] کے متعلق [illegible]

نگرانی [illegible] تحریر مولوی سید اعجاز حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع [illegible] مورخہ ۱۸ [illegible]
[illegible] میری [illegible] کیا گیا ہے۔

[illegible]

کیا اور [illegible] ہو گی

[illegible] اس

[illegible] کیا گیا [illegible]

[illegible] اس کارروائی کو

[illegible] ۔ فیصلہ میں

لکھا ہے کہ ایک فیصلہ [illegible] ہوا ہے [illegible] لہذا فیصلہ موجود

ہے اور خود فیصلہ [illegible] معلوم [illegible] فیصلہ کا

[illegible] کیا تھا

[illegible] عدالت ماتحت [illegible] اس معاملہ میں [illegible] ہے کہ [illegible] فیصلہ

ان کی [illegible] کی جائے۔

بہر حال یہ کوئی [illegible] عدالت کو ان سے استدلال کرنے کے قبل ان کو ملاحظہ فرمانا اور [illegible] معلوم ہو سکتا کہ وہ کیا فیصلہ ہے اور [illegible] کیا [illegible] ہے اور [illegible] کا ہے [illegible] دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے [illegible] صرف [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ تاریخ حکم [illegible] سے قبل دو مہینے کے اندر کون شخص فی الواقع قابض تھا۔ پس ایک محدود زمانے کے اندر اندر فی الواقع قبضہ ثابت ہو جاتا ہے اور یہ کچھ قابل لحاظ نہیں ہے کہ کسی حیثیت سے اور کس کا قبضہ ہونا چاہیئے۔

اس سے قطع نظر کرکے اگر عدالت ماتحت یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ جسکے قبضہ سے ضبطی ہوئی ہے [illegible] تو اس کا بھی [illegible] سے فیصلہ کرنا چاہیئے تھا کہ بوقت ضبطی کس کا قبضہ تھا اور تاریخ ضبطی کیا ہے اور نہ کیا ثبوت ہے کہ جس سے عدالت ماتحت کو اطمینان ہو کہ جس ضبطی فلاں شخص قابض تھا۔ اس امر کے متعلق چونکہ کوئی قابل اطمینان مواد مثل میں نہیں لہذا [illegible]

عبدالکریم وغیرہ
بنام
[illegible]

عدالت [illegible]
جائداد [illegible]
[illegible]
کوئی [illegible]
عدالت [illegible]

"[illegible]
[illegible] عبدالکریم [illegible]
ہولی اور مسمی عبدالکریم [illegible] کوئی اعتراض نہیں [illegible]
تجویز [illegible] گئی ہے"

مجھے [illegible] کہ جب عدالت کے سامنے کوئی فیصلہ پیش نہیں ہوا تھا تو عدالت کیا سمجھ سکتی تھی کہ وہ فیصلہ کس امر کی نسبت ہے اور اس میں کیا طے ہوا ہے۔ اگر فیصلہ اسی اراضی متنازعہ مقدمہ ہذا کے قبضہ کی نسبت تھا تو کس زمانہ کے قبضہ کی نسبت تھا۔ اسے محض سماعی امر پر جوڈیشل فیصلہ کو مبنی کرنا حیرت سے خالی نہیں ہے۔

[illegible] صاحب ضلع کا حکم منسوخ کیا جاتا ہے اور انکو چاہیئے کہ مقدمہ کو نمبر پر لیکر قبضہ کی نسبت فریقین کی شہادت لیکر اس امر کا تصفیہ کریں کہ جس روز کہ یہ جائداد بقبضہ عدالت لگئی تھی وہ کس فریق کے قبضہ سے لیگئی تھی اور تا تصفیہ اس کے اراضی بقبضہ عدالت رکھی جاوے۔

مولوی سید محمد سلام جبار صاحب رکن۔ یہ مقدمہ عنوان مندرجہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تنقیح اس کے متعلق حسب دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہے۔ جس کے منشاء سب سے پہلے یہ چاہیئے تھا کہ ابتدائی نقص اس کے متعلق اطمینان کیا جاتا۔ اور بعد دعوے اس کی نسبت تجویز کیجاتی۔ مگر یہ نہیں کیا گیا اور فریقین کو بیان تحریری پیش کرنے کا حکم دیدیا گیا اور اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ عدالت

تحت عنایات اللہ تعالیٰ
از
سرکار عالی

سوال اجلاس کا یہ ہے

(۱) بتعداد دفعہ ۱۵۸ ضمن ۵ و ۱۳ دستور العمل کوتوالی اضلاع ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم متعلقہ سرکار کو کیا بحکم مہتمم کوتوالی ضلع ہر حالت میں دیکھ سکتا ہے ناظم کو دیوانی کی اجازت ضروری ہے۔

(۳) کو ملزم سے سے اقرار کرایا جا سکتا ہے جو بشمار ہو کا ادعا جرم کیا ہے یکن سکا اس سوال کے جواب میں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک قسم کی اطلاع مدعا الیہ کو بھی جا سکتی ہے

(۴) جو اجازت عطا کردہ مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتا پس جبکہ ناظم صلع مجاز عطائے اجازت یہ مقدمہ کی سماعت کی ہے وہ قائم نہیں رکھی جا سکتی دکن لا رپورٹ جلد اصفحہ ۳۵۵ و جلد ۲ صفحات ۱۳۱ و ۱۲۲ و ۲ کا حوالہ دیا گیا

ضروری واقعات مثل سے ظاہر ہیں

منجانب نگرانی خواہ مولوی منظم علی صاحب وکیل۔

منجانب طرف ثانی مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

رائے بال مکند صاحب شریم میر مجلس۔ اس مقدمہ میں ملزم نگرانی خواہ سرکاری ملازم پر الزامات دفعہ ۶۹ و ۱۷۷ تعزیرات آصفیہ لازم سرکاری کی حیثیت سے عاید کئے گئے تھے اور بروئے دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری عہدہ دار مجاز کی منظوری سے ان الزامات کی سماعت عدالت کر سکتی تھی۔ ملزم نگرانی خواہ ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم ہے اور یہ مقدمہ منظوری مہتمم کوتوالی ضلع دائر کیا گیا ہے۔ بروئے دفعہ ۱۵۸ ضمن ۵ و ۱۳ دستور العمل کوتوالی اضلاع سرکار عالی ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم بحکم مہتمم کوتوالی ضلع سپرد فوجداری نہیں کیا جا سکتا۔ مہتمم کوتوالی ضلع ہر ایسے ملازم کوتوالی جس کا درجہ ہیڈ کانسٹبل درجہ سوم سے زیادہ ہو عینہ انتظامی کی مقررہ سزائیں دے سکتا ہے اور کبھی جرم کی تحقیقات کے بعد اسکو سپرد عدالت کر سکتا ہے۔

حکم ہوا کہ

تجویز [illegible] نگرانی [illegible] ہو [illegible] ناظم [illegible]

[illegible] ناظم [illegible] نگرانی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہو اور [illegible] دلایا جائے [illegible]

نگرانی فوجداری

اجلاس

باجلاس عالی جناب [illegible] صاحب [illegible] معتمد [illegible]

عالی جناب مولوی [illegible] غلام [illegible] صاحب رکن۔

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ف | محمد عنایت اللہ خان — نگراں خواہ

بنام

سرکار عالی۔ — طرف ثانی

الزام۔ تحقیقات الزام بمقابلہ ملازم سرکار بحیثیت ملازمت۔ لزوم حصول اجازت افسر مجاز قبل تحقیقات۔ الزام بمقابلہ ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم۔ اجازت مہتمم کوتوالی ضلع۔ اجازت ناکافی۔ لزوم اجازت ناظم ضلع بغرض قیام الزام بمقابلہ ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم۔ عذر تحریری نسبت اجازت افسر غیر مجاز۔ عذر کی نسبت اطلاع عدالت کا کافی ہونا۔ افسر مجاز عدالت [illegible] اجازت کو تحقیقات الزام مذکور کا اختیار نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ روئے دفعہ ۱۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی

ملازم سرکار بحیثیت ملازمت مقدمہ [illegible] عہدہ مجاز

نگرانی مادامی تجویز مولوی محمد وحید الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیدر مورخہ ۲۳ رمضان ۱۳۲۶ف

مشعر اینکہ ملزم کو فرد جرم سنائی جائے۔

[illegible]

[illegible]

مولوی سید محمد غلام حیدر صاحب رکن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جرم کا ارتکاب ہوا ہے [illegible] اور [illegible] غلط استعمال [illegible] ہوا اور یہ کانسٹبل ملازم سرکار بہار اور [illegible] پولیس کی اجازت سے مقدمہ چلایا گیا ہے سو اوس کے مجاز نہ تھے اور ضرورت یہ تھی کہ ناظم پولیس ضلع کی اجازت ہوتی۔

یہاں ناظم پولیس ضلع بھی وہی ہیں جو اس مقدمہ کی باعث کررہے ہیں سے بلامت پولیس ضلع اور [illegible] ضلع مجسٹریٹ ماتحت کی ذات میں جمع ہے۔

ملزم کی طرف سے کوئی عذر یا اعتراض اس [illegible] یہ صاف صاف تو نہیں معلوم ہوتا لیکن ملزم کی طرف سے ایسے سوالات تفتیش سے کئے گئے ہیں۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم معترض تھا اور اسی منشا سے اوس نے وہ سوالات کئے تھے پس ہم اس استنباط پر آمادہ نہیں ہیں جو اس

جوابات الدعویٰ

سرکار [illegible]

[illegible]

[illegible]

سطوری اول [illegible]

[illegible] گیا

گیا لیکن تحریری [illegible]

عدالت ابتدائی میں [illegible]

سکے [illegible] کے واسطے صدر عدالت میں نگرانی کی [illegible] کیا گیا۔ کہ صدر

عدالت نے [illegible] نگرانی نامنظور کی ہے [illegible] ملزم کی طرف سے

نگرانی کی گئی ہے اور نگرانی میں [illegible] کیا گیا ہے

وکیل نگرانی خواہ نے ہماری توجہ [illegible] کیا کہ گو عدالت ابتدائی میں کوئی تحریری عذر نہیں کیا گیا لیکن زبانی عذر ضرور کیا گیا ہوگا اور اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ مستغیث کے اظہار میں اور اس سے ایسے سوالات کئے گئے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ یہ مقصود تھا کہ [illegible] کوتوالی کی منظوری مقدمہ میں کافی نہ تھی۔ اس واقعہ کی نسبت [illegible] کم ہوتی ہے۔ حقیقت میں اس قسم کے سوالات مستغیث پر ہونے [illegible] نہیں نکالا جاتا ہے کہ اس مقدمہ میں منشی کرتوالی کی منظوری کافی نہ [illegible] جاری [illegible] ہیں نہ سوالات عدالت کو ایک قسم کی اطلاع نہیں کی جا سکتی کہ مقدمہ میں یہ امر قابل تصفیہ ہے کہ منظوری مصدقہ دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری حاکم مجاز کی تھی یا نہ تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ اطلاع عدالت کو سب سے پہلے موقع پر یعنی مستغیث کے اظہار کے وقت پہنچا چکی تھی اس کے علاوہ اس مقدمہ میں یہ امر بہت اہم ہے کہ یہ مقدمہ صرف منظوری اول تعلقدار ضلع چل سکتا تھا۔ اور اول تعلقدار صاحب ضلع کی حیثیت ناظم ضلع اس مقدمہ میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ اور اگر اول تعلقدار صاحب نے مقدمہ عدالتی چلانے کی اجازت دی ہوتی تو وہ مقدمہ کی سماعت کے مجاز

[illegible] سرکار عالی [illegible] [illegible]
[illegible] کا [illegible] نہیں ہے۔

[illegible] صاحب [illegible]
نگرانی [illegible] ہو کہ کارروائی [illegible] کی
[illegible] کیا جائے گا۔

نگرانی فوجداری

جلسہ

باجلاس [illegible] صاحب بی۔اے۔ و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ارکان

[illegible] نگرانی خواہ

نام

[illegible] نگرانی علیہ

[illegible] کارروائی [illegible] حاضری [illegible] کارروائی [illegible] کارروائی [illegible] حکم [illegible] کارروائی [illegible] صورت عدم حاضری [illegible] کارروائی [illegible] تحقیقات [illegible] تحقیقات [illegible] مجسٹریٹ [illegible] فوجداری سرکار عالی [illegible]

تجویز ہوئی کہ [illegible]

نگرانی [illegible] تجویز مولوی محمد [illegible] صاحب ناظم عدالت فوجداری [illegible]
[illegible] کا [illegible] ہے۔

۱۳۲۱ ف / [illegible] / ۱۲ آبان

شیخ عنایت اللہ
نام
سرکار عالی

اعتراض با عذر کو ملزم نے پہلے پیش کیا [illegible] ان سے [illegible] اور اس عدم حصول اجازت کی با ثبوت تھی اگر [illegible] نہیں ہو سکتا تھا [illegible] عرض اجازت یہ ہے کہ ایک [illegible] افسر کو اس امر پر غور کرنے کا موقع ملے کہ آیا اعتراض اجازت سے [illegible] فوجداری مقدمہ کا [illegible] اور ملزم کو [illegible] نہیں [illegible] اور افسر مذکور کو اختیار ہے کہ اگر وہ [illegible] تو اجازت دینے اور فوجداری [illegible] چلانے کے [illegible] کچھ [illegible] سکتے ہیں۔ عدم اہلیت الزام یا صرف ابتدائی عدالت کا کافی ہونا [illegible] مقدمہ کا [illegible] اجازت سے پایا جانا ملزم کو اس فائدہ سے محروم [illegible] ہے جو اس کو اس حالت میں حاصل ہو سکتا بنابر حصول اجازت دینے کا [illegible] بنا [illegible] اس۔ یہ امر مقدمہ میں اہم تھا اور بدون اس کے لیکن [illegible] کہ اس طرح کا نقصان بجا ملزم کو برداشت کرنا پڑے موجب انفساخ کیس [illegible] جانے۔

یہ امر کہ اس مقدمہ میں جو مجسٹریٹ سماعت کر رہے ہیں وہ ہی اجازت دینے کے بھی مجاز ہیں۔ پس ان کے اس عمل سماعت مقدمہ سے ان کی اجازت کیوں شرط کی جانے ایسا شبہ ہو سکتا ہے لیکن اس سے قانون کی وہ غرض پوری نہیں ہوتی جو قانون کو مقصود ہے اور یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان مجسٹریٹ سماعت کنندہ نے ان تمام حالات پر غور کیا ہے۔ اور یہ طے کر لیا کہ الزام بے اصل نہیں ہے یا ابتدائی عدالت کافی نہیں ہے اول تو واقعاً ایسا نہیں معلوم ہوتا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ قبل سماعت مقدمہ کے ان مجسٹریٹ نے یہ رائے قائم کر لی تھی کہ الزام بے اصل نہیں ہے تو یہ نہیں کہا جا سکیگا کہ ان مجسٹریٹ نے بالکل خالی الذہن کسی موافق یا مخالف رائے کے قائم کرنے کے بغیر اس مقدمہ کی سماعت شروع کی ہے اور اگر ان کا مقدمہ کا سماعت کرنا اجازت سمجھا جائے تو ملزم کو حق ہوگا کہ وہ عذر کرے کہ مجسٹریٹ اس مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتے اور اس کے متعلق مقدمہ ملیو عرف کس لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۵۳

[illegible]

[illegible] کو عدالت ضلع میں [illegible] اور [illegible] کو اس [illegible] کو [illegible] کا حکم دیا [illegible]

[illegible] تحقیقات [illegible]

وعدالت [illegible] تحقیقات [illegible] کی [illegible]

حکم ہوا

نگرانی نامنظور۔

مولوی سید غلام جبار صاحب رکن ۔ ابھی ہم اپیل اطراف ماتحت کے فیصلہ کی نسبت ریمارک کرچکے ہیں (ملاحظہ مثل ۹۹ھ ۱۳۲۶ف) نگرانی فوجداری کم باب یہ مقدمہ پیش ہوا ہے یعنی سیتا بلنگیوں کے پٹیل پولیس نے ایک رپورٹ کی آسیر ایک۔ ایسا مقدمہ قرار دیا گیا کہ جس میں سرکار مدعی اور نارائن اور بابو کو مدعا علیہ کیا اور ان دونوں کے نام طلبانہ جاری کیا ۔ مگر نہ کوئی اظہار بعض امر کے متعلق لیا نہ اس کو لکھا اور نہ اس کے وجوہ لکھے اور نہ اس کی اثناء میں کوئی اور فیصلہ بھی غلط لکھا گو سان تحریری فریقین سے داخل کردئے ہیں لیکن عدالت ماتحت نے کوئی حکم نہیں دیا فریقین جب غیر حاضر ہوئے تو عدالت ماتحت نے فریقین کی گرفتاری کے اور حاضری کے لیے وارنٹ اور تحقیقات کے لیے تحصیلدار کو حکم دیا ۔ حالانکہ یہ دونوں امور سراسر غلط ہیں دفعہ ۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کی کارروائی نوعادیہ اہل کے فوری انتظام کی غرض سے مد نظر حفظ امن ہوتی ہے اگر کوئی فریق غیر حاضر ہو تو یکطرفہ کارروائی ہوسکتی ہے دو ویکلی نوٹس کافی تھی۔ علاوہ [illegible] تحصیلدار کو یہ حکم کہ موقع پر جاکر تحقیقات کرکے رپورٹ کریں بیکار امر تھا تحقیقات جو کچھ ہو وہ سب خود عدالت ماتحت کو کرنی چاہیئے تھی سبب اس کے کہ مقامی ایسی تحقیقات اور رپورٹ کی ضرورت ہوئی جس کی تکمیل کمتر سے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔ بہرحال کارروائی تو بے ضابطہ ہے مگر کچھ شہادت خود عدالت

[illegible]

و بداری سرکار عالی طرف کسی جرم کے ارتکاب کی تحقیقات امیں ہوئی
اگر مسماۃ [illegible] کی ایک سرار [illegible] ظاہر ہوتی ہے اسلئے بعد
تعمیل نوٹس کسی دن کے حاضر نہ ہونے پر [illegible] کارروائی
کیجانی یا آخر کو وارنٹ کا حکم صحیح نہیں ہے دیکھو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ [illegible] وارنٹ کا اجرا کیا گیا
(۲) الحکم [illegible] کہ وہ کسی تحقیقات [illegible] کیلئے [illegible] مجسٹریٹ
کو حکم دیا صحیح نہیں ہے بلکہ خود تحقیقات کر لی چاہیئے۔
واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

نگرانی خواہ اصالتاً حاضر۔
نگرانی علیہ غیر حاضر

راے [illegible] صاحب [illegible]۔ نگرانی خواہ حاضر ہے طرف ثانی حاضر نہیں ہے اس مقدمہ میں عدالت ماتحت نے فیصلہ بحق نارائن [illegible] کیا ہے۔ اسمیں شبہ نہیں ہے کہ فیصلہ [illegible] ہیں۔ لیکن عدالت نے فریقین کے بیانات تحریری لیے اور شہادت کی سماعت کے بعد فیصلہ کیا ہے اور ایک نتیجہ نکالا ہے اوس سے ہمکو اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

البتہ بعض عدالت کی بے قاعدگیوں کی نسبت ہمکو ذکر کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ عدالت نے اس مقدمہ میں فریقین کی گرفتاری کے واسطے وارنٹ کے اجرا کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی فریق باوجود تعمیل نوٹس کے حاضر نہیں ہوا تو اس کے مقابلہ میں یکطرفہ کارروائی کیجا سکتی تھی۔ ایسے مقدمات میں یہ امر کہ تحقیقات طلب ہوتا ہے وہ کسی جرم کا ارتکاب نہیں ہے بلکہ قبضہ اراضی کی ایک نزاع تحقیقات طلب ہوتی ہے اور ایسی نزاع میں مستغیث یا کوئی فریق چاہے تو عدالت میں حاضر ہو سکتا ہے لیکن حاضری پر وہ مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ دیکھو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۱۷ و جلد ۸ صفحہ ۶۴۲۔

دوسری بے قاعدگی عدالت ضلع نے یہ کی ہے کہ تحصیلدار کو موقع پر پہونچ کر اس امر کے دریافت کرنے کا حکم دیا ہے کہ تا بعض قطعات

وجوہ اطمینان بخش اس عدالت کو خاص کر دلائل کو اپنا غور کرنا
داخل کرنے کا حکم دے اور ان کے متعلق اطلاعات کی تعمیل کروائے اور
ان کی اشاعت کروائے اور ان کے تاریخ مقررہ پر اگر کوئی سرایت ظاہر
نہ ہو تو کارروائی ختم کر دے اور بلا علم مدعی تمام فریقین فیصلہ
صادر کر دے۔

ضروری واقعات حسب ذیل ظاہر ہیں۔

منجانب نگرانی خواہ بیرسٹر مہوان راؤ صاحب وکیل
منجانب طرفثانی رائے گبھنت لعل صاحب وکیل

راشٹرپال کانٹریکٹر صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد صلاح الدین صاحب ناظم عدالت ضلع بودھن نے تنقیح امن کے مقدمہ میں حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا ہے ہم اس جگہ پوری نقل فیصلہ کی درج کرتے ہیں۔

"فریقین اور اُن کے وکلاء حاضر ہیں۔ تحریری اور مراسلات اسٹیشن ماسٹر جلتور نشان ۳۹۰ مورخہ ۴ اسفندار ۱۳۲۶ف مشمولہ مثل نشان ۲۶ و نشان (۵۵۹۸) مورخہ ۷ امرداد ۱۳۲۶ف و نقل دیپلہ تحصیل جلتور مورخہ ۱۸ اخورداد ۱۳۲۶ف ملاحظہ کئے گئے فریق ثانی کا قابض ہونا ظاہر ہے فریق اول کو چاہیے کہ عدالت دیوانی سے قبضہ کی ڈگری حاصل کرے۔ حکم ہوا کہ درخواست فریق اول نامنظور ہو"

اس فیصلہ کی ناراضی سے اس وقت ہمارے سامنے نگرانی پیش ہے۔ وکیل طرفثانی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کی تائید نہیں کر سکتے حاکم عدالت کو چاہیے تھا کہ قبل کسی رائے کے قائم کرنے کے فریقین کو اپنی پوری شہادت پیش کرنے کا موقع دیتے فریقین سے اپنی زبانی شہادت پیش نہیں کی تھی اور فریقین کو شہادت پیش کرنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا تھا۔

اس مقدمہ میں نگرانی خواہ کی طرف سے بھی اہم عذر یہی کیا گیا ہے

[illegible]

کی کارروائی کو مسترد کر کے [illegible] ہوگا [illegible] بنابریں نگرانی منظور [illegible]

نگرانی فوجداری

حاشیہ [illegible]

باجلاس عالی جناب راجہ [illegible] صاحب بہادر - و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب ججان

مرقومہ ۱۳۲۶ ف

نام دیو — نگرانیخواہ

بنام

دیوجی وغیرہ — فریقانیان

سماعت [illegible]

نقض امن کارروائی نقض امن - لزوم مچلکہ کی شہادت فریقین قبل تصفیہ کارروائی نقض امن [illegible] تحریری حکم ادخال بیانات تحریری - لزوم مچلکہ کی وجہ اطمینان نقض امن قبل حکم ادخال بیانات تحریری - اشاعت حکم - ضرورت اشاعت حکم - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸

تجویز ہوئی کہ کارروائی نقض امن کا تصفیہ فریقین کی شہادت لیے جانے کے بعد کیا جانا چاہیئے بلا مچلکہ کی شہادت درمیان فیصلہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

از عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب - کارروائی نقض امن میں حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بعد مچلکہ

نگرانی ہذا اصلی تجویز مولوی محمد وحید الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع [illegible] مورخہ [illegible] ۱۳۲۶ف متضمن یہ کہ [illegible] اول [illegible] مسطور۔

امر دیگر / بوجہ دیگر

کا عذر اس ملاحظہ کئے گئے اور اس سے فریق ثانی کا دعوی ہونا ظاہر ہے
کسی فیصلہ عدالتی لکھنے کا یہ طریقہ نہیں ہے تاہم ہم کا عذر اسکے ہیں مطابق مسل
عدالت کو استدلال تھا اور اوس سے جو نتیجہ پیدا ہوا اور اس کا ذکر فیصلہ میں کرنا
کی نسبت ضرور تھی تاکہ معلوم ہو سکتا کہ عدالت نے کن امور کی بناء پر کیا رائے
قائم کی۔ اس سے زیادہ ہم اس مقدمہ میں لکھنا پسند نہیں کرتے اور خیال کرتے
ہیں کہ اسی قدر لکھنا کافی ہوگا۔ ہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ فیصلہ بہ نگرانی منسوخ ہو اور مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہو
کہ فریقین کو تقدیم ثبوت کا موقع دیا جائے اور اوس کے بعد حسب ضابطہ
کارروائی کی جائے۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری کے متعلق
یہ مقدمہ ہے یہ فیصلہ بھی ان فیصلوں میں سے ہے کہ جس کے ملاحظہ سے
ہمکو سخت افسوس ہوا ہے۔ اور یہ افسوس اور زیادہ ہو جاتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ
یہ ایک ناظم فوجداری ضلع کے قلم سے نکلا ہے دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری کی ایک
صاف اور واضح المطلب قانونی دفعہ ہے کہ اوس کے سمجھنے اور عمل میں کسی
ایک ایسے شخص سے بھی غلطی کی امید نہیں ہو سکتی کہ جس نے قانون صرف
ایک دفعہ پڑھا ہو۔ نہ کہ اس دفعہ کے متعلق اگر نظائر جمع کئے جائیں تو صدہا سے
زیادہ متجاوز ہوں گے جو اگر پڑھے گئے ہوں تو یقیناً اوس کے بعد اوس کا ہرگز
اطمینان نہیں ہے کہ کسی ادنے درجہ کے مجسٹریٹ کی نسبت بھی یہ سمجھا جائے کہ وہ اسکا
صحیح مطلب اور مقصود سمجھنے میں معذور ہے کئی فیصلوں میں ہم یہ لکھ چکے ہیں
کہ دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری کو سامنے رکھو اور پڑھ پڑھ کر کارروائی کرو۔
یہ عمل اس لیے کافی ہوگا کہ پھر غلطی نہ ہو اور چند بار کے یوں عمل کرنے کے بعد
مطلب ذہن میں محفوظ ہو جائے گا۔ اور مشق بھی ہو جائے گی اور نہ ایسی غلطی

اور یہ بھی لازم ہے [illegible] چونکہ [illegible] تحریری [illegible] کا عذر [illegible] کے علاوہ
[illegible] داخل ہو [illegible] کا فیصلہ کر دیا۔ اور کسی فریق
کو کسی شہادت [illegible] کرنے کا موقع نہیں دیا نقص اس کی کارروائی کی
[illegible] کیا گیا ہے اور دفعہ ۱۴۶
ضابطہ اس [illegible] مقامات کی نسبت [illegible] کارروائی بتلایا گیا ہے کہ یہ
[illegible] کوئی حاکم [illegible] بالخصوص ایسا حاکم جیسا کہ ناظم ضلع
ہے [illegible] سکتا ہے اور [illegible] سمجھ سکتا ہے دفعہ ۱۴۵ کی شق
(۴) [illegible] اگر تاریخ [illegible] ہو کہ فی الواقع کوئی نزاع
[illegible] ہے تو کارروائی ختم کی جائے گی اور نہ ناظم فوجداری اس امر کی تحقیقات
[illegible] کرے گا کہ تاریخ حکم [illegible] اس کے قبل دو مہینے کے اندر کون شخص فی الواقع قابض
تھا یہ ظاہر ہے کہ تحقیقات کی غرض سے حاکم کو ضرور ہوگا کہ وہ فریقین کو حکم
دے کہ وہ اپنی اپنی شہادت حاضر رکھیں جب تک کہ فریقین کو اپنی اپنی شہادت
پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے عدالت تحقیقات کس طرح کر سکتی ہے نہ صرف یہ ہے
کہ اس کارروائی کی نسبت دفعہ کے الفاظ بہت صاف ہیں بلکہ کثرت سے نظائر
ہیں عدالت العالیہ سے یہ امر طے کر دیا گیا ہے افسوس ہے کہ وحید الدین صاحب
ناظم ضلع نہ قانون سے واقفیت رکھتے ہیں نہ واقفیت حاصل کرنے کی کوشش
کرتے ہیں۔ نہ عدالت العالیہ کے نظائر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم کو سخت افسوس ہے
کہ ہم کو ایسے الفاظ ایک ایسے ذی مرتبت عہدہ دار کی نسبت لکھنے پڑتے ہیں۔
جس کے دست اقتدار میں سرکار عالی نے ایک ضلع کا انتظام رکھا ہے۔ امید ہے کہ
وحید الدین صاحب آئندہ سے اس طریقہ سے کارروائی نہ کیا کریں گے قطع نظر
قانونی بے ضابطگیوں کے ہم نے جن فیصلوں کی نقل اوپر کی ہے ان کے ملاحظہ
سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حاکم کا طرز فیصلہ کس قدر اصلاح کے قابل ہے اور ہم نے
صرف اس قدر الفاظ لکھ دئے ہیں۔

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔اے۔ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا (جلسہ منقفہ)
میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب رکن

بالاسانی ہنمپگا وغیرہ — ملزمان — مرافعان

بنام

سرکار عالی — مستغیث — مرافعہ علیہ

شہادت۔ موازنہ شہادت۔ شہادت جرم سرقہ بالجبر۔ شہادت شرکت جرم سرقہ بالجبر۔ امر ضروری بغرض اثبات شرکت سرقہ بالجبر۔ ملزمین کا دیگر ملزمین کے ساتھ یا مقام سرقہ بالجبر کے قریب دیکھا جانا شرکت یا ارتکاب جرم کے اثبات کے لئے کافی نہونا۔ فیصلہ۔ فیصلہ میں ہر ملزم کی نسبت علیحدہ شہادت کے حوالہ کا ضروری ہونا۔ ذکر شہادت اجمالی در فیصلہ۔ عدم جواز ذکر شہادت اجمالی در فیصلہ۔ تحقیقات یکجائی۔ تحقیقات یکجائی بصورت موجودگی شہادت الزامات بمقابلہ ملزمین مختلف۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان (۳)، ۱۳۱۳ف دفعہ (۲۹۳) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی جلد دفعہ (۳۳۴)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بعض ملزمین کا دیگر ملزمین کے ساتھ ساتھ ہی ساتھ پہنچے ہوئے یا دیگر مواقع پر دیکھا جانا مستلزم اسکا نہیں ہے کہ وہ ملزمین ارتکاب جرم میں حصہ رکھتے ہیں۔

(۲) بعض ملزمین کا اُن مواضعات کے اطراف میں جہاں سرقہ بالجبر کا ارتکاب ہوا دیکھا جانا اس امر کے ثابت قرار دئے جانے کے لئے کافی نہیں ہے کہ انہوں نے جرم مذکور کا ارتکاب کیا ہے بلکہ اس امر کا

مرافعہ ساز راضی تجویز مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم عدالت سشن صوبہ ورنگل مورخہ ۲۸ آبان ۱۳۲۵ف مستغیثہ مرافعہ نامنظور۔

کارروائی ہوگی اور [illegible] کو [illegible] مکلف ہوگی اس سے
[illegible] کہ اس فیصلہ [illegible] کی اور کیا دلیل ہوگی کہ [illegible] فریق ثانی تسلیم
کرے [illegible] کی طرح [illegible] یہ ظاہر
نہیں کیا کہ [illegible] کردی [illegible]
[illegible]

دفعہ ۱۴۴ [illegible] احتمال کا [illegible]
[illegible] اور اس کو [illegible] درج کرے
[illegible] کا حکم دیا جائے
اور حکم [illegible] اطلاع نامہ کی تعمیل کرائی جاسکے اور [illegible]
[illegible] اگر کوئی تنازع فی الواقع [illegible] تو کارروائی
ختم کردی جانا چاہئے۔ ورنہ اسکا [illegible] چاہئے کہ تاریخ حکم دیا جاسکے
[illegible] فی الواقع قائم تھا مگر یہاں معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] امرداد [illegible] وصول ہوئی ۱۱ امرداد ۱۳۲۲ف
کو اجرائے اطلاع نامہ کا حکم ہوا۔ اور ۲۵ امرداد ۱۳۲۲ف تاریخ پیشی مقرر ہوئی۔
اس تاریخ کو فریق اول سے [illegible] تحریری پیش کیا۔ اور فریق ثانی نے مہلت مانگی
حکم ہوا ۱۰ شہریور ۱۳۲۲ف تاریخ پیشی مقرر ہو۔ اور مولوی [illegible] طلب ہو ۱۰ شہریور
۱۳۲۲ف کو [illegible] ہوا جسکی پوری نقل [illegible] فاضل نے اپنے فیصلہ میں
کردی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی عمل یا کارروائی حسب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری
عدالت ماتحت سے نہیں کی۔ اور نہ کوئی فیصلہ ایسا لکھا ہے کہ جس کو کوئی قانونی
فیصلہ کہا جاسکے۔ [illegible] نگرانی فیصلہ زیر نگرانی منسوخ اور فیصلہ عدالت ماتحت
کو کارروائی اور تجویز [illegible] کے لئے واپس ہونا۔

مرافعہ فوجداری

نام دیو [illegible]

کہتا ہے کہ گروہ نمبر (۱۰۲) کے یہاں چوری ہوئی تھی اور ملزم نمبر ۱۔ اُدھر سے آتا ہوا دکھلائی
دیا تھا اس سے یہ سبب ہے کہ سرقہ کا مرتکب ملزم نمبر (۱) ہی ہوا ہوگا اسی قسم کی شہادت
ملزمین کے خلاف نہیں ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ امر کہ ملزمین بعض اوقات
اس مقدمہ کے دیگر ملزمین کے ساتھ سیندھی یا شراب پیتے ہوئے دیکھے گئے یا
دوسرے مواقع پر ایک ساتھ دیکھے گئے اس امر کے ثابت قرار دینے کے لئے کافی
نہیں ہے کہ ملزمین سرقہ یا سرقہ بالجبر کے ارتکاب کی غرض سے مسلح ہوکر گھومے تھے
یہ واقعہ کہ بعض ملزمین اُن مواضعات کے اطراف دیکھے گئے جہاں اُس زمانہ میں
سرقہ یا سرقہ بالجبر کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اس امر کے ثابت قرار دینے کے لئے
کافی نہیں ہے کہ یہی ملزمین (تنہا یا بشمول دیگر ملزمین کے) اُن وارداتوں کے مرتکب
ہوئے تھے اس دفعہ کے اغراض کے لئے حسب ذیل امور ثابت ہونے چاہئیں۔

(۱) کوئی گروہ اشخاص کا تھا۔

(۲) جو بطور عادت کے

(۳) سرقہ یا سرقہ بالجبر کا ارتکاب کرتا تھا۔

(۴) اور ملزم اُس گروہ کا اُس ارادہ سے شریک تھا۔

ہماری رائے میں ان ملزمین کی نسبت ان امور میں سے کوئی امر ثابت نہیں ہوا
یہ امر کہ ایک شخص کے ہاں سرقہ ہوا اور ملزم اُدھر سے آتا ہوا نظر آیا۔ الزام سرقہ
کی کوئی شہادت نہیں ہے جو مال کہ ان ملزمین کے پاس سے برآمد ہوا ہے
وہ اس قدر کم حیثیت ہے کہ ہماری رائے میں اُسکی شناخت ممکن نہیں ہے یہ امر
بہت ہی غور طلب ہے کہ آیا اس دفعہ کے بموجب مقابلہ ملزمین ایسی صورت میں
کارروائی کیجا سکتی ہے جبکہ پولس کے پاس ایسی شہادت موجود ہو جسکی بناء پر علیحدہ
علیحدہ مخصوص الزام میں ملزمین کو سزا دلائی جا سکتی ہو۔ دیکھو الہ آباد ویکلی
نوٹس جلد (۱) صفحہ (۱۴) پس ہماری رائے میں ملزمین قابل رہائی ہیں اس موقع پر ہمکو
ایک اور امر کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جو فیصلہ کہ اس مقدمہ میں ڈپٹی

ثابت ہوا ہو یہ کہ کوئی گروہ اشخاص بعادت وارداتِ سرقہ بالجبر کا ارتکاب
کرتا تھا اور ملزم بالارادہ سے اس گروہ کا شریک رہا۔
(۳) جبکہ کسی مقدمہ میں متعدد ملزمین ہوں اور کثیر شہادت پیش ہوئی ہو تو
عدالت کو چاہیے کہ ہر ملزم کی نسبت یہ صاف طور سے جدا جدا ظاہر کرے
کہ کس شہادت سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اجمالاً ذکر کر دینا کافی نہیں ہے۔
(۴) یہ امر غور طلب ہے کہ جب ملزمین کے پاس علیحدہ علیحدہ اشیاء برآمد ہوں
تو علیحدہ علیحدہ شہادت علیحدہ علیحدہ الزام کی موجودگی میں ایک جائی کیا
کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔
الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ (۹۲) کا حوالہ دیا گیا۔
واقعات مقدمہ حسب تفصیل ذیل ہیں۔

[illegible] ایک نیکا [illegible]
نام
[illegible]

[illegible] مرافعہ [illegible] مولوی قاضی صادق احمد صاحب وکیل سرکار
راستہ بالمقابل صاحب [illegible]۔ وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی۔ ملزمین بالمقابل
جو کچھ کہا گیا سنا گیا۔ اس مقدمہ میں با الزام دفعہ ۲۹۳ تعزیرات آصفیہ قانون بابت (۳)
۱۳۱۲ فصلی (دفعہ ۴۰۰، ۴۰۱ قانون مذکور) اسپیشل مجسٹریٹ صاحب [illegible] نے ملزمین کو چار چار
سال سزائے قید بامشقت دی ہے اور بسرر عدالت نے ان کا مرافعہ نامنظور کیا ہے۔
صدر عدالت کے حکم کی ناراضی سے ملزمین ہمارے سامنے مرافعہ کرتے ہیں۔ اصل مسل آمد
ہمکو وہ شہادت دیکھنا ہے جو ملزمین کے خلاف مقدمہ میں پیش ہوئی ہے۔ شہادت کا
خلاصہ یہ ہے کہ بعض گواہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ملزمین دیگر اشخاص کے ہمراہ ان کے
موضع میں آیا کرتے تھے بعض گواہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ملزمین اور لوگوں کے ہمراہ سیندھی
یا شراب پیا کرتے تھے اور اسی زمانہ میں اطراف و اکناف میں سرقہ بالجبر
کی وارداتیں ہوا کرتی ہیں۔ ان ملزمین کے پاس سے کچھ کم قیمت مال بھی برآمد
ہوا ہے اور شہادت اس امر کی پیش ہوئی ہے کہ یہ مال سرقہ کے ذریعہ سے گیا۔ گواہ نمبر ۱۵

نامہ

قانونی

مجموعہ [illegible]

[illegible] حکم فیصلہ [illegible]

بہ الزام مداخلت [illegible] معاملہ فیصلہ [illegible]

عدم اثبات جرم مداخلت بیجا نقص امن [illegible] حکم [illegible]

عدم جواز [illegible] باب (۱۱) ضابطہ فوجداری

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی باب (۱۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۴۸ و ۴۹

تجویز یہ ہوئی کہ (۱) [illegible] دفعہ ۱۴ ضابطہ فوجداری حسب الزام
[illegible] اس الزام کے بابت [illegible]
کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا۔
(۲) کسی عدالت کے سامنے موجب باب ۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی
درخواست نقص امن نہیں ہوئی اور بموجب اس باب کے تحقیقات عمل
میں آئی او کوئی حکم [illegible] کو قائم نہیں
رکھا جا سکتا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں

نگرانیخواہ اصالتاً حاضر

طرفثانی غیر حاضر

رائے بالکند صاحب و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے

نگرانی خواہ اصالتاً حاضر۔ طرفثانی کے طرف سے کوئی حاضر نہیں ہے

واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ مستغیث طرفثانی نے اس مقدمہ میں ایک استغاثہ مداخلت بیجا و دیگر الزام کے ساتھ بمقابلہ چند اشخاص کے رجوع کیا تھا منجملہ جن کے نگرانی خواہ بھی تھا۔ عدالت ابتدائی نے دیگر الزامات کو ناثابت قرار دیکر بالزام مداخلت بیجا۔ نگرانی خواہ اور اسکے شرکا کو پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور

مجسٹریٹ صاحب نے لکھا ہے اس میں گو اجمالاً شہادت کا ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے سبب اس مقدمہ میں بکثرت ملزمین ہے اور مختلف واقعات کی نسبت (۱۳۰) گواہوں کی شہادت قلمبند ہوئی تھی تو ایسی صورت میں امر ضروری تھا کہ ہر ہر ملزم کی نسبت بتلایا گیا ہوتا اور اسکے متعلق کیا کیا شہادت پیش ہوئی ہے اور کس کس شہادت نے کیا کیا اثر پیدا کیا۔ ایسا نہ کرنے سے عدالت اپیل کو بجز اسکے کہ وہ پوری شہادت کو پڑھے اور ہر ہر ملزم کیلئے جو شہادت ہو اُسکو ایک جا جمع کرے یہ کچھ نہیں معلوم ہو سکتا کہ مقدمہ میں کس ملزم کی نسبت کیا شہادت پیش ہوئی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سے اسپیشل مجسٹریٹ صاحب ان امور کا لحاظ رکھینگے لہذا

حکم ہوا کہ

ہر دو ملزمین کے مرافعہ منظور۔ وہ بری کئے جائیں اسکی ایک نقل دوسری مثل متعلقہ میں شامل کیجائے۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ مجھے اتفاق ہے۔

نگرانی فوجداری

اجلاس ثالثہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا ارکان

نگرانی خواہ — سید روشن — ملزم نمبر (۱)

[margin: مقدمہ ۶۸۹ سنہ ۱۳۲۶ ف — فیصلہ ۲۶ امرداد سنہ ۱۳۲۶ ف]

نگرانی بر بنائے تحریک مسٹر مانک شاہ دین شاہ صاحب ناظم عدالت سشن گلبرگہ تحریف نسبت تسیح تجویز مرزا احمد بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیدر صادرہ ۹ بہمن ۱۳۲۶ف مشعر اسکے ملزم واپس حلف تک منظور رکھ کر جرمانہ کیا گیا ہے معاف اور تا صدور عدالت دیوانی مرافعہ علیہ کے فیصلہ میں مداخلت نکیجائے۔

[margin: ویرہ لا اسالی ... سام سرکار عالی]

مرافعہ فوجداری [illegible]

باجلاس [illegible] نواب [illegible]
مولوی [illegible]

سرکار عالی   مرافعہ گزار

بنام

مانک راؤ وغیرہ   مرافعہ علیہم

اعتبار [illegible] مجسٹریٹ [illegible]
[illegible] مجسٹریٹ [illegible]
تجویز [illegible] مرافعہ [illegible] تجویز [illegible] مرافعہ
[illegible] سرکار عالی دفعات (۳۶۴ و ۳۲۲)

تجویز ہوئی کہ (۱) دفعہ ۲۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
[illegible] مجسٹریٹ [illegible] الزام
[illegible]
(۲) اگر [illegible]
[illegible]
(۳) دفعہ ۴۲۳ [illegible]
[illegible] ہو سکتی۔
دکن لا رپورٹ [illegible]

مرافعہ [illegible] مولوی [illegible] ۱۳ [illegible] ضلع [illegible]
[illegible]

مقدمہ [illegible]
۹ لا رپورٹ۔

[illegible] (حاشیہ)

یعنی حکم دیا کہ جس مکان کی نسبت [illegible] تنازعہ ہے وہ مستغیث
[illegible] اس حکم کی نارضامندی [illegible] ملزمین نے عدالت [illegible] میں
[illegible] عدالت ضلع [illegible] الزام [illegible] کوئی [illegible]
منسوخ کر [illegible] آسکے [illegible] کا [illegible] لا کر [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] حکم کے خلاف [illegible]
[illegible] نگرانی کرتا ہے اور عدالت [illegible]
[illegible] کی نگرانی فاضل [illegible] ہے
[illegible] دیا گیا ہے وہ [illegible]
[illegible] عدالت [illegible] اتفاق ہے۔

[illegible] عدالت میں کوئی [illegible] گئی نہ عدالت
[illegible] عدالت [illegible] کوئی تحقیقات [illegible]
[illegible] الزام [illegible] کی [illegible]
وہ الزام [illegible] غیر منقولہ [illegible] بھی کوئی
حکم [illegible] ضابطہ فوجداری [illegible] قبضہ
[illegible] ضابطہ فوجداری [illegible] لکھا ہے۔ لیکن
جبکہ اس [illegible] کسی فریق کی طرف سے [illegible] کی شکایت پیش نہیں
ہوئی [illegible] ضابطہ فوجداری کے اس مقدمہ میں کوئی تحقیقات عمل میں
آئی ہے تو ایسی صورت میں جو حکم [illegible] ضابطہ فوجداری کے دیا گیا ہے
وہ ایک منٹ کے لئے بھی بحال نہیں کیا جا سکتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور، مستغیث کو قبضہ دلانے کی نسبت جو حکم کہ عدالت ابتدائی ضلع نے
دیا ہے وہ منسوخ اور مکان متدعویہ ملزمین (جنکے یا جن کے قبضہ سے لیا گیا تھا) مسترد کر دیا جائے فقط۔

[illegible] ہائیکورٹ [illegible] اختیارات [illegible] ۔ نگرانی [illegible] اگر [illegible]
نگرانی اس [illegible] وکیل صاحب طرفین [illegible]
[illegible] (۱۸۹) [illegible] کہ تجویز براءت [illegible]
[illegible] ہم وکیل صاحب طرفین کی بحث کو تسلیم کرتے ہیں ۔ ہمارے [illegible]
بالصورت موجودہ مرافعہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہم بسبب نگرانی تجویز براءت کو تجویز
سزا سے بدل کرسکتے ہیں ۔ [illegible]

حکم ہوا کہ

مرافعہ نا منظور رہے [illegible]

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب [illegible]
یہ مرافعہ ہے اس امر کے تسلیم کرنے کے بعد کہ [illegible] قابل سزا دہی [illegible]
[illegible] فرد جرم کو باقی رکھ کر ملزمین کو بری کیا ہے ایک ضابطہ کی [illegible]
ان کو چاہئے تھا کہ صحیح فرد جرم کی بنا پر رہائی کی تجویز صادر کرتے اگر صدر حکم ایسا
[illegible] ہائی تھا ۔ موجودہ حالت میں اگر کوئی اصلاح کے معنے مرافعہ [illegible]
علحدہ ہونے کی صورت میں ہوسکتے ہیں تو وہ اس سے زیادہ نہیں کہ تجویز براءت
[illegible] تجویز سزا کیا جائے ۔
یہ [illegible] دفعہ ۴۳۶ ضابطہ کی رو سے جائز نہیں ہے بظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم
ہوتی کہ یہ مرافعہ با ضابطہ مرافعہ تسلیم کیا جائے ۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نا منظور رہے

مرافعہ فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی ۔ اے وعالیجناب

سرکار عالی
بنام
[illegible]

مرافعہ علیہم کا چالان عدالت فوجداری ضلع عثمان آباد میں زیر دفعہ (۲۳۱)
[illegible] تعزیرات سرکار عالی میں اس بیان کیا گیا کہ مستغیثین اور ملزمین کی دو
پارٹیاں ہیں جن میں باہم عداوت مخالفت ہے قبل ازیں ملزم نمبر (۳) اور
ملزم نمبر (۱) کی پارٹی نے مستغیث نمبر (۱) کا مکان جلادیا تھا۔ تاریخ یکم
[illegible] ملزم نمبر (۱) جو سرغنہ ہے تمام ملزمین کو ہمراہ لیکر مستغیث
نمبر [illegible] اور اسکے [illegible] پر جو بوجہ [illegible] جنگل میں ڈالے گئے تھے بندوق اور
لٹھ لیکر گیا اور مقابلہ [illegible] کیا۔ اور زیور وغیرہ لوٹ کر لے گئے مقابلہ
میں ملزم نمبر ۲ [illegible] زخمی ہوئے ملزم نمبر (۱) نے بندوق سر کی جس سے ایک
شخص ہلاک ہو گیا۔ لہذا وہ ڈاکہ مع قتل کے مجرم ہوئے بعد تحقیقات [illegible]
[illegible] عدالت ضلع نے بعد تحقیقات اور اخذ شہادت یہ قرار دیا کہ
شہادت استغاثہ ناقابل بھروسہ ہے اور ملزمین کو بری کردیا۔ اور حکم دیا
کہ مال [illegible] دیا جائے اس تجویز کی ناراضی سے منجانب سرکار منظوری
سرکار عالی مجلس عالیہ عدالت مرافعہ کیا گیا۔

منجانب مرافع مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔
منجانب مرافعہ علیہم مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب وکیل۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

نواب مسعود جنگ بہادر رکن۔ مولوی حیدر علی خاں صاحب شریک ناظم فوجداری
ضلع عثمان آباد نے ملزمین کو جو بعلت قتل و ڈاکہ اُن کے اجلاس پر پیش ہوئے تھے
بری کیا ہے اس تجویز براءت کی ناراضی سے بعد حصول منظوری سرکار پولیس نے
مرافعہ پیش کیا ہے منجانب طرفثانی عذر ابتدائی یہ کیا جاتا ہے کہ لفظ براءت مجسٹریٹ
نے غلطی سے تحریر کیا ہے چونکہ یہ مقدمہ قابل تجویز عدالت سشن ہے اسلئے بروئے
احکام مندرجہ دفعہ ۲۲۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی فرد جرم کو منسوخ کرکے تجویز رہائی
صادر کرنا چاہئے تھی۔ وکیل سرکار نے اس کا کوئی جواب شافی نہیں دیا۔ وہ اس قدر

بامداد جسہ
عام
سرکار ملے

حار (۲۱) [illegible] (۱۱) [illegible] ۱۹۱۱ء

[illegible] انصاف [illegible]

منجانب مرافعان پنڈت [illegible] اودا [illegible] وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ [illegible] مدیق [illegible] وکیل سرکار۔

رائے بالمکند صاحب [illegible] وکیل مرافعان اور وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی۔ عدالت سشن نے الزام صریحہ [illegible] کو دفعہ [illegible] سال بامشقت اور [illegible] کی سزا دی ہے جسکی بابت یہ مرافعہ کیا گیا ہے۔ عدالت سشن نے [illegible] گواہوں کی شہادت [illegible] کی ہے جن میں گواہ نمبر (۱) کا بیان یہ ہے کہ گواہ نمبر (۵) نے کسی ملزم کے خلاف شہادت ادا نہیں کی ہے۔ گواہ نمبر (۴) نے عدالت سشن میں [illegible] کے دیکھنے سے انکار کیا۔ اسکے بعد تین ایسے گواہ رہجاتے ہیں جنہوں نے عدالت سشن میں یہ کہا ہے کہ انہوں نے ملزمین کو لکڑیوں سے زدوضرب کرتے دیکھا۔ گواہ نمبر (۱) کہتا ہے کہ موقع واردات پر دو ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ جھگڑا مجمع کے بیچ میں ہو رہا تھا۔ اطراف میں بہت سے لوگ [illegible] ہم [illegible] وہاں سے کچھ واقعہ نظر نہیں آتا۔ جب ہم [illegible] جھگڑے کی جگہ پہنچے تو سب سے پہلے [illegible] پڑی وہاں بیچ میں کیا ہو رہا تھا اس پر نظر نہیں پڑی۔ اسی گواہ نمبر (۱) نے اپنے عدالت سشن کے بیان کے ابتدا میں یہ کہا تھا کہ سنا گیا اور [illegible] کے ہلاک کئے جانے کا واقعہ اس کا سنا ہوا ہے اس کے بعد ہی گواہ کو عدالت ضلع کا بیان پڑھ کر سنایا گیا جسکے بعد اس نے واردات کی نسبت [illegible] چشم دید شہادت ادا کی ہے۔ لیکن اس گواہ کا پورا بیان پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گواہ صریح جھوٹ بول رہا ہے۔ گواہان نمبر ۲ و ۳ بھی یہ کہتے ہیں کہ موقع واردات پر تخمیناً ایک ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ جھگڑا اس مجمع کے بیچ میں ہو رہا تھا۔ چونکہ انکے پاس [illegible] اس خیال سے کہ وہ کسی کو نہ چھوڑیں مجمع کے اندر داخل نہیں ہوسکے اور جس مقام سے

عدالت العالیہ سرکار عالی فوجداری

مقدمہ [illegible]

مرافعہ الیہ — مہاراجہ [illegible]

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

اظہار - اظہار گواہ روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ بمقدمات سشن استدلال اظہار گواہ روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ بعدالت سشن - لزوم وضاحت وجوہ تردید اظہار مذکور بغرض استدلال - مقصود دفعہ (۲۵۶) مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بوجہ دفعہ ۲۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا منشا یہ ہے کہ عدالت سشن اگر کسی گواہ کے اس بیان سے جو عدالت سپرد کنندہ میں ہوا ہو استدلال کرنا چاہے تو اسکو لازم ہے کہ اس گواہ کی شہادت قلمبند کرتے وقت تحریری وجوہ اسکی وضاحت کردے۔ (دیکھو لاء رپورٹ جلد (۱) صفحہ ۲۵۶ کا حوالہ دیا گیا۔)

(۲) دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری کا یہ مقصود نہیں ہے کہ عدالت سشن کسی گواہ کے اس بیان کو جو عدالت سپرد کنندہ میں ہوا ہو کلیۃً اپنی مثل میں بطور اپنی قلمبند کردہ شہادت کے داخل کرلے بلکہ صرف اسقدر ہے کہ اگر کسی گواہ کے بیان کی تردید جو عدالت سشن میں ہوئی ہو اس بیان سے کرنی مقصود ہو جو اس گواہ نے مجسٹریٹ سپردکنندہ کے اجلاس پر کیا تھا تو عدالت سشن کو چاہئے کہ اس بیان کو گواہ کو سنا کر اسکا جواب لے۔ (الہ آباد جلد (۷) صفحہ (۸۶۲))

مرافعہ خارج ہوئی — تجویز ہوا مرافعہ گزار کو چار چار سال قید سخت میں بسر کریں اور دو دو سو روپیہ جرمانہ داخل کریں ورنہ [illegible] ایک ایک سال قید سخت میں رہیں۔

مسل میں داخل کر سکے اور اُس کو بطور اسی [illegible]
مقدمہ میں غلط بندی کی گئی۔ اگر [illegible]
ہو اُس سے عدالت [illegible] کیا [illegible] جو عدالت
سپرد کنندہ میں اُس نے کیا ہو یا عدالت [illegible] اُس گواہ [illegible]
کیا جانا ہے جو اُس نے عدالت سپرد کنندہ میں کہا ہو [illegible]
کہ اُن بیانات کو سُنا کر گواہ کا جواب [illegible] گواہ کو [illegible]
کہ جو بیان کہ اُس نے کیا تھا اُس سے اُس کی کیا مراد تھی یا ور [illegible]
کوئی بیان ہی نہیں کیا تھا دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۰) صفحہ (۲۲۱) [illegible]
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۲۱) صفحہ (۱۱۱) پس ہماری رائے [illegible]
یہ عدالت ضلع کے بیانات سے کوئی استدلال نہیں کیا جا سکتا اور ملزمین قابل
برات کے ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ہو۔ ملزمین بری۔

ایک نقل اس تجویز کی دوسری مسل مرافعہ متعلقہ میں شامل ہو۔
مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن [illegible]

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

بھومیا وغیرہ — ملزمین — بنام — سرکار انگلشیہ [illegible]

[illegible] آدمی [illegible] [illegible]
[illegible] لکھا ہے [illegible]
[illegible] الفاظ میں کہا ہے کہ [illegible]
[illegible] کہ مسلمہ [illegible] کو [illegible]
[illegible] علاوہ [illegible] گواہوں کی شہادت میں ہم
اختلافات [illegible] گواہ [illegible] اس کا وقت [illegible]
مثلاً یہ گواہ [illegible] گواہ نمبر ۳ [illegible] کا وقت
مثلاً یہ گواہ نمبر (۱) کہتا ہے [illegible] بادل کے طرف [illegible] گواہ نمبر ۲ و ۳
اسکی نفی کرتے ہیں گواہ نمبر (۵) یہ کہتا ہے کہ گو اُس نے موقع واردات پر کسی کی
شناخت نہیں کی لیکن جہاں تک [illegible] ایک شخص [illegible] راؤ کے ساتھ اُس وقت
ایک اور مقام پر دیکھا تھا جہاں کشتی ہو رہی تھی۔ گواہ نمبر (۱) کہتا ہے کہ راستہ
میں جاتے وقت [illegible] اور [illegible] سید ہی بیٹھ گئے تھے گواہ نمبر ۳ کہتا ہے
کہ ہم میں سے کسی نے بھی راستہ میں سیندھی نہیں پی۔ الغرض متعدد ہیں اور بھی
اختلافات ہیں اور شہادت کے اس ضعف کو عدالت سشن نے بھی اپنے فیصلہ
میں تسلیم کیا ہے وکیل سرکار یہ بحث کرتے ہیں کہ گو گواہان چاروں نے ملزمین
کے خلاف عدالت سشن میں شہادت ادا نہیں کی ہے لیکن جو بیان کہ
ان گواہوں نے عدالت سپرد کنندہ میں کیا ہے اُس سے روئے دفعہ (۲۵۶)
ضابطہ فوجداری استدلال کیا جا سکتا ہے لیکن ہماری رائے میں یہ بحث اُن کی
صحیح نہیں ہے اگر ان گواہوں کے اُن بیانات سے عدالت سشن کو استدلال
کرنا منظور تھا تو عدالت سشن کو چاہیئے تھا کہ گواہوں کی شہادت کے قلمبندی
کے وقت تحریر وجوہ اس امر کی وضاحت کر دیتے دیکھو بمبئی لا رپورٹ جلد (۱)
صفحہ (۱۵۶) علاوہ بریں دفعہ (۲۵۶) مجموعہ ضابطہ فوجداری کا یہ مقصود نہیں ہے کہ
اس سے عدالت مجوزہ متقدم کسی گواہ کے اظہار کو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے تل [illegible]

کھوسما ئی ...
(با)
سرکار بنام ...

صوبہ اورنگ آباد میں مرافعہ کیا گیا۔ اور عدالت معتمدی ... سے بحال رکھا
گرانی صاحب کو اطلاع دی اور ادائی ... مالگزاری کے متعلق ... کیا
تھا ملزمین نے حکام مالگزاری سرکار عالی کے پاس اسکے متعلق درخواست
بس کی ہیں جسکا کوئی تصفیہ نہیں ہوا تھا۔ بجز اس تصفیہ کا انتظار کئے لڑکی کا
اسطرح جبراً پیدا اور اٹھالے جانا درست نہ تھا۔ البتہ سزائے
جرمانہ مجوزہ عدالت ابتدائی ضرور زیادہ معلوم ہوئی۔ جرمانہ میں ملزمین
کی مالی حیثیت کا لحاظ بھی ضرور ہے اس لئے اسمیں کمی ہونی چاہئے لہذا
حکم ہوا کہ مرافعہ ترمیماً منظور ہو جرمانہ بجائے (...) کے پچیس
پچیس روپیہ وصول کیا جائے باقی فیصلہ تحت بحال رہے۔ تجویز بالا
امور سے کہ جرمانہ کی مقدار ... روپے (...) بھی قطعی تھی اور اس کا
مرافعہ نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ملزمین نے اسکی ناراضی سے درخواست
نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں پیش کی۔ اور حکام عالیمقام نے حسب ذیل
تجویز صادر فرمائی۔

منجانب نگرانیخواہان پنڈت انبا داس راؤ صاحب وپنڈت
نرسنگ راؤ صاحب وکلا۔

منجانب طرفثانی مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں دو عدالتہائے ماتحت نے ملزمین کو بالزام
علوہ سزا دی ہے جسکی ناراضی سے بوجہ اسکے کہ عدالت نشن نے جو پچیس پچیس
روپیہ جرمانہ کی سزا بحال رکھی ہے وہ قطعی ہے اس لئے اس کی ناراضی سے
ملزمین کی طرف سے یہ نگرانی کی گئی ہے
عدالت ابتدائی نے یہ طے کیا کہ ملزمین کا مشورہ کرنا ثابت ہوتا ہے اس سے
بجز اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ ملزمین کی غرض مشترکہ ثابت نہیں ہوتی ...
تک کہ ملزمین کی غرض مشترکہ ہو الزام علوہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایک

سرکار عالی (۱۳۴۰ ف) دارالقضاء

منسلکہ مسل [illegible] فیصل [illegible] نمبر [illegible] [illegible]
جاگیردار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
جاگیردار [illegible] الزام [illegible] الزام [illegible] عرضی مشترکہ الزام [illegible] نگرانی فیصلہ

تجویز ہوئی کہ (۱) رو سے قانون مالگزاری جاگیردار یا مسلط دار
کو بغرض وصول محاصل کاشتکاروں کی فصل در دست [illegible]
کرنے کا اختیار نہیں ہے۔
(۲) جب کہ ملزمان کی عرضی مشترکہ ہے [illegible] الزام [illegible] قائم نہیں
رہ سکتا

نگرانی خواہان کا چالان بہ علت [illegible] زیر دفعات ۱۴۳ و ۱۴۶ مجموعہ تعزیرات
سرکار عالی بہ عدالت اسسٹنٹ مجسٹریٹ ضلع نظام آباد میں بیان کیا گیا کہ
ملزمان کاشتکار موضع [illegible] اور مسلط دار کے درمیان
ایک عرصہ سے اضافہ لگان کے متعلق نزاع چل رہی تھی۔ ۱۳۳۵ ف
کی فصل آبی کاشتکاروں نے کاٹ کر جمع کی تھی لیکن مسلط دار نے
اس کو اٹھانے نہیں دیا اور اس کی حفاظت کے لئے آدمیوں کو
مقرر کر دیا۔ کاشتکاروں نے (نگرانی خواہان) نے باہم مشورہ کر کے
۲۶ اسفندار ۱۳۳۵ ف کو جبراً بعض محافظین کو زخمی کر کے فصل مذکور اٹھالی
عدالت نے جرم ثابت قرار دیکر ملزمین کی نسبت (دس دس) جرمانہ
کی سزا تجویز کی جس کی ناراضی سے منجانب ملزمین عدالت سشن صوبہ

نگرانی ناراضی تجویز مولوی مسعود علی صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک مورخہ ۲۲ مہر ۱۳۳۵ ف
مشعر اسکہ مرافعہ ترمیماً بطور جرمانہ بجائے (دس دس) کے حساب (پانچ پانچ) وصول کیا جائے
باقی فیصلہ بحال رہے۔

بموجب دفعہ ۱۵ ضمانت سرکار رعایا ہے

عدالت ابتدائی نے بہ قانون مالگزاری اراضی ریاست (۸) ۱۳۱۷ف کی دفعہ (۱۵) سے
استدلال کیا ہے جو حسب ذیل الفاظ ہے:

"ہر سال کی پیداوار اس سال کی مالگزاری وصول
طلب کے واسطے مکفول شدہ رہے گی"

اوّلاً یہ دفعہ (۱۵) عبارت متذکرہ بالا سے متعلق نہیں ہے (دیکھو دفعہ ۱۲۹
قانون مذکور)۔ اگر یہ دفعہ اس مقدمہ سے متعلق بھی ہوتی تو کفالت سے جو حق پیدا
ہوتا ہے اسکی بنا پر محکمہ مجاز سے چارہ جوئی طلب کیا جا سکتا ہے کفالت کی وجہ
سے کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے سکے اور
ایسی دادرسی خود اپنے اختیار سے کر سکے اگر دفعہ (۱۰۵) اس معاملہ سے متعلق
بھی ہوتی تو بھی اس کفالت کی بنا پر رانی صاحبہ کو پیداوار کی ضبطی کا اختیار
نہ ہوتا۔ لیکن اس مقدمہ فوجداری کے اغراض کے لئے ہم اس اہم مسئلہ دیوانی
کا کوئی قطعی تصفیہ اس مقدمہ میں کرنا پسند نہیں کرتے بلکہ ہم اپنے فیصلہ کو
اس امر پر مبنی کرتے ہیں کہ سرتیقین میں اضافہ دہارہ کی نسبت نزاع چل رہی تھی
اور محکمہ مالگزاری نے رانی صاحبہ کو ہدایت دی تھی کہ اگر رعایا سے رقم وصول
ہو تو ان کو عہدہ داران سررشتہ مال سے مدد لینی چاہئے ایسی صورت میں اور
ان نزاع میں قطعاً رانی صاحبہ کو بطور خود پیداوار کی ضبطی کا اختیار نہ تھا۔ کلکٹر
کی طرف سے مراسلہ نشانی (۱۱۹۱) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۲۵ف پر استدلال کیا
جاتا ہے اس مراسلہ میں یہ درج ہے "رعایا کی شکایت کا بے اصل ہونا رپورٹ
تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے تاہم سررشتہ بندوبست کو رانی صاحبہ کے
مقبوضہ مواضعات کی پیمائش کرنے کو لکھ دیا گیا ہے۔ بندوبست ہو جانے کے بعد
پھر اس قسم کی شکایت نہ رہے گی۔ پس درخواست کا جو حکم دیا گیا ہے اُس کی تعمیل
ملتوی کر دی جائے" یہ مراسلہ اوّل تعلقداری کا موسومہ ہے اور اُس کی نقل رانی
صاحبہ کو دیا گیا ہے۔ اس مراسلہ میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ

[illegible] سرکار عالی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رعایا [illegible] مالگذاری [illegible] مالگذاری [illegible] مالگذار صیغہ سرکار سے

[illegible] پیداوار

[illegible] (ملاحظہ ہو مراسلہ نشان (۳۵۹) مورخہ ۱۲ آذر

۲۲ف [illegible] حکم دیا گیا تھا [illegible] رقم وصول نہ کرنے کا جو

حکم دیا گیا ہے [illegible] مالگذاری سے مقرر ہے وہ وصول

کیجائے اگر رقم مقررہ مالگذاری کے ادا کرنے میں رعایا کو عذر ہو تو محکمہ ضلع و صوبہ

داری میں درخواست پیش کر کے سرکاری امداد حاصل کی جا سکتی ہے (ملاحظہ ہو

مراسلہ نشان (۱۸) مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۲۳ف) پس نتیجہ ان احکام کا یہ تھا کہ اگر

جاگیردار [illegible] رعایا ادا نہ کرتی تو [illegible] اُن کی پیداوار کو

ضبط نہیں کر سکتے بلکہ وہ محکمہ ضلع و صوبہ داری میں درخواست پیش کر کے

سرکاری [illegible] وصول سے امداد حاصل کر سکتے ہیں۔ محکمہ مالگذاری نے یہ

حکم صرف [illegible] نہیں دیا تھا بلکہ ایک عام حکم سررشتہ مالگذاری کا وصول

دارہ کی [illegible] گشتی مجلس نشان (۲) ۱۳۰۱ف میں موجود ہے۔ اسمیں سرکار کا

حکم ہے کہ اگر رعایا جاگیر رقم ادا نہ کریں اور یہ رقم ایک سال سے زائد کا بقایا

ہو تو جاگیرداروں کو وصول بقایا میں سرکار سے امداد دیجائے گی۔ بقایا اگر

زائد از ایک سال ہو تو اُس کے وصول کا تعلق عدالت مجاز سے ہے اس گشتی

سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جاگیردار بطور خود ضبطی پیداوار کے مقتدر نہیں

ہیں اگر رقم اندرون سال بھی ہو تو اُن کو سررشتہ مال کے عہدہ داروں سے

مدد لینی چاہیے اور اگر زائد از ایک سال ہو تو اُن کو عدالت میں رجوع ہونا چاہیے

یا مقطعہ دار کو وصول رقم مالگزاری میں دقت ہو اور وہ محکمہ مال ... کرے
اور محکمہ مال رقم باقی جاگیردار و مقطعہ دار کاشتکار سے وصول کرا دیں
(ملاحظہ ہو گشتی مال نمبر ... سالہ (۳) ۱۳۱۱ فصلی) جس سے امر دلالت کرتا ہے اس پر کہ ہر
جاگیردار یا مقطعہ دار کو بطور خود ضبطی وغیرہ کے ذریعہ سے وصول رقم مالگزاری
کا اختیار نہیں ہے اور اگر ایسا اختیار ہوتا تو اس گشتی کی وضع اور نفاذ سب
بلا ضرورت تھی کسی شخص کو اُس کا مطالبہ گو ایسا ہی واجبی اور صحیح ہو ہرگز یہ
اختیار نہیں ہے کہ بطور خود خلاف مرضی مدیون اُس کی جائداد کو ضبط کرکے
وصول کر لے بلکہ اسکو بتابعت قانون محکمہ مال یا عدالت سے جیسا کہ انحصار
ہو چارہ جوئی کرنی چاہئے۔ حتی کہ حکام مال بھی جو کچھ عمل کرتے ہیں، وہ اُن اختیارات
قانونی کی بنا پر ہوتا ہے جو جو اُن کو سرکار یا قانون نے عطا کئے ہیں۔ پس کوئی
جاگیردار یا مقطعہ دار جب تک کہ اُن کو کوئی قانون یا سرکار اختیار ایسی ضبطی کا
نہ دیں اُن کی ہوئی کوئی ضبطی جائز اور موثر نہیں ہو سکتی اور نہ اُس کے خلاف کوئی
حائل مجرم اور مستوجب سزا کا ہو سکتا ہے البتہ برٹش انڈیا میں قانون مالگزاری
نے زمینداروں کو یہ اختیار دیا ہے کہ جب کاشتکار نادہندہ ہو اور اُن کو یہ
اندیشہ ہو کہ بعد درو فصل کے کاشتکار رقم لگان کی نہ دیگا تو وہ فصل کی اصطلاح
قرقی کر لے سکتے ہیں کہ ایک اعلان تیار کاشت پر یا اُسکے قریب میں کسی مقام پر
چسپاں کر دیں کہ اس کاشتکار کی یہ کاشت استقرار مطالبہ میں جو اس فصل کے
بابت تھی ہم نے قرق اور ضبط کی ہے اور اُسکے بعد زمیندار محکمہ تحصیل میں درخواست
کے ذریعہ سے اُس کی اطلاع دیتا ہے اور وہاں سے شحنہ مقرر ہوتا ہے جو اُس کی
حفاظت کرتا ہے اور اُسپر بھی اگر مطالبہ زمیندار کا کاشتکار ادا نہیں کرتا تو تحصیلدار
بقدر وصول رقم مطالبہ زمیندار کاشت مقروقہ کو درو کرا کے نیلام کر دیتا ہے
اور زمیندار کے مطالبہ کی ادائی کرتا ہے لیکن یہاں کوئی ایسا قانون نہیں بتلایا جاتا
اور جو کچھ استدلال کیا جاتا ہے وہ دفعہ (۱۰۵) قانون مالگزاری سرکار نظام (۸)

پیداوار
مال
سرکار عالی

نکلا ہو کہ رانی صاحبہ بطور خود پیداوار کے ضبط کرنے کی مجاز رکھی گئی تھیں اس
مرافعہ میں ادائی لگان کا مسئلہ آئندہ ہمارے روبرو پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے
ظاہر ہے کہ اس مرافعہ ہذا کا مسئلہ بعد بیان سرکار ... سندی ہے پس
ہمارے رائے میں نگرانی مواخذہ کو حق ہے کہ وہ ایسی پیداوار کو اُٹھا لیا تھا
رانی صاحبہ اُن کی پیداوار کے ضبط کرنے کی مجاز نہیں۔ اگر زر لگان اُنکو
وصول نہیں ہوا تھا تو اُن کو بذریعہ عہدہ داران مال کی کارروائی کرنی چاہیئے
تھی پس اس مقدمہ میں جو ملزمین پیداوار اُٹھا لے گئے انہوں نے کسی جرم کا
ارتکاب نہیں کیا اور ملزمین الزام مابعد سے قابل برأت پانے کے ہیں لہٰذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ملزمین بری ہوں۔ اگر جرمانہ اُن سے وصول ہوچکا ہے تو
اُنکو مسترد کردیا جائے۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن۔ جلال پور ایک مقطعہ ہے کہ جس کی
مقطعہ داری رانی حلیم ما بکا بائی ہیں اور ملزمین اُس کے کاشتکار ہیں کہا جاتا ہے کہ
ان کاشتکاروں نے فصل آبی ۱۳۳۵ف کی رقم ادا نہیں کی ہے اس لیے رانی موصوفہ
نے پیداوار وکیہ تالی بادائی تحصیل ضبط کرلی ہے اور اُس پر محافظ مقرر کیا
تھا۔ اس کے بعد ملزمین ۲۶ ماہ اسفندار ۱۳۳۵ف کو لاٹھیاں لے کے آئے اور
مارپیٹ کرکے غلہ اُٹھا لے گئے۔ پولس نے ملزمین کا چالان کیا اور عدالت ابتدائی
نے اکاون اکاون روپیہ ملزمین پر جرمانہ کیا۔ اور صدر عدالت نے رقم
جرمانہ میں تخفیف کردی۔ جس کی ملزمین ہمارے سامنے نگرانی کرتے ہیں اور
تصفیہ طلب یہ ہے کہ رانی موصوفہ کو پیداوار کی ضبطی کا اختیار تھا یا نہیں اور
جو ضبطی کہ اُنہوں کی تھی اُس کے بعد پیداوار منضبطہ کا ملزمین کو اُٹھا لیجانا کوئی جرم
بھی تھا یا نہیں۔ ہم کو کوئی قانون نہیں بتلایا جاتا کہ جس کے بموجب رانی موصوفہ کو
ایسا اختیار ضبطی کا تھا۔ بلکہ قانون تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جاگیردار

استغاثہ - عدالت استغاثہ حوالگی ملزم بحراست پولیس بغرض تفتیش مقدمہ - استغاثہ - عدم جواز حوالگی ملزم بحراست پولیس بغرض تفتیش - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲ و ۲۷۵ -

مستغیث نے ملزم کے خلاف سرقہ کا استغاثہ کیا اور عدالت سے درخواست کی کہ مال مسروقہ ملزم کے قبضہ سے برآمد کرایا جائے عدالت نے بحوالہ دفعہ ۲۷۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری پولیس کو حکم دیا کہ ملزمین کو حراست میں لیکر مال مسروقہ برآمد کرنے کے بعد مع رپورٹ پیش کرے -
تجویز ہوئی کہ حکم عدالت حصول اطمینان صداقت استغاثہ سے متجاوز نہیں ہے ایسی صورت میں دفعہ ۲۷۵ سے استدلال صحیح نہیں ہے اور بغرض تفتیش ملزم کا حوالہ پولیس کیا جانا منافی دفعہ ۲ ضابطہ فوجداری ہے -

نگرانی خواہاں پر طرف ثانی نے عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ میں ایک استغاثہ انسان کو بھگا لیجانے اور مال کے سرقہ کرنے کا دائر کیا بعد قلمبندی بیان مستغیث عدالت نے ملزمین کے نام وارنٹ مشروطی مچلکہ جاری کیا اس کے بعد مستغیث کی طرف سے استدعا کیگئی کہ مال مسروقہ ملزمین کے قبضہ میں ہے اس لئے پولیس کو تفتیش مقدمہ کا حکم دیا جائے عدالت نے بحوالہ دفعہ ۲۷۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی یہ تجویز کی کہ دفعہ مذکور میں کسی اہم جزو مقدمہ کی تکمیل کے لئے ملزم کو حراست پولیس میں بھیجنے کی اجازت ہے مال مسروقہ کا قبضہ ملزمین ہونا ظاہر کیا گیا ہے تاوقتیکہ وہ برآمد نہ کیا جائے انصاف میں خلل باقی رہے گا - نظیر مندرجہ آئین دکن جلد ۱۲ صفحہ ۵۵ میں بھی یہی قریب قریب طے کیا گیا ہے لہذا پولیس مقامی کو لکھا جائے کہ وہ ملزمین کو حراست میں لیکر حسب نشاندہی مدعی مال مسروقہ کی برآمدگی کے بعد رپورٹ مع ملزمین پیش کرے - چنانچہ ملزمین

سنہ ۱۳۱۷ ف ... ہر سال کی پیداوار اراضی اس کی مالگزاری
کے وصول طلب کی بابت کفول منصور ہو گی یہ دفعہ اول تو موجب دفعہ ۱۶۹ قانون
مالگزاری مذکور پیداوار اشخاص ثالث اور زراعت محصور سے متعلق نہیں ہے دوسرے کفالت کا
صرف یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے مطالبات پر اس رقم مطالبہ کو جس کے وصول
کے لیے پیداوار مذکورہ کفول سمجھی جاسکے گی تقدم ہوگا لیکن اس کا یہ اثر ہرگز نہیں
ہے کہ بطور خود حصولی اور قرقی اور وصول بالجبر و خلاف مرضی کا حق اس کفالت
سے کسی کو حاصل ہو جائے پس جب کہ حصولی جائز نہیں تھی اور کاشت مملوکہ ملزمین کی
تھی تو وہ مجاز تھے کہ اس کو لے جاویں اور اس لیے وہ مستوجب سزا نہیں ہو سکتے اور
مار پیٹ جو بیان کی گئی وہ روئداد مثل سے ثابت تحقیق نہیں ہوتی ہے۔ پس میں
متفق ہوں کہ بطور نگرانی حکم سزائے مجوزہ منسوخ کیا جائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

اجلاس منعقدہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی
بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحبان
ارکان

سید ہادی مرزا — نگرانیخواہ

بنام

لچھمی کانتم — طرف ثانی

نگرانی وارادہ تحویل بر اسمعیل یار جنگ بہادر رشید ناظم عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲۶ خورداد سنہ ... اسکی
ملزم کو ... نیک چلنی ... مدعی مال مسروقہ کی برآمدگی کے ... معطل نہیں ہوا اور مقدمہ
بمراد ... حاضر ہو کر نمبر متفرق ہو رہا ہے۔

ور کی خالص یا اسیر پر جنہ کرنے والی ہے بہر لحاظ جو حکم دیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نا مقدمہ کو اصل نمبر پر بحال کرکے ملزم کا حوالہ پولیس کرنا چاہئیے اور ایسے لاء ہوں حکم یا کسی امر سے عدالت کو چاہئیے حسب ضابطہ کارروائی کرے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی مسترد ہے

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ مجھے اسے فاضل شریک کی رائے سے اتفاق ہے دستخط۔

مرافعہ فوجداری

اجلاس مقدمہ

اجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

نمبر مقدمہ ۲۰۱ و ۲۰۲ سنہ ۱۳۲۶ف

مرافعان وارث علیخاں وغیرہ

مقابل

سرکار عالی بذریعہ بایزید خاں وغیرہ مرافعہ علیہا

صرف استغاثہ صرف مستغیث کا مار پیٹ میں حصہ لینا۔ اثر مستغیث کے مار پیٹ میں حصہ لینے کا۔ عدم جواز سزا دہی ملزمین بصورت اثبات شرکت مستغیث مار پیٹ

رفعہ سارا صحیح مسمی مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۴ اسفندار ۱۳۲۶ف مقدمہ مسل نمبر (۱۷۶۶) سنہ ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ باداش جرم زیر دفعہ (۳۲۳) تعزیرات آصفیہ وارث علیخاں ایک سو روپیہ اور امداد علیخاں و مبارک علیخاں پچاس پچاس روپیہ جرمانہ داخل کریں ورنہ دو دو ماہ قید سخت میں رہیں۔

سید ہادی مرزا
بنام
بھوپال سنگھ

حکم کی ناراضی سے ماتحت عدالت پر نگرانی کی گئی۔
منجانب نگران خواہ مولوی میر احمد علی صاحب وکیل۔
منجانب طرف ثانی مولوی شاہ مختار احمد صاحب وکیل۔
حکام عالیمقام۔ لہذا حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

مولوی مفتی سید نور العلیٰ صاحب رکن: مرافعہ سے ایک ایسے شخص کو قصور کی نسبت یہ الزام بذریعہ استغاثہ عاید کیا گیا کہ اس نے مستغیث کی منکوحہ بھگالے گیا۔ اور منکوحہ کے پاس زیور بھی ہے جس کی علاوہ اس جرم کے جو دفعہ (۳۰۳) تعزیرات کی تحت میں آسکتا ہے بطور خاص سرقہ کا ملزم بھی ہے۔ استغاثہ کو نمبر پر لیکر ضمانت وغیرہ کی حد تک کارروائی کرنے کے بعد حوالہ پولیس کر دیا جسکی ناراضی سے یہ نگرانی ہے۔

عدالت کو شاید دفعہ (۲۰۷) ضابطہ کے اصول پر نظر ڈالنے کا موقع نہیں ملا اور نیز ملزم کی جانب سے اُن نظائر کی جانب توجہ نہیں دلائی گئی جس سے مکرر بغرض تفتیش ملزم کا حوالہ پولیس کیا جانا ممنوع طے پایا ہے۔ بادی النظری غرض اس حکم کی جسکی نگرانی پیش ہے۔ حصول صداقت استغاثہ سے سوا ور نہیں معلوم ہوتی ہے اس تقدیر پر دفعہ (۲۰۵) ضابطہ فوجداری سے استدلال صحیح نہیں ہو سکتا اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقصد سپردگی تفتیش ہے تو ایسا حکم ضابطہ کی دفعہ محولہ یعنے دفعہ ۲۰۷ و نظائر کے یہ حکم منافی ہو جاتا ہے تھوڑی دیر کے لئے اگر منافی دفعات بالا بحث سے قطع نظر کی جائے تب بھی اس قدر دیکھنا اور بیان سے استغاثہ کے معلوم کرنا واجبات سے ہے کہ درحقیقت الزام کی ماہیت کیا ہو سکتی ہے اور تعزیرات کے کون سے دفعہ اُسکے متعلق ہو سکینگے بیان استغاثہ میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ ملزم نے مستغیث کی منکوحہ کو بھگایا زیور عورت کے پاس ہے اور عورت ملزم کے قبضہ میں ہے جس سے ملزم کی نسبت سرقہ کا تصور ہی پیدا کرنا غلط ہے اگر سرقہ کی کوئی نیت یا گمان ہو سکتا ہے تو وہ اُس عورت سے منسوب ہو سکتا ہے

[illegible]

ڈاکٹر ... صاحب ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

... انتداب ... الزام ... [illegible]

... اس ... کے خلاف ... [illegible]

... ظاہر ہوتا ہے کہ ... اس ... کو ... [illegible]

کوئی یار ... [illegible] ... بلکہ اصل واقعہ ... [illegible]

... معلوم ہوتی ... [illegible]

... کو پیروی کی اجازت دی ہے ... واقعات ... [illegible]

اور ملزمین دونوں سپاہی پیشہ اور ... لوگ ہیں اوّل الذکر رسالہ ... [illegible]

بہادر مرحوم اور آخر الذکر رسالہ ... سے تعلق رکھتے ہیں

مستغیث نمبر (۱) اور ملزمین کے درمیان باوصف قرابت قریبہ عناد بھی ہے۔ جو

شہادت طرفین کی طرف سے پیش ہوئی ہے وہ بھی ایسے لوگوں کی ہے جو ایک

دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس یہ شہادت بالکل بے لوث نہیں کہی جا سکتی

بہر حال اس شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخ ۶ ماہ شہریور ۱۳۲۵ف اس مقام پر

جہاں کہ ... رہتے ہیں۔ نزاع کا آغاز دشنام دہی سے ہوا اور جس کی ابتدا

[illegible]

قتل کا مسالی [illegible]۔

[illegible]

سرکار عالی نے بابت استغاثہ عدالت فوجداری بلدہ میں اس بیان سے دائر کیا کہ ملزمان نے اُن کو گالیاں دیں اور مارا جسکی وجہ سے آنکھ غش آ گیا اور سر پھٹ گیا اور [illegible] بلکہ ۲۷ روز میں شفا ہوئی لہذا ملزمین کو بعلت ضرر شدید سزا دیجائے۔ ملزمین نے جواب انکار دیا عدالت ماتحت نے بعد اخذ شہادت استغاثہ ضرر شدید کو ثابت قرار دیکر ملزمین کو فرد جرم عمداً ضرر رسانی زیر دفعہ ۲۶۳ تعزیرات سرکار عالی سنائی اور شہادت صفائی لینے کے بعد یہ تجویز فرمائی کہ مستغیثان کا متضرر ہونا طرفین کی شہادت سے منتفی ہو جاتا ہے رہا یہ امر کہ ملزمین بھی مستغیثان کے ضربات سے متاثر ہوئے ہیں ایک جداگانہ امر ہے اسکے لئے صحیح چارہ کار یہ تھا کہ وہ بجائے اس قسم کی شہادت صفائی میں پیش کرنے کے خود استغاثہ کرتے۔ تاہم فریقین نے دو ضرب میں حصہ لئے ہیں اس لئے سزا میں تشدد کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ملزمین ملازم اور نوجوان ہیں لہذا حکم ہوا کہ بپاداش جرم دفعہ (۲۶۱) سرکار عالی وارث علیخاں ایک سو روپیہ اور امداد علیخاں (و) [illegible] علیخاں پچاس پچاس روپیہ جرمانہ ادا کریں بصورت عدم وصول جرمانہ دو دو ماہ قید بامشقت میں رہیں۔

وارث ۷۱ ۱۹
مرتبہ ۱۹ ۔

حکم ہوا کہ

۔ اور منشا در مرافعہ کا الزام ۔۔۔ ثابت نہیں ہوا ۔ جرمانہ اگر ادا ہوا ہو تو ملزمین کو واپس دیا جائے۔

ایک ایک نقل اسکی دوسری مسلوں میں شریک کیا جائے۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن ۔ میں ایک فیصلہ ان ہائیں کا دیتا ہوں وجہ اسکی یہ تھی کہ ایک دن مقدمہ میں بحث سماعت ہوئی ۔ اور فریقین ملزم اس لئے کہ الزام قابل راضی نامہ تھا اس کا موقع دیا گیا بہت کچھ اصرار کیا گیا لیکن کوئی راضی نامہ نہیں ہوا اور صدر احکام ہر لوٹ کہا کہ بحث سماعت ہوچکی ہے اس لئے میں نے فیصلہ لکھ دیا ۔ اس کے بعد یہ کہا گیا کہ ابھی بحث باقی ہے چونکہ ابھی جناب ڈاکٹر صاحب نے تحریر نہیں کی ہے ۔ اس لئے قرین انصاف یہ سمجھا گیا کہ فریقین کو موقع دیا جائے ۔ اور دیا گیا ۔ جس کے بعد یہ فیصلہ جناب ڈاکٹر صاحب نے تحریر فرمایا اس میں کچھ شبہ نہیں کہ فریقین میں مار پیٹ ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن مادی گالی دینے اور مار پیٹ میں دارث علیہان کا ہونا قابل تسلیم ہے اور جو دو مستغیثوں نے استغاثہ کیا ہے ۔ ملزمین کی طرف سے کوئی استغاثہ نہیں ہے اور اس حیثیت سے روئداد مقدمہ ہمارے سامنے ہے جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ ملزمین کا ضرر پہنچانا ثابت ہے اور ابتدا بھی ملزمین ہی کے جانب سے ہوئی ہے والمادی اللہ میں نہیں سمجھتا کہ عدالت ابتدائی کی تجویز میں کسی دست اندازی کی ضرورت ہے اور میری رائے میں مرافعہ قابل استرداد ہے اس کی ایک نقل دوسری مسل نمبر ۲۳۰۲ ۲ ۲۲ میں شریک کیا جائے۔

بوجہ اختلاف آراء حکام عالیمقام جلسہ منعقدہ مسل معہ اعلامیہ عالیجناب آنریبل ناظم عدالت پیش ہوئی اور حسب ذیل تجویز بالاتفاق آنریبل عالیجناب ڈاکٹر سید ابراہیم الحسن صاحب صادر فرمائی گئی جو نادرہی

منجانب مرافعان پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل ۔

منجانب مرافعہ علیہا مولوی محمد علی صاحب وکیل سرکار ۔

رائے ناظم عدالت صاحب رکن ۔ وکلائے فریقین حاضر ہیں ۔ حکام جلسہ منعقدہ کے اختلاف

وارث علیخاں
بنام
سرکار عالی

وارث علی خاں کی طرف سے ہو رہا تھا۔ ابراہیم علیخاں نے بھی رد و کد کی اور
اشتعال ان الفاظ سے دی کہ "گالی کھولی دو سر رہا ہے آجا" اس کے بعد آپس میں
لکڑی چلنا شروع ہوئی۔ جو اہل فریق کا غیر معمولی فعل نہیں ہے۔ جس میں ایک
شخص بالمسمی سردار خاں نے بھی نمایاں حصہ لیا۔ بایزید خاں کے سر
پر کس کی لکڑی پڑی گواہ مختلف البیان ہیں۔ سرفراز علی جو کہ جانب استغاثہ
پیش ہوا ہے بیان کرتا ہے
"ابراہیم علی خاں بھی وارث علیخاں اور امداد علیخاں کو لکڑیوں سے مار رہے
تھے۔ عالم رسول اُس جانب سے بیان کرتا ہے کہ وارث علیخاں کی لکڑی بایزید خاں
کے سر پر پڑی۔ یہ ہر دو شہود اُس رسالہ سے تعلق رکھتے ہیں جس سے کہ مستغیث
محمد عثمان ... صفائی مظہر ہے کہ "بایزید خاں کے سر پر کس کی لکڑی پڑی معلوم
نہیں" شہادت سے بس اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ فریقین نے ایک دوسرے
کو دشنام دینا شروع کیا اور ہر ایک دوسرے کو ضرر پہنچایا۔ ہمکو یہ بھی یقین
ہوتا ہے کہ اگر ملزمین نے رد و کد کی ابتدا کی تو وہ بسبب نمبر (۲) کے اشتعال
دلانے سے شروع ہوئی کہ "گالی کھول دو سر رہا ہے آجا" شخص بالمسمی سردار خاں
جو بایزید خاں مستغیث کا بیٹا ہے کسی کی جانب شہادت میں پیش کیا گیا اور نہ کوئی
فریق بنایا گیا اسی طرح احمد حسین نائب صوبہ دار اور پیارے محمد کمانڈنگ
افسر جن کے سامنے یہ نزاع ہوئی تھی۔ فریقین کی طرف سے پیش نہیں ہوئے پس
جہاں تک ہم تمام واقعات پر غور کرتے ہیں ہم کو کوئی فریق دوسرے فریق کے ظالم اور
مظلوم ہونے میں نہیں پایا جاتا۔ جب فریقین نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر
ایک دوسرے کو ضرر پہنچایا تو اب ان میں سے کوئی بھی اس امر کا مستحق
نہیں معلوم ہوتا کہ قانونی امداد کا طالب ہو۔ اگر مستحق سزا ہیں تو یہ سب لوگ
جنہوں نے آپس میں دنگا فساد کیا۔ اب ان میں سے چند ہرگز ایسے مظلوم متصور
نہیں ہو سکتے کہ قانون انکی حمایت کرے لہذا

کہتے ہیں کہ وارث علی حار کی لکڑی مار کر مارا ہے کیونکہ پیر ڈی لکمی نمبر ۱ گواہ یہ الفاظ بیان
یہ کہتا ہے کہ وارث حار دیں ہاتھوں میں (جو اوزار) میں سے ایک ہے جو ملزم وغیرہ لوں میں) کس کی لکڑی
بابریدہ حال کے سر پر پڑی یہ معلوم نہیں ہے یہ ہے کہ دو گواہ صفائی معتبر شہادت
دیتے ہیں اور وہ اس کے بیان کرتے ہیں جو گواہان صفائی کہ ملزم پر الزام لگائے گئے ہیں وہ جو اکثر بیان کیا گیا ہے جو وہ اسی علاقہ کے لوگ ہیں جس علاقہ فوج
کے مستغیث ملازم ہیں مستغیث کو اس بات کا جواب دینا چاہئے تھا کہ انہیں کے علاقہ
فوج کے گواہ کیوں اس کے خلاف شہادت ادا کرتے ہیں اگر سمجھتا ہے کہ ان کی
کوئی عداوت تھی یا اور کوئی وجہ ان گواہوں کے خلاف شہادت ادا کرنے کی تھی
تو اسکی نسبت سوالات جرح میں ان سے سوال کئے جانے چاہئے تھے لیکن جرح
میں ایسا کوئی سوال مطلق نہیں کیا گیا پس بلحاظ حالات مذکور میں اس مقدمہ میں
جناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ مسطور رد ہو نیز یہ کہ اس فیصلہ کی ایک ایک نقل دوسرے مرافعات
میں شامل ہو فقط

مرافعہ فوجداری

اجلاس علیجناب راے بالمکند صاحب بی اے و علیجناب
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

کشن راؤ — مرافع

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی مسعود علی صاحب ناظم عدالت سشن صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۲ اردی بہشت ۱۳۲۵ف شعر اسکے مرافعہ مسطور اور خارج ہو۔

دفعہ سرکار عالی
نمبر مقدمہ ۲۶ ۶
۲۶

رستم علیجان وغیرہ
بنام
سرکار عالی

راستے کی وجہ سے مقدمہ میرے اجلاس پر پیش ہوا۔ ... کی ... شناخت
ہوئی حالانکہ دفعہ واردات نمبر (۳۰-۴۰) ... کا ... ہوئی
صاحب استغاثہ پیش ہوئے ہیں وہ سب اپنے گواہوں کی ... سکے
زیر اثر ہیں اس مقدمہ میں آزاد شہادت کا پیش کرنا ناممکن تھا۔ باوجود اسکے
... ہے کہ ... طور پر ایک دوسرے
کو گالی گلوچ دی اور ایک بالا طور پر ایک فریق نے دوسرے فریق کو زدوکوب
کی اور ... شہادت سے ثابت ہے کہ اس نزاع کا خاتمہ گالی گلوچ پر ہی ہو گیا ہوتا
اگر ... علیجان سے گالی دے کر یہ کہا ہوتا کہ
گالی کیا دیتا ہے آ جا" علاوہ ازیں ابتدائی سے باوجود ان امور کو تسلیم کرنے کے ملزمین
کو صرف کا مجرم قرار دیا ہے میری رائے یہ ہے کہ ... صورت میں مقدمہ
میں کامیاب ہو سکتا ہے جس سے بظاہر ہوتا ہو کہ اسکے خلاف کوئی جرم یا فعل کیا
گیا ... کا مرتکب نہیں ہوا ہے گو ملزمین کی طرف سے
کوئی ... لیکن جب کہ ... سے ثابت ہوا ہے کہ مستغیث
اور ملزمین یکساں طور پر نزاع کو طول دینے کے باعث ہوئے ہیں اور مار پیٹ
اور گالی گلوچ ... کچھ کم حصہ نہیں لیا ہے تو میری رائے
میں ... کامیاب نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ بریں اس مقدمہ میں شہادت
صفائی ... نظر انداز کیا جا سکتی۔ بصورت صفائی میں ملزمین کی طرف سے
تین گواہ پیش ہوئے ہیں یہ تینوں گواہ اسی علاقہ فوج ... وقار الامراء مرحوم کے
ہیں جس علاقہ فوج کے ... ملازم ہیں۔ ان سب گواہوں نے گالی گلوچ اور
مار پیٹ کے قریب قریب وہی واقعات بیان کئے ہیں جو کہ استغاثہ کے
گواہوں سے بیان کئے ہیں۔ لیکن یہ گواہ کہتے ہیں کہ دونوں کی کشتاکشتی میں کسی
ملزم کی لکڑی بایزید خاں کے سر پر نہیں پڑی بلکہ خود ابراہیم علیجان کی لکڑی بایزید خاں
کے سر پر پڑی۔ یہ گواہ معتبر ہیں اور گو تعداد میں مستغیث کے ۳ گواہوں کے دو گواہ ...

کرشن راؤ
بنام
سرکار عالی

سازش کا کوئی امر یا واقعہ کی نسبت ... حاصل کرنے کی کوشش نہیں ہوئی۔ ملزمین کی کئی سعی
علاوہ بریں گواہان نمبر ۱۲ و ۱۸ و ۱۷ و ۲۶ کی شہادت سے مقدمہ ہذا بہت قوی ہوجاتا
اور خود شہادت کہ اس مقدمہ میں پیش ہوئی ہے اُس سے بمقابلہ ملزم مرافع الزام
منسوبہ بخوبی ثابت ہے علاوہ بریں اس مقدمہ میں کوئی واقعہ تائید اس کے کہ
پولس نے جھوٹا مقدمہ بنانے کی کوشش کی یا کسی پولس کے افسر کو ملزم سے کوئی
عداوت یا مخاصمت تھی جسکی وجہ سے ایک جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔ مطلق پیش نہیں کیا گیا
اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ بعض گواہوں نے جو ملزم نمبر ۱ کے ماتحت تھے
پہلے ایک قسم کے واقعات روزنامچہ وغیرہ میں درج کئے۔ اور وہ اب اُسکے
خلاف شہادت دیتے ہیں اور ان لوگوں نے اپنے روزنامچہ میں ملزمین کے زدوضرب
کا مطلق ذکر نہیں کیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ بحث کوئی وقعت نہیں رکھتی ہے ایسے
مقدمات میں ماتحتین کے کارروائی کا اس قسم کا پایا جانا نہ ماتحتین کی شہادت کو
بے وقعت قرار دیتا ہے نہ مرافع کو اُس سے کچھ مدد پہنچ سکتی ہے ایسی مار دھاڑ
پولس میں پچھلے زمانہ میں ہوتی رہی ہے اور پولس کے ماتحت افسر اپنے بالادست
افسر کے خلاف کیونکر ایسے واقعات یا اصلی واقعات کا اندراج اپنے کتب معمولی
یا اطلاعات معمولی میں کر سکتے تھے۔ لیکن جب کہ ملزم کے خلاف مقدمہ چلایا گیا وہ
سچے واقعات کے اظہار پر مجبور ہوئے ایسے مقدمات میں جیسا کہ یہ ہے اس عذر
سے قطع نظر ہم کو اس امر کی جانچ کرنی چاہیئے کہ زدوضرب کا جو واقعہ یہ گواہ بیان
کرتے ہیں اُس کی تائید بطور کافی شہادت و روئداد مسل سے ہوتی ہے یا نہیں
ایسے مقدمات میں جیسا کہ یہ ہے شہادت کو نہایت ہی غور سے جانچنے کی ضرورت
ہوتی ہے ایک طرف تو عوام کو اُس کی شکایت ہے کہ اثنائے تفتیش میں پولس
سوائے مارپیٹ کے اور کسی طریقہ سراغ براری سے واقف نہیں ہے اور جبکہ
پولس خود ان ناجائز طریقوں کا انسداد کرنا چاہتی ہو اور جبکہ وہ اس قسم کے الزامات
کے ساتھ ملزمین کو عدالت میں پیش کرے اگر عدالتیں ایسے مقدمات میں شہادت کے

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

ابتدائی سماعت۔ ابتدائی سماعت پولیس بغرض تفتیش۔ الزام زدوضرب ہے۔
پولیس بغرض تفتیش۔ شہادت۔ جواز شہادت معمولی اختلافات کا سوال
اٹھایا نہ جانا۔

ملزم ملازم پولیس ہے اُس پر الزام ہے کہ اس نے ایک مقدمہ کی
تفتیش میں مستغیث کو گرفتار کیا اور اسکو ایذا پہنچائی تجویز ہوئی کہ
اس قسم کے مقدمات میں شہادت کو بہت ہی غور سے جانچنے کی ضرورت
ہے معمولی اختلافات کو اہمیت دیکر ملزم کے چھوڑ دیئے جانے
پولیس کے اس قسم کے زدوضرب کے عمل کا کبھی انسداد نہیں ہوگا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں۔

منجانب مرافع پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل۔
منجانب مرافعہ علیہ مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ وکیل مرافع کی بحث سماعت ہوئی۔ وکیل سرکار کی
نہیں سنی گئی۔

میری رائے میں مرافعہ قابل منظوری کے نہیں ہے اس وجہ سے کہ ناریا مستغیثہ
کے بیان کی تائید بطور کافی پولیس پٹیل اور رحیم خان گواہوں کے بیان سے ہوتی
ہے وکیل مرافع یہ کہتے ہیں کہ جرح مکرر میں پولیس پٹیل نے تمام واقعات سے لاعلمی
بیان کی ہے وہ کہتا ہے کہ ناریا کے مارے جانے کا واقعہ پہلی مرتبہ میں نے سداسیو
کے آنے کے بعد سنا لیکن سوالات ابتدائی میں اس گواہ نے بیان کیا ہے کہ ناریا
نے راستہ میں اُس سے پولیس کے زدوضرب کا واقعہ بیان کیا تھا۔ یہ بیان
گواہ کا بدستور اپنی حالت پر رہتا ہے اس مقدمہ میں بہت قوی تائید ڈاکٹر کی
شہادت سے ہوتی ہے جن کی شہادت سے ثابت ہے کہ اُن سے ایک غلط

کس ... سرکار عالی

اب یہ امر قابل صراحت ہے کہ ہم نے کل اور آج وکیل مرافع کی بحث سنی اور دونوں ہی معمولی اخلاقی سند وجوہ پر ... دلائی جس کو ہم معتبر نہیں مانتے باوجود ایک عہدہ دار ہونے کے کہہ دیا ہے کہ ملزم مرافع ان الزامات ... کیا جس سے وہ مرتکب ان جرائم کا ہوا۔ اور ایک افسر پولیس سے یہ ہی کہا کہ اس ملزم کی بری ... کبھی ... شکایت نہیں ہوئی اس کو ہم اس کی کوشش سمجھتے ہیں کہ ملزم کو کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ جائے۔

علی ہذا اس عدالت ماتحت نے جو کچھ ... میں لکھا ہے وہ بھی کچھ قابل لحاظ نہیں ہے۔ ملزم ایک پولیس افسر تھا ... ان جرائم کا مرتکب ہوا معمولی لحاظ سے ہرگز دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ اس نے صرف مارا ہی نہیں ہے کہ جس سے وہ ایک مہینے تک اسپتال میں رہا۔ بلکہ اس کو قبل دس دن تک پہلے تکلیف اور صدمات کی زحمت اٹھاتا رہا۔ اور ملزم نے یہ بھی چاہا تھا کہ ... دوسرے کو بدنام کرے ... اور ڈاکٹر کو رشوت دے اور جھوٹا ... بنایا ... ہمارے سامنے مرافعہ کیا ہے اور کچھ خیال نہیں کیا کہ بلحاظ سنگین جرائم مرتکبہ وہ کس سزا کا مستوجب تھا ... یا سرکار کی طرف سے بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس ہم مرافعہ استغاثہ کو منظور کرتے ہیں ...

مرافعہ فوجداری

جلسہ منعقدہ

با اجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

محبوب صاحب مرافع ملزم بنام

[illegible]

جزوی اصلاحات کو اتنی دیگر ملزمین کو چھوڑ دیا کرمن [illegible] کی اپیل [illegible] رہے گی۔ اور وہ کسی طرح [illegible] [illegible] [illegible] کا انسداد کرا سکے گی۔ [illegible] کی وجہ اس مرافعہ میں دست اندازی کی نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

[illegible]

مولوی [illegible] غلام [illegible] صاحب رکن ملزم [illegible] پولیس میں [illegible] تھا اس کی [illegible] [illegible] ایک شخص [illegible] گیا [illegible] وہ [illegible] لی [illegible] [illegible] کر گیا [illegible] ایک شخص [illegible] کو ماخوذ کیا اور یہ کوشش کی [illegible] [illegible] کہا [illegible] [illegible] [illegible] اس نے [illegible] کیا [illegible] [illegible] اس نے کہا کہ [illegible] اس پر اس ملزم نے [illegible] اس قدر [illegible] کو [illegible] کہ وہ [illegible] لیٹ گئی [illegible] اپنے ماتحت کو اور [illegible] دیا کہ اس کو [illegible] اور [illegible] مارا۔ اس کے بعد [illegible] میں لے گئے جہاں [illegible] اندھا اور لٹکایا گیا اور [illegible] اس کی آنکھوں میں مرچیں [illegible] کی گئیں۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ کسی [illegible] کی [illegible] کہ اس کے پاس مال رکھا گیا ہے یا دیا گیا ہے اور بعدہٗ یہ کوشش کی گئی اور [illegible] بھی کیا گیا [illegible] کوٹھے سے گر پڑا تھا اس سے اس کو [illegible] [illegible] پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ ڈاکٹر کو پچاس روپیہ رشوت دیا جانا گیا بلکہ [illegible] لئے پہنچے [illegible] وہ سارٹیفکیٹ دیدیں [illegible] اس کو کسی نے کوئی صدمہ پہنچایا بلکہ یہ خود گر پڑا ہے۔ سرکل انسپکٹر [illegible] ریڈی بھیج گئے انہوں نے دوری کارروائی کی ادھر اس کی [illegible] کر لی کہ کوٹھے پر سے [illegible] گرا ہے اور اس تصدیق کی تاریخ مشتبہ ہے ادھر یہ [illegible] بھی کیا کہ اس کو ملزم مرافعہ نے مارا۔ جرایم کی کیفیت اور نوعیت بہت افسوسناک ہے کہ [illegible] کے باپ نے بعد ناظم صاحب پولیس اضلاع کو متوجہ کیا اور خفیہ پولیس افسر گئے اور پولیس کی تفتیش اور عدالت [illegible] کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو سزا دے رہے مرافعہ دی گئی

عبداللہ وغیرہ
بنام سرکار

شہادت کے رو سے بہم پہنچ چکی تھی تو سعید بن سالم کو ضرب کو وعدہ معافی دلانے کی کیا وجہ تھی۔ اور اسکے وعدہ معافی میں وجوہ وارد [illegible] بھی قلمبند نہیں کئے گئے ہیں اور نہ وہ اپنے بیان کے موافق شریک [illegible] تھا اس لئے اس کا بیان قابل ادخال شہادت نہیں [illegible] کو علیحدہ کرنے کے بعد نفس روئداد کی شہادت سے [illegible]

کہ اصل شریک جرم کون ہے لہذا ملزمین کے خلاف جرم ثابت نہیں ہوا۔ اس تجویز کی ناراضی سے سرکار پولیس عدالت صوبہ گلشن آباد میدک میں نگرانی کی گئی۔ اور عدالت صوبہ نے یہ قرار دیا کہ سعید بن سالم ملزم کو وعدہ معافی دلایا گیا تھا۔ وعدہ معافی میں وجوہ درج ہیں اور اگر درج نہ بھی ہوں تو یہ ایک ایسی فروگذاشت ہے جس کی وجہ سے کارروائی کالعدم نہیں ہو سکتی۔ چونکہ شریک ناظم صاحب ایک رائے قائم کر چکے ہیں اس لئے مسل ناظم ضلع کے پاس اس غرض سے واپس بھیجا جائے کہ شہادت پیش شدہ پر غور کیا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دوبارہ شہادت قلمبند کر کے فرد جرم لگائی جائے اور بعد اخذ شہادت کے صحیح تجویز صادر کی جائے۔ اس تجویز کی ناراضی سے ملزمین نے مجلس عالیہ عدالت میں درخواست نگرانی پیش کی اور حسب ذیل تجویز صادر ہوئی۔

منجانب نگرانخواہان مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب وکیل
منجانب طرف ثانی مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و نواب سعد جنگ بہادر ارکان متفق الرائے۔ ملزمین قتل کو شریک ناظم صاحب فوجداری عدالت ضلع اطراف بلدہ نے دفعہ ۲۱۳ ضابطہ فوجداری کی رو سے رہا کیا۔ حاکم عدالت ماتحت نے اس رہائی کو بیجا رہائی تصور کر کے بروئے دفعہ (۳۶۲) ضابطہ فوجداری جس عبارت میں حکم صادر فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

نگرانی - اختیار نگرانی محلہ رہائش عدالت - جواز دست اندازی ہائیکورٹ بصیغہ
نگرانی بہ نسبت احکام صادرہ عدالت سشن بصیغہ نگرانی تکمیل تحقیقات - حکم تکمیل تحقیقات
ناظم ضلع کی بجائے اسسٹنٹ مجسٹریٹ - جواز حکم تکمیل تحقیقات بذات اسسٹنٹ ضلع کی بجائے
ماتحت مجسٹریٹ - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی (دفعہ ۲۱۳ و ۳۶۲)-

من الله دعبرہ
مامم
سرکار عالی

تجویز ہوئی کہ (۱) عدالت سشن سے بروئے دفعہ ۳۶۲ مجموعہ ضابطہ
فوجداری سرکار عالی جو حکم بصیغہ نگرانی صادر کیا ہوا اس میں ہائیکورٹ
ملحوظ اپنے عام اختیارات نگرانی کے دست اندازی کرسکتی ہے -
(۲) عدالت سشن کا بجائے اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے ضلع کو تکمیل تحقیقات
کا حکم دینا انتقال مقدمہ کی شکل ہے اور مقصد دفعہ (۳۶۲)
ضابطہ فوجداری سے متجاوز ہے -

نگرانی خواہاں کا چالان عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ میں بعلت
سرقہ و قتل زیر دفعات ۳۱۵ و ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی اس
بیان سے کیا گیا کہ ملزمین آدھی رات کو ۵ تاریخ امرداد ۱۳۲۶ ف
سیندھی چرانے کے لیے سطوع عرب میں گئے کلال وہاں موجود تھے
انہوں نے شور و غل کیا ہمسی عمر بن سعید بلارم جمعیت نظام محبوب جو مقطعہ
دار کی طرف سے وہاں متعین تھا کلالوں کی مدد کے لئے آیا ملزمین سے
مقابلہ ہوا ملزمین نے اس کو مجروح کیا جس کے صدمے سے وہ ایک دن
شفاخانہ میں رہ کر فوت ہو گیا - اثنائے تفتیش میں معلوم ہوا کہ ایک شخص
سعید بن سالم توفیق بھی شریک جرم تھا - اس لئے اس کو وعدہ معافی دیا گیا
اس سے تفصیلی واقعات معلوم ہوسکے اور ملزمین گرفتار کئے گئے ملزمین
کو سزا ارتجالی دی جائے - شریک ناظم صاحب ضلع اطراف بلدہ کے
اجلاس پر تحقیقات شروع ہوئی اور ملزمین سے استفسار کرنے کے بعد
شہادت استغاثہ قلمبند کی گئی - اور یہ تجویز ہوئی کہ حسب پولس کو کالانکی

میں کوئی مرادی ضرر رساں ایراد سے کی نہیں ہے اور کچھ نہیں ہے کہ اگر
خود شہادت سے یہ ہم کو یقین نہ ہو جاتا کہ محض سہو کا نتیجہ ہے تو ہمکو دقتیں پیش
ہوتی اور دقت ہوتی اور عجب نہیں ہے ان غلطیوں کی وجہ سے ملزم کو وہ فائدہ
ملجاتا کہ جس کا وہ مستحق نہ تھا اس لئے حاکمان عدالت کو پورے احتیاط سے
کام لینا چاہئے اور جو کچھ وہ لکھا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ فقرہ فقرہ اسطرح پڑھتے جایا
کریں کہ فریقین اور گواہ اور وکلاء (اگر ہوں) سنتے جائیں اور اسی موقع پر اگر
کچھ سہو یا غلطی ہو اسکی اصلاح ہونی چاہئے اور بالآخر بھی گواہوں کو اُنکا اظہار سنا جبکہ
فریقین اور وکلاء (اگر ہوں) سنا دیا جایا کرے اُسکے بعد اگر ضرورت اصلاح کی ہو تو
بطریقہ مقررہ قانونی کرنے کے بعد یہ تصدیق کرنی چاہئے کہ بیان سنکر گواہ نے
صحت کی تصدیق کی۔ اور اس کے خلاف عمل کی صورت میں نہ صرف نتائج غلط برآمد
ہونگے بلکہ تصدیق بھی خلاف واقع ہوگی۔ جو عدالتی کارروائی میں سخت معیوب ہے
نتیجہ مقدمہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ مرافعہ نامنظور ہو فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

عبداللہ وغیرہ — نگرانیخواہان

بنام

سرکار عالی — فریق ثانی

نگرانی بر ارامی تجویز مولوی مسعود علی صاحب بی اے ناظم عدالت سشن صوبہ گلشن آباد مورخہ
۲۶ شہریور ۱۳۲۷ف متضمن ایک نگرانی مسطورہ تجویز عدالت تحت منسوخ۔

سامی

نہیں جاتی والا اگر بروئے دفعہ (۲۰۶) ضابطہ فوجداری ہر گواہ کا اظہار جبکہ جیسے وہ
بیان کرتا جاتا ہے عدالت کی زبان میں ناظم عدالت کو قلمبند کرانا چاہئے اور بعد تکمیل
کے وہ بیان گواہ کو بموجودگی فریقین برسر اجلاس پڑھ کر سنانا چاہئے اور
اُس کے بعد گواہ کی دستخط لے کر یادداشت درج کرانا چاہئے کہ گواہ نے
اظہار کی تصدیق کی۔ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بعض عدالتوں میں مقررہ الفاظ
میں تصدیق تو کر دی جاتی ہے۔ لیکن بیان برسر اجلاس سنایا نہیں جاتا۔ یہ ایک
نہایت ضروری امر ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ کوئی عدالت کسی گواہ کا بیان
قلمبند کرنے کے بعد اُس کو برسر اجلاس سنانا ترک نہ کرے گی ہماری یہ رائے ہے
کہ اگر کوئی بیان گواہ کا اس طرح سنایا نہ گیا ہو تو وہ سخت بے ضابطگی میں شمار ہوگا
اور ممکن ہے کہ کسی خاص صورت میں وہ شہادت بسبب اس کے لائق عدم کے قرار دی جاوے
لہذا
حکم ہوا کہ
مرافعہ بامنظوری فیصلہ عدالت ماتحت بحال

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ سرقہ کے روبرو کی شہادت نہیں
ہے مگر ثابت ہے کہ ملزم مال لئے ہوئے جا رہا تھا۔ پولیس کا جوان جو پہرہ پر سڑک پر تھا
اُس نے پوچھا کہ کیا لے جا رہا ہے۔ ملزم نے اس کا جو جواب دیا اُس سے جوان
کو شبہ ہوا۔ اور اُس نے پوٹلی کو کھلوا کے دیکھا تو اُس میں گھڑی وغیرہ اور
خواجہ علی کے مسروقہ مال کا دیگر نکلا۔ تب ملزم نے کہا کہ میں نے اس پوٹلی کو سڑک
پر پڑا ہوا پایا تھا۔ اور اُس مکان کی نشاندہی کی جہاں سے اُس نے یہ مال
چرایا تھا۔ بہرحال شہادت متن شدہ سے بخوبی ثابت ہے کہ یہ مال مسروقہ
ہے اور بذریعہ سرقہ کے سرقہ سے ایسے قریب زمانہ میں ملزم کے قبضہ سے برآمد
ہوا ہے کہ جس سے کہ ملزم سارق اور مجرم سرقہ کا متصور ہوتا ہے بے شک
شہادت کے لکھنے میں ناظم صاحب عدالت ماتحت سے ایسی بے احتیاطی ہوئی
ہے جو نہ ہونی چاہئے تھی اور اُس کی صراحت میرے شریک فاضل نے اپنے فیصلہ

دوسرا عذر وکیل مرافع کا یہ ہے کہ یہ امر کہ ملزم کے پاس سے پوٹلی برآمد ہوئی قابل اطمینان شہادت سے ثابت نہیں ہے ہماری رائے میں اس امر کی نسبت شہادت قابل اطمینان موجود ہے اور خود ملزم کے بیان مشتمل حالات سے امر واقعہ کی نسبت کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے۔

ہم اس موقع پر ایک اور امر کے ذکر کرنے سے باز نہیں رہ سکتے وہ یہ ہے کہ عدالتیں شہادت قلمبند کرنے میں کافی احتیاط سے کام نہیں لیتیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ رشید بی کے بیان کی پہلی سطر میں عدالت نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ جب کہ ملزم پوٹلی لے جا رہا تھا وقت پانچ یا ساڑھے پانچ بجے شام کا تھا۔ اس مقدمہ میں یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بجائے شب کے آخری حصہ کے شام کا لفظ عدالت نے سہواً لکھ دیا۔ اس مقدمہ میں جو شک و شبہ پیدا ہوتا تھا وہ خود رشید بی کے آخری حصہ سے رفع ہو جاتا تھا۔ لہذا اس بے احتیاطی کا کوئی اثر مقدمہ پر مترتب نہیں ہوا لیکن اگر خود رشید بی کے بیان سے ہمارا یہ شبہ رفع نہ ہو گیا ہوتا تو غالباً ہم ملزم کو بری کرنے پر مجبور ہو گئے ہوتے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کی ذرا سی بے احتیاطی سے بعض اوقات کیسے اہم اور غلط نتائج کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ مثلاً اسی رشید بی کے اظہار میں ایک دوسرے موقع پر ایک بیع نامہ کی تاریخ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے یعنی عدالت کو تاریخ لکھنی مقصود تھی۔ لیکن تاریخ لکھی نہیں گئی۔ اگر مقدمہ میں کئی بیع نامے ہوتے تو اس امر کا دریافت کرنا ناممکن ہوتا کہ گواہ نے اس موقع پر کس بیع نامہ کا ذکر کیا ہے مفتش کے بیان کی دوسری سطر میں ملزم کی گرفتاری ۲۶ اسفندار ۱۳۲۶ف لکھی گئی ہے یہ بھی عدالت کی طرف سے سہو کتابت معلوم ہوتی ہے جب کہ پولیس کی سرکاری کارروائی اس مقدمہ میں تاریخ گرفتاری ۷ اسفندار ۱۳۲۶ف بتلا رہی ہے تو یہ ممکن ہے کہ مفتش نے ۲۶ اسفندار ۱۳۲۶ف اپنے اظہار میں لکھوائی ہو۔ ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شہادت عدالت میں قلمبند کی جاتی ہے وہ گواہ کو بواسطہ فریقین برسر اجلاس پڑھ کر سنائی

سرکار عالی — مستغیثہ — مرافعہ علیہ

شہادت - قلمبندی شہادت - ضرورت احتیاط - قلمبندی شہادت گواہ کو بعد قلمبندی اظہار پڑھ سنانے کا حکم - بے ضابطگی - بے ضابطگی کا اثر - بے ضابطگی باطل کنندہ شہادت ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ عدالتوں کو شہادت نہایت احتیاط کے ساتھ قلمبند کرنی چاہیئے اور گواہ کو اسکا پورا بیان سنا کر عبارت تصدیقی لکھنی چاہیئے ورنہ یہ ایک سخت بے ضابطگی سمجھی جائیگی اور ممکن ہے کہ کسی خاص صورت میں وہ شہادت کالعدم قرار دیجائے۔

اعتراض متفادیہ پر اسکے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب مرافع راجہ بشیشور ناتھ صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار۔

نسبت بالمکند صاحب رکن۔ وکیل مرافع کی بحث سماعت ہوئی۔ ہماری رائے میں … شدہ سے الزام سرقہ بخوبی ثابت ہے وکیل ملزم نے ہماری توجہ اس امر کی طرف دلوائی کہ مستغیثہ کے بیان کی پہلی سطر سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعہ سرقہ پانچ اسفندار سے مارچ کی شام کو ہوا اس سے وہ واقعہ مندرجہ چالان غلط ہوجاتا ہے کہ واقعہ شب کو ہوا تھا۔ ہماری رائے میں یہ عذر قابل لحاظ نہیں ہے شہادت سے یہ واقعہ شب کا ہی پایا جاتا ہے اور خود سید نبی کے بیان کی آخری سطر سے سید نبی کے بیان کی نسبت بھی کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے اس جگہ سید نبی نے بیان کیا ہے ''اسوقت پورا اوجالا نہیں ہوا تھا''

مرافعہ نمبر … بر فیصلہ مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۲۲ ف جسمیں بجرم زیر دفعہ (۳۸۶) تعزیرات آصفیہ ہر ایک مقدمہ میں ملزم ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید بامشقت میں رکھا جائیے۔

عدم [illegible]
[illegible]

اس [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] حکم حاکم سشن [illegible] اس [illegible] دو پہلو پر [illegible]
[illegible] شہادت [illegible] کا مسئلہ نظر انداز کیا گیا ہے [illegible]
تحریک ناظم کو جس [illegible] تحقیقات کی ہے [illegible] درج کیا گیا ہے اور [illegible]
ضلع کو دکھا [illegible] طلب کیا گیا ہے کہ [illegible] اگر [illegible] الاکرام [illegible] الحکم
کی [illegible] تحقیقات کی ہے اس [illegible] الحکم [illegible]
اُس [illegible] درج کیا جاسکے۔ اسحال مقدمہ کی حقیقت رکھنا [illegible] ہماری
رائے یہ ہے کہ جو حکم عدالت سشن نے دیا ہے وہ منشاء [illegible] ۲ [illegible] تصور
نہیں کیا جاسکتا [illegible] اس دفعہ میں یہ امر [illegible] ہے کہ عدالت سشن حاکم ضلع کو مخاطب
کرکے تحقیقات کا حکم دے اور اسکا بھی مختار قرار دے کہ [illegible] عدالت ماتحت سے تحقیقات
کا منشاء انجام دلا [illegible] مقدمہ میں صاحب ضلع اطراف بلدہ کو سشن سے جو ہدایت کی [illegible]
[illegible] شہادت [illegible] پر غور کرنیکی حد تک محدود ہے بلکہ بشرط ضرورت دوبارہ شہادت [illegible]
کرنیکے حکم پر بھی مشتمل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تجدید شہادت ملزم کا ایک حق واجبی ہے [illegible]
[illegible] تبدیل اجلاس اپنے حق کو کام میں لا سکتا ہے عدالت اُس سے انکار نہیں
کرسکتی [illegible] اُس فقرہ کے جو حاکم سشن نے قلم رد کیا ہے [illegible] اگر ضرورت
[illegible] منشاء [illegible] خیال نہیں کیا جاسکتی۔ اور [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] اس [illegible] خیال نہیں کیا جاسکتا کہ عدالت [illegible]
شہادت [illegible] نظر انداز کیا اسی طرح اُس حکم کے آخر حصہ کے متعلق جو تبدیل
[illegible] رکھتا ہے استقال [illegible] پیش کرنا صحیح [illegible] کرنے کے قابل
نہیں اس لئے کہ دفعہ محولہ نے جو اختیار حاکم سشن کو دیا ہے وہ ضلع کو [illegible] تحقیقات
پر مامور کرتا ہے اور ضلع کو ماذون کرتا ہے کہ وہ بشرط ضرورت کسی [illegible]
سے تحقیقات کی غرض پوری کرائے اس مقدمہ میں جو حکم [illegible] ضلع سے کیا گیا ہے اسکی
تاثیر [illegible] اس اعتبار سے جبکہ دفعہ ۳۶۲ منتقل ہے [illegible]
نہیں ہے [illegible] عدالت جبکہ سشن نے امر سے تحقیقات کا [illegible] عدالت ضلع اطراف

سرکار ... بنام ... عالی

"نگرانی مسطورہ تجویز عدالت تحت مسموع نہیں ہو سکتا ہے۔ لہٰذا عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ کے مقدمہ ... اس ... بنا بر ... اس ... شہادت ... اور اگر ضرورت ظاہر ہو تو ... شہادت طلب کر کے فیصلہ صادر کرے ... اور ... نگرانی لینے کے بعد صحیح تجویز کی ... جو کہ ... اس مقدمہ میں ایک رائے قائم کر لی ہے اس لئے مقدمہ کو ایک اجلاس پر منتقل کر دینا بھی ضروری ہے"

چونکہ یہ حکم بلدہ بر مشتہرہ صادر ہوا اس لئے وہ بذریعہ نگرانی کے اس کی تنسیخ چاہتے ہیں اس وقت وکیل سرکار نے بحث پیدا کی ہے کہ جو حکم ایک مرتبہ نگرانی کے ضمن سے صادر ہو جائے اس کی نگرانی نہیں ہو سکتی سشن سے جو حکم ہوا ہے وہ دو مرتبہ نگرانی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ نگرانی کی نگرانی مسموع ہے افسوس ہے کہ ہم اس صورت کو اتباع قانونی کے سبب سے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں سشن کا اختیار بسمت نگرانی ہمارے اختیارات کے مماثل نہیں۔ ہائیکورٹ کو جو اختیار حاصل ہے خواہ وہ بلحاظ ضابطہ کے دیکھا جائے یا دستور العمل کے رو سے اس امر پر ناطق ہے کہ ہم ہر ایسے حکم کی نسبت جو ہماری ماتحت عدالتوں نے صادر کیا ہو بصیغہ نگرانی تنقید و تجویز کے مجاز ہیں اگر یہ تصور جو وکیل سرکار نے پیدا کیا ہے بجائے خود قابل تسلیم فرض کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ جو اختیار کہ سشن کو بروئے دفعہ (۳۶۲) حاصل ہے وہ ایک ایسا اختیار ہے کہ جس کی نسبت مجلس کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ ضابطہ اور قانون دونوں کا اصولی تصور اس امر میں متفق ہے کہ ہائیکورٹ کا اختیار نگرانی عام اور سشن کا اختیار خاص ہے بدیں لحاظ ہم وکیل نگرانی خواہ کی بحث کو نفس مقدمہ میں جو انہوں نے کی ہے قابل تجویز نظر سے دیکھتے ہیں۔ بظاہر جو کچھ انہوں نے بیان کیا ہے اس کا ماحصل

اصول قانون / تمام / نگرانی

ضابطہ فوجداری سرکار عالی اصول آئی ۱۹۶۰ ال ہائی کورٹ

نگرانی خواہ ماکرنا اور طرفثانی تعہد دار ہیں۔ طرفثانی کی درخواست پر عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ میں بمعاملہ نگرانی خواہ جائیداد کے متعلق نقص امن کی کارروائی شروع ہوئی۔

نگرانی خواہ نے مجلس عالیہ عدالت میں درخواست انتقال مقدمہ اس بیان پر پیش کی کہ ملزم نے پنچایت کو اس کے ساتھ ایک قسم کی کاد شر ہوگئی؛ غیر مناسب طریقہ پر نگرانی خواہ کا حق پیشی شہادت ساقط کر دیا گیا ہے یعنی شہادت کے لئے بلا صراحت مقام وردہ پر بنیاد مقرر کی گئی جہاں کہ نگرانی خواہ کے لئے شہادت پیش کرانا ممکن تھا۔ اسی قسم کی ایک نوع صیغہ مال میں چلرہی ہے جس میں حاکم عدالت ضلع نے خلاف نگرانی خواہ خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ واقعہ ڈویژن بھونگیر کا ہے اور ناظم ڈویژن مجسٹریٹ درجہ اوّل اور مجاز سماعت نقص امن ہیں۔ شہادت فریقین بھی ڈویژن بھونگیر میں ہے صاحب ضلع کے پاس کسی طرح بلا رعایت کارروائی نہیں ہوسکتی لہذا استدعا ہے کہ مقدمہ عدالت ڈویژنل بھونگیر منتقل فرمایا جائے

منجانب نگرانیخواہ مولوی میر مومن علی صاحب وکیل۔
منجانب طرفثانی مولوی عبد العلی صاحب وکیل۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الرائے۔ انتقال مقدمہ کی کوئی وجہ نہیں ہے اور ایسے مقدمہ کو جو دراصل دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری کی سرسری کارروائی ہے ہم اصولاً قابل انتقال نہیں سمجھتے

حکم ہوا کہ

درخواست نامنظور فقط۔

ارادہ۔ اگر بدل محمد رہتے کسی تصور سے کسی وقت کا ارادہ کر سکتا ہے تو وہ یہ جرم اس لیے کہ شبہ پیدا شہادت مشتبہ ہیں ۔ ہاں زیادہ غور کرنے والے پر نہیں ہے بلکہ ایک طرح لڑائی کے سلسلے فائدہ کا امکان ہے [illegible] نا رضی کا کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ اس بنا پر ہم [illegible] کو ضرور خیال کرتے ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور رہے۔

نگرانی فوجداری

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا امیر مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب رکن

امجد علی مرزا — نگرانیخواہ

بنام

محمد اکبر — طرفثانی

نمبر مقدمہ ۱۱ [illegible]

انتقال مقدمہ۔ اصول انتقال مقدمہ۔ وجوہ انتقال مقدمہ۔ درخواست انتقال مقدمہ نقص اس کا روائی نقص اس کا اصولاً ناقابل انتقال ہونا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸۔

تشریح ہوئی کہ سرسری کارروائی نقص اس زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ [illegible]

درخواست انتقال مقدمہ از اجلاس مولوی غلام محمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ باجلاس ناظم عدالت دیوانی بھونگیر یا دیگر ناظم۔

[illegible]
سلام
سرکار عالی

[illegible] سر تقریر [illegible] نمبر ۱۴ [illegible] ۱۱ دیا گیا۔

اقبال جرم بلا اظہار [illegible] اس امر کا [illegible]
[illegible] کے اقبال کرتا ہے اور پولیس [illegible] سے
[illegible] ہے [illegible]

اس کے علاوہ مولوی [illegible] علاوہ [illegible] دکن۔
شرکت جرم کا اقبال یا اقبال [illegible] ہے [illegible]
لحاظ ہو سکتا ہے [illegible] ہے۔

[illegible] کا اقبال [illegible] ہو
اور بار ثبوت اُسکے ذمہ عائد ہوتا ہے [illegible] تمام امور [illegible]
[illegible] سے جرم کی [illegible] ثابت ہو [illegible]
ہوتا ہے۔ الزام زیر دفعہ ۴۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان
۱۳۲۴ف عاید کرانے کیلئے مستغیث کو ثابت کرنا چاہئے کہ مال مسروقہ
مسروقہ جانکر بد نیتی سے حاصل کیا گیا۔ تشریح تعزیرات [illegible]
[illegible] صفحہ ۹ کا حوالہ دیا گیا۔

ملزمین کا چالان عدالت فوجداری بلدہ [illegible] بعلت [illegible]
دفعہ (۳۱۶) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی اس بنا پر
کیا گیا کہ انہوں نے مستغیث کی [illegible] سرقہ کرکے گرو رکھی [illegible]
نے جرم سے اقبال کیا لیکن [illegible] صرف گرد کرنے
اقبال کیا اور سرقہ سے لاعلمی ظاہر کی۔
اجلاس [illegible] دوم سے بعد تحقیقات جرم ثابت قرار دیکر [illegible] ملزم
کی نسبت آٹھ آٹھ ماہ قید با مشقت کی سزا تجویز فرمائی گئی جس کی [illegible]
مناسب ملزم نمبر ۲ مجلس عالیہ عدالت میں مرافعہ کیا گیا اور [illegible]
سید محمد غلام جبار صاحب و عالیجناب خان بہادر مرزا احمد [illegible] جسٹس

نظائر فوجداری (۴)

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] وہ مال مسروقہ [illegible] اقبال [illegible] اقبال [illegible] شریک [illegible] سرکار عالی [illegible] (۴۴۳) [illegible] تعزیرات سرکار عالی [illegible] دفعات ۳۱ [illegible] ۴۴۳

محض یہ امر کہ کسی شخص کی نشاندہی سے مال مسروقہ کی برآمدگی
اس امر کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ سارق ہے یا
اس نے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا۔ شرح تعزیرات ہند مولفہ

مرافعہ سارق [illegible] تجویز مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ [illegible] امرداد ۱۳۲۱ف
[illegible] جرم زیر دفعہ (۳۱۶) تعزیرات آصفیہ ملزم آٹھ ماہ قید
با مشقت میں رکھا جائے۔

محمد ... بنام سرکار عالی

مکان میں رہتے ہیں جہاں رجب سے شیروانی کا چوری جانا کہا جاتا ہے
پس رجب علی کے لئے تو موقع سرقہ کا ہو سکتا تھا۔ اس ملزم کیلئے
کچھ ثبوت ایسے موقع کا نہیں ہے کچھ نہیں کہتا کہ اس نے کیونکر مال
مسروقہ لیا۔ بیان استفساری میں رجب علی نے شرکت اس ملزم مرافعہ
کے سرقہ کرنا بیان کیا ہے لیکن وہ اُسکے پہلے بیان کے مخالف ہے
اور یہ بیان بھی ناقص طور سے لکھا گیا ہے۔ سوال بھی غلط ہے اور
ملزم مرافعہ نے بیان استفساری میں بھی انکار کیا ہے۔ سماعت فرد
جرم کے بعد بھی ان ملزم نے وہی بیان کئے ہیں جو بیان استفساری
میں کئے تھے شریک جرم کا اقبال یا بیان قانوناً قابل لحاظ ہو سکتا ہے
لیکن نہ ثبوت اور اُسکے لئے ضرور ہے کچھ ثبوت تائیدی بھی ثبوت
میں ایک کپور چند پیش ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اس ملزم مرافعہ نے
یہ شیروانی اور ایک شملہ گرو کیا تھا اُس میں یہ شیروانی برآمد شدہ تھی
اور یہ کہکر گرو کیا تھا کہ شیروانی اس کی ذاتی ہے عالم علی نے
شیروانی کی شناخت کی ہے روئداد مثل سے اگر کچھ ثابت ہے تو یہی ہے کہ
شیروانی مسروقہ تھی اُس کو اس ملزم مرافعہ نے گرو رکھا۔ لیکن اس سے
وہ سارق یا مجرم سرقہ کا نہیں ہو جاتا کہا جاتا ہے کہ وہ ملزم جرم
متذکرہ دفعہ (۴۳۴) تعزیرات نشان ۵ سنہ ۱۳۲۴ف کا ہے۔ لیکن
اسکے لئے ضرور ہے کہ یہ ثابت ہو کہ "مسروقہ جانکر یا باور کرنیکی وجہ
رکھکر مال لیا یا رکھا ہو" اس علم سے کہ وہ شیروانی مسروقہ تھی اس نے
اُسکو گرو کیا ثابت نہیں ہے اور نہ ایسا باور کرنے کا کوئی ثبوت ہے
حالت یہ ہے کہ یہ عمدہ کی قیمتی شیروانی کہی جاتی ہے اُسکا رجب علی
کی ملک یا اُس کے پاس ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا کہ اسکو یہ رجب علی
کی ذاتی شیروانی نہ سمجھتا۔

موسن علی
بنام
سرکار عالی

ارکان نے حسب ذیل تجاویز و اختلافی آرا ارقام فرمائی ہیں

تجاویز اختلافی

مولوی سید محمد غلام دستگیر صاحب رکن - مجرم مذکور بجرم دفعہ ۴۱۱ و ۳۸۰ تعزیرات سرکار عالی ۱۳۳۸ف ملزم گردانا گیا۔ یہ مجبوره عدالت ماتحت دو ۲ ماہ کی سزا دی گئی ہے اور دفعہ مذکور اس حالت سرقہ سے متعلق ہے جب کہ (مکان) مکان وغیرہ میں کیا جائے۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس کی مطابق کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ ملزم نے شیرو الی کو چرایا یا سرقہ پذیر شدہ کو اقبال قبل و بلا ان کو کہا جاتا ہے وہ بالکل ناقص ہے۔ اقبال لکھنے کے قبل جب امور کو لکھا اور ملزم کو یقین دلانا چاہئے اور مطمئن ہونا چاہئے کہ وہ اقبال بلا کسی خوف و اندیشہ کے کیا گیا ہے اور اس کی لہ تصدیق ہونی چاہئے اور یہ لکھنا چاہئے کہ پولیس بمقام قلمبندی اقبال میں موجود نہ تھی یہ کچھ نہیں کیا گیا ہے۔ سوال بھی بعد وصل الی المقصود خلاف قانون کیا ہے باوجود ان تمام نقص ات اور قانونی اغلاط فاش کے بھی اس موسن علی ملزم کے بیان پر اگر نظر کیجاتے تو وہ کہتا ہے کہ اس نے نہیں چرایا رجب علی نے چرایا ہے اور گرو رکھا ہے اور رجب علی ملزم نے بھی صاف کہا ہے کہ ملزم نمبر (۱) (جو غلطی سے بجائے نمبر (۲) کے لکھ دیا گیا ہے) سرقہ میں شریک نہ تھا حالانکہ شرکت کا صاف طور سے ذکر سوال بعد وصل الی المقصود میں کیا گیا تھا۔ مستغیث کے اظہار میں اس ملزم کی نسبت کچھ ذکر نہیں ہے صرف شیروانی برآمد شدہ کی اس نے شناخت کی ہے وہ اس امر کی ثبوت ہو سکتی ہے کہ شیروانی مستغیث کی ہے۔ مستغیث نے اس ملزم سے ناواقفیت ظاہر کی ہے البتہ رجب علی کو ملازم نوازش علی صاحب بیان کیا ہے۔ اور چونکہ مستغیث اور نوازش علی صاحب ایک ہی

رکھنے کا اس امر یا اور کرنے کے ساتھ کہ وہ مسروقہ ہے گا، نہیں ہوسکتا
ہے اور نہ ثابت ہوا ہے۔ پس ہمارا ایسا اس روئداد کو پایا
اور سمجھا ہوں اس امر پر نہ الزام شد زیر دفعہ ۴۱۱ مذکورہ
ثابت ہے نہ الزام مندرجہ ۴۱۴ تعزیرات ستان ۵
پس منظوری مرافعہ میں حکم دیتا ہوں کہ اس مقدمہ میں تجویز سزا
اس کی نسبت منسوخ ہوا اور رہائی کیا جاتا ہے۔

مولوی مرزا احمد جیون بیگ صاحب رکن۔

ملزم مرافعہ گزار حاضر۔ وکیل مرافعہ گزار اور وکیل سرکاری حاضر۔ بحث سماعت
کی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ فوجداری بلدہ نے ملزم مومن علی کو زیر دفعہ
۴۱۱ بجرم سرقہ (۸) ماہ قید باشقت کی سزا دی ہے۔ جسکے برخلاف
یہ اپیل ہمارے سامنے پیش ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رجب علی ملزم نمبر (۱)
نے ایک شیروانی مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم کے بنگلہ سے سرقہ
کی اور ملزم نمبر (۲) مومن علی مرافع نے اس شیروانی مسروقہ کو
کھوبچند مارواڑی کے پاس ۱۲ روپیہ میں رہن کیا۔ رجب علی نے بعد
ترتیب فرد جرم بھی جرم منسوبہ سے اقبال کیا اور چونکہ اس نے کوئی
مرافعہ پیش نہیں کیا ہے اسلئے اسکی نسبت کوئی تجویز نہیں ہوسکتی مومن علی
کو بھی اس حد تک اقبال ہے کہ اس نے شیروانی مسروقہ کو کھوبچند
کے پاس ۱۲ روپیہ میں گرو رکھا یا تھا۔ لیکن خود سرقہ کرنے سے انکار کرتا
ہے پس غور طلب یہ امر ہے کہ مومن علی نے کسی جرم کا ارتکاب کیا
یا نہیں۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ مرافع جرم سرقہ میں رجب علی کا شریک
نہ تھا تو یہ امر ضرور غور طلب ہو جاتا ہے کہ شیروانی مسروقہ کو
گرو رکھنا کس حد تک اس کی نیت مجرمانہ کی دلیل ہو سکتی ہے
۱- دفعہ ۴۴۳ تعزیرات سرکار اس تقدیر میں ملاحظہ طلب ہے

مرالی مال ریکارڈ عالی

مقدمات فوجداری میں اُن مال [illegible] اور [illegible] کا اثر [illegible]
ہی [illegible] الزام اور [illegible] ملزم [illegible]
ہوتی ہے اور یہ [illegible] قابل [illegible] ملزم نے اپنا مال [illegible]
[illegible] ملزم [illegible] الزام [illegible] (۳۳۴)
[illegible] مال [illegible] ضروری ہے کہ امور
ذیل ثابت ہوں کہ (۱) بعینہٖ وہی مال [illegible] کیا گیا اور [illegible] میں
رکھا گیا (۲) وہ مال مال مسروقہ تھا (۳) اسکے مسروقہ ہونے کا
علم یا وجہ اعتقاد باور کرنے کی ملزم کو بھی اور یہ سب امور مسروقہ میں
استغاثہ ہی کو ثابت کرنے چاہئیں دیکھو تقریرات ہند مولفہ مسٹر
ٹامس ومسٹر شفرڈ صفحہ (۴۰۵) اور محض یہ واقفیت کہ مال مسروقہ کہاں
ہے اور اُسکی نشاندہی کرنا کوئی شہادت الزام سرقہ کی نہیں ہے
(صفحہ ۸۱۴ کتاب مذکور) میں ہرگز مطمئن نہیں ہوں کہ ملزم نے اس علم
کے ساتھ [illegible] اور کرنے کہ بہ شیروانی رحمت علی کی نہیں ہے اور
مسروقہ ہے اُس کو لیا یا گرو کیا تھا۔ ممکن ہے کہ ایسا یاس یا شبہ
ہو سکے لیکن [illegible] نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اُسکا [illegible] ملزم
ہی کو ملنا چاہئے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس [illegible] میں اس کا کچھ ثبوت
کیا دیکھتی نہیں ہے [illegible] ملزم [illegible] اُس مکان میں گھر رہتا
[illegible] وہاں [illegible] کرتا [illegible] رحمت علی کے [illegible]
موقع تھا۔ [illegible] اغلب یہ ہے کہ رحمت علی نے شیروانی
چورائی اور اس ملزم کے ذریعہ سے اُس کو گرو کرایا۔ اس
ملزم نے بےشک (اگر کھورچند کا یہ بیان صحیح ہے کہ اس ملزم نے)
شیروانی کو اپنی ذاتی بیان کرکے گرو کیا ہے اور اس لیے غلط
[illegible] الزام مال مسروقہ

مومن علی
بنام
سرکار عالی

[illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] اور [illegible] کی
[illegible] اس تشریح [illegible] کو [illegible] رہیں کہ وہ دراصل [illegible]
[illegible] [illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] اس کے
[illegible] کہ [illegible] علی کو گرفتار کرایا ہے گو عدالت ماتحت کی
کارروائی میں چند قانونی نقائص پائے جاتے ہیں مثلاً یہ کہ
ملزمین کے بیانات کی باضابطہ تصدیق نہیں کی اور ذریعہ سوالات
موصل الی المقصود جواب حاصل کیا ہے مگر یہ امور لائق بحث
ہو سکتے ہیں نہ یہ کہ نفس معاملہ پر موثر سمجھے جاویں۔
دراں حالیکہ ملزمین کے بیانات کی تائید شہادت سے ہوتی ہے
بہرحال بمراعات ایسے امور فیصلہ عدالت ماتحت لائق بحالی ہے البتہ
سزائے تجویزہ انصافاً لائق تخفیف ہے۔

حکم ہوا کہ

اپیل جزواً منظور ہو ملزم مومن علی زیر دفعہ ۴۴۲ تعزیرات سرکار عالی
تین ماہ قید باشقت میں رکھا جاوے۔ اپنی سزائے تجویزہ منسوخ ہو
مثل باقیات سے خارج اور داخل دفتر کی جاوے۔

بوجہ اختلاف آرا حکام عالیمقام جلسہ منعقدہ مقدمہ اجلاس عالیجناب
نواب نظامت جنگ بہادر پیش ہوا اور حسب ذیل تجویز بہ اتفاق رائے
عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب صادر فرمائی گئی جو نافذ ہوئی۔
منجانب مرافع پنڈت کشور راؤ صاحب و مولوی مشتاق حسین صاحب
وکلا
منجانب مرافعہ علیہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار
نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ بربنائے اختلاف آرائے حکام

موہن علی
بنام
سرکار عالی

جسمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

ہوگا اس میں [illegible]

[illegible] دیکھا [illegible]

روداد سے ثابت قرار پاتی [illegible]

روداد کا [illegible] ہے کہ ملزم [illegible] شیروانی مسروقہ

دراصل مسروقہ ہے کیونکہ اس میں بتلایا گیا ہے کہ ملزم [illegible] اسی

طرح مولوی نوازش علی صاحب [illegible] گرو

رہن رکھا تھا۔ اُس مقدمہ میں ملزم موہن علی کو ہمارے اجلاس سے

تین ماہ کی سزا ہو چکی ہے اسی واسطے [illegible] مرافع سے [illegible]

[illegible] نہیں ہو سکتا بلکہ روداد سے [illegible] ملزم اُس کے خلاف

قائم ہوتا ہے تاسوا اسکے [illegible] گواہ بیان کرتا ہے کہ شیروانی کو

گرو رکھتے وقت ملزم نے اسکو اپنا ذاتی جبہ ظاہر کیا اور یہ بات

جھوٹ اور اُسکی بد دیانتی کی بیّن دلیل ہے اس [illegible] ملزم نمبر (۱)

رحمت علی کا بیان استغاثہ کی مسل نمبر ۲۹ [illegible]

جسمیں وہ بیان کرتا ہے کہ شیروانی کو موہن علی نے خود گرو رکھا

اور اُس کے پیسوں سے دونوں نے شراب پی لی چونکہ روداد

مثل سے رحمت علی کے بیان کی تائید ہوتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ

وہ مرافع گذار کے خلاف استعمال نہ کیا جاوے اور یہ بیان اقبالیہ

کو جسکو جھوٹ باور کرنے کی وجہ کافی نہیں ہے۔ شیروانی کا مسروقہ

ہونا ثابت ہے مستغیثہ کی شہادت کے علاوہ سید غالب

گواہ کے بیان سے اُسکی شناخت بطریق اطمینان ہوتی ہے اور

اُس کے ساتھ شیروانی مسروقہ کا لینا اور رہن رکھنا خود ملزم موہن علی نے

ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی [illegible] اور مولوی سید محمد غلام [illegible] صاحب ارکان

سرکار عالی بذریعہ ناظم صاحب [illegible]

بنام

مہتاب بیگ وغیرہ ملزمین

شہادت۔ شہادت شریک جرم۔ [illegible] شہادت شریک جرم۔ شہادت شریک جرم بلا وعدہ معافی۔ شہادت شریک جرم بطور گواہ۔ عدم جواز استدلال از شہادت شریک جرم بلا وعدہ معافی بطور گواہ۔ اقبال۔ اقبال بلا اطمینان عدم اجبار و آزادمرضی ملزم۔ لزوم اطمینان قبل قلمبندی اقبال نسبت اس امر کے کہ ملزم آزادمرضی سے بلا دباؤ اقبال کر رہا ہے۔ عدم جواز سوال [illegible] نسبت آزادی اقبال بوقت ختم بیان۔ اقبال ملزم بعد حراست پولیس۔ لزوم قلمبندی [illegible] حراست پولیس قبل قلمبندی اقبال۔ فرض ناظم [illegible] بصورت عدم موجودگی وجوہ اطمینان مجسٹریٹ۔ اقبال غیر موثر و ناقابل ادخال شہادت۔ سوالات۔ سوالات پیچیدہ اقبال ملزم۔ عدم جواز سوالات جرحی و موکد واقعات جرم سے بیان اقبال۔ قانون شہادت سرکار عالی دفعہ (۱۰۸) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات (۱۶۸ و ۱۶۹ و ۲۶۸)۔

تجویز ہوئی کہ (۱) گو بروئے دفعہ ۱۰۸ قانون شہادت سرکار عالی شریک جرم کی شہادت قابل استعمال ہے لیکن اس پر اسی صورت میں استدلال ہونا چاہیئے جبکہ پولیس نے حسب دفعہ (۲۶۸) مجموعہ

تصحیح رائے مولوی محمد [illegible] صاحب جج علاقہ پائیگاہ سر آسمان جاہ مرحوم مورخہ ۲۱ مہر ۱۳۲۶ف [illegible] مشعر اینکہ مہتاب بیگ ولد [illegible] بیگ ملزم نمبر (۱) اور [illegible] بیگ ولد [illegible] بیگ ملزم نمبر (۲) قید مادام الحیات با مشقت میں بسر کرے اور مثل بصیغہ تعمیل مجلس عالیہ عدالت میں روانہ کیا گئے۔

مومن علی
بنام
سرکار عالی

علاوہ تنقیح یہ مقدمہ بغرض تصفیہ میرے پاس پیش ہوا ہے میں نے اس پر بحث سے غور کیا۔ ملزم مومن علی مرافع پر الزام یہ ہے کہ اُس نے ایک مسروقہ شیروانی جسکی قیمت عہ ظاہر کی گئی ہے کیوں رجب علی کے پاس رہن رکھا ہے جو اُس کی نشاندہی سے برآمد ہوئی۔ پولیس کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ رجب علی ملزم نمبر (۱) اور مرافع ملزم نمبر (۲) نے شیروانی مسروقہ کی ... لیکن مرافع کی بابت سرقہ کی شہادت پیش نہیں ہوئی اور جو کچھ ثابت کیا گیا ہے صرف اسی قدر ہے کہ اُس نے نشاندہی کرکے شیروانی برآمد کرادی۔ اور یہ امر کہ شیروانی مدعی ہاشم علی کی ہے اور اُس نے بیان کیا ہے کہ اُسکے قبضہ سے چوری گئی گو اُس کو مال مسروقہ قرار دینے کے لئے کافی ہے لیکن اس بات کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے کہ مرافع نے سرقہ کیا یا اُس کو مسروقہ جانکر لیا اُس کے خلاف البتہ ایسا امر کا قیاس قانونی ممکن ہے اگر حالات سے اُس قیاس کی تائید ہوتی ہو۔ اس مقدمہ کے حالات بظاہر ایسے نہیں ہیں شیروانی بہت ہی معمولی قسم کی ہے مرافع نے بیان کیا ہے کہ رجب علی نے اُس کو دی تھی اور رجب علی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مرافع سرقہ میں شریک نہ تھا ان امور سے وہ شبہ جو ملزم مرافع کی نسبت بوجہ نشاندہی مال پیدا ہو سکتا تھا رفع ہو گیا۔ اور جن حالات میں قیاس قانونی کا موقع تھا وہ معدوم ہو گئے اس وجہ سے میری رائے بھی مرافع کو بری کرنے کی ہے

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ مرافع مومن علی بری کیا جائے فقط

تصحیح فوجداری

اجلاس کامل

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب

سرکار عالی
بنام
مہتاب بیگ وغیرہ

ملسدر کرسانا چاہئے کیونکہ خود اُسکا بیان ... مسموع نہیں آتی
(دکن لا رپورٹ ...) ... مشمولہ صفحہ ۱۱ حکم ان
امور کا لحاظ رکھا گیا ... اور فیصلہ کر دینے کے لئے
کافی ہے (دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ - آئین ...)
(۲) ...

واقعات مقدمہ حسب ذیل ظاہر ہیں
منجانب مستغیث مولوی میر اصغر علی صاحب وکیل پائیگاہ و
مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار
ملزمین اصالتاً حاضر

رائے جناب الملک صاحب رکن - باجلاس کامل وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی - دونوں ملزمین نادار ... شخص ہیں انہوں نے جو کچھ کہا سن لیا گیا - ملزمین کی طرف سے کوئی وکیل نہیں ہے اور عدالت ... کی طرف سے اُنکے طرف سے ... ... کو ... مقرر کیا گیا۔

بالزام قتل عمد عدالت سشن پائیگاہ آسمانجاہ بہادر نے ملزمین مہتاب بیگ و ... بیگ کو ... حبس دوام کی سزا ... کرکر تمثل بغرض عدالت العالیہ میں
... واقعات ... لکھے جاتے ہیں کہ تاریخ ۲۴ مہر ۱۳۲۲ ف مسمی امام صاحب
مقتول ... سالہ ... موضع ... گاؤں امرتا کی اراضی سے گھانس لیکر
جا رہا تھا۔ دونوں ملزمین جو حقیقی برادر ہیں۔ موضع مذکور گاؤں کی آبادی کے
باہر اسکے راستہ پر سر راہ اُس پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے ملزم ندیم بیگ نے
چھری سے اُس کو ایک ضرب پہنچائی۔ اور مہتاب بیگ کو اپنا ایک پا از زبان گنڈی
کھڑکر پکارا اُسکی آواز پر مہتاب بیگ حسب قرار داد سابق رسی لیکر آیا۔ اور
دونوں نے ملکر امام صاحب کے گلے میں پھانسی ڈالی اور رسی کے سرے دونوں
طرف سے کھینچے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اور نعش کو بے پتہ کرنیکی غرض سے

[illegible] ملزم کا اقبال [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible]
[illegible] کا اقبال [illegible] گواہ [illegible]
یا [illegible] اقبال [illegible]

(۲) [illegible] ملزم [illegible] اطمینان کر لینا چاہئے کہ ملزم [illegible]
اقبال کر رہا ہے [illegible] سوالات ملزم سے کرے [illegible] وہ اقبال [illegible] (بمبئی لاء رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۶ [illegible]) [illegible] اطمینان [illegible]
[illegible] اقبال [illegible] کو قلمبند کرنا [illegible] ۱۹۱۹ [illegible]
ہے اور [illegible] اقبال [illegible] شہادت نہیں ہے (بمبئی لاء رپورٹر جلد [illegible] صفحہ [illegible])

(۳) اگر ملزم کا اقبال قبل اس کے کہ وہ [illegible] پولیس [illegible] مجسٹریٹ [illegible] اطمینان کر لیا [illegible] اسے پولیس [illegible] اقبال کا [illegible] دریافت کر کے قلمبند کر لیا [illegible] پولیس [illegible] اگر [illegible] ملزم [illegible] کا واسطہ ہو تو [illegible] مجسٹریٹ کو چاہئے کہ اس امر کے متعلق اطمینان کر لے (بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۲) [illegible] مجسٹریٹ سے [illegible] قسم کے بیانات کے قلمبند [illegible] قابل ادخال شہادت ہے (کریمنل لاء جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ [illegible])

(۴) رویت قلمبندی اقبال مجسٹریٹ ملزم سے سوالات جرح یا ایسے سوالات نہیں کر سکتا جس کے جوابات سے خود ملزم کے خلاف شہادت مہیا ہو جائے (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۸۶۴) [illegible] اقبال [illegible]

سرکار عالی بنام شہاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہم [illegible] اور [illegible]

[illegible] ہوں [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم [illegible]

[illegible] اگر [illegible]

[illegible] تاکہ ہم اگر اس کا

[illegible] کہ اگر امام صاحب کو ہلاک کر [illegible]

[illegible]

[illegible] کو گمراہ

[illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اور اس کے [illegible]

سرکار بنام مہتاب سنگھ وغیرہ

دونوں ملزمین [illegible] کو [illegible] صبح [illegible] اگر [illegible] ایک [illegible] کچھ [illegible]
[illegible] گئی کر اور [illegible] اور [illegible] شکلیں [illegible] ڈالدیا جہاں سے [illegible]
نشانیں [illegible] مہتاب سنگھ [illegible] آ [illegible] [illegible] کی جانی [illegible] امام صاحب
ملوک سے [illegible] [illegible] کی ناراض تھے اور انہوں نے
اُسکو [illegible] نوکری گری سے برطرف [illegible] تھا اور اُس کی [illegible]
ملزم کا [illegible] [illegible] امام صاحب [illegible] [illegible] کر اپنی بحالی
کا کم حاصل کیا اور اس [illegible] امام صاحب اُس عدالت سے [illegible] ہو گیا
اور [illegible] نذیر بیگم اور مہتاب سنگھ کو اُس سے عداوت ہو گئی تھی اور یہی
[illegible] قتل ہوئی اس مقدمہ میں امام صاحب کی برطرفی اور بحالی
اور [illegible] کے تقرر اور علیحدگی کے واقعات کی نسبت کوئی دستاویزی شہادت
[illegible] ہے اس مقدمہ میں جو کچھ کہ شہادت اہم ہے وہ علاوہ اقبالات
[illegible] کے رویت کے گواہ ہیں اور اسی شہادت پر مقدمہ کا دارومدار
دوسری شہادت [illegible] کی تحریر [illegible] ثابت کرنے کے لئے زیادہ اہم
نہیں ہے لہذا اس مقدمہ میں ہم ابتدائً شہادت رویت سے بحث کرینگے اُس کے
بعد اقبالات کا ذکر کرینگے۔

تختہ چالان میں رویت کے نسبت تین گواہوں کے نام بتلائے گئے ہیں (۱)
گھوڑ دی [illegible] نذیر صاحب ملزم (۲) تاج الدین (۳) کھضا۔ لیکن عدالت سشن میں
منجملہ ان تین گواہوں کے کہنا تین نہیں کیا گیا ہے اور ساتھ اُسکے ایک دوسرا
شخص شیخ گھوڑ دی بطور گواہ رویت کے پیش ہوا ہے۔

پہلے ہم گھوڑ دی کی شہادت سے بحث کرینگے۔ سشن کے بیان میں گھوڑ دی
کہتی ہے کہ واردات کے روز ملزمین اپنے کھیت کو صبح ہی گئے تھے اور یہ گواہ
اُن کی روٹی لیکر بارہ بجے گئی تھی شام کے وقت بوقت واپسی یہ گواہ اپنے
(شوہر کے) کھیت سے تنہا نکلی اُس کے تھوڑی دیر کے بعد امام صاحب مقتول

پر جس سچ کی نسبت کلیتاً غلط یا واقعہ پر مبنی [illegible] ذمہ داری کی عائد کرتا ہو اہم کر
اس کو اس کی مجرم [illegible] تسلیم ہوتی ہے۔ اُسکے بعد ان میں صریح سعود رشتہ کا احتمال [illegible]
لیکن [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے کہ اس کا ارتکاب میں ذمہ داری کا شائبہ بحیثیت بطور
شریک مجرم کے بلکہ بطور گواہ ... نہیں ہوتا ہے تو کوئی اطلاع اس امر کا ذہن میں رہنا
کہ وہ دیگر ملزمین کے خلاف پیچ لوسے کا کچھ بھی ماسبہ ہوگا علاوہ بریں وہ
جانتا ہے کہ ناجائز دائرہ کی فہرست کے علم کے پولیس نے اس کو الزام سے کلیتہً
علیحدہ رکھا ہے۔ اس وجہ سے وہ ہر طرح پولیس کے دباؤ اور زیر اثر رہتا ہے یا کہ
اس مقدمہ کی حالت ہے کہ گھوڑ دوڑ ایک کسی عورت ہے اور جو کچھ بیان اُس نے
اس مقدمہ میں دیئے ہیں وہ یہ سمجھ کر دیئے ہیں کہ پولیس کو اُسکے ارتکاب جرم کا بخوبی علم ہے
اور اگر وہ پولیس کے کہنے کے موافق شہادت ادا کرے تو ضرور پولیس اُسکو اُسی
الزام میں ماخوذ کرے گی۔ ایک ناخواندہ کم سن عورت کو اس امر کا علم کس طرح ہو سکتا
ہے کہ پولیس کے اختیارات مقدمہ میں کارروائی کرنے کے کس وقت تک رہتے
ہیں اور کس وقت سے اختیارات پولیس ختم اور اختیارات عدالت شروع ہو جاتے
ہیں اور ایسی صورت میں وہ ابتدائی نوبت سے اختتام مقدمہ تک پولیس کے
زیر اثر رہنے پر مجبور ہو گی۔

صرف اس وجہ سے کہ پولیس کو گھوڑ دوڑ کو الزام سے علیحدہ رکھنا منظور تھا مقدمہ
میں وجہ تحریک بھی غلط ظاہر کی گئی۔ وجہ تحریک یہ ظاہر کی گئی کہ امام صاحب کی برطرفی
کے بعد اُس کی جگہ ندیم صاحب کو ملی تھی۔ لیکن امام صاحب نے اپنی بحالی
کرالی اس وجہ سے ندیم صاحب کو اُس جگہ سے ہٹنا پڑا۔ اور اس وجہ سے ندیم صاحب
اور مہتاب صاحب امام صاحب کے مخالف ہو گئے اور یہی مخالفت وجہ تحریک
ہلاکت ہوئی۔ اگر یہ واقعات صحیح تھے تو بآسانی اسناد متعلقہ کے ذریعہ سے ثابت
کئے جا سکتے تھے۔ لیکن وہ اسناد پیش نہیں کرائے گئے۔ لیکن اگر یہ واقعات
مستند بھی سمجھے جاویں تو کیا ایک منٹ کے لئے بھی یہ واقعات وجہ تحریک

بکار خاص
نام
مہتاب صاحب [illegible]

سرکار عالی
بنام
مہابت جنگ بہادر

اُس میں بھی اس واقعہ کا ذکر ہے۔ اسی امر کا ذکر امین بیگ اسسٹنٹ مدار المہام نشان
۳۲۹۳ مورخہ ۲۲ مہر ۱۳۲۸ف (مشمولہ مسل عدالت صلعم) میں کیا ہے اور
اس میں یہ کہا ہے کہ کائستھ گھوڑدوبی شریک جرم پائی گئی اور یہ اس قتل کی
تحقیقات کی وجہ سے اُسکے روپوش ہونے کا موقع ملا کی وجہ سے مقدمہ کی تحقیقات
کے انکشاف میں بڑی دقت کا سامنا ہوا گھوڑدوبی کی شریک جرم ہونے کے واقعہ
کی تائید خود اُس کے اظہار سے ہوتی ہے جس میں وہ کہتی ہے کہ ملزمین کی
گرفتاری کے بعد وہ موضع جانے کا ارادہ سے اٹھ گئی تھی اور تین روز میں
پیدل چلکر وہاں پہنچی اور ایک سناگی والے کے گھر میں ٹھہری اور وہاں
سے مہتاب صاحب جو ان پولیس تھے اُس کو گرفتار کیا اور پولیس اُس کو مقامات
دارکھیڑی اور رلادہ اور ال کنڈی سے لیکر ہوئی ٹیکلو سے گئی

ان واقعات سے گھوڑدوبی کا شریک جرم ہونا بلاشبہ ثابت ہے کیا ایسے
شخص کا بیان اس مقدمہ میں مقابلہ ملزمین کے شہادت میں استعمال کیا جا سکتا ہے
بیشک بروئے دفعہ (۱۰۸) قانون شہادت شریک جرم گواہی دینے کا مجاز ہے اگر اُس کی
بیان کی تائید دوسری شہادت سے ہو تو اُس پر تجویز سزا صادر کیجا سکتی ہے لیکن یہ
امر ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ پولیس گھوڑدوبی کو بطور شریک جرم کے پیش نہیں کر
رہی ہے بلکہ ایسے شخص کی حیثیت سے جسکو الزام منسوبہ سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے
شریک جرم کی شہادت اگر ضروری تھی تو بروئے دفعہ (۲۶۸) ضابطہ فوجداری
پولیس کو چاہئے تھا کہ اُسکو وعدہ معافی دلاتی۔

دفعہ (۲۶۸) ضابطہ فوجداری مقدمات قابل تجویز مجلس عالیہ عدالت اور
سشن کے نسبت ایسی ہی صورتوں کے لئے وضع کی گئی ہے اگر گھوڑدوبی کو وعدہ
معافی دلایا گیا ہوتا تو اُس کی شہادت سے بروئے دفعہ (۱۰۸) قانون شہادت
استفادہ کیا جا سکتا جب کوئی شخص اور اشخاص کے ساتھ مجرم ہوتا ہے اور اپنی مجرمیت
تسلیم کر کر دوسرے ملزمین کے خلاف شہادت ادا کرتا ہے تو گو وہ دوسرے ملزمین

[illegible]

[illegible]

ہونا دلیل اس امر کی ہے کہ یہ گواہ [illegible]

کا علم [illegible]

عدالت ضلع میں یہ گواہ کہتا ہے کہ اُس [illegible]

[illegible] اسوقت دیکھا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گھوڑدوڑ کی [illegible]

ہے کہ باوجود [illegible] کے [illegible] حالت گرفتار [illegible] کو

ہلاک کر ڈالا گیا [illegible]

سے ایک [illegible] کے لیے بھی [illegible] نہ [illegible] سکی۔ [illegible] پولیس کو [illegible]

کہ گھوڑدوڑ [illegible] کے الزام سے بالکل علیحدہ رکھ کر [illegible] کا

تو اس کے ساتھ ہی اس کو یہ بھی ضرورت [illegible] کہ گھوڑدوڑ [illegible] کے ناجائز

[illegible] شوہر کو [illegible] ڈال دیا جاتا

اور اس وجہ سے ایک [illegible] اور [illegible]

سرکار عالی

بمقابلہ [illegible]

پیدا کیا گیا خلاف [illegible] نہیں معلوم ہوتا۔ القصہ اس گواہ کی شہادت اس معاملہ میں
محض بیکار ہے اس کے بعد عبدالرحمن [illegible] کا [illegible] ہے اور گواہ تاج الدین رہ جاتا ہے
ہم اس کی شہادت پر بھی اعتبار نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے کہ تاج الدین اور رگھیا گواہ نے
نے ایک ہی مقام سے ایک ہی وقت واقعہ دیکھا اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ
واقعہ سے عدالت ضلع میں کیوں لاعلمی ظاہر کی اگر گواہ پولیس سے منحرف ہو گیا
تو لازماً گواہ مخالف کے پولیس کو اس پر جرح کرنا تھا۔ یہ نتیجہ اس جرم سے اگر
اس گواہ کے بیان میں کچھ بھی تزلزل پیدا ہوتا ہے گو وہ حسب بیان پولیس شہادت
بھی ادا کرتا تاہم اس کے تزلزل بیانی سے یہ نتیجہ نکلتا کہ گواہ صریحاً جھوٹ بول رہا ہے
اور اس سے اس امر کی تائید ہوتی کہ گواہ ایک واقعہ کو دیکھ کر بہ سازش ملزمین لاعلمی
ظاہر کر رہا ہے لیکن افسوس ہے کہ پولیس نے عدالت ضلع میں اس گواہ پر جرح
کرنے کی اجازت لی لیکن اس پر مطلق جرح نہیں کی۔ ان حالات میں اب ہم اس نتیجہ
کے نکالنے پر مجبور ہیں کہ پولیس جانتی تھی کہ یہ گواہ آزاد گواہ واقعہ بینی
کا نہیں ہے۔ اس وجہ سے پولیس نے بغیر جرح کرنے کے اس کے بیان کو اپنی حالت پر
چھوڑ دیا اس کے علاوہ تاج الدین کے بیان کے پڑھنے سے بھی اس امر کا اطمینان
نہیں ہوتا کہ یہ گواہ سچ بولتا ہے تاج الدین نے پولیس کے بیان میں کہا تھا کہ دونوں
ملزمین نے امام صاحب کے گلے میں رسی ڈالی اور رگھوڑو بی پیر پکڑی ہوئی تھی لیکن
عدالتی اظہار میں اس واقعہ کا ذکر نہیں کرتا ہے یہ کہتا ہے کہ ایک عورت دور سے
نظر آئی تھی اور ملزمین سے بیس پچیس قدم کے فاصلہ پر تھی اور جو شہادت کہ استغاثہ
میں پیش ہوئی ہے اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ اس مقام پر جس عورت کا ذکر
کر رہا ہے اس سے مراد گھوڑو بی سے ہے اور گھوڑو بی سے یہ گواہ پہلے سے
بخوبی واقف تھا اگر گھوڑو بی ملزمین سے بیس پچیس قدم کے فاصلہ پر بھی تھی تو
درحالیکہ گواہ نے سو قدم کے فاصلہ سے موقع واردات پر ملزمین کے رسی میں ایک
گرہ کے ڈالنے کا واقعہ دیکھ لیا تھا تو کیا ایک سو پچیس قدم کے فاصلہ سے وہ واضح

اُن لوگوں سے ... جھگڑا اُن لوگوں کا ... دیکھا اس گواہ کو کس طرح محسوس ہو گیا
تھا کہ گواہ عدالت ... کے اظہار میں کہتا ہے کہ دو سو قدم کے فاصلہ پر اُس نے
ٹیلہ پر گھاس کے علاوہ ... کسی انسان کو نہیں دیکھا۔ اس گواہ کی پوری شہادت
پڑھنے سے ... بیان کی ... بالکل ظاہر ہو جاتی ہے کہتا ہے کہ
اس واقعہ کا ذکر ہیں۔ ... صاحب کے ... والوں ... کسی
سے نہیں کیا۔ اول ... نقشہ کے ... آدمی کے وقت اپنی موجودگی وہاں ظاہر
کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ملزمین وہاں موجود تھے۔ لیکن اُس نے ملزمین کے
ارتکاب جرم کا واقعہ کسی سے ظاہر نہیں کیا۔ تسلیم کرتا ہے کہ جس مقام سے اُس نے
واقعہ دیکھا وہ ... راستہ ... تسلیم کرتا ہے اُس وقت ذرا
ذرا اندھیرا ہو گیا تھا باوجود اسکے کہتا ہے کہ اُس نے ملزمین کے ہاتھوں میں اُس
فاصلہ سے اور اُس اندھیرے میں صرف رسّی دیکھی اور اُنکے ہاتھوں میں کچھ اور
نہ تھا یہ بھی کہتا ہے کہ اُس فاصلہ سے اُس نے دیکھا کہ رسّی انبارہ کی تھی اور
منجملہ چار رسیوں کے عدالت میں اُس رسّی کی شناخت کرتا ہے جس سے پھانسی
دی گئی تھی۔ کہتا ہے کہ رسّی کی گرہ جس سے پھانسی دی گئی ہیرا ملزمین نے اُس کے
سامنے لگائی یعنی یہ کہ اس واقعہ کو اُس نے تاریکی میں سو قدم کے فاصلہ سے
دیکھا واقعہ کے وقت ملزمین کے جسم پر جو لباس تھا اُس کی تفصیل بتلاتا ہے اور یہ
بھی کہتا ہے کہ اُن دونوں کے پاس اُس وقت کمل نہ تھی کیا اس طرز بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ گواہ کچھ بھی سچ بول رہا ہے۔ مجھے یہ محض تعلیمی گواہ معلوم ہوتا
ہے جس غرض سے یہ گواہ اپنا بھاگلی جانا اور ڈاکٹر سے خانگی علاج کی ضرورت
کا اظہار کرتا ہے اور ... فروخت ... جوار کے ساہوکار سے ملنے کے واقعات بیان
کرتا ہے اُس میں سخت تزلزل اور لغزش ہو گئی ہے اسکے ساتھ ہی جب ہم اس امر
پر نظر ڈالتے ہیں کہ ترتیب چالان کے وقت ہی سے پولس روئیت کی شہادت
کو غیر کافی محسوس کر رہی تھی تو ہمارا یہ قیاس ہے کہ من بعد یہ گواہ تائید مقدمہ کیلئے

سرکار عالی
نام
شہاب سنگھ وغیرہ

سرکار عالیہ بنام بہادر بگا وغیرہ

کے پاس نکال نہ تھی۔ کیا ایسی شہادت ایک منٹ کے لئے بھی معتبر کہا جا سکتا ہے
بھدو گھوڑو گواہ کہتا ہے کہ واردات ایک گڑھے میں ہوئی جس کا عرض
چار یا پانچ گز اور عرض سات سو قدم اور طول سو قدم ہوگا لیکن گھوڑو نے اس
واقعہ کو نہیں بیان کر لی ہے کہ موقع واردات کے نقشے میں یہ گڑھا ملایا
گیا ہے۔ الغرض اس مقدمہ میں جس قدر شہادت درمیان آئی ہیں ہوئی ہے اور
جس کو وکیل سرکار نے اہم تھا دے اور کر اُس پر استدلال کیا وہ ہماری رائے
میں مطلق قابل اعتبار کے نہیں ہے۔

اس کے بعد صرف اقبالات ملزمان اصل چالان رہ جاتے ہیں۔ جن سے ملزمین نے
رجوع کیا ہے ان اقبالات کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس مجسٹریٹ نے ان کو
قلمبند کیا ہے اُن کی علمی اور قانونی استعداد بہت ہی ادنیٰ درجہ کی ہے ایسے کم لیاقت
مجسٹریٹوں کی کارروائی سے جو خراب نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں
یہ اقبالات ۹ مہر ۱۳۲۲ف کو پولیس کی حراست میں دو ہفتہ تک رہنے کے بعد
کرائے گئے ہیں۔ اور ملزمین سے اس طرح سے سوالات کئے گئے ہیں کہ گویا وہ کسی مقدمہ
میں بطور گواہ کے پیش ہو رہے ہیں دونوں ملزمین سے سوالات اس طرح شروع
کئے گئے ہیں کہ آیا موضع جانے گاؤں میں کوئی شخص جان سے مارا گیا ہے اور
اگر مارا گیا ہے تو اُس کا کیا نام ہے اور وہ کون ہے اور اس کے بعد ملزم نمبر ۲ سے
یہ سوالات کئے گئے ہیں کہ (سوال نمبر ۳) اُس کو کس نے مارا۔ (سوال نمبر ۴) کون
روز تاریخ و مہینے میں ہلاک کیا (سوال نمبر ۵) وجہ ہلاک کرنے کی کیا ہوئی (سوال
نمبر ۶) کس گاؤں کے سرحد میں اور مقام پر کس طریق سے ہلاک کیا گیا (سوال نمبر ۷)
اُس وقت کچھ اندھیرا ہوا تھا۔ (سوال نمبر ۹) تمہارے اس فعل کو کرتے کن اشخاص نے
دیکھا۔ سوال نمبر (۱۱) باؤلی میں ڈالتے وقت کچھ اور بھی تم نے کیا سوال نمبر (۱۲) بھکو
کے جسم پر کیا لباس تھا افسوس ہے کہ ان میں سے اکثر سوالات جرحی ہیں۔ اور
بعض سوالات ایسے کئے گئے ہیں جن کا جواب اگر ملزم حسب منشاء مجسٹریٹ دے تو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام صاحب کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] دیکھ لیا [illegible]

سرکار عالی
بنام
مہاسنگ وغیرہ

(جیسا کہ مقدمہ سرکار عالی بنام لالیا دکن لاء رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ میں [illegible] ثابت ہے)
کا اظہار فیصلہ کر سکتا ہوں) کہ کوئی شخص [illegible] کا [illegible] ملازم تھا اور
اُس سے جبراً یا ناجائز [illegible] [illegible]
[illegible] گئے ہیں کہ ملزمین سے علی الترتیب [illegible] سوالات کئے
گئے ہیں لیکن کیا کوئی شخص جو معمولی سمجھ بھی رکھتا ہو [illegible] باور کر سکتا ہے کہ ایسا
کرجل جوابات انہیں سوالات کے [illegible] ایک سوال [illegible] کے جوابات
جو ملزمین نے علی الترتیب قلمی تحریر میں [illegible] [illegible] علاوہ
برین ان اقبالات میں [illegible] متعدد سوالات جرح کئے گئے ہیں دفعہ (۱۶۸)
ضابطہ فوجداری کے بموجب مجسٹریٹ اختیار رکھتا ہے کہ ملزم کا وہی بیان قلمبند
کر سکتا ہے جو وہ آزاد مرضی سے کرے لیکن وہ مقدمہ کے دیگر واقعات کی
نسبت ملزم سے اس طرح سوالات نہیں کر سکتا کہ اگر ملزم اُن کے جواب ادا
کرے تو خود اُس کی زبان سے اُس کے خلاف شہادت مہیا ہو جائے تو ایسے سوالات
جرح کہا جاتا ہے (دیکھو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۸۶) یہ امر بھی ذہن میں رکھنے کے
قابل ہے کہ ملزم کا بیان اس طرح قلمبند نہیں کیا جا سکتا کہ خود اُس کی زبان سے اس طرح
سچ نکالا جائے کہ گویا کہ وہ ایک گواہ ہے (دیکھو رپورٹس مقدمات فوجداری
صوبہ جات متوسط جلد ۵ صفحہ ۱۴)

یہ وجہ میری رائے میں ان اقبالات کو بیکار کر دینے کے واسطے کافی ہے
ملاحظہ ہو (۱) سرکار عالی بنام لالیا دکن لاء رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ (۲) آئین دکن
جلد ۸ صفحہ ۵۰ (۳) آئین دکن جلد ۷ صفحہ ۲۰۴۔

ثانیاً جو سوالات و جوابات کہ اوپر نقل کئے گئے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ
قبل قلمبندی بیان مجسٹریٹ نے کوئی اطمینان اس امر کی نسبت نہیں کیا کہ ملزمین جو
اقبال کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی آزاد مرضی سے کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں بر وئے دفعہ
(۱۶۹) ضابطہ فوجداری کوئی مجسٹریٹ اُس وقت تک اقبال قلمبند نہیں کر سکتا

سرکار عالی بنام [illegible]

خود اُس کے بیان [illegible] اور مقدمہ میں ملزم کے خلاف شہادت دی [illegible] استغاثہ
سوالات [illegible] گواہ سے کئے جا سکتے ہیں [illegible] ملزم ندیم بیگ کے سوا باقی
ملزمین [illegible] اور [illegible] گواہ [illegible] بیان قلمبند ہوئے
ہیں ندیم بیگ [illegible] (۶) اور [illegible] (۵) کے سوا باقی
(۱۳-۳۶) سطروں میں لکھے گئے ہیں [illegible] اقبالات بہ کیفیت لکھنے [illegible]
سمجھا ہوں کہ یہ اقبالات اور شہادت [illegible] الزام کے لئے اصلاحات کا [illegible] کر دئیے
اقبالات میں بیان کیا گیا ہے کہ مملوک [illegible] کے وقت گھوڑ دوڑ سے
فحش کلامی کی اور مملوک کے گلے میں گھوڑ دوڑ [illegible] کہ ملزمین نے
مملوک کے گلے میں رسی ڈالی اور گھوڑ دوڑ اُس کے پاؤں پکڑ کر کھینچ رہی تھی شہادت
باستثناء الزام ان واقعات کی نفی کرتی ہے اقبالات میں وجہ تحریک [illegible] ندیم بیگ
کی وہ بدگمانی بتلائی گئی ہے جو اُس کو اپنی زوجہ اور مقتول کے ناجائز تعلقات کی
نسبت تھی پولیس نے اپنے چالان اور شہادت میں ایک دوسری ہی وجہ تحریک پر
استدلال کرنا چاہا ہے۔ اقبال میں ملزمین لکھتے ہیں کہ تاج الدین گواہ نے اُس وقت
کہا کہ "کیا غل ہوا" اُس پر ملزمین نے کہا کہ امام صاحب مملوک ندیم صاحب کی عورت
کو چھیڑتا تھا اس لئے ہم نے اُس کو مار ڈالا ہے تو تاج الدین نے کہا کہ تم نے اچھا کیا
آج اُس نے تمہاری عورت پر نظر ڈالی تھی کل ہماری عورتوں پر نظر ڈالتا۔ شہادت
سے اس واقعہ کی نفی ہوتی ہے تاج الدین گواہ نے عدالت میں کہا ہے کہ وہ وار دات
(۱۰۰) سو قدم کے فاصلہ سے دیکھ رہا تھا اور ملزمین سے اُس وقت کوئی گفتگو
نہیں ہوئی۔

میری رائے میں چند وجوہ سے یہ اقبالات متذکرہ کلیتاً ناقابل ادخال
شہادت ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ طریقہ قلمبندی اقبال سے عیاں ہے کہ اُس میں ہر ہر ملزم کا
وہ بیان درج نہیں ہے جو وہ اپنی آزاد مرضی سے کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے

کرنا، کرکے [illegible] ڈالا کہ مجسٹریٹ لے [illegible] کا اقبال [illegible]
حراست پولیس [illegible] کوکوئی اطلاع [illegible]
[illegible] کا [illegible] اقبال [illegible]
۲۵ صفحہ (۲۲۴) [illegible] طے ہوا ہے کہ [illegible]
کے لیئے [illegible] کا اقبال آزادمرضی سے ہے مجسٹریٹ کو اس امر کو [illegible] اور
قلمبند کرنا چاہیئے [illegible] پولیس کی حراست میں [illegible] ہے اور کس
غرض سے رہا ہے۔ تاکہ اس طرح اطمینان کرے کہ [illegible] ہو تو [illegible]
جج (جس کے پاس مقدمہ سپرد ہوا ہو) کا فریضہ ہے کہ قبل اس کے کہ اس اقبال کو
داخل شہادت کرے مجسٹریٹ کو طلب کرکے اُس سے اپنا اطمینان اس امر کے
نسبت کرلے اگر مجسٹریٹ نے قبل ملزم کے بیان کے قلمبندی کے اس امر کی بابت
واقعی اور کافی اطمینان نہ کرلیا ہو کہ ملزم جو بیان کرے گا وہ آزادمرضی سے کریگا
گو ملزم نے خود مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ ہی کے اجلاس پر اقبال کیا ہوتا ہم وہ
اقبال قابل ادخال شہادت ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ نمبر ملاحظہ ہو کریمنل
لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۸۸۔

رابعاً ملزمین نے ایک ہی مرتبہ قبل چالان ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو اقبال کیا تھا
اُس کے بعد ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ملزمین سے پہلے ہی مرتبہ عدالت سپردکنندہ نے ان
اقبالات کی نسبت جواب لیا ملزمین نے بیان کیا کہ اقبالات اُنہوں نے پولیس
کے مارپیٹ کی وجہ سے کئے ہیں دونوں ملزمین نے بیان کیا کہ بوقت قلمبندی
اقبال اجلاس عدالت پر پولیس موجود تھی۔ (ایک ملزم نے کہا کہ اُس وقت
امین صاحب اور دفعدار اور دوسرے موجود تھے دوسرے نے کہا کہ حاکم
صاحب ہونگے اور محبوب صاحب یا دفعدار موجود تھے)۔

افسوس ہے کہ عدالت سپردکنندہ نے پاس نے متعلق ان واقعات کی
نسبت کوئی مزید تحقیقات نہیں کی۔ عدالت سشن نے ملزمین سے ان اقبالات کی

سروردہ [illegible]
شہادت [illegible]

بعد اس کے کہ ملزم سے استفسار کرنے پر اس کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ ملزم اقبال
جرم اپنی آزاد مرضی سے کرنا چاہتا ہے - اور اس اطمینان کی غرض سے ملزم سے
جو سوالات کئے گئے یا دیئے اور جو جوابات ملزم نے دیئے وہ بھی جزو اقبال کے لکھنا ضروری
ہوتے ہیں ورنہ اقبال ناقص ہوگا (دیکھو رولنگ ریورٹس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ اور انڈین
لاء رپورٹس کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۹۲ بمبئی جلد ۱۰) اگر اس سے اس امر کا اطمینان ہو سکے
کہ ملزم جو بیان کرنا چاہتا ہے وہ اپنی آزاد مرضی سے کرنا چاہتا ہے اور ملزم کو
اس امر سے مطلع کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنی آزاد مرضی سے کبھی اقبال کرنے پر
مجبور نہ تھا (دیکھو قانون جرائم مصنفہ ویر صاحب جلد دوئم صفحہ ۱۱۰۲) چنانچہ ایک
مقدمہ میں جب کہ مجسٹریٹ نے ابتدائی قلمبندی بیان پر اس امر کی نسبت اطمینان
نہیں کر لیا تھا اور آخری بیان میں ایک جامع سوال نوعیت آزادی اقبال کی
نسبت کر لیا تھا یہ طے ہوا کہ مجسٹریٹ نے صریحی حکم قانون دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری
کے خلاف عمل کیا اور اقبال قابل ادخال شہادت نہیں ہے - بمبئی لاء رپورٹس جلد
(۱) صفحہ (۳۵۷) -

ان اقبالات کے آخر میں گو مجسٹریٹ نے معمولی طور پر تصدیق کی ہے کہ ملزمین
نے جو بیانات کئے وہ بلا اکراہ و اجبار کے کئے گئے لیکن اس تصدیق میں بھی اس امر کا ذکر
نہیں ہے کہ پولیس کو اجلاس سے ہٹا دیا گیا تھا اور بذریعہ سوالات اس امر کا اطمینان
حاصل کر لیا گیا تھا کہ ملزمین پر دباؤ پولیس کا کوئی اثر باقی نہیں ہے اور وہ اپنی
آزاد مرضی سے اقبال کرنے پر آمادہ ہیں -

ثالثاً اس مقدمہ میں اقبالات اس وقت قلمبند ہوئے ہیں جب کہ ملزمین دو
ہفتہ تک پولیس کی حراست میں رہ چکے تھے - اور اقبال کے واسطے پولیس کی حراست
سے ہی پیش ہوئے تھے اگر ملزمین کو اقبال کرنا ہی مقصود تھا تو قیاس یہ ہوتا ہے
کہ وہ فوراً بعد گرفتاری اقبال کر دیتے - دو ہفتہ پولیس کی حراست کے بعد
سمجھنا دشوار ہوگا کہ اس تمام عرصہ میں پولیس نے ملزمین پر بغرض اقبال جرم

سرکار عالی بنام مہتاب بیگ وغیرہ

سے ملزم نمبر ۲ [illegible] اقبال [illegible] کیا [illegible] اور قاعدہ کلیہ [illegible]
[illegible] کر کیے [illegible]
میں موجود تھے کہ اقبال کو [illegible] اس کا [illegible] رہے گا [illegible] حالات
میں ملزم نے اقبال جرم کیا کن حالات میں اس سے رجوع کیا اور ملزم نے اقبال
سے رجوع کرنے کے کیا وجوہ پیش کئے یہ ظاہر ہے کہ اگر اقبال جرم [illegible] معمول
اور مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے [illegible] عقل معلوم ہوتا ہو اور بار بار کیا گیا
ہو اور مقدمہ کی آخری [illegible] تک [illegible] اس سے رجوع کیا گیا ہو بہ نسبت اس کے وقعت کا
سمجھا جاوے کا معاملہ ایسے اقبال کے جو ایک ہی مرتبہ کیا گیا ہو اور تھوڑی مدت
کے اندر ہی اس سے رجوع کر لیا گیا ہو۔

یہ سب مذکورہ بالا شائبہ اس امر کے ہیں کہ اس مقدمہ میں ملزم جن اقبالات سے
رجوع کر گئے ہیں وہ ہرگز قابل استدلال کے نہیں ہیں اور بوجوہ مندرجہ
بالا معرا کالعدم کے ہیں اور چونکہ مقدمہ میں کوئی شہادت بھی نہیں ہے لہذا میری رائے
میں ملزمین ہر طرح سے قابل برات کے ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

ندیم بیگ اور مہتاب بیگ ملزمین الزام قتل عمد سے بری ہوں۔

ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن۔ مجھے اپنے فاضل شریک کی رائے سے
کامل اتفاق ہے

مولوی سید محمد غلام ستار صاحب رکن۔ میں متفق ہوں۔ جناب رائے
المکرم [illegible] فاضلانہ تحقیق اور تدقیق سے یہ فیصلہ فرمایا ہے اس کے بعد
کچھ ضرورت مجھے نہیں معلوم ہوتی کہ میں کچھ اور لکھوں روداد مثل سے صاف
واضح ہے کہ پولیس نے نہایت غلط کارروائی کی شہادت استغاثہ ہرگز اس قابل
نہیں ہے کہ جس سے ان ملزمین کی مجرمیت تسلیم کی جا سکے یہ دونوں ملزم ندیم بیگ
اور مہتاب بیگ بری کئے جائیں فقط۔

سرکار بنام [illegible] سنگھ

سبب مطلوب کو [illegible] اختیاری نہیں کیا

ایسی حالت میں کہ [illegible] ضرور تھا کہ [illegible]
اقبالات قلمبند کئے جانے شہادت میں طلب کیا گیا ہے [illegible] سے [illegible] سوالات
کئے گئے ہو سکے اس آیا بوقت قلمبندی اقبال پولیس اجلاس پر [illegible] کے قریب تھا
یہی کہ سکتی اگر پولیس حاضر نہ تھی تو آیا مجسٹریٹ نے ملزمان کو اس امر کی نسبت اطمینان
دلایا تھا کہ نہیں کہ پولیس اجلاس سے دور کر دی گئی ہے اور جو دلیا اطمینان
اس امر کی نسبت کر لیا تھا کہ نہیں کہ آیا ملزمان آزاد مرضی سے اقبال کر رہا ہے
ہیں اور اگر ایسا کیا تھا تو [illegible] انہوں نے [illegible] ملزمان سے کیا سوالات کئے
تھے اور ملزمان نے کیا جواب دئے تھے پس ان حالات میں اقبالات محض
بیکار اور [illegible] کا [illegible] سکے [illegible] ہیں۔

علاوہ بریں ہم [illegible] اظہار رائے کر چکے ہیں کہ اقبالات [illegible]
تائید اگر اہم سے اہم امور میں سخت اختلافات ہیں اور جو شہادت کہ اس مقدمہ میں
پیش ہوئی ہے وہ مطلق قابل اعتبار کے نہیں ہے ایسی صورت میں [illegible] ہوتا ہے
کہ کوئی شہادت تائید اقبالات کے متعلق موجود ہی نہیں ہے۔

اقبالات مذکورہ کی نسبت اس قدر ہم اور لکھنا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ طے ہوا ہے
کہ ایسے مذکورہ اقبال کی بنا پر کسی ملزم کو مجرم قرار دینا بہت خطرناک ہوتا ہے
بجز اس صورت کے کہ مقدمہ کی تمام شہادت پر غور کرنے کے بعد عدالت اس نتیجہ کو پہنچے
کہ اقبال صحیح ہے جیسے کہ ایسی حالت ہو کہ بیان [illegible] دوسری آزاد شہادت
سے اس اقبال کی تائید ہوتی ہو (انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۸۶ -
انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۹۵ - انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۶۹)
ورنہ اقبال جس سے ملزم رجوع کر گیا ہو ہمیشہ شبہ کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہوتا
ہے انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴ بمقابلہ انڈین لا رپورٹس مدراس
جلد ۲۱ صفحہ ۸۳ بر صفحہ ۸۸) انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۶ یہ طے ہوا ہے کہ

سرکار عالی
بنام
نینا وغیرہ

صفحہ ۵۰۱ الہ آباد وعالی جلد ۱ ... آئین جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ وجلد (۸)
صفحہ ۱۲۲ وجلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ وجلد ۷ صفحہ ۲۹۴ وانڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۷۱ صفحہ ۵۹۵ و ۱۲۷ و ۱۹۶ وکریمنل لا جرنل جلد ۳ صفحہ
۲۴۹ کا حوالہ دیا گیا

(۲) اقبال کے اظہار پر مجسٹریٹ کو اس امر کا اطمینان بذریعہ سوالات یا
دیگر طور پر کر لینا ضروری ہے کہ ملزم اپنی آزاد مرضی سے اقبال کر رہا ہے
اور آخر سرٹیفکیٹ میں بھی اس امر کا ذکر ہونا چاہئیے کہ ملزم نے اقبال
لاجبر و اکراہ کیا ہے۔ سرکار عالی بنام بہادر سنگھ مقدمہ ۲۷ سر آبان ۱۳۲۶ف
وبمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۱۷۸ وانڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۶۲ و صفحہ ۱۷۸ وقانون جرائم مصنفہ ریٹ صاحب جلد دوم
صفحہ ۱۳۶ کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) جبکہ ملزم کے دو پہر تک حراست کوتوالی میں رہنے کے بعد اقبال
قلمبند کیا جائے تو اس امر کے اور بھی کافی طور پر اطمینان کی ضرورت
ہے کہ اُس نے اقبال اپنی آزاد مرضی سے لاجبر و اکراہ کیا ہے
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۴ و کریمنل لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۸
و صفحہ ۲۰۵ کا حوالہ دیا گیا۔

(۴) اقبال بذریعہ ایسے سوالات کے جو جرحی یا موکد وا قعات جرم ہوں
حاصل کیا جائے وہ قابل ادخال شہادت ہے۔ سرکار عالی بنام مہتاب سنگھ
مقدمہ ۲۷ سر آبان ۱۳۲۶ف وکلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۴۸۶ ونظائر پورٹ
مقدمات موجبداری صوبہ جات متوسط جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ و دکن لا رپورٹ جلد ۶
صفحہ ۱۲۴ و آئین جلد ۸ صفحہ ۵۰ آئین جلد ۱ صفحہ ۲۴ و آئین جلد ۴ صفحہ ۱

٭ مطبوعہ دکن لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۲۷۷)۔

تصحیح فوجداری

اجلاس کاملہ

باجلاس عالیجناب راے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب
ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی
بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید محمد [illegible] صاحبان ارکان

سرکار عالی بذریعہ [illegible] وغیرہ　　مستغیث

بنام

چپنا وغیرہ　　ملزمین

نمبر ۹۲۰ ۱۳۲۱ف
مصطفی
۱ اسفندار ۱۳۲۱ف

اقبال۔ اقبال ملزم بروئے قلمبندی اقبال ملزم بزبان ملزم۔ اقبال بلا اطمینان ملزم اجبار و آزاد مرضی ملزم لزوم اطمینان قبل قلمبندی اقبال نسبت ان امر کے کہ ملزم آزاد مرضی سے بلا دباؤ اقبال کر رہا ہے۔ اقبال ملزم بعد حراست پولیس حدود [illegible] اطمینان مجسٹریٹ قلمبندی اقبال بعد حراست پولیس۔ اقبال غیر موثر و ناقابل ادخال شہادت۔ سوالات۔ سوالات متعلق اقبال ملزم۔ عدم جواز [illegible] الاست جرم و موید واقعات جرم متعلق اقبال۔ اقبال قبل چالان سے رجوع۔ اثر اقبال قبل چالان۔ سے پہلے موقع پر رجوع کرنے کا مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۹۳۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بروئے دفعہ ۲۹۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
ملزم کا اقبال جو اس ہی کی زبان میں قلمبند ہونا چاہئے

تصحیح اسے مولوی محمد کبیر علی خان صاحب سیشن جج پائیگاہ علاقہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم مورخہ ۱۱
مہر ۱۳۲۶ف شہر ایکہ ہر سہ ملزمین بپاداش جرم قتل عمداً دائم الحبس قید بامشقت کی سزا کریں اور
مثل بسلسلہ تصحیح مجلس عالیہ عدالت میں روانہ کی گئے۔

سرکار بنام تیرا وغیرہ

[illegible] کہ المارسکی رفت اُس کو دو سال

[illegible] برخاص طور پر [illegible]

[illegible] کہ گواہ [illegible]

[illegible] گواہ [illegible] میں بار بار [illegible] کہ اُس - [illegible]

مضروب کنندہ میں [illegible] الزام [illegible] اُس کے [illegible]

کہا تھا اور [illegible] الزام [illegible] اُس نے [illegible]

فلاں [illegible] یہ بات [illegible] کہ اُس نے اُن واردات کا [illegible] ظاہر کیا

ہے [illegible] گواہ پر عدالت سشن میں بطور گواہ مخالف کے جرح کی لیکن

اُس جرح میں یہ کچھ نہیں ظاہر ہوا کہ آیا اُس کو طرفین سے [illegible]

[illegible] اُس سے [illegible] پایا [illegible] اُس پر کوئی دباؤ ڈالا ہے اسکے

[illegible] ہم نے اس گواہ کا وہ بیان جو عدالت [illegible] میں ہوا ہے بہت غور سے پڑھا

اُس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اپنے مکان پر [illegible] پر سویا ہوا تھا ملزم نمبر (۱) [illegible]

صبح کو اس کے گھر پر آیا اور اُس کو بلا کر لے گیا ملانے کے وقت لیجانے کی کوئی وجہ

نہیں بتلائی آگے جا کر اس کو ملزم نمبر ۲ بھی ملے اور [illegible] ملزمین نے یہ کہا کہ

ہم [illegible] کو ہلاک کر [illegible] اس سے گواہ کچھ خائف سا ہوگیا - پھر ملزمین آگے بڑھ گئے

وہیں رفع حاجت کے [illegible] گیا اور [illegible] ایک سو گیارہ قدم کے فاصلہ سے

اس نے دیکھا کہ ملزمین نے [illegible] کو ہلاک کیا - ان واقعات سے ظاہر ہے کہ

ملزمین تین اشخاص تھے اُن کو [illegible] ایک شخص کا قتل کرنا مقصود تھا [illegible]

مکان سے [illegible] کے قتل کے ارادہ سے نکل چکے تھے اس گواہ کو اپنے ساتھ

لے گئے اور گواہ سے یہ کہکر کہ وہ [illegible] کو ہلاک کرنے والے ہیں گواہ کے [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کو ہلاک کیا

[illegible] یہ نکلتا ہے کہ [illegible] واردات قتل کے نسبت ملزمین اسے [illegible]

شہادت پیدا کرنے کے لئے اس گواہ کو اپنے ہمراہ لے گئے تھے عقل سلیم ایسا [illegible]

سرکار عالی
نام
مقدمہ

کا حوالہ دیا گیا

(۵) ایسے استدلالات جن کی بنا پر جس سے پہلے موقع پر رجوع کر لیا گیا ہو ناقابل استدلال ہیں۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲ و کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۹۵ و جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۴ و مدراس جلد ۳ صفحہ ۰۳ و الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۳ جو سرکار عالی کا منشا تھا اس کا حوالہ دیا گیا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب مستغیث مولوی میر اصغر علی صاحب احمد بیگ جی نے بحث کی

منجانب ملزمین بابو گیا پرشاد صاحب وکیل

رائے بالمکند صاحب و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے۔

وکلائے سرکار اور وکیل ملزمین کی بحث سنی گئی۔ مہدی ان مقدمہ میں ملزمین پر [illegible] تھا کہ پھچیا نامی ایک شخص کے قتل کا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ۲۳ ماہ تیر ۱۳۲۲ ف کو صبح کو جب کہ مہلوک ایک دکی سڑی لیکر جا رہا تھا۔ آبادی سے تخمیناً ایک میل کے فاصلہ پر ہاشنگا کے کھیت موضع کول کرتہ میں ملزمین نے اس کو کلہاڑی اور چھری اور درانتی سے کچھ زخم پہنچائے جس سے مہلوک اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ نسبتوں ملزمین ۲۹ ماہ تیر ۱۳۲۲ ف کو گرفتار کئے گئے۔ وجہ تحریک ملزم نمبر (۱) کے نسبت یہ کہی جاتی ہے کہ ملزم نمبر (۱) کو یہ شبہ تھا کہ اس کی زوجہ کو مہلوک کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔ دوسرے ملزمین کی نسبت کچھ وجہ تحریک نہیں بتلائی گئی ہے۔

اس مقدمہ میں علاوہ اقبالات جو ملزمین کے خلاف ایک دوسرے کا گواہ کہا جاتا ہے اور اس کے علاوہ شہادت واقعات متعلقہ کی ہے سب میں پہلے رویت کے گواہ کی نسبت تو یہ کہا جاتا ہے کہ عدالت سپرد کنندہ میں اس گواہ نے ملزمین کے خلاف شہادت ادا کی ہے لیکن عدالت سشن میں اس سے واقعا

سلہ مطبوعہ دکن لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۲۷۷)

سرکار عالی
بنام
تمنا وغیرہ

اور ۱۴ مرداد ۱۳۳۵ف کے مطابق ملزمین کے اقبالات بزبان مرہٹی (ملزم کی زبان مادری) میں قلمبند
نہیں ہوئے ہیں بلکہ یہ سارے اقبالات زبان اردو میں قلمبند ہوئے ہیں بروئے دفعہ
(۱۹۲) ضابطہ فوجداری لازم ہے کہ ہر سوال ملزم سے کیا جائے اور جو جواب کہ
وہ دے وہ اسی زبان میں قلمبند کیا جائے جس میں کہ ملزم بیان کر رہا ہو اور اسی
صورت میں جبکہ یہ ممکن نہ ہو تو اس کی وجہ لکھکر عدالت کی زبان میں قلمبند کیا جاسکتا ہے
جب تک کہ عدالت میں کوئی ایسا شخص ہو جو زبان ملزم میں نوشت وخواند کرسکتا ہو
یا جب تک کہ ایسا شخص عدالت کو بغیر دشواری و تعویق نا مناسب کے دستیاب
ہوسکتا ہو تو ہمیشہ ملزم کا بیان اسی کی زبان میں ہی قلمبند ہونا چاہیئے۔ پس جبکہ
کہ اس امر کا امکان تھا کہ ملزم کا بیان اسی کی زبان میں قلمبند کیا جاتا اور ایسا
کرنا ترک کیا گیا تو ہماری رائے میں وہ اقبال قابل ادخال شہادت نہوگا اور
یہی حالت اس مقدمہ میں ہے۔ اس مقدمہ میں ہر طرح امکان اس امر کا تھا کہ
ملزمین کا بیان اُن کے زبان میں ہی قلمبند کیا گیا ہوتا۔ ملاحظہ ہوں آئین جلد ۸ صفحہ ۱۰۱
آئین دکن جلد ۸ صفحہ ۵۳۔ آئین دکن جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۲۔ آئین دکن فیصلہ اجلاس کامل
جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۴۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۵ و انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد
۱۷ صفحہ ۸۶۱ کریمنل لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۹۴۔

اقبالات کے آغاز پر اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ عدالت نے پولیس کو اجلاس
سے ہٹ جانے کا حکم دیا تھا اور نہ ملزمین سے اس امر کی نسبت کہ آیا جو اقبال وہ کرنا
چاہتے ہیں وہ اپنی آزاد مرضی سے کرنا چاہتے ہیں بذریعہ سوالات یا کسی اور طور
پر اطمینان کیا گیا ہے اور اقبال کے آخر میں جو سارٹیفکٹ کہ مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے
اُس میں اس امر کا ذکر نہیں ہے کہ یہ اقبالات ملزمین نے بلا جبر و اکراہ
کئے ہیں۔

دیکھو سرکار عالی بذریعہ محمد اسمٰعیل بنام مہتاب بیگ و ندیم بیگ منفصلہ اجلاس کامل
مورخہ ۷ مہر آبان ۱۳۲۶ف صیغہ تصحیح۔

سرکار عالی بنام تیا وغیرہ

منڈلے کے لئے بھی اس امر کی تائید نہیں کرتی۔ دوسرا یہ کہ گواہ کہتا ہے کہ جس وقت
وہ حاجت کے لئے بیٹھا تھا اُس وقت پورا اندھیرا باقی تھا اور ملزمین اُس کی نظر
نہیں آئے تھے اُسکے بعد کہتا ہے کہ جس وقت اُسکے ٹڑپر یہ دیکھنے گیا کہ کیا ہو رہا
ہے تو ابھی دن نہیں نکلا تھا۔ ایسی حالت میں یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے
ایک سو گیارہ قدم کے فاصلے سے ملزمین کو قتل کا ارتکاب کرتے دیکھا ہوگا۔ علاوہ
بریں اس گواہ کے بیان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ملزمین کو دیکھنے
کا واقعہ وہ بیان کرتا ہے اور اُس سے گواہ خود بھی مطمئن نہیں ہے۔ علاوہ بریں
اس مقدمہ میں یہ ثابت ہے کہ اس گواہ کو پولیس نے پہرہ پر گرفتار کیا تھا اور
اثنائے تفتیش میں اُس کو مارا پیٹا بھی تھا اس گواہ کو اپنی حراست میں اثنائے
تفتیش میں رکھنے کے لئے عدالت سے دو ہفتہ کی مہلت بھی لی تھی۔ غالباً اُسی عرصہ
تک یہ گواہ حراست پولیس میں ہی رہا۔ ان حالات میں ہم اس گواہ کے عدالت
ضلع کے بیان پر بمقابلہ ملزمین کسی طرح استدلال نہیں کر سکتے اور یہ قرار دیتے ہیں کہ
عدالت سشن میں جو کچھ اس گواہ نے کہا ہے وہ سچا بیان ہے اور جو کچھ کہ واقعات
الزامی کے نسبت اس گواہ نے عدالت ضلع میں بیان کیا ہے وہ از سر تا پا
جھوٹ ہے۔

شہادت رویت کو ناکارہ قرار دینے کے بعد اب ہم اقبالات ملزمین قبل
چالان کے طرف رجوع ہوتے ہیں ہماری رائے میں ان اقبالات پر حسب ذیل
اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ملزم نمبر (۱) نے قبل چالان دو مرتبہ اقبال کیا ہے
ایک مرتبہ ۱۲ امرداد ۱۳۲۴ف کو دوسرے مرتبہ ۱۴ امرداد ۱۳۲۴ف کو۔ جب ملزم ایک
مرتبہ اقبال کر چکا تھا تو قبل چالان اُس سے مکرر اقبال کرانے کی کیا ضرورت ہو سکتی
تھی اس سے دونوں اقبالات نہایت مشتبہ ہو جاتے ہیں۔

دوسرے ملزمین نے صرف ۱۴ امرداد کو اقبال جرم کیا ہے۔ لیکن گو ملزمین زبان
اردو سے مطلق آشنا نہیں ہیں۔ ۲۰ امرداد ۱۳۲۴ف کا اقبال جرم ملزم نمبر (۱)

سرکار عالی بنام [illegible]

سوال نمبر ۴ - [illegible] کا [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کیا

اسی طرح [illegible] ۱۱ [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۳ [illegible] سوالات

[illegible]

[illegible] سوالات کا ذکر کیا جاتا ہے [illegible]
ملزم [illegible] کہ [illegible] وہ اقبال [illegible] کرتا رہا۔

سوال نمبر ۵ - [illegible] کس نے [illegible] سے پہلے [illegible]

سوال نمبر ۶ - [illegible] کو [illegible] اور [illegible]

سوال نمبر ۷ - [illegible] آرہا تھا۔

سوال نمبر ۸ - کیا تم کو پہلے سے معلوم تھا کہ [illegible] پہنچے۔

سوال نمبر ۹ - کیا [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] میں پہلے۔

سوال نمبر ۱۰ - محمد [illegible] کو بیڑی پر کس طرح مارا اور کیا ہوا [illegible]

سوال نمبر ۱۱ - [illegible] کی وجہ [illegible] دونوں [illegible]

سوال نمبر ۱۲ - تم لوگوں کو کہاں گرفتار کیا اور کب اور کیوں۔

ظاہر ہے [illegible] سوالات [illegible]
سے معلوم ہوں وہ ایسے سوالات نہیں سمجھے جاسکتے تو کسی ملزم سے ایسی آزادی سے
کئے ہوں اور ایسے اقبالات و اظہارات [illegible] افسوس ہے کہ ہمارے
عدالتیں ایسی سخت بے قاعدگیوں کی مرتکب ہوتی ہیں امید ہے کہ عدالتیں آئندہ [illegible]
امور کا لحاظ رکھیں گی۔

دیکھو سرکار عالی بنام مہتاب سنگھ ولد [illegible] فیصلہ اجلاس کامل
۲۷ آبان ۱۳۲۶ ف۔

کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ (۸۶۴)۔

رپورٹس مقدمات فوجداری صوبہ جات [illegible] جلد ۵ صفحہ (۱۳)۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کارروائی
نام
[illegible]

[illegible] سرکار عالی [illegible]

[illegible] مورخہ [illegible] ۲۶ [illegible]

[illegible] جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۳ [illegible]

صفحہ ۱۹۸ [illegible] جلد ۴ [illegible] ۳۸۶ ۔

[illegible] سے معلوم ہوتا ہے [illegible] اور اس کی شہادت [illegible] مثلاً حوالات [illegible] اقبال [illegible] کہ وہ اقبال جرم کر چکا [illegible] حسب ذیل سوالات کئے گئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ [illegible] تھا اور کس کس کے پاس [illegible] بیان کرو

سوال نمبر ۴۔ تم لوگوں کو [illegible] کو قتل کرنے کی کیا [illegible] تھی۔ تم کو کیا عداوت تھی اور کتنے روز سے اسکا مشورہ کون کون کر رہے تھے۔

سوال نمبر ۵۔ جس مقام پر تم نے [illegible] کو قتل کیا وہاں [illegible] گیا تھا اور تم کب گئے تھے۔ [illegible] کے قتل [illegible] کچھ گفتگو بھی ہوئی تھی یا نہیں۔

سوال نمبر ۶۔ قتل کرنے کے بعد کلہاڑی وغیرہ تم کہاں [illegible] گئے اور تم کو کس نے اور کہاں گرفتار کیا۔

[illegible] چار سالیس ہوئے ہیں اور اُن کی مانند [illegible] شہادت نہیں ہے [illegible] برعکس
ہم کو [illegible] شہادت سے ایسی مثالیں بھروسہ کے قابل نہیں ہیں ملزم نمبر [illegible]
کہ ملزم [illegible] کہ [illegible] کلہاڑی [illegible] لیکن [illegible]
ملا پایا گیا ہے کہ کلہاڑی کے کسی اور مقام پر نہیں بلکہ اُس کے پھل [illegible]
موجود تھا۔ یہ امر بھی اس مقدمہ میں قابل لحاظ ہے [illegible]
جن اشیاء پر خون کا ہونا بیان کیا گیا ہے اُس کی نسبت [illegible] نہیں کہا گیا کہ وہ خون
انسان کا تھا۔

وجہ تحریک بھی مقدمات قتل میں بہت ہی اہم اور غور طلب شے ہوتی ہے پولیس
نے ملزم نمبر ۲ و ۳ کی نسبت تو کوئی وجہ تحریک بیان ہی نہیں کی ملزم نمبر (۱) کی نسبت
وجہ تحریک یہ بیان کی کہ اُس کو یہ بدگمانی تھی کہ اُس کی زوجہ کو [illegible] کے
ساتھ ناجائز تعلقات تھے پس اس مقدمہ میں یہ ناجائز تعلقات شہادت [illegible] ثابت
کئے جانے چاہئے تھے۔ لیکن گواہ نمبر ۲ یہ کہتا ہے کہ [illegible] ایسی عورت نہیں [illegible]
ناجائز تعلق پیدا کرتی۔ اور مقتول خود شہادت میں پیش ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ ناجائز
تعلقات نہ تھے اور مقتولہ یہی کہتی ہے کہ میرا [illegible] اور [illegible] دونوں [illegible]
نہ تھے نہ گاؤں کے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ اُن میں ناجائز تعلقات تھے [illegible]
کی نہایت اہم گواہ خود [illegible] تھی۔ لیکن اُس نے بھی ناجائز تعلقات کی نسبت
ذرا اشارہ بھی نہیں کیا پس اِن حالات میں بوجوہ مندرجہ بالا یہ جملہ ملزمین قابل
برات کے ہیں لہٰذا

حکم ہوا کہ

[illegible] ملزمین بری ہوں۔

مولوی سید محمد غلام [illegible] صاحب رکن۔ ایک شخص [illegible] کے قتل کا یہ
مقدمہ ہے ناظم عدالت ضلع [illegible] آباد علاقہ پائیگاہ نے ملزم نمبر (۱) کو قید پانچ سال
اور ملزمین نمبر ۲ و ۳ کو مستوجب سزائے ایک سال تجویز کیا اور تصحیح مقدمہ مجلس پائیگاہ

سرکار عالی بنام لالا دکن لاریورٹ جلد ۲ صفحہ (۱۱۴۲)۔
آئین دکن جلد ۱۸ صفحہ (۵۰)
〃 〃 جلد ۱۷ 〃 (۳۰۲)
〃 〃 جلد ۲۴ 〃 (۱۶)

سرکار عالی
بنام
تیا وغیرہ

ان اقبالات پر ان وجوہ سے بھی استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ گو ملزمین نے قبل چالان اقبال کیا تھا لیکن بعد ہی موقع پر عرصہ قلیل میں ان وجوہ سے رجوع کر گئے اور یہ ظاہر کیا کہ انہوں نے اقبالات پولیس کی زیادتی کی وجہ سے کئے تھے دیکھو۔

انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ (۴۸)
〃 〃 کلکتہ 〃 ۲۷ 〃 (۲۱۵)
〃 〃 〃 〃 ۲۸ 〃 (۶۸۹)
〃 〃 〃 〃 ۲۲ 〃 (۱۹۴)
〃 〃 مدراس 〃 ۲۱ 〃 (۸۳)
〃 〃 الہ آباد 〃 ۲۳ 〃 (۳۱۹)۔

سرکار عالی بنام مہتاب بیگ وغیرہ بیگ منفصلہ ۲۴ آبان ۱۳۲۶ف اجلاس کامل۔

پس ان وجوہ سے اس مقدمہ میں جو اقبالات قبل چالان کئے گئے ہیں وہ بیکار محض ہیں اُن سے ملزمین کے خلاف مطلق استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد ملزم نمبر (۱) کے خلاف اس واقعہ کی شہادت دیگئی ہے کہ بعد واقعہ کے وہ فرار ہوگیا تھا لیکن یہ واقعہ مطلق باور کرنے کے قابل نہیں ہے ملزم نمبر (۱) کے خلاف شہادت برآمدی کپڑے نقرئی وتین عدد چھلہ ہائے نقرئی و برآمدی آلہ جارحہ پیش ہوئی ہے اشیائے نقرئی جو برآمد ہوئے ہیں وہ بہت کم مالیت کے ہیں اور جن مقامات سے ان اشیاء کی برآمدی بتلائی جاتی ہے وہ آبادی سے دور دراز ویرانہ میں تھے۔ بہرحال ان امور کی شہادت قابل اطمینان کے نہیں پائی جاتی۔ ملزم نمبر ۲ کے پاس سے ایک چھری کی برآمدی اور ملزم نمبر ۳ کے بالوں کے کٹے ہوئے ہونیکا

سرکار عالی [illegible] [illegible]

[illegible] ہے

کہا گیا ہے کہ ان ملزموں کا اقبال تھا اور اس کے اقبال [illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] ۲۲ [illegible]

[illegible] لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالکل [illegible] نہیں ہے۔ ملزم نے [illegible]

بیان کیا ہے [illegible] کا [illegible] اور [illegible]

لکھا ہے کہ اقبال [illegible]

[illegible]

پھر اسی ملزم کا [illegible] بیان اقبال ۱۴ امرداد [illegible] ۲۲ کو مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس پر

لکھا گیا ہے [illegible] اسی کے ترجمہ سے لکھا گیا ہے اور حسب دفعہ (۳۶۴)

ضابطہ [illegible] سرکار عالی عمل کیا گیا ہے اور نہ حسب دفعہ (۱۶۴) ضابطہ مذکور اسکی

نسبت کوئی تصدیق ہے کہ یہ بیان [illegible] اقبال [illegible] کیا گیا ہے دونوں

بیانوں میں اہم اختلاف بھی ہے۔

پہلے میں اس نے کہا ہے کہ میں نے نہیں دیکھا بلکہ [illegible] ملزم نمبر ۲ نے مقتول کا

[illegible] کی زوجہ سے ناجائز تعلق بیان کیا تھا اور دوسرے بیان میں لکھا ہے کہ میں نے

خود مقتول کو اس [illegible] کی زوجہ سے [illegible] دیکھا تھا۔ اس نے بیان کیا ہے کہ

[illegible] اس کو بلا کے لے گیا تھا کہ [illegible] کو مار دینگے۔ جس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔

حالانکہ من جملہ ملزمین کی [illegible] گرفتاری واقعہ سے پیشتر [illegible] بعد ۲۹ [illegible] ۲۴

کو لکھی [illegible] یہ لکھا ہے کہ ملزمین نمبر (۲ و ۳) بروز واقعہ گرفتار کئے گئے تھے حالانکہ

[illegible] اس وقت موجود بھی نہ تھا۔

دوسرے ملزم نمبر (۲) کا اقبال بھی ۱۴ امرداد [illegible] ۲۲ کا لکھا ہوا ہے اس

میں بھی وہ تمام نقصانات اور بے ضابطگیاں موجود ہیں جو ملزم نمبر (۱) کے اقبال کی نسبت

[illegible]

[illegible] اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہا ہے کہ ایسا [illegible] مدعی نہیں ہے پائی کا بھی اظہار ہوا ہے جس
میں اُس نے کہا ہے کہ اس کو پولیس [illegible]
ایسا کہہ کر [illegible] اس سے کوئی سوال ایسا نہیں پوچھا گیا [illegible]
کی نسبت [illegible] کہ اس [illegible] کہ اُس تعلق کے
متعلق [illegible] اور اس وجہ سے [illegible] کہ اگر وہ اس سے
اُس کے متعلق سوال کرینگے تو اُن کے مضر ہو جائیگا۔

اگر اس بیان [illegible] تعلق میں کچھ [illegible] بھی ہوتی تو [illegible] ملزم [illegible]
سکتے [illegible] اُس کی [illegible] لیکن ملزم [illegible]
[illegible] کوئی قرابت ہے اور
نہ [illegible] کہ ان کی [illegible] اُن کو کوئی ایسا عشق [illegible] تھا کہ وہ شخص کو مار ڈالنے
پر آمادہ ہو گئے ملزم نمبر (۲ و ۳) [illegible] جرم ناواقف نہیں۔ سمجھے جا سکتے
ہیں کہ قتل انسان اور وہ بھی جب کہ بالعمد ہو کیا سنگین جرم ہے اور بصورت
ثبوت اُس کی سزا سزائے موت ہے۔

سرکار بنام [illegible]

[illegible] ایک گواہ بھی [illegible] اس کو [illegible] پولس [illegible] تمام کو بطور ملزم [illegible] اور یہ کہا ہے کہ اس کو پولس نے [illegible] رکھا تھا اسکو پولس [illegible] اور [illegible] مرتبہ [illegible] کہا تھا۔ اسکو جھوٹا کہنا چاہئے اور رکھنا ہے کہ پولس کی تمام اور [illegible] کی [illegible] سے وہ بیان کیا تھا۔ [illegible] کی مستعدی اور [illegible] اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس واقعہ قتل کے بعض کسے پتہ پولس کا جمعدار [illegible] کے بعد آیا تھا [illegible] کہا ہے کہ [illegible] اور [illegible] ایک گواہ بھی [illegible] تھا۔ پولس نے اس کے متعلق اس کو ملزم ظاہر کر کے [illegible] گرایا۔ اسکو چھوڑ بھی دیا تھا بالآخر عدالت سشن میں جو اظہار اس کا لکھا گیا [illegible] کے ذریعہ سے لکھا گیا ہے جسکو حلف نہیں دیا گیا۔ اس نوٹ پر اس نے واقعہ سے بالکل ناواقفیت بیان کی ہے بہرحال ان ملزمین کے نسبت کوئی ثبوت اُن کی شرکت کا قتل میں نہیں ہے اور ہمارا معلوم ہوتا ہے کہ پولس نے بلا وجہ بطور [illegible] ان کو گرفتار اور مبتلائے زحمت تفتیش و تحقیقات قریب ڈہائی سال کے رکھا اور ان کو سزا دلانا چاہا میں متفق ہوں کہ تینوں ملزم بری ہوں فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ [illegible]

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے و عالیجناب مولوی سید محمد غلام [illegible] صاحب اراکان
علی صاحب

نگرانی تنخواہ

نگرانی دربارہ تحریک مسٹر مانک شاہ دین شاہ صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۲۸ امرداد [illegible] نسبت تنسیخ تحریر مولوی سید عباس حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع [illegible] آباد صادرہ ۹ بہمن [illegible] مشعر یہ کہ جسکہ حیطہ کا امکان ہونا ہر طرح ثابت ہے تو اسکو حسب منشاء دفعہ (۴۹۰) ضابطہ فوجداری چونکہ [illegible] ہے لہذا امکان چھوڑنا دلایا جائے۔

بیان [illegible] کا بیان ہے کہ ملزم نمبر (۱) نے چاقو سے مارا کہ [illegible] پہلو میں مارا جس سے ملزم مقتول جان سے مار ڈالا اور [illegible] بروز واقعہ ہی گرفتار کیا گیا تھا۔ [illegible] ملزم کا بیان بھی ۱۴ امرداد ۱۳۲۲ف کا ہے [illegible] ایسی گرفتاری بروز واقعہ بیان کی ہے اس کے اظہار میں بھی وہ سب [illegible] کہا کہ ان کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

اس کے بعد مجسٹریٹ ضلع اور عدالت سشن میں ہر ثبوت استفسار میں ملزمین نے انکار کیا ہے بیان اقبالی کے بعد پہلے مرتبہ ۱۳ امرداد ۱۳۲۲ف کو جب ملزم نمبر (۱) کو عدالت ضلع سے استفسار کیا تو اس نے نہ صرف انکار کیا ہے بلکہ کہا ہے کہ پولیس کے جبر و تعلیم سے اس نے اقبال کر دیا تھا باقی ملزمین نے بھی انکار اور لاعلمی بیان کی ہے اور ان سے ان کے اس بیان کی نسبت جو اقبال کہا جاتا ہے نہیں پوچھا گیا۔

ملزم نمبر ۲-۳ بعد واقعہ ۲۳ تیر ۱۳۲۲ف کو گرفتار کئے گئے اور ان کے بیانات تاریخ گرفتاری سے ۲۲ دن کے بعد اور ملزم نمبر (۱) ۲۹ تیر ۱۳۲۲ف کو گرفتار ہوا تھا تو اس کا پہلا بیان گرفتاری سے ۴ امرداد ۱۳۲۲ف کو (۵) دن بعد اور دوسرا بیان ۱۴ امرداد ۱۳۲۲ف کو (۱۷) دن بعد لکھا گیا ہے حالانکہ فی الواقع اگر ان کو اقبال کرنا تھا تو اس قدر دیر کی کیا وجہ ہو سکتی تھی۔

اکثر مقدمات میں اس تاخیر کی بڑی دو وجہیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ ملزم کو اقبال نہیں ہوتا ہے اور پولیس بطور ناجائز کوشاں ہوتی ہے کہ اس کو اقبال پر مجبور کرے۔

(۲) کوشش متذکرہ بالا میں پولیس جو زد و ضرب کرتی ہے اس کے علامات کے مٹ جانے کے انتظار میں یہ تاخیر ہوتی ہے۔

ہم کو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم ان ہی وجوہ کو کیوں یہاں وجہ تاخیر نہ سمجھیں بہرحال ہماری رائے میں کوئی بیان اقبالی قابل اعتماد نہیں ہے۔

اور [illegible] شاہ [illegible] طرفی شروع [illegible] درخواست
[illegible] کہ مکان کو مارچ ۲۳ [illegible] ۱۹۲۶ء [illegible]
[illegible] دوکاندار نے قفل ڈالا ہے [illegible]
[illegible] کو قفل لگا ہوا ہے [illegible] قفل لگا [illegible] اس درخواست
[illegible] مولوی سید عباس حسین صاحب [illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible] قفل کو توڑا [illegible] اگر [illegible]
کریں [illegible] عرض گزار [illegible] کہ مکان [illegible] قفل لگا کر [illegible] رکھا
رکھا [illegible] اسکو کیا حق ہے [illegible] سوال [illegible]
[illegible] وغیرہ [illegible] اطلاع [illegible] قفل کو توڑا [illegible]
[illegible] ۱۳۴۵ [illegible] اطلاع دی کہ [illegible] وغیرہ
[illegible] کہ اس مکان میں [illegible]
[illegible] بسم اللہ بی رہتی تھی اور اس کو کرایہ پر دیکر کرایہ حاصل کرتی تھی ڈیڑھ
ماہ [illegible] ہے کہ [illegible] علی [illegible] اس مکان پر اپنا قفل رکھا ہے
بسم اللہ بی [illegible] اس مکان کو [illegible] بیان کرتا ہے
[illegible] بسم اللہ بی کو کرایہ [illegible] تھا شاید بسم اللہ بی نے کسی اور کو کرایہ سے دیا
[illegible] بی [illegible] ۱۳۱۵ف [illegible] پیش کیا جس سے واضح
ہے کہ [illegible] جاگیردار [illegible] کے خاوند [illegible] اللہ
اور بسم اللہ بی کے خاوند نجم الدین [illegible] میں مشترکہ طور پر [illegible]
اور [illegible] ہو گئے ہیں جبکہ [illegible] مشترکہ تھی تو بسم اللہ بی
کو اختیار [illegible] بلا علم بیچ کر دینگا قانوناً و انصافاً کوئی حق حاصل
نہ تھا [illegible] ایک حد تک [illegible] معلوم ہوتی ہے
امید کہ مصالح انتظامی حکم مناسب صادر فرمایا جائے گا" یہ رپورٹ [illegible] بہمن
۱۳۴۶ف کو [illegible] مولوی سید عباس حسین صاحب نے تاریخ

[illegible]

حفیظہ بی بی [illegible]

مقدمہ [illegible] دیوانی [illegible] دیوانی [illegible]
فوجداری [illegible] حکم [illegible]
حکم بموجب دفعہ ۱۰۴ ضابطہ فوجداری

تجویز ہوئی کہ [illegible] دیوانی کا [illegible] فوجداری [illegible] اسکی
تعمیل بذریعہ پولیس کرانا صحیح نہیں ہے۔

[illegible] مولوی سید محمد غلام [illegible]
۱۰۴ ضابطہ فوجداری [illegible] کے متعلق تجویز کرنے [illegible]
کہ [illegible] کسی [illegible] ہے
واقعات [illegible] سے [illegible] ہیں
حسب ذیل ہے۔

ایک شخص مسمی محمد حسین ساکن عثمان آباد نے صدر ناظم صاحب عدالت [illegible] میں درخواست پیش کی اور اُسکا ایک نقل [?] مجلس عالیہ عدالت اور صدر عدالت پر بھی دیا۔ درخواست کا حصول یہ ہے کہ مولوی عباس حسین صاحب تعلقدار ضلع عثمان آباد دیوانی اختیارات بھی کام میں لا رہے ہیں چنانچہ ایک مکان مسمی بہن بسم اللہ بی نے ایک ساہوکار علی محمد روتی [?] کو فروخت کیا تھا اور عرصہ سے وہ ساہوکار قابض تھا۔ ایک عورت حفیظہ بی نے درخواست دی اسپر سے تعلقدار صاحب نے اُس ساہوکار کو مکان سے بیدخل کرنیکا حکم پولیس کو دیکر بیری [?] پردہ نشین بہن کو اور اُس ساہوکار کو چالان کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسپر میں نے عدالت فوجداری ضلع عثمان آباد سے اس مقدمہ کی مثل طلب کی چنانچہ عدالت موصوف سے مثل نمبر ۱۳۷/۳۰ سنہ ۱۳۲۶ف وصول ہوئی مثل پڑھ لی [?]

تا صاحب ہے لہذا التماس ہے کہ مکان مذکور سپرد لایا جائے اور کل صاحب کو واپس
دی جائے کیونکہ سمی اللہ دی برادی رقم کی بابت یا مکان کے بار میں دعویٰ نہیں کر
درآمد، وہ اسی غلطی نہ کر سکتا"

م ... بالاتفاق ... کہ ... اور ... ہو دی ... صاحب حسن تھا
علم کو والی سکے امر کی جاری کیا کہ "... کی سمجھا ... اور
اور دستاویز پیش ... ہوگیا ہے کہ مکان ... حفیظ علی کا
ہے اور ... محی الدین اور حفیظ علی کا قبضہ ہے لہذا مکان
مذکور حفیظ علی سے ... دیا جاتے "منتظم کرتوالی سے بذریعہ مراسلہ ... امور
... اطلاع دی کہ مکان ... کا قبضہ حفیظ علی کو دلا دیا گیا"
اس سے واضح ہوگا کہ جو کارروائی اس مقدمہ میں بصیغہ فوجداری کی گئی ہے
وہ بالکل خلاف ضابطہ ہے مولوی سید خان حسین صاحب ناظم عدالت
فوجداری ضلع عثمان آباد نے ایک ایسے مقدمہ کو جسکی حیثیت بالکل دیوانی
ہے فوجداری کی شکل میں لاکر فیصل کیا ہے اور انہوں نے دفعہ ۹۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ... کیا تھا نہیں سمجھا اور نہ اس امر پر غور
کیا کہ کس صورت میں دفعہ مذکور کے مطابق کارروائی ہو سکتی ہے دفعہ
مذکور کی عبارت حسب ذیل ہے۔
جب کسی شخص پر ایسا جرم ثابت ہو جس میں جبر یا مداخلت شامل ہو اور عدالت کو
معلوم ہو کہ ایسے جبر سے کوئی شخص کسی جائداد غیر منقولہ سے بیدخل کیا
گیا ہے تو عدالت حکم صادر کر سکیگی کہ اسکو جائداد مذکور پر قبضہ دلایا جائے۔
یہ دفعہ بالکل صاف ہے اور ذرا سا غور کرنے سے ظاہر ہو جائیگا کہ اس دفعہ
کا لازمی جزو یہ ہے کہ کوئی ایسا جرم ثابت ہو جس میں جبر یا مداخلت شامل ہو یعنی قبل
اس کے کہ دفعہ مذکور کے مطابق کسی شخص کو جائداد غیر منقولہ سے بیدخل
کیا گیا ہو جائداد مذکور پر قبضہ دلایا جائے۔

علی صاحب
بنام
حفیظہ بی

۸ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف کو حکم ہوا کہ فریقین حاضر ہو کر اپنا ثبوت اور صفائی پیش
کریں۔ بتاریخ ۹ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف حفیظہ بی نجم چند وکیل اور سردار خاں کے
بیانات قلمبند کئے اور علی صاحب کا بیان بطور سوال جواب کے قلمبند کیا۔
(نوٹ۔ اظہارات حفیظہ بی و سردار خاں پر تاریخ ۸ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف لکھی گئی
ہے اور اظہار نجم چند و بیان علی صاحب پر ۹ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف حالانکہ فرد
کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف کو فرصت نہ ہو سکی
وجہ سے اُس تاریخ اظہارات قلمبند نہیں کئے گئے۔)

اسکے بعد مولوی سید عباس حسین صاحب نے حسب ذیل تجویز بتاریخ ۱۴ بہمن سنہ ۱۳۲۶ ف
صادر کی "شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکان (حفیظہ بی) کے خاوند نے
خریدا تھا جیسا کہ معتبر وکیل صاحب نجم چند جی نے اسکی تصدیق کی ہے
اور مکان کی خریدی تصدیق کی ہے اور بینامہ سے ظاہر ہے کہ محی الدین
متوفی نے اس مکان کو گرراؤ وکیل سے خریدا ہے اور خود علی صاحب کو
بھی اس سے ایک حد تک اقبال ہے کہ اُسکو یہ علم تھا کہ مکان محی الدین اور
بھائی نجم الدین کا تھا۔ مگر وہ اس مکان کو بسم اللہ بی زوجہ نجم الدین سے
خریدا بیان کرتا ہے مدعیہ کہتی ہے کہ بسم اللہ بی نے علی صاحب کو دھوکہ دیکر
فروخت کیا تھا۔ اگر علی صاحب کو لازم تھا بصورت علم اشتراک اولاً حفیظہ بی
سے دریافت کرتا اور اُسکی رضامندی و علم سے خرید کرتا اور کاغذ رجسٹری شدہ
پر اُسکی دستخط لیتا۔ مگر وہ تکمیل نہیں کی ہے اور شہادت سے کسی طرح ثابت نہیں
ہے کہ مکان گرراؤ کا خریدا ہوا ہے بلکہ شکایت سے پوری طرح ثابت ہے
کہ مکان متوفی محی الدین ہے اور اُسکی بیوی کا قبضہ ہے تو علی صاحب کا قبضہ
کرنا اور قفل لگانا اور اُسکو اپنے مکان میں جانے سے باز رکھنا ہر آئینہ
قابل اعتراض ہے اور خلاف قانون ہے جبکہ حفیظہ بی کا مکان ہونا ہر طرح
ثابت ہے تو اُسکو حسب منشاء دفعہ ۹۴ ضابطہ فوجداری چونکہ جبر مجرمانہ

علی صاحب نام [illegible]

اور یہ الزام کہ قاسم علی کو مکان گروی رکھا گیا [illegible] ہم اتفاق [illegible]
شوہر [illegible] کیا تھا [illegible] میں بہا [illegible] اور بسم اللہ بی تھا [illegible] مکان تھا
علی صاحب [illegible] کر سکتی تھی [illegible] اول تعلقدار صاحب [illegible] ذریعہ
کورانی علی صاحب کو مکان سے [illegible] کیا مگر تعلقدار صاحب کی
کی رائے سے یہ بھی لکھا ہے کہ بسم اللہ بی نے مکان علی صاحب کے ہاتھ
بیچا تھا - اور علی صاحب کا یہ مکان بھی تھا - اس مقدمہ میں [illegible] مداخلت
کا مطلق [illegible] نہیں کیا گیا تھا - ایک مقدمہ [illegible] تو محاری کا اس طرح شکل مقدمہ
دیوانی فیصلہ کرنا اور اس کی تعمیل کو توالی سے کرانا تھا - سب قابل اعتراض معلوم
ہوتا ہے اس سے ناظم ضلع کی [illegible] قانونی ناواقفیت معلوم ہوتی ہے
ورظاہر [illegible] ہے کہ بلاوجہ علی صاحب پریشانی میں مبتلا کیا گیا لہذا

حکم ہوا کہ

کرائی [illegible] حکم ناظم ضلع منسوخ ہو اور مکان [illegible] کے قبضہ سے لیا گیا ہے
اوس کے قبضہ میں مستردکیا جائے -

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب [illegible] عدالت [illegible]
مفصل ہے اوس سے نہایت وضاحت سے تمام امور ثابت ہونے ہیں کہ ایک
ایسے مقدمہ میں کہ جو صاف طور سے قابل سماعت و تجویز عدالت دیوانی کے تھا [illegible]
توحداری ضلع نے جسکو مطلقاً معاملہ دیوانی کا اختیار نہ تھا یہی غلطی نہیں کی کہ مقدمہ کو [illegible]
اور تحقیقات اور تجویز کی بلکہ معلوم ہوتا ہے ۸ بہمن ۱۳۲۶ف جبکہ بوجہ عدم الفرصتی
اوس روز سے کوئی کارروائی نہیں کی تھی حفیظ علی اور سردار خان کے اظہارات کو ۸ بہمن
۱۳۲۶ف کا مورخہ لکھا اور سماعت اور تجویز ہی غلط نہیں کی بلکہ پولس کے ذریعہ حفیظ علی
کو قبضہ دلادیا -

حالانکہ واقعات یہ معلوم ہوتے ہیں کہ دو بھائیوں نجم الدین وسوم [illegible] اور
نجم الدین دروج بسم اللہ بی نے یہ مکان ذریعہ بیعنامہ مورخہ ۱۷ تیر ۱۳۱۸ف ایک شخص [illegible]

علی امام
نام
[illegible]

لازم ہے کہ اوس شخص پر جس سے اوسکو بیدخل کیا ہو ادنا جرم ثابت ہو جس میں
سزا کم از کم ۱۸ سال ہو اور اوس شخص کے مقابلہ میں تجویز ہو سکے جرم کو ثابت کرنا ضرور
ہوسکے اور اوس کو اوس جرم میں سزا ہو سکے بلکہ ایسا حکم دیا جا سکتا ہے
اس مقدمہ میں کوئی ایسی [illegible] علی صاحب کے مقابلہ میں صادر نہیں ہوئی
اور نہ [illegible] سے کسی ایسے جرم کا ارتکاب ثابت ہے اور نہ حفیظ بی کی درخواست
میں اسکی بنا پر کارروائی آغاز ہوئی ہے نہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب ظاہر کیا گیا
ہے [illegible] مولوی سید عباس حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع
[illegible] صاحب کا یہ خیال ہے کہ بیدخلی کے بعد حفیظ بی کو قبضہ دلانا ہے حفیظ بی
کو مکان کا قبضہ دلوانے کا اختیار رکھتا ہے لہذا اوس جائداد کا قبضہ اختیار
کرنے کی ہدایت علی صاحب کو دیگئی ہے جو مجسٹریٹ ضلع کی کارروائی
صریحاً خلاف ضابطہ عمل میں آئی ہے افسوس ہے کہ قابل جج کی
رائے میں حکم زیر نگرانی قانوناً صحیح ہے اوسکو منسوخ کرکے علی صاحب
جس کے قبضہ سے مکان خلاف ضابطہ لیا گیا اور حفیظ بی کو دلایا گیا مکان
[illegible] دلایا جانا چاہیئے۔
نقل تجویز مجلس عالیہ عدالت میں مرسل ہو تا کہ [illegible] صدور حکم باسم سرکار
فیصلہ ہو۔

رائے [illegible] صاحب رکن — فریقین غیر حاضر ہیں۔ صدر عدالت کی تحریک ملاحظہ
ہوئی۔ گو صدر عدالت کی تحریک مطول ہے مگر مفصل واقعات کا ذکر اوس میں آگیا ہے
لہذا ان واقعات کے اعادہ کی ہم کو ضرورت نہیں۔ مختصراً حفیظ بی کی درخواست ۳ ار
دے ۱۳۳۲ ف کی یہ تھی کہ جبکہ وہ جنگل گئی ہوئی تھی اوس کی غیر حاضری میں علی صاحب
وکیل نے اوسکے مکان پر قبضہ کر لیا ہے بہ الزام مداخلت بیجا کا تھا۔ عباس حسین صاحب
نے اس درخواست پر کوتوالی سے کیفیت طلب کی۔ اوس کے بعد وہ اوسکو خود مقدمہ
میں حفیظ بی و علی صاحب اور دو اور اشخاص کے بیانات قلمبند کئے اور اون بیانات کی

پر نگرانی نمبر [illegible] — طرفثانی

[illegible] پولیس [illegible] اطلاع دی ارتکاب جرم مسطوری
مسطوری [illegible] عدم ضرورت مسطوری عدالت مجبور [illegible] تمام کارروائی بر بنا ر
ضرورت عدم [illegible] پولیس کی کارروائی، کارروائی عدالتی۔ ان کا [illegible] کارروائی
عدالت کے تحت کارروائی ختم کر دیں [illegible] کارروائی عدالت مجبور نہ ہوتا
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۹۹ ضمن مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۸۷۔

تجویز ہوئی کہ [illegible] ناظم فوجداری پولیس کی [illegible] عدم اصلیت کی
رپورٹ پر بلا کسی مزید عمل کے کارروائی ختم کردے تو نہیں کہا جا سکتا کہ
عدالت میں اس کے متعلق کوئی کارروائی ہوئی اور یہ منشور دفعہ ۱۹۹ ضمن
مجموعہ ضابطہ فوجداری میں داخل نہیں جائے گی اور مستغیث کی ملاف [illegible]
اطلاع دہی کی بنا پر دفعہ ۱۸۷ مجموعہ ضابطہ استغاثہ دائر کرنے کیلئے
عدالت کی منظوری کی محتاج نہ ہوگی۔
دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۳ و صفحہ ۲۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد صفحہ ۱۹۲۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۱۵ کا حوالہ دیا گیا۔

طرفثانی سے پولیس میں یہ رپٹ ارتکاب جرم سرقہ بالجبر کی اطلاع دی گئی مگر پولیس
کی تفتیش میں واقعہ بے اصل پایا گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ مستغیث نے جھوٹی اطلاع
دی تھی پولیس نے عدم اصلیت کی اطلاع عدالت ضلع عثمان آباد کو دی اور
عدالت نے بربنائے رپورٹ مذکور مثل کے اخراج کا حکم دیا اس کے بعد پولیس نے
زیر دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات مقدمہ قائم کر کے عدالت ضلع میں پیش کیا

نگرانی بر بنائے تحریک سٹر [illegible] شاہ صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ بر خلاف نسبت ترمیم
تجویز مولوی محمد رضا صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع عثمان آباد مصدرہ ۲۲۰ تیر ۱۳۲۶ ف
متعلقہ ایک مقدمہ خارج ملزم رہا ہوا۔

خریدا تھا۔ دونوں بھائی مرگئے اور بعد کو بسم اللہ بی نے مکان مذکور ایک شخص کلی صاحب کے
ہاتھ بیع کردیا تھا اور اس شنزی کی طرف سے بسم اللہ بی کو اور کرایہ دار قابض تھی۔ یہ بالکل
ممکن ہے کہ بسم اللہ بی اس مکان کے بیع کی کلیۃً حقدار نہ ہو اور وارثین [illegible] کا بھی
حق ہو اور اس کو بسم اللہ بی کے عمل سے نقصان ہوا ہو لیکن سوال یہ ہے کہ چارہ جوئی
کس حیثیت سے ہونی چاہیئے ممکن ہے کہ بعض حالات میں کوئی فوجداری مقدمہ بھی
ہوسکے لیکن ان واقعات کا ہرگز یہ اقتضاء نہیں تھا۔ اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ
عدالت فوجداری ضلع نے جو کارروائی اور تجویز بحوالہ دفعہ ۴۹۰ ضابطہ فوجداری
سرکار عالی لکھی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ مذکور کو نہیں پڑھا اس کے موجب ضروری ہے کہ
جرم ثابت ہو اور بذریعہ کوئی شخص کسی جائداد سے بیدخل کیا گیا ہو۔

عدالت فوجداری ضلع کا اس درجہ قانون سے ناواقف ہونا اور یوں عمل کرنا بیحد
تعجب خیز ہے۔ پس نگرانی منظور ہوا۔ حکم زیر نگرانی منسوخ کیا جائے اور بہ تعمیل حکم
زیر نگرانی جو کچھ عمل اور کارروائی ہوئی ہو وہ سب منسوخ اور فریقین مقدمہ اسی حالت
میں کردئیے جائیں کہ جس میں وہ اس کارروائی اور عمل کے قبل تھے فقط۔

نگرانی فوجداری

منعقدہ

باجلاس عالی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالی جناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب
ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا و عالی جناب
مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب
ارکان

سررشتہ ۱۳۳۲ ۔ ۱۹ آبان

سرکار عالی نگرانی خواہ

نام

یں تفتیش کی۔

پولیس کی تفتیش میں جرم کی اصلیت ثابت نہیں ہوئی اس لئے عدم اصلیت
کی رپورٹ عدالت میں پیش کردی۔ عدالت نے بغیر کسی مزید ثبوت کا انتظار کئے اور
دریافت کرنے کے کہ آیا پولیس کی رپورٹ کس حد تک درست ہے اور شہادت پیش
کیا جا سکتا ہے محض عدم اصلیت کی رپورٹ کی بنا پر کارروائی ختم کردی۔ ملزم کے
جو پولیس سے رہا کیا گیا تھا [illegible] دفعہ ۱۸۷ کے تحت دعویٰ دائر
کیا۔ مولوی محمد رضا صاحب ناظم عدالت ضلع عثمان آباد نے اس بنا پر مقدمہ خارج
کردیا کہ دفعہ ۱۸۷ کا الزام محتاج منظوری عدالت ہے دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری
ضمن [illegible] ہے۔ ناظم صاحب سشن گلبرگہ نے یہ تحریک کی ہے کہ حکم صادرہ ناظم فوجداری
ضلع عثمان آباد صحیح نہیں ہے اور اس الزام کے لئے کسی عدالتی منظوری کی ضرورت
نہ تھی اور اسی امر کی نسبت ہم کو اظہار رائے کرنا ہے۔ ہماری رائے میں یہ مسئلہ بہت
صاف ہے جب پولیس میں کسی جرم قابل دست اندازی کی اطلاع ہو تو پولیس کا فرض
ہے کہ اوس کے نسبت تفتیش کرے۔ اور پولیس بطور خود اس مقدمہ میں کارروائی ختم نہیں
کرسکتی اگر پولیس کی رائے میں بعد تفتیش یہ نتیجہ نکلا ہو کہ کافی شہادت یا معقول وجہ
ملزم کو چالان کرنے کی ہے تو وہ اوس کو عدالت میں [illegible] چالان کرے گی
جب شہادت کافی اور وجہ معقول نہ ہو تو اوس صورت میں [illegible] ملزم کو بطور
خود رہا نہیں کرسکتی بلکہ ملزم سے عدالت میں حاضر ہونے کیلئے مچلکہ یا ضمانت
لکھوا کر اوس کو عدالت کی حاضری کا پابند کرے گی نتیجہ یہ ہے کہ اگر پولیس کی رائے
میں الزام کی عدم اصلیت بھی پائی جائے تو وہ ملزم کو عدالت کی حاضری کا پابند کرکے
عدالت میں عدم اصلیت کی رپورٹ پیش کرے گی۔ اور جب عدالت میں عدم اصلیت کی
رپورٹ آجائے تو اوس کے بعد عدالت کو اوس مقدمہ میں کوئی حکم صادر کرنا ہوگا اس
حکم کے صادر کرنے میں عدالت شہادت قلمبند کرے گی اور جس کارروائی میں شہادت
قلمبند کیجاسکے یا دیجاسکے وہ عدالتی کارروائی کی تعریف میں داخل ہے اس طرح

سرکار عالی
نام
[illegible]

اور والدین مظلوم [illegible] ۱۹۹ [illegible]
[illegible] اجازت عدالت [illegible] کی [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] کی ابتدائی [illegible] درخواست [illegible] عدالت [illegible] گئی
[illegible] کی اور [illegible] عدالت [illegible] ظاہر فرمائی کہ صورت [illegible] کرتے ہیں
عدالت کی اجازت کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جرم کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی
[illegible] سطور [illegible] کے متعلق مجلس عالیہ عدالت میں تحریک کی۔
عالیجناب [illegible] صاحب عالیجناب مولوی سید غلام جبار صاحب ارکان جلسہ متفقہ نے
اس مسئلہ کے تصفیہ کیلئے کہ آیا ایسی صورتوں میں عدالت کی اجازت ضروری تھی یا نہیں [illegible] سپرد اجلاس
کامل فرمایا [illegible] قاضی [illegible] صاحب [illegible] سرکار [illegible] حسب ذیل تحریر صادر فرمائی۔
[illegible] جنگ بہادر رکن مجلس و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب و مولوی
[illegible] صاحب ارکان متفق الرائے [illegible] اس مقدمہ کو جلسہ
[illegible] ۲۱ [illegible] اولی [illegible] جلسہ کامل میں سپرد کیا ہے کہ جن صورتوں میں
[illegible] کی [illegible] قابل [illegible] اندازی کی [illegible] اطلاع کی رپورٹ عدالت میں
[illegible] اور عدالت [illegible] کارروائی [illegible] کردی ہے اگر کوتوالی [illegible] کے مقابلہ
[illegible] پیش کرا جاتا ہے تو بغیر اجازت عدالت [illegible] کا
[illegible] ۱۹ [illegible] ذکر [illegible]۔
[illegible] مقدمہ [illegible] سپرد کنندہ کی رائے اور ان کی تجویز سپردگی مورخہ ۱۴
[illegible] ۱۳۳۶ ف سے ظاہر ہوگی جو حسب ذیل ہے۔
[illegible] اس مقدمہ [illegible] کہ [illegible] پولیس میں مقابلہ ایک
دوسرے شخص [illegible] کی اطلاع دی۔
پولیس نے اس اطلاع کی بنا پر اس جرم قابل دست اندازی

[illegible] ملاحظہ ہو [illegible] تحریر جلسہ کاملہ۔

سرکار بنام [illegible] رگھا [illegible]

تیسری صورت یہ ہے کہ جرم دفعہ ۱۰۲ اگر اوس [illegible] ملزم [illegible] عہدہ دار متعلقہ تھانہ کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کافی شہادت یا معقول وجہ شکایت کی جو مسلم ہو گئی ہے تو اوس کو لازم ہوگا کہ ملزم کو ہمراہ نائب ناظم کے جو مجاز [illegible] اس بھیجے یا اگر وہ جرم قابل ضمانت ہو اور ملزم ضمانت دے سکتا ہو تو ملزم سے [illegible] ناظم کی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے ضمانت لے۔

صورت اول میں تفتیش اور گرفتاری ملزم کی نوبت ہی نہیں آتی۔

صورت دوم میں بعد تفتیش یہ معلوم ہوا ہے کہ اسکو عدالت میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے تاہم اوس سے حاضری عدالت کا مچلکہ وغیرہ لیکر اوس کو ناظم پولیس [illegible] چھوڑ دیا کرتا ہے۔

صورت سوم میں بعد تفتیش مقدمہ عدالت میں بھیجنے کی ضرورت ثابت ہوتی ہے اور ملزم حراست میں بھیجا جاتا ہے یا اوس سے حاضری عدالت کی ضمانت لیجاتی ہے۔

ان صورتوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے صورت اول و دوم میں نہیں کہا جا سکتا کہ مقدمہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ صرف صورت سوم میں ایسا کہا جا سکتا ہے صورتہائے اول و دوم ایسی ہیں جن میں عدم اصلیت الزام کی نسبت پولیس رائے قائم کرتی ہے صورت سوم ایسی ہے جس میں پولیس تو اصلیت کی رائے قائم کرتی ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ عدالت بعد تحقیقات کے عدم اصلیت کی رائے قائم کرے۔ پس لحاظ اغراض دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۸۲ تعزیرات یہ امر دریافت طلب ہے کہ کسی شخص پر یہ الزام عائد کیسے کیا کہ اوس نے پولیس میں جھوٹی فرد یا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ان تینوں صورتوں میں عدالت کی اجازت مشروط ہے یا نہیں۔

اس موقع پر دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری کی عبارت مندرجہ ذیل قابل توجہ ہے

کوئی عدالت سماعت نہ کرے گی [illegible] ایسے جرم کی جو مجموعہ تعزیرات ہند دفعات ۱۸۷ میں سے کسی کی رو سے قابل سزا ہو جب جرم مذکور کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں یا اوس کے متعلق ہوا ہو۔ بجز اس کے کہ استغاثہ منجانب یا بعد

سرکار بنام رنگا م

اس معاملہ کی صورت میں دفعہ ۱۷۳ ضابطہ فوجداری [illegible]
تفتیش جاری ہو رہی تھی لاہور ہائیکورٹ سنہ ۱۹۲۵ء کی طرف گئی جس میں [illegible]
اس کے علاوہ طے ہوا ہے جو مسئلہ اہم ہے اور بیشتر مقدمات میں پیش آتا ہے
آتا رہتا ہیں اس کا مسئلہ فاضل اعلیٰ طور پر ہوا ہے [illegible]
یہ ہے کہ مسئلہ اجلاس کا فل بنچ کے سپرد کیا جائے اور فل بنچ اجلاس کامل
میں پیش ہو

اس میں یہ قرار پایا کہ جملہ متعلقہ کا سوال صرف ان صورتوں پر محدود ہوتا ہے
جو مقدمہ میں پیش آتی ہے جیسے کہ پولیس کی تفتیش میں جرم کی شہادت ثابت
نہیں ہوئی اس لئے عدم شہادت کی رپورٹ عدالت میں کردی اور عدالت سے پیشتر کسی
مزید تحقیقات کے اگر وہ مستغیث سے یہ دریافت کر سکے کہ آیا اس کی رپورٹ
کے خلاف وہ مزید شہادت پیش کرنا چاہتا ہے محض عدم شہادت رپورٹ
کی بنا پر کارروائی ختم کردی۔"

لیکن یہ سب معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام صورتوں پر غور کیا جائے جنکی طرف
باب ۱۴ ضابطہ فوجداری میں جو تفتیش کو پولیس سے متعلق ہے اشارہ کیا گیا ہے اور
جو علیحدہ ہو سکتی ہے وہ حسب ذیل ہیں

(۱) یہ کہ جرم قابل دست اندازی کی اطلاع ناظم فوجداری مجاز کو حسب دفعہ
۱۵۶ دیجائے لیکن صاحب مقدمہ دفعہ مذکور عہدہ دار متعلقہ تھانہ خیال کرے کہ تفتیش کی
کوئی کافی وجہ نہیں ہے اور تفتیش نہ کرے اور نہ کر سکے وہ رپورٹ میں لکھ بھیجے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ "اگر بعد دفعہ (۱۷۰) دوران تفتیش میں جو عمل میں
آئے عہدہ دار متعلقہ تھانہ کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ ملزم کو ناظم فوجداری کے روبرو
حاضر کرنے کے لئے کافی شہادت یا معقول وجہ نہیں ہے تو اگر وہ حراست میں ہو
اور ناظم فوجداری مجاز کے روبرو حاضر ہونے کے لئے مچلکہ معہ یا بلا ضمانت جیسا کہ
عہدہ دار مذکور ہدایت کرے داخل کرے تو رہا کیا جائیگا۔

لیکن اس مرحلہ پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں پولیس کو بلحاظ توضیح دوم
دفعہ ۱۹۹ و دفعہ ۱۸۱ ضابطہ [illegible] کا ایک ہی ہونا ممکن ہے کیا وجہ ہے [illegible] (۹)
ضابطہ فوجداری کی بنا پر دفعہ ۱۵۸ ضابطہ ہذا اس کے جرم کو ضمانت میں اور ملزم گرفتاری
کی منظوری کا فرمان قرار دیا ہے جسکو چھوٹی مدد دی گئی ہو اور جرم [illegible] اس ضابطہ کو امر
عدالت فوجداری کی منظوری کا جس کی کارروائی دائرہ اختیار ہوئی ہو۔

ہماری رائے میں ان صورتوں میں فارق صرف یہ ہے کہ در اصل کارروائی کو
میں ختم ہو گئی یا عدالت میں۔ اگر [illegible] کو پولیس کو [illegible] ملزم [illegible] کی
اطلاع دی جائے تو وہ [illegible] کا بیان قلمبند کرے اور [illegible] ضابطہ میں
درج کرے کہ یہ ضروری کارروائی عمل میں لائیگا۔ لیکن اگر [illegible] کو [illegible] اور اس [illegible]
کی وجہ ہو کہ اسے جرم کا [illegible] تو [illegible] دفعہ ۱۷۳ ضابطہ
فوجداری حاکم فوجداری مجاز کو تحریری اطلاع دیکر تفتیش میں مصروف ہوگا۔

ان [illegible] صورتیں پیش آسکتی ہیں جنکا ہم نے حوالہ دفعات ۱۶۹ و ۱۷۰ و
۱۷۳ ضابطہ فوجداری اوپر ذکر کیا ہے۔

صورت مصرحہ دفعہ ۱۷۰ یہ ہے کہ تفتیش کی وجہ ہو تو کارروائی ختم کردے اور حاکم
فوجداری کو اسکی اطلاع دیدے۔

صورت مذکورہ دفعہ ۱۶۹ یہ ہے کہ تفتیش کی رائے میں ملزم کو حاکم فوجداری کے
پاس حاضر کرنے کے لئے کافی ثبوت یا معقول وجہ نہ ہو تو اس سے [illegible] حاضر ہونے کا
مچلکہ لیا جائے۔

صورت مذکورہ دفعہ ۱۷۰ یہ ہے کہ تفتیش میں یہ بار [illegible] کی وجہ پائی جائے کہ کافی ثبوت یا
معقول وجہ تحقیقات مقدمہ کے لئے موجود ہے اور ملزم حراست میں حاکم فوجداری کے
پاس بھیجا جائے اگر جرم قابل ضمانت ہو تو اس سے حاضری عدالت کیلئے ضمانت لیجائے۔

یہ تینوں صورتیں چھوٹی خبر دینے سے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۸ [illegible] اور
فوجداری کارروائی دائر کرنے سے (جس کا ذکر دفعہ ۱۸۲ [illegible]) یکساں

سرکار بنام رنگا گھڈ

سرکاری عہدہ دار کو یا کسی اور عدالت یا کسی شخص کی جو اس عہدہ دار کے ماتحت ہو۔

اس عبارت میں مالک و مختار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں یعنی جرم مذکور کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں یا اس کے متعلق ہوا ہو۔ ان الفاظ کا تعلق اُن صورتوں سے ہے جس میں کارروائی عدالت میں دائر ہوا اور اس کے دوران میں جرم کا ارتکاب واقع یا ظاہر ہو اور ان الفاظ کے استعمال سے یعنی اس امر کا ہونا چاہیے کہ کارروائی کی حیثیت عدالتی ہو اور وہ عدالت میں آچکی ہو۔ اس کے ساتھ دفعہ ۱۸۷ تعزیرات کی عبارت ملاحظہ طلب ہے جو درج ذیل ہے۔

کوئی شخص جو کسی کو ضرر پہنچانے کی نیت سے اس کے خلاف کوئی کارروائی فوجداری دائر کرے یا دائر کرائے یا کسی جرم کے ارتکاب کا کسی عہدہ دار عدالت کے روبرو جھوٹا الزام لگائے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اس کارروائی یا الزام کی بنا نہیں ہے اس کو قید کی سزا دی جائے گی وغیرہ۔ صحیح

نوٹ :- یہ دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کی ہے اور اس کے قبل جو دفعہ ۱۴۷ اسی مضمون کی تھی اس میں الفاظ یہ تھے "کسی عہدہ دار عدالت یا کوتوالی کے روبرو" سلسلہ زیر بحث کے مقصد کے لیے دفعہ ۱۸۷ تعزیرات میں الفاظ "فوجداری کارروائی دائر کرے یا دائر کرائے" اور دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری میں الفاظ "عدالتی کارروائی میں یا اس کے متعلق" تعبیر کے محتاج ہیں۔

فوجداری کارروائی دائر کرے یا دائر کرائے" میں دفعہ ... بھی داخل خیال کیا جا سکتی ہے۔ جس میں کوتوالی کو ارتکاب جرم کی اطلاع اس غرض سے ... کہ وہ اپنے اختیارات فرائض کے لحاظ سے استعمال کرے جس سے مقدمہ عدالت میں اسکے لیے ان الفاظ کے منشاء میں کسی شخص کی محض ابتدائی تحریک بھی داخل ہے خواہ خود اپنے نام سے کرے یا کسی اور کے اور اس میں بظاہر وہ صورت بھی داخل ہے جو دفعہ ۱۸۲ تعزیرات میں بیان کی گئی ہے یعنی سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دینا تاکہ وہ اپنے اختیار کو کام میں لائے۔

[illegible] کی [illegible] کارروائی [illegible] اسے جرم کا ارتکاب [illegible]
[illegible] اور [illegible] عدالت [illegible]
[illegible] اور [illegible] عدالت [illegible] کی [illegible]
[illegible] کارروائی ہوئی تھی [illegible] عدالت کی اجازت
[illegible]
[illegible] ظاہر ہوتی ہے کہ [illegible]
[illegible] عدالت کی اجازت کی ضرورت [illegible] لیکن [illegible] کہ عدالت میں پولیس کی
رپورٹ کی بنا پر کچھ تحقیقات ہو چکی ہے تو اسکی [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] کی ضرورت ہے [illegible] یہ تجویز ہوئی
اصول یہ ہے کہ کارروائی عدالت کے سامنے اس طریقہ سے آئی ہو کہ اسکو حکم
کرنے کی نسبت خود عدالت نے استغاثہ قائم کی ہو مقدمہ آخر الذکر میں صورت پیدا
ہو گئی تھی کیوں کہ کچھ تحقیقات عدالت میں ہوئی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو مثل مقدمہ
اول الذکر کے [illegible] بھی یہ تجویز کیا گیا کہ عدالت کی اجازت کی ضرورت رہتی ہے
[illegible] عدالت کی اس رائے کی تائید نظائر مدراس لا رپورٹ
مدراس [illegible] صفحہ ۲۹۲ و انڈین لا رپورٹ جلد ۳۰ صفحہ ۲۵ سے ہوتی ہے۔
مدراس کے مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ ایک شخص نے کسی کی نسبت سرقہ
کی اطلاع پولیس کو دی پولیس نے ناظم فوجداری کو عدم ثبوت کی اطلاع دی ناظم
فوجداری نے شخص اطلاع دہندہ کا اظہار قلمبند کیا لیکن اسکا موقع نہیں دیا کہ وہ اپنے
بیان کی تائید میں شہادت پیش کر سکے اسکے بعد ناظم فوجداری نے مقدمہ خارج کر کے
اس شخص پر نالش کرنے کی اجازت دی۔ ہائیکورٹ نے بصیغہ نگرانی تجویز کی کہ اس مقدمہ
میں اجازت کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ کسی جرم کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں
یا اس کے متعلق نہیں ہوا تھا۔
اس مقدمہ میں قابل توجہ یہ امر ہے کہ ناظم فوجداری نے کسی [illegible] کارروائی (ج

[illegible] بنام [illegible] سرکار

متعلق ہو گئی [illegible] سے اوس [illegible] کرنا چاہئے [illegible]
کر دالی [illegible] ۱۹۰۰ [illegible]
دفعہ ۱۹۹ میں عدالت کی منظوری [illegible] یہ ہے کہ جرم کا ارتکاب کسی عدالتی
کارروائی میں یا اوس کے متعلق ہوا ہو" کارروائی سے یہی الفاظ [illegible]
قانون نے صورت اس طرح محدود کر دی ہے کہ اس سے وہ تمام کارروائی خارج ہو جاتی
ہیں جس کو [illegible] کی [illegible] ہوا اور جس عدم اطلاع کی رپورٹ [illegible]
تو جب [illegible] اوس [illegible] کوئی کارروائی
نہ ہوئی ہو [illegible] عدالتی کارروائی [illegible]
حکم صادر کرے [illegible]
اور [illegible] موقع حاصل [illegible] عدم اطلاع کے
ای شہادت [illegible] کوئی حکم دینا اور
[illegible] کی ایسی [illegible] پولیس کی [illegible] کارروائی کو ختم ہو سکے
دیا ایسی حالت نہیں کہی جا سکتی [illegible] عدالتی کارروائی کا اطلاق [illegible] کے ساتھ ہو سکے
بس اصلی بنیاد یہی ہے کہ کسی [illegible]
یا تو عدالتی کارروائی دائر کرے اگر [illegible] پولیس [illegible] کی تھی اگر پولیس [illegible]
وہ ختم ہو گئی اور مجسٹریٹ کو [illegible] تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالتی کارروائی
میں یا اوس کے متعلق جرم کا ارتکاب ہوا اور دفعہ ۱۹۹ ضمن [illegible] کی [illegible] ہے۔

برخلاف اسکے اگر کوئی کارروائی [illegible] ایسی [illegible] ہو گئی ہو [illegible]
نے خود عدم صلاحیت کی رائے قائم کی ہو۔ اور اس لحاظ سے اخراج مقدمہ کا حکم دیا
ہو تب البتہ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ شرط مذکورہ دفعہ ۱۹۹ ضمن ب پوری ہوئی۔ انہی وجوہ
سے اجلاس منعقدہ مجلس عالیہ عدالت نے (جس میں [illegible] تھا) مقدمہ [illegible] بنام سرکار عالی
مندرجہ دکن لاء رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵ میں تجویز کی کہ اس عبارت سے (جبکہ جرم کا
ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں یا اوس کے متعلق ہوا ہو) صاف ظاہر ہے کہ منظوری

دی گئی - ہم کو دانشمندان قانون کا ہرگز منشاء نہیں ہے کیونکہ اونہوں نے ہر ضمن کی شرط کو ملحوظ رکھا ہے

اس وجہ سے ہمارے سوال کا جواب یہ دیا جانا چاہئے کہ ناظم فوجداری پر ... پیش کردہ ... کی ... کی بنا پر کسی مزید عمل سے کام ... کارروائی ... کی ... دفعہ ۱۹۱ ... ناظم کے اختیار میں داخل اور احاطہ ... زیر دفعہ ۱۸۷ ... ناظم منظوری نہیں ہے - فقط

نگرانی فوجداری

اجلاس

باجلاس ... جناب ... پل مکند صاحب بی اے و عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

نمبر مقدمہ ۱۲۸ ۳۶ / سنہ ۱۳۳۶ف / مسطرہ ۱۱ آبان

سرکار عالی ذریعہ گرداور ... نگرانی خواہ

بنام

یادیگا ... طرف ثانی

شہادت ... شہادت شریک جرم - شہادت قابل اعتبار - شریک جرم کی شہادت کا قابل قبول ہونا - تجویز سزا بربنائے شہادت شریک جرم ... تجویز ... شریک جرم قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۱۰۱

... قانون شہادت سرکار عالی تحریک

نگرانی بربنائے تحریک مولوی میر ... ناظم عدالت ... صوبہ ورنگل بر تجویز مولوی سید احمد علی صاحب ناظم عدالت فوجداری تحصیل تعلقہ محمود ... مورخہ ۲۷ آذر ۱۳۳۶ف مشعر اینکہ مقدمہ ... مرقعہ خارج ہو ملزم ... رہا کیا جائے -

عبادات کی انتدائی زمت تھی) ہو دی گئی۔ سپرنٹنڈنٹ کا اظہار لیا گیا اہم اپیل کر دیا
سلئے یہ قرار دیا کہ اگر کوئی جرم منتقیت — سر دو ملاو ار س) دو سے اندا مہ سے کا
اوس سنے پولیس کو اطلاع دی - پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالتی کارروائی میں کسی
جرم کا ارتکاب ہوا۔الہ آباد کے مقدمہ میں صورت یہ تھی کہ اطلاع دہندہ سنے
پولیس میں اطلاع دینے کے بعد عدالت میں کوئی کارروائی نہیں کی تھی اسوجہ سے
ہائیکورٹ سے تجویز کیا کہ جو حکم مجسٹریٹ سے صادر کیا ہے دفعہ ۱۹۵ (ضمن دسا)
ضابطہ فوجداری) کے تحت نہیں ہے - دریا سکے کہا سر اطلاع دہندہ سے مستغیث
کسی ایسے جرم کا مرتکب نہیں ہوا جو عدالتی کارروائی میں یا اوس کے متعلق سمجھا جاسکے۔
حضور اُ جبکہ اوس نے اوس اطلاع کے بعد عدالت میں کوئی کارروائی نہیں کی۔
دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ایسی صورتوں سے متعلق نہیں ہے - اور یہ بھی رائے ظاہر
کی گئی کہ یہ مقدمہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات چلسکتا تھا نہ زیر دفعہ ۲۱۱ دلوسٹ دفعہ
۱۸۲ ایبال سکے تعزیرات کی دفعہ ۱۵۰ کے ہم مضمون اور جھوٹی خبر دینے سے متعلق ہے
ہم جانتے ہیں کہ برٹش انڈیا کے عدالتوں کے بعض ایسے ہی موجود ہیں جن کے
ملاحظہ سے یہ گمان ہو جاتا ہے کہ پولیس میں خبر دے کر فوجداری کارروائی آغاز کرنا ایک
ایسا امر ہے جس پر عدالتی کارروائی کا اطلاق ہو سکتا ہے اس سے عدالت کی شرط ہر حال میں
متعلق ہو جاتی ہے - لیکن جہاں تک ہم سے غور کیا ان فیصلوں میں جو امر طے ہوا ہے وہ
صرف اس حد تک محدود ہے کہ پولیس میں خبر دینا یا تحریک کرنا فوجداری کارروائی آغاز
کرتا ہے لیکن یہ نہیں طے ہوا ہے کہ محض ایسی تحریک کی وجہ سے - کہا جا سکتا ہے
کہ عدالتی کارروائی میں یا اوس کے متعلق جرم کا ارتکاب ہوا اگر ایسا سمجھا جائے تو نتیجہ
یہ ہوگا کہ مختلف صورتوں میں کوئی فارق باقی نہیں رہے گا - اور پولیس میں جھوٹی خبر دینے
کے جرم کی تحقیقات کے لیے بھی وہی شرط لازم آئیگی جو عدالت میں جھوٹا مقدمہ
دائر کرنے کے جرم کی تحقیقات کے لیے لازمی قرار دی گئی ہے یعنی دفعہ ۱۹۹ ضابطہ
فوجداری کے ضمن الف کے لیے بھی وہی شرط لازمی ہوگی جو ضمن ب میں لازمی قرار

منتقل کردیں۔ جہاں مقدمہ مذکورا سالش مع یقین آسانی سے حل ہوسکے اور وہاں پر تحقیقات ہو
مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن سے میں متفق ہوں کہ اس ابتدائی کی
کارروائی اور تجویز ناقص ہے اور غلط ناموں پر شہادتیں وغیرہ قانوناً مستحق و
سرکار عالی کے لحاظ سے سرکاری ملازم کی شہادت قابل قبول ہوسکتی ہے اور سرآمدی
شہادت بھی قابل اسکے تھی کہ قلمبند کی جاتی۔ علاوہ ازیں مقدمہ تحقیقات از سر نو کئے
دائر ہونا چاہئے۔

میں مسٹر ا۔ ہے تحریک فاضل سے متفق ہوں۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

حاستقیم

باجلاس عالی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی
بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب خان بہادر مرزا
حیدر جیون بیگ صاحب رکن۔

سید ہادی مرزا — نگرانی خواہ

بنام

بیھی کا نستھم — طرفثانی

[margin: مرافعہ ... مسلمہ ... اسفندار ...]

نقیض۔ حکم تفتیش بہ مقامات استغاثہ۔ عدم جواز سپردگی ملزم بہ حراست پولس
بہ مقامات استغاثہ محض اطمینان صداقت استغاثہ کی مدت دریافت کا جواز۔ ملزم
چالانی کا بغرض تکمیل تفتیش حوالہ پولس کئے جانے کا جواز۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری

نگرانی منادائی تجویز نواب عزیز یار جنگ بہادر شریک ناظم عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۱۲ بہمن
۱۳۲۶ ف مشعر اینکہ ہادی مرزا حراست میں بھیجا جائے اور مہتمم صاحب کوتوالی کی خدمت میں بھیجا جائے اور حکم دیا جائے کہ
اندرون ایک ہفتہ مال مسروقہ کی برآمدگی اور ملزمان کی گرفتاری عمل میں آئے۔

ریکارڈ عالی
نام
پائیگاہ

جرم کی گواہی [illegible] اقبالی براد ست ہے لیکن تاوقتیکہ اسکی
تائید دوسری شہادت سے نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی۔

مسٹر [illegible] تجویز [illegible] ۱۹۱۰ء

منجانب گورنمنٹ خواجہ مولوی [illegible] محمد صدیق [illegible] وکیل سرکار

طرف ثانی غیر حاضر

[illegible] صاحب [illegible] وکیل سرکار کی بحث سماعت ہوئی۔ واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ [illegible] کے یہاں ایک سرقہ ہوا۔ اور مال [illegible] کا سرقہ گیا۔ واقعہ کے بعد اصل سارق فرار ہو گیا۔ لیکن پولیس کو تفتیش میں معلوم ہوا کہ بعض اشخاص نے سارق سے مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر خرید اور رکھا تھا۔ پولیس نے مقابلہ اول اشخاص کے بالزام دفعہ ۴۱۱ تعزیرات سرکار عالی چالان پیش کیا اور وہ لوگ سزایاب ہو گئے۔ اس کے بعد اصل سارق گرفتار ہوا اور اسکے مقابل میں سرقہ کا چالان پیش ہوا اس ملزم نے ابتدائے تحقیقات عدالت میں اقبال جرم بھی کیا۔ لیکن عدالت نے اس بنا پر کہ اس اقبال جرم کی تائید کسی شہادت [illegible] سے نہیں ہوتی ہے اوسکو الزام سے رہا کر دیا۔

اس مقدمہ میں پولیس نے اول اشخاص کو بھی شہادت میں پیش کرنا چاہا تھا جنکو نسبت صدر بالزام دفعہ ۴۱۱ سزا ہو چکی تھی۔ لیکن عدالت نے ان کی شہادت کو قابل ادخال خیال نہیں کیا حالانکہ بروئے دفعہ ۱۰۰ قانون شہادت شریک جرم گواہی دینے کا مجاز ہے۔ لیکن تاوقتیکہ اسکی تائید اور شہادت سے نہ ہو تجویز سزا صادر نہیں کی جا سکتی۔ پس چونکہ عدالت ابتدائی نے غلط طور پر اس شہادت کے لینے سے انکار کر دیا ہے لہذا مقدمہ مزید تحقیقات کا محتاج ہے لہذا۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ بغرض تحقیقات مزید واپس کیا جائے۔ اور عدالت ضلع کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس مقدمہ کو سید احمد علی صاحب تحصیلدار کے اجلاس سے کسی اپنے دوسرے اجلاس [illegible]

ناکمل رہ گئی ہو اس دفعہ کا منشا صرف اس قدر ہے کہ ایسی امر پر دفعہ اپنی طرح تحقیق
نہ ہوسکے اگر انصاف میں خلل واقع نہ ہو - افسوس ہے کہ امر اہم پر [illegible]
کی توجہ مبذول نہیں ہوئی -

یہ حکم ملزم کو حراست میں لیکر تفتیش کرنے کا اس مقدمہ میں صادر ہوا ہے
خلاف قانون ہے ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں کوئی دفعہ ایسی موجود نہیں ہے
جسکی رو سے ایسی اجازت دیگئی ہو ضابطہ فوجداری انگریزی میں [illegible] اجازت
دیگئی ہے [illegible] لیکن ضابطہ ان کی تقلید ہمارے قانون میں نہیں کی گئی
ہے - اور جو کچھ اختیار مجسٹریٹ کو یہاں کی ضابطہ کی رو سے حاصل ہے وہ صرف
ہے کہ اگر استغاثہ کی اصلیت میں شبہ ہو تو حسب دفعہ ۲۰۲ [illegible] پولیس سے یا
کسی اور شخص کے ذریعہ سے دریافت کرائے ان تمام امور پر تفصیلی طور سے غور
کرنے کے بعد جلسہ متفقہ نے مقدمہ [illegible] مندرجہ دکن لا رپورٹ
جلد ۴ صفحہ ۱۲۲ یہ طے کر دیا ہے کہ جب استغاثہ عدالت میں پیش ہوجائے تو مجسٹریٹ
مجاز نہیں ہے کہ پولیس تفتیش کا حکم دے اس فیصلہ کی تقلید کے بعد کئی فیصلوں میں
کی گئی ہے دیکھو نظائر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۶۸ وصفحہ (۲۰۰) ان
وجوہ سے

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور تجویز ناظم عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۱۳ بہمن ۱۳۲۶ف منسوخ
خان بہادر مولوی مرزا احمد رشید [illegible] بیگ صاحب رکن - وکیل نگرانی خواہ
حاضر ہیں - عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ نے ذریعہ تجویز مورخہ ۱۳ بہمن ۱۳۲۶ف
نگرانی خواہ کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ وہ مہتمم صاحب کوتوالی کے پاس بھیجا جاوے
کہ اندرون دو ہفتہ مال مسروقہ کی برآمدگی اور ملزمان کی گرفتاری عمل میں آئے - وکیل نگرانی خواہ
کا بیان ہے کہ اس کے قبل کی مجسٹریٹ [illegible] ملزم کو سپرد کوتوالی کرنے کا حکم دیا -
تھا جو جلسہ متفقہ میں ۱۲ خورداد ۱۳۲۶ف کو منسوخ ہوا - عدالت ماتحت نے دفعہ ۱۶۵

سرکار عالی دفعہ ۱۶۵ و ۲۰۲

تجویز ہوئی کہ بروئے دفعہ ۱۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ملزم حراست پولس میں صرف اسی حالت میں بھیجا جاتا ہے جبکہ وہ پہلے حراست پولس میں رہ چکا ہو اور تفتیش مکمل نہ ہوئی ہو ایسے معاملات پر جو بذریعہ استغاثہ رجوع ہوتے ہیں دفعہ مذکور حاوی نہیں ہے البتہ بموجب دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ پولس یا کسی دیگر شخص کے ذریعے صداقت استغاثہ کا اطمینان کرسکتا ہے دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۸ و صفحہ ۲۷۷ کا حوالہ دیا گیا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب سرکار عالی مولوی میر احمد علی خان صاحب وکیل۔

طرف ثانی غیر حاضر

نواب نظامت جنگ بہادر ممبر مجلس۔ اس مقدمہ میں جلسہ متفقہ مجلس عالیہ عدالت سے بتاریخ ۱۲ خورداد ۱۳۳۲ ف[علت] یہ تجویز ہوئی تھی کہ مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ پولس کو تفتیش کا حکم دے۔ اس کے بعد بہ تحریر روبرو مجسٹریٹ نے بحوالہ دفعہ ۱۵۶ ضابطہ فوجداری اپنے حکم سابق کو اعادہ کیا ہے یعنے پھر تفتیش کا حکم صادر کیا ہے چونکہ ہم یہ باور نہیں کرسکتے کہ عمداً مجلس کے فیصلہ کے خلاف عمل کرنا مقصود تھا اسلئے مجسٹریٹ کے موجودہ حکم کو ہم قانونی غلط فہمی پر مبنی خیال کرتے ہیں وہ یہ کہ دفعہ ۱۶۷ کو ان صورتوں پر بھی حاوی کیا ہے جن میں استغاثہ کی بناء پر تحقیقات شروع کی گئی ہو۔ اگر دفعہ کی عبارت پر غور کیا جاتا تو معلوم ہوتا ہے کہ جو اجازت اس دفعہ کی رو سے ملزم کو پھر حراست میں بھیجنے کے لیے دی گئی ہے وہ انہی صورتوں سے متعلق ہے جن میں ملزم پیشتر حراست پولس میں رہ چکا ہو اور کسی وجہ سے تفتیش

[علت] سلسلہ مطبوعہ دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۴۴۔

اجلاس عالی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالی جناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن

سنہ ۱۳۲۰ف
نمبر مقدمہ ۱۹۹
فیصلہ
سنہ ۱۳۲۱ف
۲۶

نگرانی خواہ — کلشن وغیرہ

نام

طرفثانیان — آبائی زوجہ کاسی ما وغیرہ

نقض امن - کارروائی نقض امن - حکم ادخال شہادت تحریری قبل حصول اطمینان نقض امن - تحقیقات تقصد عدم جواز تحقیقات تقصد قبل حصول اطمینان نقض امن - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۱ -

تجویز ہوئی کہ قبل حصول اطمینان نقض امن تحقیقات سے ... صادر آنا [?] تحریری داخل کرنیکا حکم صادر کرنا خلاف منشاء دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہے -

اغراض مقدمہ ہم اسکے لیے اور کچھ غیر ضروری ہے

منجانب نگرانی خواہان مولوی سید عبد الرب صاحب وکیل ۔

منجانب طرفثانیان مولوی لطف علی صاحب وکیل -

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الرائے ہیں - اس نگرانی میں بیجا بنگی یہ ظاہر کی جاتی ہے اور اسکی تصدیق مثل سے ہوتی ہے کہ قبل حصول اطمینان امر متعلق الاحتمال نقض امن کا اندیشہ ہے ناظم صاحب عدالت ضلع نے ... اور کے نام دریافت تقصد کا اور فریقین کے نام بیانات تحریری داخل کرنیکا حکم صادر کیا - حوالہ دفعہ ۱۴۸ ہے جس میں

نگرانی منادامی تجویز مولوی محمد وحید الدین صاحب ناظم عدالت ... مورخہ ۲ شہریور ۱۳۲۲ف صادر ایک مقدمہ نمبر ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴) واقع موضع ... کی بیدواقع قابض آبائی ... ساد و گیتی ہیں -

ضابطہ فوجداری سمن اول کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن اسکا ارشاد یہ ہے کہ ملزم کو پولیس کی حراست میں نہ دیا جائے گا۔ بجز اس کے کہ عدالت کو یقین ہو جائے کہ مقدمہ کی تکمیل کے لئے اسکی ضرورت ہے اور انصاف میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہے اور یہ دفعہ ایسی شکل سے متعلق ہے کہ ملزم ابتداءً حراست کوتوالی میں رہ چکا ہو مقدمہ ہذا کے حالات جداگانہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مقدمہ بذریعہ استغاثہ رجوع کیا گیا ہے اور ناظم صاحب کوتوالی نے بذریعہ مراسلہ مورخہ ۲۷ اردی بہشت ۱۳۲۲ف کے اطلاع دی کہ

"یہ معاملہ قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے
اس میں پولیس سے برآمدگی مال وغیرہ کے متعلق کوئی تعلق
نہیں ہے بذریعہ سمن اور وارنٹ ملزمین طلب کئے جائیں
اور کارروائی فرمائی جائے"

ان حالات میں ملزمین کو باوجود جلسہ متفقہ کی تجویز مذکورہ صدر کے دوبارہ پولیس کی حراست میں دینا غور طلب امر ہے اور وکیل نگرانی خواہ کی استدعا یہ بھی ہے کہ مقدمہ کسی دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر منتقل کیا جاوے ضابطہ فوجداری کے دفعہ ۲۰۲ میں بتلایا گیا ہے کہ اگر استغاثہ کے صداقت کے متعلق اطمینان نہ ہو تو مجسٹریٹ دعوی ملتوی کرکے خود تحقیقات میں مصروف ہو یا کسی اور ذریعہ سے دریافت کرائے لیکن یہ تحقیقات صداقت استغاثہ کے متعلق ہونی چاہیئے چنانچہ مجلس عالیہ عدالت سے طے فرمایا گیا ہے کہ دفعہ ۲۰۲ مذکورہ سے تفتیش کرانے کا حکم صادر نہیں ہو سکتا۔ دیکھو نظیر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۳ لہذا۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

متفقہ

مرسہواں دفعہ
سام
بحال کیا

احتمام مقدمہ بوجہ سال آخر مستوجب حق صفائی۔

تجویز ہوئی کہ بلا دیئے ملزمین کو صفائی پیش کرنے کا موقع دینا
صحیح نہیں ہے۔

ارسالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس
آخر سال ہونے کی وجہ سے ملزمین کو صفائی کا موقع دیئے بغیر مقدمہ کو ختم
کر دینا۔ منصفانہ قانون سے نہ قرین انصاف۔

منجانب مرافعین پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل۔
مرافعہ علیہ غیر حاضر۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس۔ مرافعہ علیہ غیر حاضر۔ سب سے
پہلے اس مقدمہ میں یہ تنقیح طلب ہے کہ مرافعین کو موقع صفائی پیش کرنے کا دیا گیا ہے یا نہیں
اور جس وجہ سے اس امر میں عدالت ابتدائی نے مرافعین کے خلاف تحریر کی ہے وہ
صحیح ہے یا نہیں۔ حالت یہ ہے کہ ۹ مہر اسفندار ۱۳۳۶ف کو استغاثہ دائر ہوا اور ۸ مہر ۱۳۳۶ف
کو متعدد پیشیوں کے بعد فرد جرم مرتب اور سنائی گئی۔

اس عرصہ مدت میں فرد کارروائی کے ملاحظہ سے کوئی غفلت یا بیجا دیر ملزمین کا
نہیں معلوم ہوتا کہ جس کی پاداش میں ان کی استدعائے عطائے موقع پیشی صفائی
مورخہ ۲۴ مہر آبان ۱۳۳۶ف کا نامنظور کرنا صحیح ہو بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ خود مستغیث نے
شہادت استغاثہ پیش کرنے میں دیر اور طوالت کی۔ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۳۶ف کو
عدالت نے غیر حاضر شہادت استغاثہ کی نسبت حکم اجرائی وارنٹ دیا تھا مگر مستغیث
نے وارنٹ جاری نہیں کرایا اور ۸ مہر خورداد ۱۳۳۶ف کو عدالت ابتدائی نے اس کا
کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور گواہان غیر حاضر کے طلبی کا حکم دیا۔ ۸ مہر ۱۳۳۶ف کو فرد جرم سنائی
گئی اور ملزمین کا جواب لیا گیا۔ انہوں نے جرح مکرر اور شہادت صفائی پیش
کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور ۲۴ مہر آبان ۱۳۳۶ف کو جرح مکرر کئے اور شہادت صفائی کے
متعلق کہا کہ کچھ حاضر ہے اور ایک موقع مانگا کہ وہ مکمل شہادت صفائی پیش کر سکیں،

صریح ہدایت موجود ہے کہ بعد حصول اطمینان دس کے دو دو مچلکہ ضمانت تحریری کے
اوخال کا حکم دیا جائے۔

چونکہ یہ عذر صحیح ہے اور کسی ناظم فوجداری کو مقدمات ... قضیہ کا اختیار
حاصل نہیں ہو جاتا تا وقتیکہ احتمال نقض امن ثابت نہ ہو اس لیے جو کارروائی اس مقدمہ میں
ہوئی ہے قابل بحالی نہیں ہے۔

لکشن دیرہ
بنام
اہالی وغیرہ

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور، تجویز زیر نگرانی منسوخ۔ اگر نقض امن کا اندیشہ باقی ہے اور کوئی
فریق اس کی نسبت اطمینان دلائے کہ فی الواقع ایسی حالت پیدا ہے۔ تب ضابطہ
عمل کیا جائے۔

اس کی ایک نقل مثل ثانیہ میں شامل کیجائے۔ فقط۔

مرافعہ فوجداری

اجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جابر صاحب معتمد مہر مجلس و عالیجناب
مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔

مرافعہ مقدمہ نمبر ۲۹ ۱۳۳
۲۴ صفحہ ۱۳۴ و ۵۴۳

نرسیوان وغیرہ — مرافعین

بنام

بلال ملیا۔ — مرافعہ علیہ

منفصلہ ... خورداد

شہادت صفائی۔ حق ملزمین نسبت پیش کرنے شہادت صفائی۔ عدم جواز
سقوط حق شہادت صفائی بلا وجہ۔ مقدمہ۔ اختتام مقدمہ بوجہ سال آخر۔ عدم جواز

مرافعہ بنا راضی تجویز ناظم صاحب عدالت سشن صوبہ گلشن آباد میدک مورخہ ۸ اردی بہشت ۱۳۲۸ف
مشعر اینکہ مرافعہ نامنظور کیا۔

ان کی درخواست [illegible] کافی ہیں تاہم حسب ہدایت [illegible] حکم
صادر ہوں [illegible] نظر بھی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی تشریح
لکھی گئی یہ صورت [illegible] رسائی کے [illegible] تو صفائی [illegible]
کر سکا موقع ملنا چاہیے حالات کے لحاظ کرتے ہم مقدمہ کو دوسری جگہ منتقل کرتے
مگر غرض انتقال اس وقت اول ہی حاصل ہے کہ اب [illegible] حاکم وہاں کارگذار
ہیں [illegible] اجلاس کی وجہ سے ملزمین کو تجدید کا حق پیدا ہو گیا ہے اگر وہ چاہیں
اپنے حق قانونی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

مراجعہ منظور ہے مثل بغرض تکمیل کارروائی و تجویز باضابطہ واپس ہو۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب منصرم میر مجلس و [illegible] صاحب
خان بہادر و مولوی مرزا [illegible] بیگ صاحب ارکان۔

جیرام وغیرہ　　(مستغاث علیہا)　　نگرانی خواہان

بنام

بلونت راؤ　　(مستغیث)　　نگرانی علیہ

حکم۔ حکم حوالگی نابالغہ بصدور تحقیقات متعلقات زیر دفعہ ۵۱۹ مجموعہ ضابطہ

۱۳۲۶ف

نگرانی ساماجی تجویز مولوی احمد علی خان صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۲ اسفندار
مشعر اینکہ مسماۃ [illegible] دختر [illegible] ہے جسے جیرام ماموں بہلا کر بغرض ازدواج لایا ہے ۔
حسب دفعہ ۵۱۹ ضابطہ فوجداری حکم دیا جاتا ہے کہ دختر سائل کو سائل کے حوالہ کر دے اور [illegible]
حکم مذکور کی تعمیل کرائی جائے گی۔

رسول النساء بنام لالہ کیا

گو عدالت ابتدائی نے موقع نہ دیا اور اوس کی ایک وجہ یہ لکھی کہ پیشی کے روز استغاثہ
حاضر نہ تھا مگر دوران بیشتر شہادت ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ... نے
اوس پر اشارہ کردیا ہے دوسری وجہ یہ لکھی کہ آخر سال ہے اور ختم ہونا چاہئے اور
نا مناسب عذر تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ابتدائی اپنے فرض
انصاف کو نہیں جانتے۔ یا اوس کی پرواہ نہیں کرتے اور ... صرف ... کر کے جلد
فیصلہ کر کے اپنی کارگذاری دکھانا چاہتے ہیں جو منشائے قانون ہے اور نہ مقصد
انصاف اس لئے اسپر جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ بہرحال ہم کو یہ دیکھنا ہے
وہ یہ ہے کہ مرآبان سنہ ۱۳۲۲ف کو ملزمین نے پوری شہادت صفائی حاضر نہیں کی تھی
اس کی کیا وجہ تھی۔ اور وہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اون کو ان مجسٹریٹ کے اجلاس سے
انصاف کی امید نہ تھی۔ اور اونہوں نے عدالت عالیہ میں انتقال مقدمہ کی درخواست
کی تھی اور عدالت نے باوجودیکہ ... تصفیہ کیلئے ۱۳۲۲ف آخر
کوئی حکم نہیں آیا کہ ہر مقدمہ کے لئے یہ کوئی کافی وجہ ہو سکتی ہے۔ مگر ایسے مواقع پر
انصاف پسند مجسٹریٹ صحیح پسند نہیں کرتے ہیں۔ پس کم سے کم یہ چاہئے تھا کہ ایک
موقع انصافاً بغرض عشرہ کا دیدیا جاتا کہ تکمیل مثل کی ہوجاتی۔ پس ہم وہ موقع دیتے
ہیں اور بہ منسوخی فیصلہ جات عدالت ماتحت حکم دیتے ہیں۔ مقدمہ عدالت ابتدائی
کو واپس ہوکر بعد تکمیل تجویز واپس کرے۔

ایک ایک نقل اس کی بطور فیصلہ اپیل نمبر ۳۴۳ تا ۳۴۴ و ۳۵۴ مرافعہ فوجداری
سنہ ۱۳۲۲ف میں شریک کیجائے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ یہ ایک حکم سزا کا مرافعہ ثانیہ ہے
صاف طور پر ظاہر ہے کہ نہایت بری طور پر مقدمہ ختم کیا گیا ہے۔ عدالت سشن نے
شاید فرد کارروائی پر تفصیلی نظر نہیں ڈالی۔ ورنہ یہاں تک ملزمین کو زحمت اوٹھانی
نہ پڑتی۔ ۷ مرآبان سنہ ... کو صفائی پیش کی جانے کے لیے حکم تھا۔ شہود و بعض حاضر تھے
مگر وکیل ملزمین کو معذوری اس لئے تھی کہ بوجہ درخواست انتقال مقدمہ عدالت کے رو برو

بیرام وغیرہ
بنام
لو ستار

مولوی سید محمد سلام جبار ۵ اسد [illegible] دکھلائی ایک لڑکی ہے جو
نگرانی [illegible] ماموں اور نانی [illegible] نے محضر حٹانا تھا کہ
اس درخواست کی کہ یہ ماموں اور نانی اون کی لڑکی کو بھگا لے گئے اور اب اوسکی سرپرستی
سرپرستی اور [illegible] سے قوم کے رواج کے خلاف شادی کرنا چاہتے ہیں [illegible]
کا اظہار لیا اور اس نے اسے اور [illegible] کو ۱۵ روپیہ کیا حوالہ کا لڑکی کا جو ہے
اس قدر کارروائی کے بعد عدالت ماتحت نے حکم دیا نگرانی دیا اوسکی یہ نگرانی ہے۔

کہا یہ جاتا ہے کہ عدالت ماتحت نے بلا سماعت عذرات کی اونکو ضرور تھا کہ نگرانی
خواہوں کو طلب کرتی۔ اون کا جواب لیتی اور تحقیقات کرتی۔ اور اس حکم کی رو بہ نگرانی
اندیشہ ہے کہ اگر نہایت ہی نامناسب الزام اون پر عاید ہوگا کہ نگرانی خواہ اپنی بھانجی
اور نواسی کا بیاہ کسی سے زر لے کے کرنا چاہتے ہیں جس کا اون کے برادری
میں بہت برا اثر ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس حکم پر نگرانی کا ادا ہی اثر ہو جیسا کہ لائق وکیل
نگرانی خواہ بیان کرتے ہیں۔ اور اوس پر زور دیتے ہیں۔ لیکن وہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے
کہ اوس کے بنا پر ہم اس نگرانی میں خواہ مخواہ دست اندازی کرنا لازم ہو اوس الزام
کے رفع کرنے کی نگرانی خواہوں کے لیے ذرایع جائز موجود ہیں اور وہ اونکو اختیار
کرسکتے ہیں اس مقدمہ میں عدالت ماتحت کا عمل اور تجویز اوسکے اختیار سے متجاوز
ہے اور نہ اوس کے تجویز کا کوئی ایسا اثر اور نتیجہ ہے مثلاً لڑکی کی ایک
اجنبی کے حوالہ کردیا جانے جہاں اوسکی عصمت [illegible] اور اندیشہ میں ہو تو اس ہمکو بلحاظ
مصلحت و انصاف دست اندازی ضرور ہوتی۔

نگرانی خواہ ماموں اور نانی ہیں اون سے بہتر حق حضانت و ولایت و محافظت
باپ کو ہے اور لڑکی باپ کے حوالہ کی گئی ہے جہاں لڑکی کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے
نگرانی خواہ اگر مدعی ہیں کہ اون کو حفاظت و حضانت و ولایت میں بمقابلہ باپ کے
تقدیم اور ترجیح ہے تو اوس کے عدالت دیوانی سے وہ کرسکتے ہیں فریق ثانی کے معمولی
درخواست اظہار وغیرہ سے نگرانی خواہوں کو اگر ضرر کسی قسم کا پہونچا ہے تو اوس کے

[illegible] نام [illegible] [illegible] [illegible] سرکار عالی [illegible]

سائل [illegible] ذاتی ہے عدالت فوجداری [illegible]
کی [illegible] لڑکی [illegible] اور مالی [illegible] اسکو بہکا کر
لے گیا [illegible] اور [illegible] کے خلاف اسکی شادی کرنا چاہتی ہے
بعد [illegible] ضابطہ فوجداری لڑکی کو بہکا لیجانے والے
[illegible] عدالت [illegible] اور گواہ کی شہادت [illegible]
کرنے کے بعد لڑکی کو حوالہ [illegible] کیا جائے کا حکم صادر کیا تحریر ہوئی
یہ فیصلہ عدالت ماتحت درست اور قابل [illegible] ہے۔
[illegible] ضابطہ فوجداری کوئی حکم دیا [illegible] نگرانی
جواب کے معاملہ میں [illegible] ضروری ہے کہ ایک فریق کو حق
صحت [illegible] کا اظہار کرنے کے بعد حکم صادر کیا [illegible] ہے

جناب نگرانی خواہ مولوی [illegible] وکیل [illegible]
[illegible] ضابطہ فوجداری صرف [illegible] کے بیان پر
اکتفا کر کے بلا تحقیق [illegible] اور بلا طلبی نگرانی خواہ [illegible] حکم صادر کر دیا
[illegible] کہ نابالغہ کا
[illegible] سرکار عالی [illegible]

[illegible] نگرانی خواہ کو یہ حکم دیا [illegible] کہ وہ لڑکی کی شادی [illegible]
میرے موکل پر یہ بہت بڑا الزام ہے کہ وہ لڑکی کو فروخت کرنے والا ہے
اور اس امر کی کوئی شہادت میرے موکل کے مقابلہ میں پیش نہیں ہوئی ہے
[illegible] اور شریعت [illegible] ہیں اگر بلا تحقیق کے یہ حکم قائم رکھا
جائے گا تو بلا وجہ [illegible] ایک الزام قائم رہ جائیگا جو [illegible] صحیح نہیں
واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

چاہئیے تھی کہ ... سرکاری کارروائی کرنے کی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ منشا نہ تھا کہ انا یطالب
کرنے کے اور انکا جواب لکھ تجویز مناسب کی جاتی۔ مگر یہ کل مجسٹریٹ پر لازم تھا جو کہ دفعہ
[illegible] ... اگر کوئی مجمل انعقاد اختیار ہے ... اور دفعہ ۴۱۹ [illegible]
کی رو سے حکم زیر نگرانی خلاف اختیار نہیں ہے اس لئے اس کو [illegible]
اختلاف کی ہائی نہیں جاتی۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور

نگرانی فوجداری

جلسہ مستقلہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب و عالیجناب خان بہادر
مولوی مرزا حیدر حسین بیگ صاحب و عالیجناب مولوی مفتی
سید نور الضیا الدین صاحب ارکان

مقدمہ ۱۱ سنہ ۱۳۵۲ ف

سرکار اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر ذریعہ ... نگرانی خواہ

بنام

سیتیا طرف ثانی

اختیار۔ اختیار سماعت۔ اختیار سماعت عدالت جاگیر۔ اختیار سماعت عدالت
جاگیر بصورت ورثاء مقتول کے باشندہ علاقہ خالصہ ہونے کی [illegible] عدم اختیار سماعت

نگرانی بر ساتے تحریک مولوی سید امین الحسن صاحب ناظم عدالت ... اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر
مورخہ ۲۴ ... فیصلہ ... ہے کہ پولیس کو چالان اس غرض سے واپس دیا جائے کہ عدالت مجاز
عدالت فوجداری ضلع رائچور میں پیش کرے اور ان ... عدالت العالیہ کے تصفیہ پر منحصر کیا ہے ملزم
سیتیا تصفیہ عدالت العالیہ تک مچلکہ کمل میں رہے۔

[illegible] بھی [illegible] حوالہ مناسب کر سکتے ہیں۔ اور گرانی میں سکہ حکم بہ عدالت ماتحت کے اختیار سے بیشتر صادر ہوا ہے اور سماعت میں کسی قسم کی بے ضابطگی [illegible] صرور ہوتا گرانی کی اور اس کے درخواست دو سری ساماعت کی مجموعہ نہیں۔ معلوم ہوتا کہ کیوں [illegible] [illegible] گرانی [illegible]

خان بہادر مولوی مرزا سید محبوب بیگ صاحب [illegible] لاء وکیل گرانخواہ [illegible] [illegible] واقعہ یہ ہے کہ عدالت فوجداری بلدہ نے [illegible] ۵۱۹ ضابطہ فوجداری کے [illegible]

[illegible] کی [illegible] سائل کے حوالہ کردیئے

گرانی میں [illegible] طفلک کے ماموں اور نانی ہیں۔ طرفثانی اوسکا [illegible] ہے اور اوس نے ظاہر بیان کیا ہے کہ گرانی خواہوں نے اوس کی [illegible] کرکے [illegible] کیا ہے اور [illegible] گئے ہیں۔

وکیل گرانی خواہ کو عذر ہے کہ حسب دفعہ مذکورہ مجسٹریٹ ماتحت کو ضرور تھا کہ اوسکے موکلین کے مواجہ میں حکم صادر فرماتے یعنے اون کی بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ [illegible] محتاج [illegible] ہم نے جہاں تک دفعہ مذکور کے منشا پر غور کیا ہماری رائے میں مجسٹریٹ کو صرف اس قدر دریافت کرنی چاہیئے کہ جس سے صحت واقعہ کا اطمینان ہو جائے طرفثانی نے اپنے حلفی بیان کے علاوہ اپنے بھائی کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور دونوں کی شہادت کا نتیجہ یہ ہے کہ گرانی خواہان چاہتے ہیں کہ مسماۃ مذکورہ کا [illegible] اوسکے باپ کے کسی شخص کے ساتھ کردیا جائے گو گرانی خواہوں کو اس سے انکار ہے لیکن جبکہ مجسٹریٹ ماتحت نے طرفثانی کے حلف اور شہادت متعلقہ پر اطمینان کرلیا ہے تو ہمکو کوئی وجہ اوسکے اعتبار نہ کرنے کی بہ نسبت گرانی درخواست کی نہیں معلوم ہوتی اور نہ دفعہ مذکور کے لحاظ مجسٹریٹ ماتحت کو لازم تھا کہ حلفی گرانی خواہان مکمل دریافت کرتے۔ البتہ چونکہ گرانی خواہان مسماۃ مذکورہ کے قریبی رشتہ دار ہیں اس سے بادی النظر میں اونکو اسی [illegible]

حرام دیدہ
ام
[illegible]

یہاں تک اسکے ... کرنی کارروائی کرنے کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ مناسب تھا کہ انکو طلب کرتے اور انکا جواب لیکر تجویز مناسب کیجاتی۔ مگر یہ عمل مجسٹریٹ پر لازم تھا چونکہ دفعہ ... فوجداری ... پیشی ... کرنا کوئی عمل انصاف ... نہیں ہے اور ... کی روسے حکم زیر نگرانی خلاف اختیار بھی نہیں ہے اس سبب اس نوبت پر ... خلاف کی پائی نہیں جاتی۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب و عالیجناب خان بہادر مولوی مرزا احمد حیدر جیون بیگ صاحب و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب ارکان

نمبر مقدمہ ۱۱۳ سنہ ۱۳۲۷ف منفصلہ ۱۴ اسفندار ...

سرکار اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر بذریعہ راجنا۔ — نگرانی خواہ

بنام

سیتیا — طرف ثانی

اختیار۔ اختیار سماعت۔ اختیار سماعت عدالت جاگیر۔ اختیار سماعت عدالت جاگیر بصورت وقوع جرم مقتول کے باشندہ علاقہ خالصہ ہونے کی۔ ... عدم اختیار سماعت

نگرانی بر بنائے تحریک مولوی سید امین الحسن صاحب ناظم عدالت سشن اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۲۲ف شعر اینکہ میری رائے ہے کہ پولیس کو چالان اس غرض سے واپس دیا جائے کہ علاقہ عدالت فوجداری ضلع رائچور میں پیش کرے اور اس رائے کا نفاذ عدالت العالیہ کے تصفیہ پر منحصر کیا ہے ملزم سیتیا تصفیہ عدالت العالیہ تک محبس کیل میں رہے۔

جیرام وغیرہ
بنام
بلونت راؤ

نسبت بھی وہ چارہ جوئی مناسب کر سکتے ہین - اس نگرانی مین جبکہ حکم عدالت ماتحت
کے اختیار سے متجاوز ہے اور نہ اوس سے کوئی مضرت پائی جاتی ہے تو ضرورت
نگرانی کی اور اوس کے ذریعے سے دست اندازی کی ہو تو وجہ نہین معلوم ہوتی کہ
کیون دست اندازی کی جائے۔ نگرانی نامنظور ہو۔

نواب بہادر مولوی مرزا حیدر حسین بیگ صاحب رکن - لائق وکیل نگرانخواہ
حاضر۔ طرفثانی غیر حاضر۔ واقعہ یہ ہے کہ عدالت فوجداری بلدہ نے بذریعہ دفعہ ۵۱۹
ضابطہ فوجداری حکم دیا ہے کہ

دو چہلا بائی دختر سائل کو سائل کے حوالہ کر دے۔

نگرانی خواہان دیچلا بائی طفلک کے ماموں اور نانی ہین - طرفثانی اوسکا پدر ہے
اور اوس نے حلفاً بیان کیا ہے کہ نگرانی خواہون نے اوس کی دختر کو روک رکھا ہے
اور سے بہکالے گئے ہین۔

وکیل نگرانی خواہ کو عذر ہے کہ حسب دفعہ متذکرہ مجسٹریٹ ماتحت کو ضرور تھا کہ
اوسکے موکلین کے مواجہ مین حکم صادر فرماتے پیشتر اون کی بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ
مقدمہ محتاج دریافت ہے ہم نے جہان تک دفعہ مذکور کے منشا پر غور کیا ہماری
رائے مین مجسٹریٹ کو صرف اس قدر دریافت کرنی چاہیئے کہ جس سے صحت واقعہ
کا اطمینان ہو جائے۔ طرفثانی نے اپنے حلفی بیان کے علاوہ اپنے بھائی کو بھی شہادت
مین پیش کیا ہے اور دونون کی شہادت کا نتیجہ یہ ہے کہ نگرانی خواہان چاہتے ہین کہ
مسماۃ مذکورہ کا عقد بلا استمزاج اوسکے پدر کے کسی شخص کے ساتھ کر دیا جائے
گو نگرانی خواہون کو اس سے انکار ہے - لیکن درحالیکہ مجسٹریٹ ماتحت نے طرفثانی
کے حلف اور شہادت شمولہ مثل پر اطمینان کر لیا ہے تو ہمکو کوئی وجہ اوسکے اختیار
تمیزی مین بصیغہ نگرانی دست اندازی کی نہین معلوم ہوتی اور نہ دفعہ مذکور کے لحاظ سے
مجسٹریٹ ماتحت کو لازم تھا کہ بطلبی نگرانی خواہان مکمل دریافت کرتے۔ البتہ چونکہ نگرانی
خواہان مسماۃ مذکور کے قریبی رشتہ دار ہین اس سے بادی النظر مین اونکو اپنی نواسی پر

سرکار عالی بنام ...

عبدالرحیم ولد جیون بیگ صاحب ساکن ... قتل ہوا ... آبادی ... بیگم
تعلقہ گیل جاگیر اراضی نواب ... بہادر ... ملزم بھی
اسی تعلقہ کا رہنے والا ہے اور شوہر ... کا باشندہ ہے لیکن
اس کے والدین خالصہ کے رہنے والے ہیں۔ عدالت سشن نے تحریک
کی ہے کہ حسب دفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی یہ مقدمہ اسکے
اجلاس سے منتقل کر دیا جائے۔

اس مقدمہ میں اولاً ناظم عدالت فوجداری ضلع گیل نے تحقیقات کی اور مقدمہ
کو سپرد عدالت سشن جاگیر کیا۔ عدالت سشن نے ۲۶ آبان ۱۳۲۶ف کو
تجویز سزا کی مجلس عدالت العالیہ نے ۱۰ مہر ۱۳۲۶ف کو حکم دیا کہ فرد جرم مرتب
اور سناکر کارروائی کی جائے۔

عدالت سشن موصوف نے بھی پھر ۱۱ امرداد ۱۳۲۶ف کو وہی تجویز کی جسکے
بعد مجلس عالیہ عدالت نے ۱۰ امرداد ۱۳۲۶ف کو مقدمہ پھر واپس کیا کہ عدالت
سشن نے اجلاس کامل مجلس عالیہ عدالت کی تجویز کی تعمیل نہیں کی اب
اس توجہ پر عدالت سشن نے انتقال مقدمہ کی تحریک کی ہے واقعہ ۱۰
شہریور ۱۳۲۶ف کا اور ۱۵ شہریور ۱۳۲۶ف سے ... جس ... ہے
عدالت سشن کے سوء عمل سے مجلس عالیہ عدالت کو مقدمہ دو دفعہ واپس
کرنا پڑا ہے۔

اب غور طلب یہ امور ہیں کہ

(۱) کیا دفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں مقصود کوئی فریق کو استدعا
ہے کہ کوئی ایک فریق بھی ہو تو مقدمہ کی سماعت سے عدالت جاگیر ممنوع
ہو جائے۔

(۲) مقدمات قتل میں حق استغاثہ سرکار کو ہوتا ہے، اور اس مقدمہ میں
ایک وارث ملا کا بیٹا اور اسکا شوہر ساکن جاگیر ہے صرف والدین خالصہ کے

سرکار ابسیلی بنام شیخ یٰسین

بعد تکمیل تحقیقات ۔ بیضابطگی جس سے کارروائی کالعدم نہیں ہوتی ۔ فریق ۔ فریق حقیقی و فریق مجازی ۔ ورثائے مقتول کا فریق حقیقی نہ ہونا ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۸۰ و ۴۰۹ ۔

مقدمہ ہذا میں قتل جاگیر نواب سالار جنگ میں واقع ہوا ملزم اور متوفی دونوں مذکور کے باشندہ ہیں لیکن مالک کے والدین علاقہ خالصہ کے رہنے والے ہیں۔ عدالت سشن علاقہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ نے تحریک کی کہ بلحاظ دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت جاگیر مقدمہ کی سماعت کی مجاز نہیں ہے بلکہ مقدمہ عدالت خالصہ میں منتقل ہونا چاہیئے ۔

تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے محض عدالتوں کے تعلقات کارروائی کی حد تک معین کر دئے گئے ہیں جنکا منشا یہ ہے کہ آغاز تحقیقات کہاں ہوگی اس دفعہ کو اس سے بحث نہیں ہے کہ کسی عدالت میں کارروائی مکمل ہو جانے کے بعد آیا وہ بحال برقرار رکھنے کے قابل ہے یا کالعدم ہو جائے گی دفعہ ۴۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بھی یہ امر طے کرنے کے لیے مانع نہیں ہے کہ جو شئے اس مقدمہ میں پیش کی گئی ہے اس کے لحاظ سے کل کارروائی کالعدم قرار دیجائے ۔

(۲) لفظ فریق" موقوعہ دفعہ ۱۸۰ سے مراد فریق حقیقی ہے مقدمات قتل میں ورثائے مقتول فریق اصلی نہیں ہیں بلکہ فریق مجازی ہیں۔

مقدمات ہذا عدالت سشن علاقہ اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر سے اس تحریک کے ساتھ بلاحظہ مجلس عالیہ عدالت میں بھیجا گیا کہ منجملہ ورثائے مقتول کے ایک شخص علاقہ خالصہ میں رہتا ہے اسلیے حسب دفعہ ۱۸۰ ضابطہ فوجداری مقدمہ عدالت خالصہ میں سماعت ہونا چاہیئے ۔ حکام عالیمقام نے بہ تجویز ذیل مقدمہ سپرد اجلاس کامل فرمایا ۔

مولوی سید محمد غلام جہار صاحب وخان بہادر و مولوی مرزا

[illegible]

عدالت سے ایک ایسا امر ہمارے سامنے پیش کیا ہے جس پر یہ قرار دیا جانا ہے کہ اس وقت تک جتنی کارروائی اس مقدمہ میں ہوئی ہے اور کیا وہ عدالت مجاز کی کارروائی ہے یا کالعدم قرار دی جاتی ہے۔

یہ قتل کا مقدمہ ہے۔ مقتول اور قاتل اسٹیٹ کے علاقہ کے رہنے والے ہیں ارتکاب جرم بھی وہیں ہوا ہے اس بنا پر لازمی تحقیقات کے بعد عدالت سشن میں سپردگی عمل میں آئی۔ سشن نے پہلے حبس دوام کی رائے دیکر مثل تصفیہ کیلئے جس پر تذکرہ صدر حکم دیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بعض ورثا مقتول علاقہ سرکار عالی کے باشندے پائے گئے اس لئے دفعہ ۱۸۰ ضابطہ فوجداری مقدمہ سے متعلق ہو جائے گی۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ از ابتدا تا انتہا کل کارروائی عدالت غیر مقتدر کی متصور ہوگی

ہماری رائے یہ ہے کہ دفعہ ۱۸۰ ایک ایسی دفعہ ہے جس نے عدالتوں کے تعلقات کو کوئی کارروائی کے حدتک معین کر دئے ہیں جسکے معنی یہ ہیں کہ آغاز تحقیقات کہاں ہوگی۔ مگر اس دفعہ کو اس امر سے بحث نہیں ہے کہ جب کارروائی منشاء دفعہ ہذا سے متجاوز عمل میں آئے اور مکمل ہو جائے تو وہ بحال و برقرار رکھنے کے قابل ہے یا معدوم سمجھی جائے گی۔ اس مادہ میں جن سے مدد لی جاسکتی ہے وہ باب ۳۹ ضابطہ کے دفعات ۴۹۷ و ۴۹۸ ہیں دفعہ ۴۹۷ اس امر کے طے کرنے کے لئے مانع نہیں ہے کہ جو شبہ اس مقدمہ میں ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اوسکے لحاظ سے ہم کل کارروائی کا کالعدم قرار دیا جانا طے کریں اس موقع پر ایک خاص امر کی صراحت کی ضرورت پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ دفعہ ۱۸۰ میں "فریق" کا لفظ امتیاز کے لئے قایم کیا گیا ہے درحقیقت فریق حقیقی فریق مجازی میں جو ایک عقلی فرق ہے وہ منشائے اغراض دفعہ ہذا کے لحاظ سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ شخص متضرر اور ضرر رسیدہ حقیقت میں یہ وہ شخص ہے جن جن میں ارتکاب جرم کی نسبت واقع ہوتی ہے مقدمات قتل میں متضرر معدوم ہوتا ہے اور جس شخص کو شرعاً یا قانوناً حق استغاثہ رجوع کرنیکا دیا جاتا ہے وہ ایک نصب [illegible] قائم مقامی ہے جس کے لحاظ سے یہ کہا جائیگا کہ وہ فریق

ریزیڈنٹ نظام [illegible]

باشندہ ہیں اور ان کے اظہار کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہمین [illegible] کا بیان [illegible] سے [illegible] ۱۳ [illegible] ہوگا۔ [illegible] تمام گواہ اور [illegible] عدالت سشن عدالت میں داخل ہون۔

دوم عدالت سشن اگر یہ خیال ہے کہ عدالت فوجداری [illegible] [illegible] ہو تو [illegible] پس ضرورت اسکی ہوگی کہ مقدمہ فی الحال کہ ریزیڈنٹ کی ہے اس کے اگر روداد منقضی ہو تو سپرد عدالت سشن کیا جائے جس میں سپردگی عدالت ہوگی۔

علاوہ اس حالات مقدمہ نہ اور دفعہ ۲۹۱ ضابطہ سرکارعالی دفعہ ۵۰۰ ضابطہ فوجداری مطلب ہے۔

بہرحال یہ امور اس قابل ہیں کہ ان کا فیصلہ اجلاس کامل سے ہو جو صرف اس مقدمہ کے لیے بلکہ اور مقدمات میں بھی جن میں ایسی صورت ہو سکا ر آمد ہو ایسے مقدمہ میں جن میں حق خصومت سرکار کو ہوتا ہے درحقیقت مقدمہ سرکار اور سرکار کے وکیل کے ہاتھ میں ہوتا ہے ورثائے مالک کو خلاف اس کے کوئی حق کارروائی نہیں ہوتا ہے۔ پس یہ مقدمہ اجلاس کامل میں بتاریخ ۸ ماہ اسفندار ۱۳۲۲ ف پیش ہو۔

بجا ہے نگرانی خواہ مولوی فیض الدین صاحب وکیل سٹیٹ مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

یہ مقدمہ اجلاس کامل میں پیش ہوا اور حسب ذیل تجویز صادر ہوئی۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و مولوی سید محمد غلام پیارصاحب ارکان متفق الرائے۔ مسئلہ کے لیے دیکھو فیصلہ جلسہ کامل عدالت العالیہ مورخہ ۱۰ مہر ۱۳۲۲ ف۔

اس مقدمہ کو پہلے جس نقشہ سے واپس کیا گیا تھا۔ عدالت سشن نے اسکی تکمیل نہیں کی اس لیے پھر مکرر واپسی عمل میں آئی۔ اس نوبت پر عدالت سشن نے ضابطہ کے

تجویز ہوئی کہ ... ...
... ...
بہ اختیار ... ... کا حوالہ دیا گیا۔

منجانب سرکار مولوی عبد القیوم صاحب و استثیٹ پبلک پراسیکیوٹر
صاحب وکیل و مولوی قاضی سید محمد احمد صاحب وکیل سرکار۔

مجسٹریٹ نے بر ترتیب صدر جرم و قلمبندی شہادت صفائی مقدمہ کو ثابت خیال
کرکے سپرد سشن کیا پہلے اس مقدمہ میں ہائی کورٹ سے ملزم کی ضمانت پر
رہائی تھی۔ لیکن مجسٹریٹ نے بوقت سپردگی ضمانت کو منسوخ کرکے ملزم کو
حراست میں لے لیا سشن جج نے قبل تحقیقات ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے
عدالت سشن کو ایسا اختیار نہیں ہے بلکہ صرف ہائی کورٹ کو ایسا اختیار ہے
مقدمات کمٹ شدہ میں عدالت سشن ملزم کو ضمانت پر رہا نہیں کرسکتی
منجانب طرفثانی پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل بمعیت مسٹر کلیان
راؤ ایر صاحب وکیل۔ دفعہ ۴۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ہائیکورٹ
اور عدالت سشن کو ہر مقدمہ میں ضمانت پر رہا کرنے کا اختیار حاصل ہے
انڈین لاء جرنل جلد ... ۱۹۱۴ میں یہ امر بصراحت طے کر دیا گیا ہے۔
مولوی عبد القیوم صاحب وکیل۔ دفعہ ۴۹۸ کا تعلق مقدمات کمٹ
شدہ سے نہیں ہے۔ لیکن یہ فرض کرکے کہ عدالت سشن کو رہائی بر ضمانت کا
اختیار حاصل تھا میری یہ بحث ہے کہ حکم عدالت سشن صحیح نہیں ہے۔
ملزم ایک چالاک شخص ہے اس نے گواہ کو خراب کر دیا اور اسی وجہ سے
مجسٹریٹ نے ضمانت منسوخ کر دی۔ مقدمہ قتل کا ہے اور ملزم کو ضمانت پر
رہا کرنے سے مقدمہ کے خراب ہوجانیکا قوی اندیشہ ہے حالات
مقدمہ کے لحاظ سے بھی ملزم ضمانت پر رہا نہیں ہوسکتا۔
نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ تنقیح ضمانت کی درخواست بنا راضی حکم

مجازی ہے [illegible] فریق مجاز [illegible] کو فریق حقیقی [illegible] ۱۸۰ [illegible]

[illegible]

سرکار عالی [illegible] کارروائی [illegible]

کیا لزوم [illegible]

سابق کارروائی [illegible]

خان بہادر مولوی مرزا [illegible] صاحب رکن [illegible]

سے اتفاق ہے فقط

نگرانی فوجداری

باجلاس ہائی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
بیرسٹرایٹ لا میرمجلس و عالی جناب مولوی مفتی سید نور المصطفیٰ الدین
صاحب رکن۔

سدلنگپا — نگرانی خواہ

بنام

ستشنکرپا — طرفثانی

ضمانت۔ رہائی بر ضمانت۔ اختیار عدالت سشن نسبت رہائی بر ضمانت۔ مقدمات سپرد شدہ میں ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اختیار عدالت سشن کو مثل مقدمات مرافعہ مقدمات کمٹ شدہ میں ملزم کو رہائی بر ضمانت کا اختیار ہونا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۳۶۹۔

نگرانی بنا بر عدم تجویز مولوی محمد عبد الکریم صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۲ [illegible] مشعر اینکہ ملزم [illegible] اس کی ضمانت اور مچلکہ داخل کرے تو رہا کیا جائے۔

ایک خاص فریق پیدا کرنا مقصود ہے جیسا کہ ان مقدمات کے جو اپیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جو سپردگی سے متعلق ہیں اس بارہ میں دفعہ ۴۹۹ ضابطہ فوجداری صاف ہے جسکے لحاظ سے ایسا امتیاز قائم نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت سشن کا اختیار اس دفعہ سے عام اختیار شمار کیا جاتا ہے۔ بدین لحاظ نگرانی کے لیے کوئی وجہ قانونی باقی نہیں رہتی۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ منقسمہ

باجلاس عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا و عالی جناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان۔

سرکار عالی ذریعہ راؤجی — نگرانی خواہ

بنام

بھگونتا وغیرہ — طرفثانیان

نمبر مقدمہ ۲۵۷ سنہ ۱۳۲۷ ف
منفصلہ ۲۵ —
اسفندارمذ ۱۳۲۷ ف

اختیار۔ اختیار عدالت سشن نسبت تحقیقات مقدمات قابل تجویز سشن۔ سپردگی۔ سپردگی کے بغیر عدالت سشن کو اختیار تحقیقات نہ ہونا۔ فرد جرم۔ تنسیخ فرد جرم۔ حکم ترتیب فرد جرم۔ اختیار عدالت العالیہ نسبت ترتیب یا تنسیخ فرد جرم۔

نگرانی بربنائے تحریک مولوی وزیر الدین صاحب ناظم عدالت ضلع گنجوٹی علاقہ پائیگاہ نواب مرحوم خورشید جاہ مرحوم مورخہ ۲۵ مہر سنہ ۱۳۲۷ ف منشاء اینکہ ملزمین بعلت عدم ادائی ضمانت محبس بلدہ میں تھے مگر ناظر عدالت نے بتاریخ ۲۳ مہر سنہ ۱۳۲۷ ف مہتمم صاحب محبس بلدہ کی خدمت میں لکھدیا ہے کہ صرف ہفتہ بھر کے لیے ملزمین زیر حوالات کو رہائی دی جائے۔

سرکار عالی بنام شنکریا

مصدرہ عدالت سشن اس بیان سے کیجاتی ہے -

(۱) عدالت سشن کو قانونا یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ بہ پرورشدہ مقدمہ کے استماع کے قبل ضمانت پر ملزم کو رہا کرے -

(۲) اگر ایسا اختیار ہو بھی تو اوس کو بلا لحاظ حالات مقدمہ ہذا صحیح طور سے عدالت سشن نے استعمال کیا ہے -

عذر اول کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ دفعہ ۴۹۸ ضابطہ فوجداری نے عدالت سشن کو عام اختیار دیا ہے جو صرف اون صورتون پر محدود نہین ہے جو مرافعہ مین پیش آتی ہیں بلکہ یہ اختیار عدالت سشن نہ صرف بصیغہ مرافعہ یا اون مقدمات مین استعمال کرسکتی ہے جن کا مرافعہ اوس مین کیا گیا ہو بلکہ اون مقدمات مین بھی جو اوس کے سامنے کمٹ ہوکر آئین - یا جو ابھی اوس کے سامنے نہ آئے ہون بلکہ مجسٹریٹ کے اجلاس پر تحقیقات ہون - دفعہ مذکور کی یہ عبارت "مجلس عالیہ عدالت یا عدالت نظامت سشن ہر مقدمہ مین خواہ اوس مین تجویز سزا کا مرافعہ ہوسکتا ہو یا نہین ملزم کو جو کہ بری کرنیکا یا ضمانت کی کمی کا حکم دیسکے گی" اس کی تعبیر عدالتہائے ہند مین وسعت کیساتھ کیگئی ہے (۱۵ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۱۰۱) اور دی ہے جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہو اس لحاظ سے نگرانخواہ کا عذر اول ناقابل منظوری ہے -

عذر دوم کی نسبت ہم کو کوئی وجہ یہ باور کرنیکی نہین بتائی گئی ہے کہ عدالت سشن نے بے احتیاطی یا بلاکافی غور کے اپنے اختیار کو کام مین لایا ہے اسوجہ سے ہم عدالت سشن کی تجویز کو منسوخ کرنے کی ضرورت خیال نہین کرتے -

حکم ہوا کہ

درخواست نگرانی نامنظور -

مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب رکن ۔ عدالت سشن نے ملزم قتل کو ضمانت پر رہا کیا ہے جس کے برخلاف یہ نگرانی ہے کہا جاتا ہے کہ جب مقدمہ کمٹ ہوکر سشن مین آجائے تو ضمانت پر رہائی کا حکم عدالت سشن نہین دیسکتی ہے اس بیان سے

سرکار عالی
بنام
بگو اپتا

سرکار۔ ... ے یہ التماس ہے کہ ابتداءً از قتل مجلس پائیگاہ مین صیغہ تنقیح
نہیں پہنچی تھی۔ نہ عدالت نے بعد سپردگی مجلس پائیگاہ کیا تھا بلکہ ملزمین
کو شہادت صفائی پیش کرنے کی وجہ سے رہائی دی تھی عدالت ضلع کی یہ
کارروائی تحت دفعہ ۲۲۳ ضابطہ فوجداری نہیں لائی جا سکتی۔ کیونکہ نہ فرد
جرم سنائی گئی نہ شہادت صفائی لی گئی۔ اگر ابتداءً از قتل مجلس پائیگاہ مین
نہ جاتی یا کوئی کارروائی عدالتی مجلس پائیگاہ مین نہ ہوئی ہوتی تو عدالت
ضلع حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی حکم مقتضائے عدالت و
انصاف صادر کر سکتی۔ لیکن مجلس پائیگاہ سے فرد جرم سنانے کے بعد ملزمین
کو شہادت صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جا چکا ہے اسلئے عدالت ضلع
کی وہ حیثیت باقی نہیں ہے کہ وہ مجلس پائیگاہ کی مرتبہ فرد جرم کو منسوخ کر کے
یا حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کوئی مناسب حکم صادر کر سکے ایسی حالت
مین اصل مقدمہ مجلس عالیہ عدالت مین پیش کر کے استدعا کی جاتی ہے۔
کہ جو ہدایت فرمائی جائے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا بجواب استصواب
حکام عالیمقام جلسہ متفقہ نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ صاحب ضلع کو جواب دیا جائے
کہ اس مقدمہ مین بیجا طوالت ہوئی۔ جس کی وجہ سے ایک حد تک قانونی الجھاؤ کا رفع
کرنا لازم خیال کیا جاتا ہے مولوی مخدوم حسینی صاحب کے غیر قانونی طریقہ پر مثل کے
جلسہ متفقہ مجلس پائیگاہ مین بھیجدینے سے اوس جلسہ کے لئے تصور اوس جلسہ متفقہ کا
پیدا نہیں ہو سکتا۔ جسکا ذکر دفعہ ۲۲۳ ضابطہ فوجداری مین ہے اس لیے اوس جلسے نے
جو کچھ کارروائی کی۔ وہ عدالت غیر مجاز کی متصور ہوگی۔ اگر بلحاظ اقتدار اوسکی حیثیت سشن
کی فرض کی جا سکتی تب بھی عدالت سشن کو بدون سپردگی اس تحقیقات کا منصب بروئے
ضابطہ حاصل نہونے کے سبب سے کل کارروائی بے نتیجہ متصور ہوتی مولوی لطف اللہ
صاحب حاکم عدالت سشن کو بروئے دفعہ ۳۶۱ ضابطہ یہ اختیار تھا کہ وہ ملزم کو جواب کا

سرکار عالی
بنام
بھگونتا

تجویز ہوئی کہ (۱) مقدمات قابل تجویز سشن میں عدالت متعلقہ کو بغیر
سپردگی تحقیقات کا منصب حاصل نہیں ہے۔

(۲) فرد جرم کا منسوخ کرنا یا ترتیب فرد جرم کا حکم دینا عدالت العالیہ کے
اختیار میں ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ۲۸ خورداد ۱۳۲۳ف کو حضور نظام کا بیان بابت
قتل عمد زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات سرکار عالی عدالت فوجداری نظامت کوتوالی علاقہ
پائیگاہ دسمر خورشید جاہ مرحوم میں کیا گیا۔ عدالت ضلع نے شہادت پیش کردہ
پولیس کو ناکافی قرار دے کر ملزمین کو رہا کر دیا۔ اور احتیاطاً فرد کارروائی میں
یہ بھی تجویز کر دی کہ مجلس پائیگاہ میں مثل رجوع کیا جائے ۱۰ اور ۲۵ اسفندار ۱۳۲۳ف کو جلسہ
منعقدہ مجلس پائیگاہ نے بحوالہ دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری فیصلہ ضلع کو منسوخ
کر کے مثل عدالت ضلع میں اس ہدایت سے واپس کی کہ ملزمین کا بیان استفساری
اور ورثاء مقتول اور ڈاکٹر کی شہادت قلمبند کی جائے اور فرد جرم مرتب کر کے
شہادت صفائی لینے کے بعد مثل بصیغہ تصحیح مجلس پائیگاہ میں واپس کیا جائے۔
بہ تعمیل حکم بالا عدالت ضلع نے مکرر تحقیقات آغاز کی۔ لیکن بوجہ تعویق مجلس
پائیگاہ نے مثل طلب فرمائی اور روبکار موجودہ عدالت ضلع کی بنا پر ملزمانیا
کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات سرکار عالی (سابقہ) فرد جرم سنائی۔ اور ملزمین کو تنقیح کر کر
اور صفائی کا موقع دیا۔ قبل اس کے کہ کارروائی مکمل ہو آبان ۱۳۲۳ف میں علاقہ
پائیگاہ میں عدالت سشن کا تقرر عمل میں آیا۔ اور کل امثلہ عدالت سشن میں
منتقل ہو گئیں۔ ۲۲ آبان ۱۳۲۴ف کو سشن جج نے مثل عدالت ضلع میں بھیج
اس ہدایت کیساتھ واپس کی کہ عدالت سشن اسوقت تک مقدمہ کی سماعت
نہیں کر سکتی جب تک مقدمہ کسی عدالت سے سشن سپرد نہ کیا جائے
لہذا اس واسطے مراتب ضروری یہ ترتیب شہادت سپرد کیا جائے ورنہ کارروائی ضابطہ
عمل میں لائی جائے بعد واپسی مقدمہ عدالت ضلع نے مجلس عالیہ عدالت

گوپا چندر راؤ		**طرف ثانیہ**

نفقہ۔ نفقہ والدہ علاتی۔ عدم جواز حکم ادائی نفقہ بہ والدہ علاتی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۸۱۔

تجویز ہوئی کہ لفظ "والدین" موقوعہ دفعہ ۴۸۱ ضابطہ فوجداری سے مراد والدین حقیقی ہیں۔ والدہ علاتی کو اس دفعہ کے تحت میں نفقہ دئے جانے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

طرف ثانی نے عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ میں اپنے علاتی فرزند نگرانی خواہ کے مقابلہ میں حسب دفعہ ۴۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری نفقہ پانے کی درخواست پیش کی۔ منجانب نگرانی خواہ عذر یہ کیا گیا کہ والدہ علاتی کو اس دفعہ کے تحت میں نفقہ پانیکا استحقاق نہیں ہے۔ عدالت نے یہ قرار دیا کہ منشاء قانون کا وہ ذمہ داری ہے جو بقائے بنی نوع انسان کے لیے سرپرست کو برداشت کرنی چاہیئے۔ قانون اخلاق کی رو سے گھر کا مالک اپنے زیر پرورش ایسے ارکان خانہ کی نگہداشت کا ذمہ دار ہے جو خود اپنی خود نگہداشت نہیں کر سکتے۔ اور اپنی ذات کو ہلاکت سے نہیں بچا سکتے۔ مقدمہ ہذا میں گھر کا مالک مدعیہ کا شوہر فوت ہو گیا اسکی وفات پر اسکا فرزند قائم مقام قرار پایا۔ اور مکان اور اثاثہ پر قابض ہوا۔ ایسی حالت میں وہ علاتی ماں کے نفقہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ایک ہندو خاندان کی عورت ہے اور بظاہر نکاح ثانی بھی نہیں کر سکتی۔ اور اس کے لیے ذریعہ پرورش مفقود ہے جبکہ بیٹا مالک مکان کا ہوا تو مقتضائے انصاف اور داعیہ عقل یہ ہے کہ وہ اپنی والدہ کی پرورش بھی کرے۔ لہذا ثبوت اس امر کا پیش ہو کہ آیا مدعی علیہ (نگرانی خواہ) کافی استطاعت پرورش رکھتا ہے یا نہیں اور مدعیہ اپنی پرورش کر سکتی ہے یا نہیں اور اس خاندان میں نکاح ثانی ہوتا ہے یا نہیں۔

موقع دیگر بیروگی کا حکم صادر کرتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ نہ اونہوں نے اسطرف التفات کیا جسکی ضرورت دفعہ محولہ مین بتلائی گئی ہے اور نہ اوسکا خیال رکہا کہ موجودہ فرد جرم اور اوسکے متعلق کارروائی جو محکمہ مجلس پائیگاہ کا ذخیرہ عمل ہی کیا اثر رکہتا ہے یعنے اوس کی موجودگی مین دفعہ ۳۶۱ ضابطہ فوجداری پر کاربند ہونا ممکن تہا یا نہین - فرد جرم کا منسوخ کرنا یا ترتیب فرد جرم کا حکم دینا عدالت عالیہ کی اختیار مین رکہا گیا ہے بہتر ہوتا اگر وہ حسب منشاء دفعہ ۴۹۲ اوس کام کو انجام دیتے جس کی جانب انکی طرف سے اشارۃً توجہ دلائی گئی درحقیقت مولوی لطف اللہ صاحب کے حکم کو ضابطہ کی شکل مین باقی رکہنے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ کل کارروائی جسکا آغاز مخدوم حسینی صاحب کے بیروگی شل سے ہوکر مجلس پائیگاہ کے ترتیب فرد جرم پر ختم ہوا معدوم و بے اثر قرار دیجائے - اس تقدیر پر یہ مقدمہ اپنے نوبت اصلی پر آجاتا ہے اور آپ حسب ضابطہ کارروائی کرنے کے بعد اپنے اختیار و انصاف کو کام مین لا سکتے ہین - نواب سعد جنگ بہادر رکن مجہے اس تجویز سے اتفاق ہے -

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم - اے - ایل - ایل بی بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹرایٹ لا رکن

گوپا وینکٹا راییا . نگرانیخواہ

بنام

نمبر مقدمہ ۲۰۸ سنہ ۱۳۲۷ ف
منفصلہ ۱۲ امر فرودی سنہ ۱۳۲۷ ف

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی غلام محمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ مورخہ ۱۲ اربہمن سنہ ۱۳۲۶ ف مشعر اینکہ فریقین ثبوت پیش کریں کہ مدعا علیہ کافی استطاعت پرورش رکہتا ہے یا نہین اور اس خاندان مین نکاح ثانی ہوتا ہے یا نہین اور مدعیہ اپنی آپ پرورش کر سکتی ہے یا نہین -

[illegible] عورت کے [illegible] احکام متعلق کئے گئے ہیں جو اصلی والدہ کی صورت [illegible] [illegible] ہے تو یہاں بحث کی [illegible] ضرورت نہیں جو کچھ [illegible] ہے مگر یہ [illegible] والی صورت ہے [illegible] [illegible] [illegible] پرورش کو والدہ [illegible] کی [illegible] [illegible] کیا ہے [illegible] والدہ کے دیکھو [illegible] میں (عـلـه) تھوڑی دیر کیلئے اگر ایسا [illegible] دیتے ہے اس بنا پر معقول باور کیا جائے کہ وہ اوس عورت کے بطن نہیں ہے تب تبنیٰ کے بعد تو ہر حالت [illegible] انکار [illegible] رہا ہوگا۔ اس موقع پر اگر یہ کہا جائے کہ وہ مثل حقیقی فرزند کے ہو جاتا ہے اسلئے انکار نہیں کرسکتا۔ تب وہی شئے درپیش ہو جائے گی جسے مذہب نے کوئی فارق فرزند حقیقی و متبنّٰی فرزند اور فرزند علاتی کے درمیان اون احکام میں نہیں رکھا ہے جو خصوصیات فرزندی سے وابستہ ہیں جسکے بعد کوئی شئے اس مقدمہ میں منافی تسلیم استحقاق پرورش باقی نہیں رہتی۔ اس تقدیر میں عدالت تحت کی بحث کو قابل اعتراض قرار دیکر قبل از وقت بصیغہ نگرانی چارہ کار اختیار کرنا صحیح متصور نہیں ہوسکتا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نواب سعد جنگ بہادر رکن۔ مجھے جناب مفتی سید نور الضیاء اللہ صاحب کی رائے سے اختلاف ہے بعرف عام [illegible] حرمت کے مسئلہ کو مقدمہ زیر بحث سے متعلق کرنا صحیح نہیں ہے لفظ والدین کے معمولی اور سیدھے سادہ معنے یہ ہیں کہ والدین حقیقی۔ علاتی کو اس میں شریک کرکے والدین کے لفظ میں غیر معمولی وسعت پیدا کرنا درست نہیں ہے وکیل صاحب نگرانی علیہ نے

عـلـه اصل [illegible] ہے۔

گوہر بیگم بنام گوبند چند

منجانب مدعی علیہ - تجویز بالا کی ناراضی سے درخواست نگرانی
مجلس عالیہ عدالت [illegible] پیش کی گئی - اور ہر دو عالیجناب [illegible] نے بہ اختلاف آراء
حسب ذیل تجویز صادر فرمائی -

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن - اس نگرانی کا تعلق
دفعہ ۴۱۱ ضابطہ فوجداری سے ہے عدالت نے کوئی حکم نسبت تعین
نفقہ صادر نہیں فرمایا ہے [illegible] نگرانی خواہ یہ کہتے ہیں کہ جو بہ حیثیت فریق
کی ذیل عدالت سے [illegible] عدالت نے تسلیم کرلی تو ایک ایسی بناء کا تجویز میں آنا ظاہر
ہے کہ [illegible] اختیار کیا جاسکتا ہے ہماری رائے
یہ ہے کہ یہ امر اصول نگرانی کے تحت نہیں آسکتا - یہ کہنا دشوار ہے کہ
عدالت نے اختیار [illegible] قانونی طریقہ سے تجاوز کیا ہے - نفقہ طلب
کرنے والی عورت نگرانی خواہ کی والدہ علاتی ہے نگرانی خواہ کا مدعا یہ ہے
کہ اوسکی پرورش سے بری الذمہ قرار دیا جائے اسلئے کہ دفعہ ۴۱۱ میں والدین
کا ذکر ہے جس کے تحت میں علاتی والدہ داخل نہیں ہوسکتی - ہمکو اس مسئلہ کی
نسبت عدالت تحت کی رائے کا رجحان معقول معلوم ہوتا ہے اسلیئے کہ
ایسے عورتوں میں ہمیشہ عرف کا اطلاق مستعمل ہوا کرتا ہے اور ایسی عورت
جو باپ کی منکوحہ ہو والدہ ہی کے لقب سے پکاری جاتی ہے جیسے یہ
کہنا کہ جہاں دفعہ ۴۱۱ میں والدین کا ذکر ہے وہاں محض والدہ حقیقی
مراد ہے - ایسی عورت متعارف والدہ متذکرہ دفعہ محولہ داخل نہیں ہے
قابل تسلیم نہیں ہے دفعہ ۴۱۱ کا موضوع ہم جہاں تک غور کرتے ہیں فریضہ
اخلاقی نہیں ہے بلکہ خاصہ اخلاق ہے - جسکا درجہ فریضہ سے بلند ہے ممکن
ہے کہ ایک شخص کہہ سکے کہ یہ شئے اوسپر اخلاق نے فرض نہیں کی ہے
مگر خاصہ اخلاق اوسکو ایسے انکار سے باز رکھنے پر ضرور مجبور کریگا -
قانون مذہبی چونکہ اخلاقی دستور العمل تصور کیا جاتا ہے اسلئے ایسے عورتوں

نگرانی فوجداری

اجلاس کامل

باجلاس عالی جناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ۔ ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا
میر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم ۔ اے ۔
ایل ایل ۔ ڈی ۔ بیرسٹرایٹ لاو عالیجناب مولوی
مفتی سید نور اللہ صاحب ارکان ۔

نمبر مقدمہ ۲۴۲ نگرانی فوجداری ۱۳۵۴ف ، ۱۰ ماہ خورداد ۱۳۵۵ف

رام پرشاد — نگرانی خواہ

بنام

سرتھ بانی وغیرہ — طرفثانیان

لاوارث ۔ جائداد لاوارث ۔ کارروائی متعلقہ جائداد لاوارث ۔ فرائض پولیس نسبت جائداد لاوارث ۔ جائداد لاوارث کی فہرست مرتب کر کے ناظم فوجداری کے پاس پیش کرنے کا لزوم ۔ عدم جواز عمل پولیس بلاحکم ناظم فوجداری ۔ غدرداری ۔ غدرداری متعلق بہ جائداد لاوارث ۔ عدم جواز تحقیقات غدرداری متعلق بہ جائداد لاوارث قبل سپردگی جائداد مذکور بہ عدالت ۔ قانون جائداد لاوارث دفعہ ۵ ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بروئے دفعہ ۵ قانون جائداد لاوارث پولیس کو لازم ہے کہ وہ جس جائداد کو لاوارث سمجھکر اپنے قبضہ میں لے اسکی فہرست مرتب کر کے فوراً ناظم فوجداری کے پاس پیش کردے ۔ اور بلاحکم ناظم فوجداری پولیس اس جائداد کے متعلق کوئی عمل کی مجاز نہیں ہے ۔

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی عبدالصمد صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۲ اسفندار ۱۳۴۶ف جس میں قرار دیا گیا کہ اگر کوئی شخص حقیت کی بناء پر اس جائداد کا دعویدار ہے تو اس کو عدالت دیوانی میں رجوع ہونا چاہیئے ۔ لہذا درخواست مخبر دینے غدرداری رام پرشاد خارج ۔

[illegible] بنام [illegible]

ایک نظیر پیش کی ہے۔ لیکن اوس کے حالات صورت زیر بحث سے مختلف ہیں۔ وہان صورت یہ تھی کہ جس پر ذمہ نفقہ کا بار عاید کیا گیا تھا وہ نفقہ دینے پر رضامند تھا۔ اور یہان ایسا نہیں ہے دیکھو نظیر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ پس میری رائے میں نگرانی لایق منظوری ہے

منجانب نگرانی خواہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔
منجانب طرفثانیہ پنڈت کیشو راو صاحب وکیل۔

بوجہ اختلاف آرا، حکام مابینقام جلسہ منعقدہ اجلاس ثانی جناب نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس پیش ہوا۔ اور حسب ذیل تجویز باتفاق رائے عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر صادر فرمائی گئی جو نافذ ہوئی۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ حکام جلسہ منعقدہ اس امر کی نسبت مختلف الرائے ہیں کہ دفعہ ۴۸۸ ضابطہ فوجداری کے منشا میں صرف حقیقی والدین داخل ہیں یا علاتی بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

مجھے نواب سعد جنگ بہادر کی رائے سے اتفاق ہے کہ اوسکو حقیقی والدین پر محدود کرنا منشا ہے۔ مجسٹریٹ کو ایک خاص اختیار سماعت اس دفعہ کی رو سے فوری امداد کی غرض سے عطا کیا گیا ہے۔ اور جو ذمہ داری پرورش کی اس دفعہ کی رو سے عاید کی جاتی ہے اوسکی بنا محبت فطری اور وہ فرض ہے جو اوس سے پیدا ہوتا ہے جب اس دائرہ سے باہر جاکر حقوق اور ذمہ داریوں کے تصفیہ کی ضرورت ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ مجسٹریٹ کا اختیار ختم ہو گیا۔ اور عدالت دیوانی کا اختیار سماعت شروع ہوا۔ ان وجوہ سے مین بھی اس نگرانی کو قابل منظوری قرار دیتا ہون۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ جو کارروائی مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہے ختم کردی جائے فقط۔

احمد اللہ صاحب وکلا۔

مثل مقدمہ اجلاس کامل مین پیش ہوا اور حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

نواب نظامت جنگ بہادر میر مجلس۔ جلسہ متفقہ نے اس مقدمہ کو اجلاس کامل کے سپرد کیا ہے۔ گو بادی النظر مین غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ اگر پولیس ... جائداد کو لاوارث سمجھکر اپنے قبضہ مین لیا ہو اور اوس کے بعد اوسکو معلوم ہوا کہ وہ جائداد لاوارث نہین ہے تو ایسی حالت مین وہ بلا اجازت عدالت اوس کو واگذاشت کر سکتی ہے یا نہین لیکن نگرانی دراصل اس امر پر مبنی ہے کہ ناظم فوجداری نے عذرداری کی سماعت سے انکار کیا ہے۔ مقدمہ ہذا کے واقعات یہ ہین کہ پولیس نے کارروائی شروع کی اور عدالت کو لکھا کہ فہرست جائداد مرتب کی جارہی ہے۔ نیز اطلاع عدالت فوجداری کو اوس وقت دیگئی جب عدالت نے بربنا درخواست مخبر پولیس کو لکھ بھیجا کہ اگر جائداد فی الواقع لاوارث ہے تو حسب ضابطہ کارروائی کیجائے۔

جن امور پر خاص توجہ کی ضرورت ہے وہ یہ ہین۔ عدالت کے لکھنے سے پہلے پولیس نے کارروائی شروع کردی تھی۔ عدالت کے لکھنے کے بعد یہ جواب دیا کہ فہرست مرتب کیجارہی ہے اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد یہ اطلاع دی کہ چونکہ جائداد لاوارث نہین تھی چھوڑدی گئی۔ پولیس کی اس کارروائی کے جواز یا عدم جواز کا مسئلہ اس قدر زیر بحث ہے کہ جو عذرداری نگرانی خواہ نے عدالت فوجداری مین کی تھی وہ خارج کردی گئی ہے اور نگرانی خواہ یہان اس عذر کے ساتھ آیا ہے کہ عدالت فوجداری مجاز نہین ہے کہ پولیس کی ناجائز واگذاشت کی بناء پر عذرداری کو خارج کرے۔ جہان تک ہمنے واقعات پر غور کیا ہماری رائے مین جائداد ما بہ النزاع عدالت کے قبضہ مین آئی ہی نہیں ایسی حالت مین یہ نہین کہا جاسکتا کہ اوس کی نسبت کسی عذرداری کی تحقیقات عدالت کرسکتی تھی۔ اگر پولیس کو اسبات کا اطمینان ہوتا کہ جس جائداد کے متعلق اوسنے کارروائی شروع کی ہے۔ اور فہرست مرتب کیجارہی ہے۔ وہ حقیقت مین لاوارث ہے تو وہ فہرست کو عدالت مین بھیجکر جائداد مذکورہ کے لاوارث ہونے کی اطلاع دیتی۔

دم بہنشاد
نام
مرزا پالی

(۲) جبکہ جائداد لاوارث پولس سے عدالت مین آئی ہو تو اسکے متعلق
عدالت کو کوئی تحقیقات کرنے یا عذرداری کی سماعت کرنیکی مجاز نہین ہے

ایک شخص کندن لال نامی فوت ہوا اسکی جائداد کے متعلق پولس نے لاوارثی
کی کارروائی شروع کی اس کی بنا پر عدالت فوجداری مین مجبری کی گئی
کہ جائداد متوفی لاوارث ہے اور عدالت نے بھی پولس کو حکم دیا کہ جائداد
حسب تنقیح لاوارث ہے تو حسب ضابطہ کارروائی کی جائے پولس نے
اسکا جواب دیا کہ فہرست مرتب کی جارہی ہے عدالت مین بھی نگرانی خواہ
متہدنہ نندا کی جانب سے درخواست عذرداری خلاف مجبری اس عذر کیساتھ
پیش ہوئی کہ وہ کندن لال کا بیٹا اور وارث ہے پولس نے جائداد کو
لاوارث قرار دیکر جائداد کو واگذاشت کر دیا۔ اور عدالت نے بھی نگرانی خواہ
متہدنہ نندا کی درخواست عذرداری خارج کر دی۔ جسکی ناراضی سے عذردار نے
درخواست نگرانی طلب منعقد مجلس عالیہ عدالت مین پیش کی اور اجلاس
موصوف سے بر تجویز ذیل مقدمہ سپرد اجلاس کامل فرمایا گیا۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب
ارکان متفق الراے۔ اس مقدمہ مین معلوم ہوتا ہے کہ قانون لاوارث
کے بعض دفعات زیر بحث ہین اور یہ مسئلہ بھی ہے کہ پولس سے جب مال
واگذاشت ہو جائے تو عدالت کو تصفیہ عذرداری تحقیقات کر کے کرنا چاہیئے
یا نہین اس سبب مناسب ہوگا کہ بصیغہ اجلاس کامل تجویز کی جائے حکم ہوا کہ
تاریخ ۸ خرداد ۱۳۲۶ف اول وقت یہ مقدمہ اجلاس کامل ارکان
ثلثہ مین پیش ہو فریقین مطلع کئے جائین۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی محمد اصغر صاحب کونسل و مولوی محمد
غلام اکبر خان صاحب و مرزا محمد عمر صاحب وکلاء
منجانب طرفثانیان مولوی محمد ابراہیم صاحب فاروقی و مولوی

نگرانی خواہ بہ بحث پیدا کرتی ہے کہ استرداد مال کا اختیار اس مقدمہ میں کیا [illegible]
کا آغاز بحکم عدالت نہ ہوا ہو حاصل ہے یا نہیں ہے عدالت سے جو کارروائی ہو اور جس
صورت بنا پیشی [illegible] ہے اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بغیر حکم عدالت کے پولس بطور خود
مال مسترد کر سکتی ہے کارروائی کے ملاحظہ سے اس امر کا اطمینان نہیں ہو سکتا کہ پولس
سے جو کچھ کارروائی ہوئی وہ بنا بر حکم عدالت ہوئی۔ اسی طرح عدم دارگی بابت جو
تعلق دفعات ۵۲۳ کا ظاہر کیا جاتا ہے وہ اتفاقی لحاظ سے ذیل تسلیم نہیں پایا جاتا۔
اس بنا پر یہ کہنا دشوار ہے کہ پولس نے منشاء حکم عدالت سے عدول کیا یا بہ تعلق دفعات
متذکرہ خارج الاقتدار کوئی کارروائی کی۔ پس نوبت موجودہ میں جو مال بر بنا تجنیت
عدالت میں آیا ہے اور اس کو دیگر ورثا کے وجود سے انکار نہیں ہے اس امر کا حق
ہے کہ عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کرے۔ نیز فوجداری کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ
نزاع بین الورثہ کی صورت میں اپنی دست اندازی کو تحقیقاتی صورت میں برقرار
رکھے بدین لحاظ عدالت تحت نے جو تجویز کیا ہے وہ قابل اعتراض نہیں ہے ایک
نقل اسکی مثل نمبری ۲۴۲ سنہ ۲۶ ف میں شامل کی جائے۔

نگرانی فوجداری

مستغاثہ

باجلاس عالی جناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔اے۔ایل۔ایل۔ڈی
بیرسٹرایٹ لاء معہ جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان۔

نرسہوان راؤ — نگرانی خواہ

بنام

نمبر مقدمہ ۳ سنہ ۱۳۲۶ ف
فیصلہ ۲۶ سنہ ۱۳۲۶ ف
۲۵ خرداد

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی غلام محمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ مورخہ ۱۲ آذر سنہ ۱۳۲۶ ف متضمن اینکہ مقدمہ متعلقہ از محکمہ تحصیل درج رجسٹر نمبر (۱) ہو کر تحقیقات کیا جائے۔

پیام پیشاد
بنام
سرکار

اور اوس کے بعد عدالت اشتہار جاری کر کے حسب ضابطہ کارروائی کرتی۔ لیکن ایسی نوبت ہی نہیں آئی۔ اس وجہ سے عدالت کا عذر داری نگرانی خواہ کی سماعت سے انکار بیجا نہیں ہے اور اوس مین بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے۔

دفعہ ۵ قانون جائداد لاوارث مین یہ حکم ہے کہ پولس کسی جائداد کو لاوارث سمجھکر اپنے قبضہ مین لے تو اوسکی فہرست مرتب کر کے فوراً ناظم فوجداری کے پاس روانہ کرے گی اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ تا حکم عدالت فوجداری وہ کسی مزید عمل کی مجاز نہیں ہے۔

دفعہ ۵ مین فہرست پیش کرنے کا لزوم ہے۔ مگر فہرست مرتب کرنے یا اوسکو مکمل کرنے سے پہلے اگر یہ معلوم ہوجائے کہ جائداد لاوارث نہیں ہے۔ تب بھی فہرست کی تکمیل لازم ہے یا نہیں اس کے متعلق قانون مین کوئی ہدایت نہیں ہے اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر فہرست مکمل نہ کی جائے تب بھی بلا حکم عدالت جائداد کو چھوڑ دینا ممنوع ہے۔ ایسی حالت مین اگر پولس کا عمل مقدمہ ہذا مین غیر صحیح ہو تب بھی چونکہ عدالت مین کوئی کارروائی شروع نہین ہوئی۔ اور جائداد عدالت کے قبضہ مین نہین آئی۔ ہم کو نگرانی منظور کرنے مین تامل ہے نگرانی خواہ کے لایق کونسل مسٹر محمد اصغر نے یہ بحث کی کہ عدالت کا معنوی قبضہ ہو چکا تہا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم واقعات کے لحاظ سے اس کو تسلیم نہین کر سکتے اور ہماری رائے مین ناظم فوجداری کی تجویز مین دست اندازی کی کوئی وجہ نہین ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور ہے

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن مجھے اتفاق ہے۔ اس کی ایک نقل دوسری مثل مین شریک کیجائے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ مجھکو اپنے شریک فاضل کی رائے سے اتفاق ہے اس مقدمہ مین بہ تعین دفعات (۵ و ۱۸) قانون لاوارث منجانب

اگر تحت دفعہ ضابطہ مذکور کوئی تجویز اس مقدمہ مین صادر کرنا چاہتے ہین تو اونکو لازم ہے کہ فریقین کو اطلاع دین۔ اون کے عذرات سماعت کرین۔ اور بعد تحریر وجوہ انتقال کوئی تجویز صادر کرین۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ مین ایک درخواست پیش ہوئی جسکا عنوان یہ تھا کہ مدعیان۔ رعایا موضع بیاتول بنام سیتارام چندر راؤ مقطعہ دار بیاتول علت ظلم و زیادتی مقطعہ دار بیاتول اور اوسپر بکثرت لوگون کے دستخطین تھین۔ اور مقطعہ دار کی شکایت تھی اور یہ لکھا تھا کہ متعدد مقدمہ رعایا اور ملازم مقطعہ دار مین دائر ہین جن مین سے کچھ عدالت فوجداری تحصیل مین چل رہے ہین۔ اور کچھ عدالت فوجداری ڈویژن نلگنڈہ مین دہ کل مثلین طلب کرکے اون مین مناسب تجویز کردی جائے۔

یہ ۲۴ اردیبہشت ۱۳۲۵ف کی درخواست تھی اسپر ۸ اردیبہشت ۱۳۲۵ف کو (غالباً اسی تاریخ درخواست مذکور پیش ہوئی تھی) عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ سے حکم ہوا کہ ۹ آبان ۱۳۲۵ف تاریخ پیشی مقرر کرکے فریقین طلب ہون۔ اور کل مثلین جنکا ذکر درخواست مین ذکر ہے عدالت ڈویژن اور تحصیل سے طلب کرلیے جاوین اس حکم سے تو نہین مگر اس حکم پر جو مراسلہ ۲۷ مہر ۱۳۲۵ف کو طلبی مثلہ کا جاری ہوا تھا اوسکو پیش کرکے ایک شخص بلاکنڈہ رام چندر راؤ نے ۸ بہمن ۱۳۲۶ف کو مجلس عالیہ مین نگرانی کی تھی جسکو جناب رائے بالمکند صاحب نے ۹ بہمن ۱۳۲۶ف کو نمبر پر لیا تھا مگر جلسہ منعقدہ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی سے ۲۵ فروردی ۱۳۲۶ف کو یہ تجویز ہوئی کہ عدالت فوجداری ضلع کو کسی مثل کو عدالت ماتحت سے حسب دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری طلب کرکے ملاحظہ کرنیکا بصیغہ نگرانی اختیار ہے۔ اور عدالت ضلع نے ابھی صرف مثل طلب کی ہے اور کوئی حکم انتقال مقدمہ وغیرہ کا نہین دیا ہے۔ کوئی وجہ بصیغہ نگرانی دست اندازی کی نہین ہے وہ ضلع کی اعلیٰ حاکم ہین۔ ممکن ہے کہ ایک درخواست پیش ہوئی گو وہ باضابطہ نہو لیکن انہون نے مناسب خیال کیا ہو کہ مثلین طلب کرکے دیکھین کہ عدالت ہائے ماتحت کی کارروائی۔

مقدمہ سوالی رام چندر بنام جلا ... (margin note)

حلیہ ناگائی — طرفثانی

انتقال مقدمہ۔ حکم انتقال مقدمہ۔ کارروائی بلا حکم انتقال مقدمہ۔ عدم جواز تحقیقات بلا صدور حکم انتقال مقدمہ۔ لزوم قلمبندی وجوہ انتقال مقدمہ۔ انتقال مقدمہ بلا اخذ جواب فریق ثانی۔ فریق ثانی کو انتقال مقدمہ کی بابتہ عذر کا موقع دئے جانیکا لزوم۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی۔ دفعہ ۴۹۶۔

ناظم ضلع نے ایک فریق کی درخواست پر چند مقدمات امرہ عدالت ڈویژن و تحصیل کی مثلین طلب کرکے حسب دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری کوئی حکم انتقال مقدمہ صادر کرنیکے بغیر اپنے اجلاس پر کارروائی شروع کردی۔ بہ تحقیق نگرانی تجویز ہوئی کہ عدالت ضلع کی کارروائی غلط اور قابل تنسیخ ہے۔ بروئے دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری اس کو لازم تہا کہ انتقال مقدمہ کی درخواست پیش ہونے پر فریق ثانی کو جواب کا موقع دیتے اور حسب ضابطہ بہ تحریر وجوہ حکم انتقال مقدمہ صادر کرنیکے بعد کارروائی کرتی۔

بجناب نگرانی خواہ راے بشیشور ناتھ صاحب وکیل۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہین۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ وکیل نگرانی خواہ حاضر۔ بحث سماعت ہوئی ہم نے مثل کو بغور ملاحظہ کیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ منجانب ملزمین ایک درخواست ناظم صاحب عدالت ضلع کے پاس بابت اسکے پیش ہوئی کہ جو مقدمات عدالت تحصیل و ڈویژن سرپاچیند مین دائر ہے ہین۔ وہ عدالت ضلع مین منتقل کر لیے جائین ناظم صاحب ضلع نے مثلہ طلب کرنے کا حکم دیا۔ بعد وصول مثلہ جو کارروائی عمل مین آئی اوس سے کہین ظاہر نہین ہوتا ہے کہ حسب دفعہ ۴۹۶ ضابطہ فوجداری حکم انتقال مقدمہ دیا گیا۔ اور نہ کوئی وجہ انتقال یا طلبی مثلہ تحریر کیگئی۔ اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ فریقین مقدمہ کو کوئی اطلاع دی گئی۔ ہم کو سوائے اسکے دوسری شکل نظر نہین آتی کہ جو کچھ کارروائی بیضابطہ عدالت ضلع سے ابتک ہوئی ہے اوسے کالعدم قرار دین۔ ناظم صاحب ضلع

فریق انتقال مقدمہ کا ارادہ ظاہر کرے تو وہ عدالت کیا کرے گی دفعہ ۴۹۹ مین انتقال
مقدمات کے متعلق سرکار کے اختیارات تفصیلاً بیان ہوئے ہین دفعہ ۴۹۹ مین یہ بتلایا ہے کہ
کن حالات مین اور کن مقدمات کو عدالت نظامت فوجداری ضلع منتقل کر سکے گی
اور عدالت موصوفہ پر بموجب ضمن (۳) دفعہ مذکور لازم کیا ہے کہ وہ حکم انتقال مقدمہ کے
وجوہ قلمبند کرے گی۔ یہ صاف صاف امور مین مجلس عالیہ عدالت کو کوئی موقع نہ تھا
کہ اون کے متعلق وہ یہ خیال کرتی۔ بہرحال عدالت نظامت فوجداری ضلع کا کوئی عمل کچھ
بھی اسکے خلاف ہوگا تاہم اوسنے نگرانی کو قبل از وقت خیال کر کے نامنظور تو کیا مگر احتیاطاً
یہ بھی لکھدیا کہ نگرانی خواہ کو اگر کوئی عذر ہو تو وہ پہلے عدالت موصوفہ مین حاضر ہوکر
عذر کرے اور پھر بھی اگر ضرورت ہو تو نگرانی کر سکیگا۔

اوس کے بعد اب یہ نگرانی پیش ہوئی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت
نظامت فوجداری ضلع نے مجلس عالیہ کے امیدون کے خلاف سراسر بیضابطہ عمل
کیا ہے اور مجبوراً یہ رائے قایم ہوتی ہے کہ احکام قانون پر نہین نظر کی گئی ہے۔
اور نہ اون کے بموجب عمل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ورنہ بجز اس کے کہ کسی مجسٹریٹ ضلع
مین قانون فہمی کی قابلیت ہی نہ ہو (جسکی توقع کسی مجسٹریٹ سے ہرگز نہین ہو سکتی) ایسے
غلطیان نہین ہو سکتی ہین۔ ملاحظہ مثل سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم مورخہ ۲۵ رجب ۱۳۲۵ف
صرف طلبی مثل کا بغرض ملاحظہ نہ تھا بلکہ وہ حکم انتقال مقدمہ کا تھا۔ اور اوس کے بعد جو تاریخ
پیشی مقرر ہوئی ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ گو مختلف وجوہ سے ابھی تک کوئی تحقیقات
وغیرہ شروع نہ کی گئی ہو مگر وہ پیشیان ثبوت وغیرہ کے لینے کے لیے مقرر ہوئی ہین اور
وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیا گیا ہے اور انتقال مقدمات کے متعلق نہ کوئی تجویز
ہوئی ہے نہ کسی فریق کو اوس کے متعلق عذر و اعتراض کا موقع دیا گیا نہ ہر مقدمہ کی کارروائی
انتقال کے متعلق علیحدہ علیحدہ مثلین بنائی گئین ہین بلکہ ایک بیضابطہ مجموعی درخواست
(جو متعدد اشخاص کی تھی متعدد مقدمات کی نسبت جو تحصیل سرپاٹیہ اور عدالت فوجداری
ڈویژن ملگندہ مین دائر تھی) درخواست انتقال مقدمہ سمجھی گئی اور اوس پر جو حکم ۲۵

اور عمل کی کیا کیفیت ہے اور ایسی صورت مین جبکہ نوعاً اوس کا کسی عدالت کو اختیار رہو
اور کسی کے مضر کوئی کارروائی اور خلاف قانون نہ ہو عموماً مجلس عالیہ عدالت یا
کوئی ہائیکورٹ مناسب نہین خیال کرتی ہے کہ کوئی دست اندازی کرے اور اوس
وقت کے موجودہ روئداد بھی ایسے ہی تھی کہ متعدد اشخاص کی ایک درخواست متعدد
مقدمون مین تھی اوس کے متعلق جو مثل عدالت فوجداری ضلع نے مرتب کی تھی اوسکا
نمبر ۴۴ سنہ ۱۳۲۸ ف بصیغہ انتظامی تہا۔ ایک عدالت فوجداری ضلع کے ناظم کی نسبت
جوکہ مال کے اعلی عہدہ دار ہین اور اونکے فرایض کے لحاظ سے نہایت اہم ذمہ داریان
اون سے متعلق ہین عدالت فوجداری کی نظر سے تمام ضلع بھر اون کی حکومت
ہے سرکار عالی کے کثیر التعداد اور رعایا کے جان و مال و عزت کے محافظ ہین متعدد
مجسٹریٹ درجہ اول و دوم و سوم اون کے ماتحت و زیر نگرانی ہین ہرگز ایسے ناظم کے
متعلق یہ گمان نہین ہو سکتا تہا کہ وہ خود کسی بے ضابطگی کے مرتکب ہون گے یا قانون
اور ضابطہ سے اس درجہ تک نابلد و ناواقف ہون گے جس کی ایک ایسے شخص سے
بھی امید نہین ہو سکتی کہ جس نے کبھی ایک دفعہ بھی ضابطہ فوجداری پر سرسری نظر کی
ہو۔ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مین باب ۳۸ انتقال مقدمات سے متعلق ہے۔
اوسمین کوئی ایسی پیچیدگی اور دقت بھی نہین ہے کہ جس کے سمجھنے اور اوسکے عمل
کرنے مین کسی کو اور خصوصاً ایک ناظم ضلع کو دشواری ہو باب مذکور مین دفعہ ۴۹۶ مین
صاف تبلا دیا ہے کہ انتقال مقدمہ کا اختیار عموماً مجلس عالیہ عدالت کو ہے اور
وہ اسباب اور وجوہ بہ تصریح تبلا دیے ہین کہ انتقال کسی مقدمہ کا جنہین ہو سکے گا۔
اور یہ بھی تبلا دیا ہے کہ ہر درخواست انتقال مقدمہ کی تائید مین دیجا سکے کہ وہ سرکار عالی
کے طرف سے پیش ہو ضرور ہوگا کہ بیان حلفی یا اقرار صالح ہو۔ ملزم کی طرف سے درخواست
ہونے کی صورت مین اگر ضرورت سمجھی جائے گی تو اوس سے مچلکہ یا ضمانت بغرض ادائی
مصارف پیروکار سرکار لی جائے گی۔ اور درخواست مذکور کی نقل پیروکار سرکار کو دی
جائے گی ضمن ۸ مین اوس عدالت تحقیقات کنندہ کی نسبت حکم ہے کہ جب کوئی

نمبر ۴ ۔ ۲۸
جلد ۱
جلسہ نگرانی

سرکار عالی ذریعہ بہادر دل خان وغیرہ　　مرافعہ علیہ

اقبال - قلمبندی اقبال - لزوم اطمینان نسبت اقبال بلا ترتیب یا تحریص یا خوف - قلمبندی اقبال بہ فارم مطبوعہ - عبارت مطبوعہ نسبت پابندی دفعات ۴۶۸ و ۴۶۹ ضابطہ فوجداری - عبارت مطبوعہ کے ذیل مین محض دستخط کا کافی نہ ہونا - مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴۶۸ و ۴۶۹ -

تجویز ہوئی کہ بروقت قلم بندی اقبال مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ دفعات ۶۸ و ۶۹، ضابطہ فوجداری کی پابندی کا لحاظ رکھے اور اس امر کا اطمینان کرے کہ ملزم کسی ترغیب یا تحریص یا خوف کیوجہ سے تو اقبال نہین کر رہا ہے ایسے مطبوعہ فارم پر جنپر یہ چھپا ہوا ہو کہ دفعات متذکرہ صدر کی پابندی کی گئی اقبال قلم بند کرنا اور اس عبارت کے نیچے ناظم کا دستخط کر دینا کافی نہین ہے

مرافعہ اصالتاً حاضر -

منجانب مرافعہ علیہ مولوی میر محمد علی صاحب وکیل سرکار -

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہین -

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب رکن ۔ اس مقدمہ مین ملزم مرافعہ نے اظہار مستغیثان و بیبر و کار پولس کے بعد بیان استفساری مین اقبال جرم کیا ہے اور فرد جرم کے سننے کے بعد ہی اقبال کیا ہے اور اس وقت بھی ہمارے سامنے اقبال کر رہا ہے اس وجہ سے تجویز سزا مین تو کوئی وجہ دست اندازی کی نہین ہے - لیکن اقبال قبل عدالت اس مقدمہ مین نہایت ہی بیضابطہ طریقہ سے لکہا گیا ہے - سوال یہ لکہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ شیخ حسین کے کارخانہ سے بسولا وگین وغیرہ چورا کے مکان مین رکہا تھا - تمہارا کیا بیان ہے ؟ جواب "جی ہو رکہا تھا" اول تو اس اقبال مین اس کا مطلق ذکر نہین ہے کہ اہلکار پولس اس اقبال کے قلم بند کرنیکے وقت موجود تہا یا نہین اور اگر تہا تو وہ ہٹا دیا گیا تھا یا نہین - اور تصدیق بھی پوری طور سے حسب دفعہ

مہر ۱۳۲۵ف کو طلبی مثل کا دیا گیا تھا وہ تجویز انتقال مقدمہ کی ہے ہمنے اس تجویز مین جستہ جستہ اور جو کچھ واقعات کی صراحت کر دی ہے اوسکے بعد ہم نہین سمجھتے ہین کہ ہمکو کچھ اور عدالت ماتحت کے عمل اور کارروائی کی بیضابطگی اور حکم زیر نگرانی کے غلط اور خلاف قانون ہونے کی نسبت لکھنے کی ضرورت ہے بجز اسکے ہم کو ایک عدالت فوجداری ضلع کی ایسی کارروائی کے دیکھنے سے سخت افسوس ہوا اور اوس سے کچھ کم ہم کو افسوس اُس حسن ظن پر نہین ہوا کہ جسپر جلسہ متفقہ کا فیصلہ مورخہ ۲۲ فروردی ۱۳۲۵ف مبنی ہے اور جس کے ایک مجوز ہم بھی ہین گو ایک عدالت فوجداری ضلع کے متعلق اوس وقت اور جسکی بناء پر فیصلہ مذکور ہے مجلس عالیہ عدالت کا وہ حسن ظن کچھ بے موقع و محل نہ تھا اور یہ مجلس موصوفہ کا خیال کہ جو بیضابطگی اور غلطی کے بعد ظاہر ہوئی اوسکی عدالت موصوفہ سے امید نہ تھی کہ ہوسکے کچھ بیجا نہ تھا۔

پس منظوری نگرانی حکم زیر نگرانی منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی فریق کو واقعی اور صحیح ضرورت انتقال مقدمہ کی ہو تو وہ اس کے لیے حسب ضابطہ درخواست عدالت مجاز مین کر سکیگا۔

نرسہوان پراد بنام سرکار عالی (حاشیہ)

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالی جناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب و عالیجناب خان بہادر مولوی مرزا حیدر جیون بیگ صاحب ارکان

پاپڈو — ملزم — مرافع

بنام

سرکار

نمبر مقدمہ ۱۱۸۷ سنہ ۱۳۲۵ف
منفصلہ ۲۱ بہمن ۱۳۲۶ف (حاشیہ)

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۸ مہر ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ بمقدمہ تحقیقات زیر دفعہ ۳۱۶ تعزیرات آصفیہ ورمقدمہ سرہیا دردل خان مستغیث زیر دفعہ ۳۱۷ تعزیرات آصفیہ ملزم چھ ماہ اور سال علی الترتیب ڈیڑھ سال قید با مشقت میں رکھا جائے۔

پیروی بنام سرکار عالی

شیخ حسین اور بہادر دل خان مدعیان کے ہان سے جو اشیاء ملزم نے سرقہ کئے تھے وہ دوران تفتیش مین مرافعہ گذار کی نشاندہی سے برآمد اور شناخت ہو چکے ہین روداد موجودہ مثل سے مرافعہ گذار سرقہ کا مجرم ہے۔

پس کوئی وجہ کافی عدالت ماتحت کی رائے سے اختلاف کی نظر ہے البتہ بیان ملزم قبل چالان باقاعدہ طور پر قلمبند نہین ہوا ہے اور نہ سوال کے ساتھ ملزم کا جواب صاف و صراحت سے قلم بند ہوا ہے ہمین امید ہے کہ آئندہ مجسٹریٹ ماتحت دفعہ ۱۶۸ و دفعہ ۱۶۹ کے منشا کے موافق اقبال ملزمان قلمبند کیا کینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت فوجداری بلدہ مین طبع شدہ فارم ملزمون کے بیانات قلم بند لینے کے لئے موجود نہین جن کے عنوان مین یہ نوٹ بھی طبع ہے کہ دفعات مذکورہ کی پابندی کی گئی۔ اور اسکے تحت مین مجسٹریٹ موصوف کی دستخط ثبت ہے یہ طریقہ کار باقاعدہ نہین معلوم ہوتا۔ اور قانون کا منشا رفوت ہونے کا اندیشہ ہے مجسٹریٹ کو چاہئے کہ ملزم کی ظاہری حالت کے لحاظ سے غور کرے کہ آیا ملزم اپنا بیان کسی ترغیب یا تحریص یا خوف کی وجہ سے تو نہیں لکھاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ملزم سے استفسار معقول طور پر کرلیا جاوے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ مثل باقیات سے خارج اور داخل دفتر کردیجائے فقط

نگرانی فوجداری

باستقصیر

باجلاس عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان۔

نارائین راؤ — نگرانی خواہ

سنہ ۱۳۲۶ ف
مقدمہ ...

بنام

۱۶۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی نہین کی گئی ہے اور اس کے علاوہ سوال کی عبارت بالکل مبہم ہے کون کہتا ہے کس نے بسولا وغیرہ چورایا۔ اور کس سے رکھا اور کس کے مکان مین رکھا کچھ تعین نہین۔ جواب کی حالت اس سے بھی بدتر ہے چوری وغیرہ کا اقبال نہین ہے صرف یہ کہا ہے کہ رکھا تھا لیکن کس نے رکھا تھا کچھ منفقین نہین۔ چونکہ سوال ناقص ہے اس لیے اسکو ملاکے پڑھنے سے بھی یہ نقصانات رفع نہین ہوتے سوال مین اشیا کے ساتھ لفظ وغیرہ کا بھی استعمال غلط ہے مال مسروقہ یا جن اشیا کی نسبت اقبال جرم ہو ان کی صراحت اور تعین لازم ہے یہ بیان اقبالی ایک کاغذ پر لکھا ہوا ہے اور اوسکی پیشانی پر یہ نقرہ طبع ہے۔ نوٹ۔ دفعہ ۱۶۸ وضمن ۳۔ اور دفعہ ۱۶۹ ضابطہ فوجداری کی پابندی کی گئی۔ اور اسکے نیچے مجسٹریٹ نے دستخط کردی ہی ہم نہین جانتے یہ طریقہ کارروائی اور یون چھپوا کے فارم رکھنے کا اختیار کسی مجسٹریٹ کو کیونکر ہو سکتا ہے قانون مین حسب ذوات مذکور عمل اور تحریر کرنا ضرور ہے۔ اور یہی طریقہ اور عمل درآمد ہو رہا ہے اب یہ نئی ایجاد کی گئی ہے جس کی نسبت شبہ ہو سکتا ہے کہ فی الواقع پابندی کی بھی گئی یا نہین اور بالکل ممکن ہے کہ سہوا پابندی فرد گذاشت ہو جائے۔ پس یہ عمل ہرگز جائز نہین ہے اور آئندہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جن مجسٹریٹ صاحب کا یہ فعل ہے اون کو اس سوء عمل کے لیے متنبہ کرنا چاہیئے۔ پس اقبال مذکور تو ہماری رائے مین بیکار اور ناقابل لحاظ ہے۔ لیکن دوسرے مواقع مذکورہ بالا پر ملزم مرافع کا اقبال بلاکسی نقص کے موجود ہے اور شہادت بھی کافی ہے پس مرافع نامنظور ہو۔

خان بہادر مولوی مرزا حیدر جیون بیگ صاحب رکن۔ مرافع گذار حاضر۔ وکیل سرکار بھی حاضر ہین۔ عدالت فوجداری بلدہ نے دو مقدمات کی یکجائی تحقیقات کرکے علی الترتیب چھ ماہ اور ایک سال کی سزا قید بامشقت حسب صراحت صدر صادر کی ہے موجبات اپیل لایق التفات نہین ہے مرافعہ گذار نے قبل جالان و نیز بوقت تنقیح فرد قرارداد جرم اقبال کیا ہے۔ اور اس وقت بھی ہمارے روبرو جرم منسوبہ کا معترف ہے

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

مجلس عالیہ عدالت پیش کی اور حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجاویز باختلاف آراء صادر فرمائیں۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی لطف حسن صاحب و مولوی شریف حسن صاحب و مولوی معظم علی صاحب وکلاء
منجانب طرف ثانی مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار
ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن۔ واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ نگرانی خواہ
نارائن راؤ بوجہ شیوع مرض طاعون اپنا مکان چھوڑ کر دوسری جگہ چلا گیا۔
جب مکان خالی پڑا ہوا تھا اس وقت ہری بھاؤ آیا اور نگرانی خواہ کے
غیاب میں پولیس میں جا کر یہ رپورٹ کی کہ نارائن راؤ کے مکان میں سرقہ
ہو گیا ہے پولیس نے حسب ضابطہ تحقیقات آغاز کی ہری بھاؤ مال مسروقہ
کی فہرست داخل نہ کر سکا اس لیے نگرانی خواہ طلب کیا گیا اور اوس سے
پولیس نے مال مسروقہ کی فہرست مرتب کرائی۔ مابعد یہ واقعات پیش ہوئے
کہ جس سے پولیس کو خیال پیدا ہوا کہ واقعہ سرقہ وقوع میں نہیں آیا۔ اور
چونکہ مال خاندان مشترکہ کی ملک تھا نگرانی خواہ نے اپنے بھائی ہری بھاؤ
کو دھوکہ دینے کی غرض سے مال مذکور کے سرقہ ہو جانے کی خبر کی اشاعت
کی اس وجہ سے پولیس نے خلاف نگرانی خواہ الزام تحت دفعہ ۱۸۰ تعزیرات
کارروائی شروع کی امر غور طلب صرف یہ ہے کہ آیا اس موقع پر جبکہ
عدالت ماتحت میں اوس کے خلاف فرد قرارداد جرم مرتب کیگئی ہے ہم کوئی
دست اندازی حکم عدالت ماتحت میں کر سکتے ہیں یا نہیں۔ لائق وکیل نگرانی خواہ
نے نظیر مندرجہ ۲۲ کلکتہ صفحہ ۱۳۱ سے استدلال کیا۔ اس مقدمہ چاند ئی
پرشاد بنام عبد الرحمٰن میں فاضل حکام جلسہ منعقدہ ہائی کورٹ کلکتہ نے
یہ طے فرمایا ہے کہ

ہائی کورٹ کو ہر نوبت مقدمہ پر دست اندازی کا حق حاصل ہے
اور یہ قابل تسلیم ہے مگر جن وجوہ پر کارروائی مقدمہ کو کالعدم قرار دیا

سرکار عالی — طرفِ ثانی

نگرانی۔ دست اندازی بصیغہ نگرانی۔ جواز دست اندازی بصیغہ نگرانی بنا راضی ترتیب فرد جرم۔ فرد جرم۔ تنسیخ فرد جرم۔ جواز تنسیخ فرد جرم بصیغہ نگرانی۔ روئداد و شہادت سے الزام منسوبہ عاید نہ ہونے کی صورت میں جواز تنسیخ فرد جرم۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۰۶ و ۳۶۲ و ۳۶۴۔ دستور العمل مجلس عالیہ عدالت دفعات ۹ تا ۱۲۔

تجویز ہوئی کہ ہائیکورٹ کے اختیارات نگرانی بروئے دفعات ۴۳۹ و ۳۶۱ و ۳۶۴ ضابطہ فوجداری و دفعات ۹ تا ۱۲ دستور العمل مجلس عالیہ عدالت نہایت وسیع ہیں۔ لہذا حکم ترتیب فرد جرم میں بصیغہ نگرانی دست اندازی کیجا سکتی ہے اور جبکہ روئداد مثل اور شہادت تنقیح شدہ سے الزام منسوبہ عاید نہ ہوتا ہو تو فرد جرم منسوخ ہونی چاہیئے۔

انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ و آئین دکن جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ و آئین جلد ۸ صفحہ ۱۰ و آئین جلد ۹ صفحہ ۲۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ ۲۵ صفحہ ۲۳۳ و جلد ۳۸ صفحہ ۶۰ و بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ کا حوالہ دیا گیا۔

نگرانی خواہ کے مقابلہ میں پولیس نے بروئے دفعہ ۱۵۸ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی اس بنا پر کارروائی شروع کی کہ اس نے اپنے مکان میں سرقہ ہونیکی غلط اطلاع پولیس کو دی۔ اور عدالت فوجداری ضلع پربھنی نے بعد قلمبندی شہادت مستغاثہ ملزم کی نسبت زیر دفعہ ۱۵۸ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی فرد جرم مرتب فرمائی۔ بنا راضی ترتیب فرد جرم نگرانی خواہ نے درخواست نگرانی باجلاس متفقہ

نگرانی بنا راضی ترتیب فرد جرم مولوی محمد وحید الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع پربھنی مورخہ [illegible] مشعر بیہ کہ تم اس جرم کے مرتکب ہوئے جسکی سزا مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کے دفعہ ۱۵۸ میں مقرر ہے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تمہارے لیے تجویز بر بناء الزام مذکور عدالت ہذا عمل میں آئے۔

ادعا کی تائید مین چند پنچنامہ جو مرتب کرائے تھے پیش کیئے - اور اوسکے متعلق اشخاص کے بیانات عدالت مین لکھوائے عدالت نے حالات مبینہ مفتش و شہادت مذکرہ کے وثوق پر دفعہ ۱۵۸ تعزیرات کو ملزم کے خلاف استعمال کرنے کی قابل تصور فرما کر فرد جرم
حاصل بحث وکیل سائل یہ ہے کہ روئداد موجودہ سے جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات کا تصور پیدا کرنا درحقیقت طلب ماہیت قانونی ہے اس تقدیر مین فرد جرم کا باقی رکھنا خلاف انصاف ہوگا - یہ امکان کہ حاکم تحقیقات کنندہ موجودہ روئداد پر بری کر سکے گا - یا یہہ احتمال کہ محض فرد جرم کی ترتیب تجویز سزا کو واجب نہین کرتی - مجلس عالیہ عدالت کے اختیارات نگرانی پر بطور سدراہ کے موثر ہونیوالی چیزین نہین ہے -
تقریر وکیل سرکار کا ماحصل یہ ہے کہ نارائن راو نے سائل کا پولیس مین حاضر ہو کر بیان کا زب لکھوانا اور فہرست کا مکمل کرنا اور ایک شخص پر اپنا گمان ظاہر کرنا جھوٹی خبر دینے سے زیادہ تر شدید صورت ہے پولس کو اگر انکشاف واقعات صحیحہ کا دوسرے طور پر نہ ہوجاتا تو یہ امور کافی تھے کہ پولس کو اونکی بنا پر اپنا اختیار نافذ کرنے مین مغالطہ ہوجاتا - اور جس شخص کی نسبت سرقہ کا گمان ظاہر کیا گیا تھا - اوسکی آزادگی خطرہ مین پڑجاتی نارائن راو کے حرکات جو مال کے اخفا و برآمدی کے متعلق شہادت مین آچکے ہین -
اس امر کا قرینہ ہے کہ وہ دروغ بیانی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا جو بدقسمتی سے پوری نہ ہونے پائی اور پولس پر اصلی راز افشا ہوگیا - ان حالات کے نظر کرتے جب عدالت نے فرد جرم ملزم کو سنادی ہے تو اوسپر لازم ہے کہ صفائی کے ذریعہ سے اپنی آزادی کی حفاظت کرے جس توجیہ پر مدعی الحاکی نے بصیغہ نگرانی دست اندازی سے انکار الوہیت نہیں نظائر مین سے فرمائی ہو اوس توجیہ پر استدعا کے خلاف تنسیخ فرد جرم کی خواہش کسی طرح لائق پذیرائی متصور نہین ہوسکتی -
ہماری رائے مین مقدمہ کی واقعاتی تصویر کو جو قانونی رنگ آمیزی کی گئی ہے - نہایت غور سے دیکھنے کے قابل ہے -
سب سے پہلے اس امر کا معلوم کرنا ضرور ہے کہ درحقیقت غلط بیانی اور دروغ بیانی مین

بن راؤ
ام
یار عالی

وہ ہم مقدمہ زیر نگرانی میں نہیں پاتے ہیں اور با مقدمہ میں بہت ہی پہلے
جو واقعہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ مستغیث میونسپلٹی کو حق استغاثہ نہ تھا
مقدمہ زیر نگرانی میں ایسی صورت نظر نہیں آتی ہے اور نہ لائق وکیل نگرانخواہ
نے اپنی بحث میں دفعہ ۹۹ ضابطہ کے خلاف ورزی کا ذکر کیا ہے داخل
حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے اوس الزام کو جو چاندلی پرشاد کے خلاف عاید کیا
گیا تھا۔ غلط قرار دیا ہے۔ ہمارے پاس ایسا مواد موجود نہیں ہے کہ اس
نوبت مقدمہ پر اس امر سے بحث کریں کہ آیا وہ الزام جو نگرانخواہ کے خلاف
عاید کیا گیا ہے صحیح ہے یا غلط اس تقدیر میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ عدالت
ماتحت کی کارروائی میں اس نوبت مقدمہ پر دخل نہ دیں اور مجلس عالیہ عدالت
نے علی العموم یہی طے فرمایا ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ یہ ایک ایسی نگرانی ہے
جسکے ذریعہ سے فرد جرم کی تنسیخ چاہی جاتی ہے سائل جبیر پولس میں جھوٹی
اطلاع دینے کا الزام عاید کیا گیا ہے دکالت پیشہ شخص ہے کہا جاتا ہے کہ
قانون کے خوف سے کچھ عرصہ تک اپنے بھائی ہری بھاؤ کو گھر سپرد کرکے
چلا گیا تھا اس کے غیاب میں ہری بھاؤ نے پولس میں یہ خبر دی کہ یہ سائل کی
گھر چوری ہوئی ہے اسپر پولس نے کارروائی آغاز کی۔ اس طرح کی خبر خود
جب سائل کو پہنچی تو گھر واپس آیا۔ حین مراجعت پولس نے بغرض دریافت
حال حسب مقتضائے دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اسکو طلب کرکے نہ صرف
بیان لکھا بلکہ فہرست بھی مرتب کرائی اور یہ بھی ظاہر کرالیا کہ اس کا گمان
کس پر ہے اس مواد کے فراہم ہونے کے بعد احساس کی صورت میں تبدیلی
واقع ہوئی پولس نے سائل کو جھوٹا خیال کرکے چالان کردیا۔ اور اپنے

تارا بین راؤ
بنام
سرکار عالی

دیکھنا یہ ہے کہ پولیس نے کارروائی کا آغاز کس بنا پر کیا - اور عدالت مین کیا ادر کرانیکی کوشش کی - یہ امر مسلمہ ہے کہ خبر دہندہ سائل کا بہائی مسمی ہری بہاؤ تہا - اسی کی اطلاع پر پولس نے کارروائی شروع کی اور نتیجہ مین یہی اطلاع تہی جو جہوٹی ٹہرائی گئی - اگر یہ جہوٹی تہی تو وہ بیان جو سائل نے اپنی حالت غیاب کا پولس مین تصدیقی طور پر اس اطلاع کی تائید مین لکہوایا ضرور سچا ماننے کے قابل ہوگا - اور اگر کہا جائے کہ اوسکے ساتھ یہ بیان بہی جہوٹا تہا تو یہ کہنا لازم آئے گا کہ ایک جہوٹی اطلاع کی جہوٹی شہادت سائل نے ادا کی یا جہوٹی تصدیق کی - ان مین سے کوئی صورت ایسی نہین ہے جس کو دفعہ ۵۸ کے تحت مین لیا جاسکے - چونکہ واقعہ سرقہ مین اطلاع جسکی بنا پر پولس نے کارروائی شروع کی - ہری بہاؤ کا فعل تہا جو ختم ہوگیا اس لیے بیان سائل پر دوبارہ زندگی پیدا نہین کرسکتا - اسی طرح بالاشتراک جہوٹی اطلاع دینے کا تصور نہین پیدا ہوسکتا کیونکہ بیان واقعہ اطلاع ہری بہاؤ کی ذات تک محدود ہے اس امر سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ دونون بہائیون نے ملکر خبر نہین دی بلکہ خبر پولیس کو اوسوقت تنہا ہری بہاؤ نے دی - جبکہ سائل وہان موجود نہ تہا ایک زمانہ کے بعد چوری کی خبر سن کر آیا اور پولس کے ساتھ اوسکو وہ واقعات درپیش آئے جسکی صراحت بیان منفقش مین ہے اور یہ مسلم ہے کہ وہ خود پیش نہین ہوا بلکہ بغرض دریافت و انکشاف حال حسب منشاء ہری بہاؤ طلبی پولس پر حاضر ہوا - اور حکماً فرد مال کی مرتب کی اور بیان لکہوایا یہ چیزین شہادت مین استعمال نہین کیجا سکتی ہے عدالت نے اوسپر غلط اعتماد کیا ہے اسکے ماورا جسپر شہادت کا اطلاق ہوسکتا ہے اوس کی عجیب صورت ہے ہم نے اوس حصہ کو بالاستعاب دیکہا ایک حرف بہی اس مادہ مین کہ سائل نے جہوٹی اطلاع دی - اور پولیس کی کارروائی کا آغاز اوس ہی بنا پر موجود نہین ہے -

اس امر کے طے کرنے کے لیئے کہ جہوٹی خبر دینے والا پولس کو درحقیقت سائل تہا مثل مین کوئی شہادت نہین ہے کسی گواہ نے یہ نہین کہا ہے - گو شہادت مختلف واقعات کی ہے مگر یہ مختصر مضمون جسپر دفعہ ۵۸ کا مدار ہے یعنے جہوٹی خبر دینے کسی

رایمن راؤ
بنام
سرکار عالی

اصطلاحی کیا فرق ہے اور کونسا بیان ان ہر دو اقسام سے نشار دفعہ ۱۵۰ کو پورا کرنیوالا ہوگا۔
مخفی نہ رہے کہ ان ہر دو اشکال کا مقسم ایک ہی ہے خبر دو حال سے خالی نہیں مطابق واقعہ کے ہوگی یا نہ ہوگی۔ اگر مطابق واقعہ کی ہے تو وہ صدق ہے بصورت ثانی یعنے اگر خبر مطابق واقعہ کے نہ ہو تو اوس کے دو صورتیں رکھی گئی ہیں۔

(۱) خبر کا حقیقتاً مطابق واقعہ کے نہ ہونا مگر مخبر کی دانست و علم و اعتقاد میں اوس کا مطابق واقعہ کے ہونا۔

(۲) خبر کا مطابق واقعہ کے نہ ہونا اور مخبر کے علم و دولت و اعتقاد میں اوس کا مطابق واقعہ کے نہونا۔

صورت اوّل کو غلط بیانی کہینگے اور صورت ثانی پر دروغ بیانی کا اطلاق ہوگا۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہر دو اشکال میں عام خاص کا فرق ہے یعنے ہر دروغ بیانی غلط بیانی کہی جا سکینگی۔ مگر ہر غلط بیانی پر دروغ بیانی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اس موقع پر دفعہ ۱۵۰ تعزیرات کا نقل کرنا سہولت تفہیم کے لیے مناسب ہوگا۔ وہو ہذا۔

کوئی شخص جو کسی سرکاری ملازم کو کوئی خبر جسکو وہ جھوٹی جانتا ہو یا باور کرتا ہو اس نیت سے یا یہ جانکر کہ اس امر کا احتمال ہے کہ وہ اوس کے ذریعے سے کسی سرکاری ملازم کی

الف۔ کوئی ایسا فعل کرائے یا ترک کرائے جسکو وہ سرکاری ملازم نہ کرتا یا ترک نہ کرتا اگر اون واقعات کا سچا حال جن کے نسبت وہ خبر دی گئی اوسکو معلوم ہوتا۔ یا

ب۔ اوسکی سرکاری ملازمت کا اختیار جایز کسی شخص کو مضرت یا رنج پہونچانے کے لیے استعمال کرائے اوسکو قید کی سزا دیجائیگی۔ الی آخرہ۔

یہ دفعہ اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک خاص دفعہ ہے جسکا منشا محض دروغ بیانی یعنے جھوٹی خبر کی حد تک محدود ہے بیان حال جو غلط بیانی کی معنی میں ہو اس دفعہ کے اغراض اوس سے وابستہ قرار نہیں دی گئے ہیں بنا و قاعت کسی سچے واقعہ کو جو ثابت نہ ہوسکے بمنزلہ غلط شمار کیا گیا ہے۔ مگر اوس شخص کو جسکی طرف بیان واقعہ کا منسوب ہو جھوٹا نہیں کیا گیا غرض مقصود بالذات یہاں جھوٹی خبر ہے جس سے جرم بنتا ہے اب

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

تفتیش شروع کی ہری جهاؤ مال مسروقہ کی فہرست نہ پیش کرسکا اسلیے یہ ملزم طلب کیا گیا اور پولس نے اوس سے مال مسروقہ کی فہرست مرتب کرائی۔ عدالت ماتحت نے بالزام جرم مندرجہ دفعہ ۵۰۸ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی ملزم کو فرد جرم سنائی ہے اس لیے جن حالات مین نگرانی ہو سکتی ہے وہ اس مقدمہ مین نہین پائی جاتی۔

جناب مفتی صاحب بھی واقعات متذکرہ کو تسلیم فرماتے ہین مگر جناب ممدوح کی رائے ہے کہ جبکہ روئداد مثل سے یہ نہین پایا جاتا کہ ملزم مرتکب جرم متذکرہ دفعہ ۵۰۸ تعزیرات مذکور کا ہوا ہے تو یہی محل ہے کہ ہائیکورٹ اس کے متعلق نگرانی سماعت کرے اور فرد جرم منسوخ کرے جناب مفتی صاحب نے اس امر کے متعلق کہ روئداد موجودہ سے اس ملزم پر بنظر اوس کے اعمال کے یہ جرم متذکرہ دفعہ ۵۰۸ تعزیرات مذکور عائد نہین آتا صراحت سے بحث کی ہے اور ہمکو پہلے یہی دیکھنا چاہیے کہ حقیقت مین نگرانی کا یہ محل ہے یا نہین۔ نگرانی خواہ کی طرف سے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ اور آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۱۹۷ پر استدلال کیا گیا ہے سرکار عالی کی طرف سے کوئی نظیر یا ممانعت قانونی اوس کے خلاف پیش نہین کی گئی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ مین طے کیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کو ہر نوبت مقدمہ مین اختیار تصفیہ اندازی کا ہے اور جب اوسکو معلوم ہو کہ کوئی شخص دو مہینے سے زیادہ خلاف قانونی تحقیقات مین مبتلا اور زحمت اوٹھا رہا ہے تو ہائیکورٹ کا فرض ہے کہ دست اندازی کرے چنانچہ اس مقدمہ مین ہائیکورٹ نے ایسا ہی کیا ہے۔ آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ مین ترتیب فرد جرم کی نگرانی تھی اور مجلس عالیہ عدالت نے اس تجویز کے ساتھ کے مواد موجودہ مثل سے کوئی الزام ملزم کے خلاف ثابت نہین ہوتا۔ فرد جرم منسوخ اور ملزم کو بری کر دیا تھا۔ نظیر بلحاظ اوسکی معنی اور مقصود کے مماثل حال ہونی چاہیئے۔ یہ ضرور نہین ہے کہ بالکل وہی واقعات اور حالات بھی مقدمہ زیر تجویز مین ہون۔ جو مقدمہ نظیر مین تھے اسلیے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ یہ نظیرین کیون اس مقدمہ مین قابل تقلید نہین ہین۔

ماسوا اس کے مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی کیلیے اختیارات نگرانی کے متعلق ضابطہ فوجداری

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

گواہ ناحفظہ میں نہیں آسکا۔

پس ایسی حالت میں کہ شہادت نہو فرد جرم کا ملزم کے خلاف مرتب کرنا درحقیقت آزادی کو خطرہ میں ڈالنا ہے انصاف کس طرح جائز رکھ سکتا ہے کہ زید نطعہ کرے اور اس کے بجائے عمر مجرم قرار دیا جائے ہم نہیں باور کرسکتے کہ جہان انصاف کے دوش پر صدر یکم صیغہ نگرانی واجب ہو ان نفاذ اختیار سے مجلس عدالت العالیہ نے انکار فرمایا ہو چونکہ اس مقدمہ میں غیر قانونی طریقہ پر فرد جرم کی ترتیب سے انصاف پر اس کی تنسیخ کو لازم کردیا ہے۔ لہذا حکم ذیل صادر کیا جاتا ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور فرد جرم منسوخ ملزم رہا کیا جائے۔

بوجہ اختلاف آرائے حکام عالیمقام جلسہ منفقہ مقدمہ باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب پیش ہوا اور حسب ذیل تجویز بہ اتفاق عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب صادر فرمائی گئی جو نافذ ہوئی۔

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب رکن۔ جناب نواب سعد جنگ بہادر نے اس نگرانی کو نمبر پر لیا اور حکم التوار کارروائی مزید دیا اور جناب ممدوح اور جناب رائے بال مکند صاحب نے طلبی مثل کا حکم فرمایا۔ اور جناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب اور مفتی صاحب نے اجلاس منفقہ اس نگرانی کی سماعت فرمائی اور اختلاف ہوا۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی تجویز ہے کہ نگرانی نامنظور ہو اور جناب مفتی صاحب کا فیصلہ ہے کہ نگرانی منظور فرد جرم منسوخ ملزم رہا کیا جائے۔

اس وجہ سے بحکم جناب منعزم میر مجلس صاحب مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی پیشل میرے سامنے پیش ہوئی اور میں نے فریقین کے وکلا کی بحث سنی۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے یہ تسلیم فرمایا ہے کہ نارائن راؤ ملزم نگرانی خواہ بوجہ شیوع مرض طاعون اپنا مکان چھوڑ کر کہیں چلا گیا تہا۔ مکان خالی پڑا ہوا تہا اور اسکا بہائی ہری بہاؤ آیا اور اس نے پولس میں جاکر اطلاع دی کہ نارائن راؤ کے مکان میں چوری ہوگئی ہے پولس نے

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

مال مسروقہ کی اوس نے داخل کی مگر پولس کو تفتیش مین یہ معلوم ہوا کہ ملزم نے اپنے بھائی
ہری بہاؤ کو جائداد موروثی سے جو دونون کی مشترکہ تھی محروم کرنے کے لیئے سرقہ کی
جھوٹی اطلاع دی۔ اور ایسی حالت پیدا کی کہ جس سے سرقہ کا وقوع قرین قیاس ہو
جو کچھ مال مسروقہ بیان کیا گیا تہا۔ اوس مین سے تو کچھ حصہ ملزم کے عارضی مکان واقع
پلیگ کیمپ سے برآمد ہوا۔ اور زیادہ حصہ اوس کا خود ملزم کے مسکونہ مکان سے ایسی
حالت مین برآمد ہوا کہ وہ دفن تہا اور ملزم اوس کو اوس جگہ سے منتقل کرنے کے لیے
نکالکہ رکھا تہا۔ اور ملزم مذکور نے یہ بھی چالاکی کی کہ کچھ حصہ اوس مال کا اپنے پڑوسی
بھیکا گواہ نمبر ۱ کے مکان کے چہت پر جو ملزم کے مکان سے متصل ہے پہینکدیا۔
مفتش رام کشن ریڈی کے اظہارات کے قابل لحاظ اجزا یہ ہین ہنگولی مین
طاعون تہا اس لیے بستی خالی تھی اور لوگ جنگل مین مقیم تھے نارائن راؤ اور اوسکا بہائی ہری بہاؤ
بھی بستی کے باہر رہتے تھے۔
۲۵ شہریور ۱۳۲۵ف کو ہری بہاؤ نے اس مظہر سے آکر بیان کیا کہ اوس کے
بھائی نارائن راؤ کے یہان چوری ہوگئی ہے نارائن راؤ پاتھری گیا ہوا ہے جاتے وقت
کہہ گیا تہا کہ مکان سے چیٹھیون کے کاغذات وغیرہ کو بھی دیکھتے رہین
۲۴ شہریور ۱۳۲۵ف کو اس غرض سے ہری بہاؤ نارائن راؤ کے مکان مین گیا یہ پہیا
ساتھ تھا باہر کے دو دروازون کے قفل بہا بر تھے نارائن راؤ کنجیان ہری بہاؤ کو
دے گیا تھا۔ اندرونی حجرہ جسمین مال تھا اوسمین صرف زنجیر لگی ہوئی تھی جس سے چوری
کا شبہہ ہوتا ہے مال وہین نارائن راؤ رکہتا تھا اور اوس کی حفاظت کیلئے کہہ گیا تھا۔
یہ واقعہ ۲۴ کا ہے اوس دن ہری بہاؤ نے کوئی اطلاع نہین دی بلکہ دوسرے
دن صبح کو آکر مفتش کو یہ اطلاع دی۔ ۲۵ شہریور ۱۳۲۵ف یہہ مفتش مقام واقعہ کو گیا
پنچنامہ کیا پنچون نے بھی یہی رائے دی کہ چوری ہوئی ہے اس لیے مفتش نے ملزم
پاتھری کو لکھا کہ نارائن راؤ کو بہیجدین اور ہری بہاؤ نے بھی خط لکھا۔
نارائن راؤ نے ۲۷ شہریور ۱۳۲۵ف کو ۱۲ ½ بجے دن کو آتے ہی بیان کیا کہ

ارایین راؤ بنام سرکار عالی

سرکار عالی مین دفعات ۳۰۶-۳۰۲ و ۴۲۳-۴۳۳ اور دستور العمل مجلس عالیہ عدالت مین دفعات ۱۹-۲۰ ہین۔ ان دفعات کے لحاظ سے صرف یہ ہی نہین معلوم ہوتا ہے ہم مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی کو اپنے تحت عدالتون اور حکام کے تمام اعمال اور افعال پر ہر نوبت اور ہر مجلس پر اختیار نگرانی کا ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہان کہین اور جب کبھی کوئی تجویز یا کارروائی غلط یا خلاف قانون و انصاف پائے اوس کو منسوخ اور اصلاح کر دے۔ اوسکو کچھ اس کی ضرورت بھی نہین ہے کہ کوئی درخواست پیش ہو یا کوئی تحریک کرے اور اصولاً بھی اسکی ضرورت تھی۔ ورنہ یہہ لازم آئے گا کہ غلطی ہو اور اوسکی اصلاح دیدہ و دانستہ نہ کیجائے۔

علاوہ نظایر متذکرہ کے آئین دکن جلد ۸ صفحہ ۱۰۱۔ اور جلد ۹ صفحہ ۷۵ اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۳ و جلد ۳۸ صفحہ ۶۸۔ اور بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۵ بھی ہمارے یاد مین ہین جن مین سے بعض مین قرار داد جرم جب غلط اور بے محل پائی گئی منسوخ کر دی گئی ہے اور بعض مین تو ایسے ہی حالات مین دست اندازی کی گئی ہے اسلئے ہمارے رائے مین مجلس عالیہ عدالت کو اس محل اور نوبت مین اختیار ہے کہ بصیغہ نگرانی دست اندازی فرمائے جس سے جناب ڈاکٹر صاحب کو بھی انکار نہین ہے۔ جناب ممدوح کی تجویز یہ ہے کہ اس مقدمہ کے حالات ایسے نہین ہین کہ اس نوبت پر بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت ہو اس لیے ہم کو اس مقدمہ کے حالات پر نظر کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اس ملزم کے افعال ثابتہ پر جرم متذکرہ دفعہ ۸۵ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی صادق آتا ہے یا نہین اور ترتیب فرد جرم صحیح ہے یا نہین اس مقدمہ مین سرکار عالی کی عرضی استغاثہ ملاحظہ ہو و ۵-۲۴۰ دے ۱۳۲۶ ف کی مورخہ اور درمحلہ ہے اس میں نارایین راؤ ملزم جرم دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کا بیان کیا گیا اور تاریخ وقوع جرم ۲۷ شہریور ۱۳۲۵ ف کی تبلائی گئی ہے اور یہ لکھا گیا ہے کہ ملزم مذکور نے ۲۷ شہریور ۱۳۲۵ ف کو پولس مین حاضر ہوکر یہ بیان کیا کہ اوس کی غیبت میں اوس کے مکان مین چوری ہوئی اور زیورات اور نقد روپیہ چوری گیا اور ایک فہرست بھی

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

بعد نارائن راؤ کی خواہش پر پہلا مکان دیکھا گیا تو چھپر پر سے ایک پوٹلی ملی جس میں متعدد زیورات مندرجہ فہرست مذکور تھے۔ ان زیورات کو مٹی لگی ہوئی تھی۔ پوٹلی بھیگی ہوئی تھی۔ جرح میں اوس نے کہا ہے کہ جب بیلدار کھودتا تھا تو زور سے بارش ہونے لگی۔ اس سے کھودنا بند کر دیا۔ اوس کے بعد کھودا تو لوٹا نکلا۔

نارائن راؤ نے بیان استفساری میں بیان کیا ہے کہ اظہارات مورخہ ۲۹ شہریور ۱۳۳۲ ف پر میری دستخط ہے۔ فہرست مال مسروقہ میری قلمی اور دستخطی ہے سبل پیتل کا سوتا اور قفل (جو پولس نے پیش کیا ہے) میرا ہے۔ سبل کوٹھری میں اور لوٹا میرے مکان کے صحن سے پولس نے کھود کے نکالا۔ اس لوٹے میں زیورات تھے کس نے اونکو لوٹے میں رکھکر دفن کیا مجھے نہیں معلوم۔ میری کوپلی کے پاس گھانس میں سے ایک پوٹلی زیورات کی نکلی یہ سب زیور میرا ہے اور درج فہرست مال مسروقہ ہے مجھے کیمپ میں سے سب انسپکٹر لے گئے اوس وقت ہیج نہ تھے مجھے اندر مکان میں بٹھا کے صبح کو ۳۔ آبان ۱۳۳۵ ف کو بچوں کو بلا کے پنچنامہ کیا۔ میں نے سب انسپکٹر سے دہری جاؤ کے کہنے سے اور میرے بھتیجے (پاراو نے مجھے کارڈ بھیجا تھا کہ تمہارے یہاں چوری ہوگئی ہے) اور اپنے گھر کا حال دیکھکر چوری کا اظہار کیا تھا۔ میرے یہاں مزید چوری ہوئی۔ اور بہت سا مال برآمد ہونا باقی ہے۔

شہود استغاثہ میں پہلا گواہ سید نور ہے یہ کہتا ہے کہ شام کو ۶ ½ بجے پولس کے امین نے مجھے بلا کے ساتھ چلنے کو کہا یہ ساتھ گیا۔ شیخ احمد اور محمد حسین پنچ بھی ساتھ تھے اس کے بعد اس نے وہ واقعات بیان کئے ہیں کہ نارائن راؤ کے مکان پر گئے۔ اور وہاں دیکھا تو پاخانہ کے قریب ایک گڑھا تازہ کھودا ہوا تھا۔ اور اوس سے چار یا پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر پاخانہ کے باہر ایک اور گڑھا تھا۔ اور وہاں ایک سبل اور شیروانی پڑی تھی۔ بیلدار سے اوس کو کھدوایا تو ایک پیتل کا لوٹا نکلا اور اوس میں زیورات تھے بارش بھی ہوئی تھی (۱۱) رات کے بج گئے تھے وزن کرنے کے لیے کوئی کانٹا نہ ملا۔ اس لئے رات بھر وہیں بیٹھے رہے ۲ ½ بجے صبح کو پنچنامہ ہوا۔ ہم سامنے بیٹھے ہوئے تھے

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

گھر مین چوری ہوگئی ہے زیورات اور نقد جو محراب مین دفن تھا وہان گڑھا پڑا ہے ۔ فہرست مال مسروقہ ۲۸ شہریور ۱۳۲۵ فصلی کو داخل کی کچھ لوگ کے نسبت اوسنے شبہ ظاہر کیا ڈیڑھ مہینے تک تفتیش پولس کرتی رہی مگر کسی کو گرفتار نہین کیا ۔ ۲ آبان ۱۳۲۵ فصلی کو ۳ بجے رات کو ان کو اطلاع ملی کہ نارائن راؤ اپنے مکان سے ایک پوٹلی اپنے کوپلی کو لے گیا ہے یہ مفتش صبح کو نارائن راؤ کی جائے مقام کو گیا اور تلاشی لی تو نارائن راؤ کے صندوق سے طلائی گجرے کے اسکے تین منکے ملے اور گجرے کے ایکادہ جانا فہرست مین درج تھا ۔ ہم اس یہ بتلائے دیتے ہین خود پولس کے مرتبہ پنچنامہ مورخہ ۲ آبان ۱۳۲۵ فصلی سے (جسمین یہ لکھا ہے کہ آپاراؤ کے صندوق سے ۳ گجرے نکلے اور نارائن راؤ کے صندوق سے کپڑے وغیرہ اور نقدی رقم نکلی تھی) یہ بیان صراحۃً جھوٹ معلوم ہوتا ہے ۔ پھر یہ کہتا ہے کہ ادر ہری بہاؤ کے کوپلی سے انہی منکون کے بارہ منکے اور تیلیان طلائی ملین مخبر نے کہا تھا کہ اوس شب کو یہ دونون بھائی مکان سے پوٹلی لیکر آنے تھے اور اس کوپلی سے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر ہری بہاؤ کی عورت کی نشاندہی سے گھانس مین پوشیدہ ایک پوٹلی نکلی ۔ جس مین متعدد زیورات تھے جو فہرست مین درج تھے ۔ شام کو مجھے اطلاع ملی کہ نارائن راؤ اپنی کوپلی سے مکان کو گیا اور مین پنچون کو لیکر ۵½ بجے شام کو نارائن کے مکان پر گیا ۔ دروازہ اندر سے تھا ۔ اور کھودنے کی آواز آتی تھی ۔ ۱۵ منٹ کے بعد نارائن راؤ نے دروازہ کھو مین اور پنچ اندر گئے تو وہان سوائے نارائن راؤ کے کوئی اور نہ تھا نارائن راؤ کے آستین چڑھی ہوئی تھی ۔ ہاتھون کو مٹی لگی ہوئی تھی ۔ پسینہ سے کرتا تر تھا ۔ قندیل منگا دیکھا تو پاخانہ مین ایک نیا گڑھا کھدا پایا ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس گڑھے سے کوئی چیز نکالی ہے پاخانہ کے باہر ایک اور ناتمام کھدا ہوا گڑھا تھا ۔ بیلدار کو بلوا اوس کو کھدوایا تو ایک پیتل کا لوٹا نکلا جسمین سونے کے زیور تھے ۔ جو فہرست مال مسروقہ مین درج تھے یہ بارہ بجے رات کا واقعہ تھا ۔ مگر مال تولنے کے لئے ترازو نہ ملنے کی وجہ سے صبح تک پنچ اور یہ سب بیٹھے رہے اور صبح کو پنچنامہ کیا گیا ۔ اوس کے

نارایں راؤ بنام سرکار عالی

تیسرا گواہ لکشمن ہے جو ۲۵ تہر یور ۱۳۲۳ف سے پنچنامہ کا تنخیح تہا مگر اوس وقت تک نارایں راؤ ہنگولی سے آیا تہا اور نہ اوس نے پولس کو کوئی اطلاع دی تھی۔ اسلیئے وہ اس مقدمہ کے لیئے کچھ اہم نہیں ہے۔

چوتھا گواہ گنگا رام اور پانچواں گواہ ترمبک رہے اور اونکی شہادت اس امر کے متعلق ہے کہ نارایں راؤ اور ہری بہاؤ کا خاندان مشترکہ ہے۔

اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ۔

(۱) جرم متذکرہ دفعہ ۱۸۵ تعزیرات ممالک محروسہ کے عاید ہونے کے لئے کیا امور ضرور ہین۔

(۲) اس ملزم کے وہ کیا افعال ہین جس سے وہ امور ثابت ہوتے ہین۔؟

(۳) ملزم کو اس جہوٹے بیان کی کیا وجہ تھی۔

(۴) پولس کے افعال اسمقدمہ مین اس نقل کے رودداد سے کیا ظاہر ہوتے ہین۔

(۵) نتیجہ کیا ہونا چاہیئے۔

دفعہ ۱۸۵ تعزیرات مذکور کی نقل جناب مفتی صاحب نے اپنی تجویز مین فرمائی ہے اوس کو پڑہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ہے کہ ملزم کسی سرکاری ملازم کو کوئی جہوٹی خبر دے جسکو وہ جہوٹی جانتا یا باور کرتا ہو۔ اور اوسکی یہ نیت ہو یا وہ یہ جانتا ہو یا اوسکو احتمال ہو کہ اوس کے ذریعہ سے وہ اسکا موجب ہوگا کہ ملازم سرکار امور مندرجہ ضمن الف ب دفعہ مذکور کرے۔

یہ بالکل ممکن ہے کہ کوئی خبر خلاف واقع ہو اور اس لیے اوسپر جہوٹے ہونیکا نحو اطلاق ہو سکے مگر اوس کی عدم واقفیت پر اوسکا مخبر مطلع نہ ہو اور اس لیے یہ نہ کہا جا سکے کہ اوس سے مخبر نے اوسکو جہوٹی جانکر یا جہوٹی باور کرکے اوسکو دیا یہی وجہ ہے کہ واضعان قانون نے دفعہ ۱۸۵ مذکورہ مین یہ نہین لکہا کہ جو جہوٹی خبر دے۔ بلکہ یہ شرط قرار دی ہے کہ جو اوس کو جہوٹی جانکر یا جہوٹی باور کرکے دے اور اس طرح اوس شخص کا تحفظ کیا ہے جو امر خلاف واقع کا اظہار ایسے حال مین کردے جبکہ وہ اوسکی عدم واقفیت پر نہ مطلع ہو۔

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

جب کہ لوٹا نکلا۔ لوٹا کس کے ہاتھ لگا اس کا خیال نہین بیلدار نے ۸ ۱/۲ یا ۹ بجے کہودنا شروع کیا تہا۔ دو بیلدار تھے درمیان مین بارش کی وجہ سے بیٹھ گئے تھے۔

دوسرا گواہ پیر پہلوان یہ وہ شخص ہے کہ جسکے چہپر پر سے پوٹلی برآمد ہوئی تھی۔ اوسکو ہری بہاؤ نارائن راؤ کے مکان مین یہ کہکر ساتھ لے گیا تہا کہ تجہے ڈر لگتا ہے اور وہان جاکر دیکہا تو مجہرا مین گڑہا دیکہا۔ ہری بہاؤ نے کہا کہ گہر ڈو با۔ بہائی نے کہا تہا کہ زیور ہین۔ نگرانی کرنا اور یہان گڑہا پڑا ہے بعدہٗ قفل لگا کر ہم چلے آئے۔ امین پولس نے اس مظہر سے کہا کہ تیاس کرتا یہ کہتا ہے کہ مجہے پولس دو روز بلاتی رہی نارائن راؤ جب آیا تو پہلے دونون بہائی لڑتے رہے پہر خاموش ہوگئے دونون بہائی علیحدہ جاتے اور صلاح کرتے تھے ہم ان کو دیکہا کرتے تھے۔ ایک دن ۱۰ بجے رات کو ہری بہاؤ اور نارائن راؤ دونون کیمپ سے گاؤں مین گئے ہم اون کے پیچہے پیچہے گئے وہ دونون اپنے مکان مین گئے۔ ایک گہنٹہ کے بعد دونون نکلے نارائن راؤ کی بغل مین پوٹلی نظر آئی۔ العرض دونون کیمپ کو آئے اوسی شب کو ۳ بجے کے قریب مین نے اور اسمٰعیل جوان پولس نے امین کو یہ اطلاع دی۔ مگر امین صبح کو آئے۔ اور تلاشی سے نارائن راؤ کے صندوق سے تین سکے اور ایک ٹہلوئی روپیہ کی بہری نکلی (اس کے بیان مین بھی پہنچا۔ مورخہ ۲ مرآبان ۱۳۲۵ف کے بموجب یہ جہوٹ ہے کہ نارائن راؤ کے صندوق سے تین سکے نکلے) اور ہری بہاؤ کی کوپی سے چودہ تہلیان اور بارہ سکے نکلے۔ امین پوچہ رہے تہے کہ اور کچہ ہے تو ہری بہاؤ کی زوجہ لکشمی بائی نے کہا کے اس کچرے مین پیر بہیا (یعنی مظہر نے) صبح کو جب بہینس کا دودہ دوہنے آیا تہا کچہ رکہا ہے وہان دیکہا گیا تو ایک پوٹلی زیورات کی نکلی امین نے ہم کو ان دونون کے افعال پر نگرانی رکہنے کے لیے کہا تہا۔ شام کو معلوم ہوا کہ نارائن راؤ کوپی مین نہین ہے۔ مین نے امین کو اطلاع دی صبح کو امین نے مجہے بلوایا اور اوس کے بعد اپنے چہپر سے پوٹلی کی برآمدگی کہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجہے نہین معلوم کہ نارائن نے مجہہ پہ شبہ ظاہر کیا تہا۔

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

اگر جدا گانہ سرقہ کی خبر کو جھوٹی جانکر یا جھوٹی باور کر کے دی تھی تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہے خبر کے دیئے وقت نیت یا عمل کی کوئی شرط نہیں ہے بلکہ صرف وہ علم اور باور کرنے کی قید ہے اور اوسی کو دیکھنا چاہیئے ۔

اس مقدمہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ملزم ایک وکیل درجہ سوم ہے اور پیشہ کی فطرت وہ ایک حد تک وقعت اور اعتبار کا مستحق ہے وہ کوئی جرائم پیشہ شخص نہ تھا کہ اوس کی نسبت پولس کو بدگمانی ہونی چاہیئے تھی اور پولس کو ضرورت تھی کہ اوس کی نگرانی رکھے اور نگرانی پر مقرر کرے تو کس شخص کو جبکہ خود پولس کو اس مقدمہ میں شبہ ہوا تھا جیسا کہ پولس کے گواہ خود پربھا نے بیان کیا ہے کہ جب ہری بھاؤ نے پولس کو چوری کی اطلاع دی تو پولس دوروز تک اسکو بلاتی رہی تھی جسکی کوئی وجہ بجز اسکے نہیں ہو سکتی کہ پولس کو اسکے نسبت یہ شبہ ہوا تھا کہ اس نے تو چوری نہیں کی۔

یہ گواہ کہتا ہے کہ امین نے اس کو حکم دیا تھا کہ دونوں بھائیوں (یعنے نارائن راؤ اور ہری بھاؤ) کی نگرانی کرے اور یہ ان کا نگران مقرر تھا۔ ہماری رائے میں پولس کا یہ عمل ضرور غیر معمولی تھا۔ اور پولس ہی کو بتلانا چاہیئے تھا کہ وہ کیا وجوہ اور اسباب تھے کہ اوس نے ان پر نگرانی مقرر کرنیکی ضرورت سمجھی اور وہ بھی ایسے شخص کی کہ جس پر خود پولس کو کم سے کم چند دن تک تو شبہ رہا تھا ورنہ عدالت پولس کے اس غیر معمولی عمل کو مدنظر رکھکر اوسکی برآمدگی مال کی کارروائی کو جانچے گی ۔

مال برآمد شدہ میں سے کچھ مال کہا جاتا ہے کہ خود نارائن راؤ کی کوپی سے اور کچھ ہری بھاؤ کے پاس سے اور کچھ گھانس کے نیچے سے اور کچھ نارائن راؤ کے مکان سے اور کچھ پربھا کے چھپر پر سے برآمد ہوا ہے اور پولس عدالت کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ خود نارائن راؤ نے اپنا مال یوں چھپایا۔ اور اوس کو منتقل کرنا چاہتا تھا ۔ اور کوئی سرقہ نہیں ہوا تھا۔ محض جھوٹی خبر سرقہ کی اوس نے دی۔ اور مال مسروقہ کی فہرست پیش کی اور اوس سے غرض اس کی یہ تھی کہ ہری بھاؤ کو اوس کے حصہ سے جو خاندان شرکہ میں اوس کا تھا۔ محروم کردے ۔

اور نہ اوسکی ایسی حالت یاد رکرتا ہو۔

نارائن راؤ
نام
رہائی

پس اس مقدمہ مین صرف یہ کافی نہین ہے کہ سرقہ کی خبر جھوٹی تھی بلکہ یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ نارائن راؤ نے یہ جانکر کہ اوسکے یہان سرقہ نہین ہوا یا یہ یاد رکر کے کہ خبر سرقہ کی جھوٹی ہے پولس کو اوس نے سرقہ کی خبر دی۔ اس خبر کا جھوٹا ہونا اور نیز یہ امر کہ وہ اوس کے متعلق خبر کو جھوٹی جانتا اور جھوٹی یاد رکرتا تھا۔ اس طرح بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ جس مال کا اوس نے سرقہ جانا بیان کیا ہے وہ دکھا دیا جائے کہ اوس کے قبضہ و اختیارات مین موجود ہے یا اوس نے اوسکو منتقل کر دیا ہے اور اسی امر کی پولس نے اس مقدمہ مین کوشش کی ہے۔

اور چونکہ یہ ایک فوجداری مقدمہ ہے اس مین مستغیث پر تمام ذمہ داری ہے کہ ملزم پر جرم مندرجہ دفعہ ۱۵۸ ضابطہ فوجداری عائد ہونے کے لیے جن جن امور کا ثابت ہونا لازم ہے اون سب کو وہ اس طرح ثابت کرے کہ امکان شک و شبہ کا نہ رہے پس دیکھنا چاہیئے کہ پولس اس کوشش مین اس مقدمہ مین کہان تک کامیاب ہوئی ہے ہم اس امر سے بیشک متفق نہین ہین کہ چونکہ ابتداءً ہری بہاؤ نے پولس مین خبر دی تھی۔ یا یہ کہ نارائن راؤ کو پولس نے بلایا تھا اور پولس کی فرمایش پر اوس نے مال مسروقہ کی فہرست مرتب کر کے دی تھی۔ اور پولس کے اس استفسار پر اوس نے کہا تھا کہ میرے یہان چوری ہو گئی۔ یہ کچھ بھی مفید ملزم کے ہے اور پھر کچھ لازم نہ تھا کہ پولس کے ایسے کسی فرمایش پر وہ کوئی ایسی خبر بیان کرتا یا کوئی فہرست مرتب کر کے دیتا جسکو وہ جھوٹی جانتا یا یاد رکرتا تھا۔ اور نہ ہمکو اس بحث سے اتفاق ہے کہ دفعہ ۱۵۸ مذکور مین خبر سے مراد وہ خبر ہے جو اول مرتبہ دی جائے اور اوس کا ملزم جو کچھ بھی وہ ہری بہاؤ ہے بلکہ ہماری رائے مین جو خبر باوجود اس علم کے کہ وہ جھوٹی ہے یا اوسکی جھوٹی یاد رکر کے دی جائے وہ مقدمہ یا تفتیش کے چاہے کسی نوبت پر ہو اوپر خبر متذکرہ دفعہ (۱۵۸) ضابطہ مذکورہ کا اطلاق ہوگا۔ ممکن ہے کہ ہری بہاؤ بھی جس نے ابتداءً خبر دی تھی۔ اگر شرایط پوری ہو جائین مجرم ہو لیکن یہ اسکا موجب نہین ہے کہ نارائن راؤ نے

نارائین راؤ بنام سرکار

پرپھیا ولد کونڈ با ملازم سے بمبابرد پی کے بھائی نامی ہری بھاؤ کے گھر میں آکر ہری بھاؤ کو چھڑی بتا کر اس کے گھر کی خانہ تلاشی کرنے میں آہنی پیپ توڑ کے تھے اوس کے بازو پتھر کے نیچے سامنے میں کاغذ کی پوٹری میں طلائی پتلیاں ۴ عدد تحریرے ۱۲ بارہ عدد نکلے۔

. . . . . . ہری بھاؤ کی عورت نامی لکشمی بائی ہے اوس نے کہی کہ آج صبح پرپھیا نے بھینس چھوڑنے کے لیے حسب معمول آکر بھینس کے کوٹھے کے پاس گھانس کے نیچے جو ہری بھاؤ کی کھولی سے مشرق کی طرف (۸) قدم کا فاصلہ ہے کھولی قریب گھانس کی نیچے چند دنوں میں کچھ چیزیں باندھ کر رکھا ہے وہ دیکھنا اس کہنے پر ہم تریخ دیہ پرپھیاء لکشمی بائی نے نکال کر دئے۔

اس مضمون پنچنامہ سے ظاہر ہے کہ برآمدگی مال کی بڑے باعث وہی پرپھیا تھے جنہیں خود سرقہ کا گمان ہوا تھا۔ اور ملزم اور ہری بھاؤ پر نگرانی مقرر کئے گئے تھے اور یہ جو کچھ برآمدگی ہوئی ہے وہ اون ہی کے حسن کارگذاری کا نتیجہ ہے مگر فی الحقیقت اس پولس اور پرپھیا کی کوشش کا حال یہ ہے کہ نارائین راؤ کے صندوق سے صرف روپیہ اور اوس کے کپڑے وغیرہ نکلے لفظ "وغیرہ" کی کوئی گو صراحت نہیں ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اگر نارائین راؤ کے پاس کوئی ایسا مال نکلتا جو فہرست مال مسروقہ میں درج تھا۔ تو پولس اوس کے لیے یہ لفظ وغیرہ نہ استعمال کرتی - ایا راؤ اس مقدمہ میں کوئی فریق نہیں ہیں اس لیے جو کچھ مال اوس کے صندوق سے پرپھیا نے نشاندہی کر کے برآمد کرا دیا۔ وہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں صرف نارائین راؤ ملزم ماخوذ ہے کچھ ہمارے لیے اہم نہیں ہے اسی طرح ہری بھاؤ کے پاس بھی جو کچھ نکلا وہ کچھ اس مقدمہ میں قابل بحث نہیں ہے گو ہم اوس کی برآمدگی بھی مشتبہ پاتے ہیں۔ اس لیے کہ ہری بھاؤ کا یہ طلائی پتلیاں وغیرہ اس طرح کاغذ کی پوٹریا میں ایسی جگہ رکھنا ہرگز قرین قیاس نہیں ہے کیونکہ یہ نہیں کہا گیا ہے کہ اس سے بہتر جگہ اوس کے لیے اس مال کے چھپانے کے واسطے ممکن نہ تھی اب رہ گئیں وہ چیزیں جو گھانس کے نیچے سے نکلیں۔ اوس کی نسبت پہلے تو بہت مشتبہ ہے کہ جبکہ لکشمی بائی نے

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

جو کچھ مال نارائن راؤ کے صندوق سے اور رہری بہاؤ کے پاس سے برآمد ہونا کہا گیا ہے اوسکی نسبت عدالت ماتحت نے نارائن راؤ ملزم سے بیان استفساری مین کچھ پوچھا - اور نہ پولس نے عدالت موصوف کو متوجہ کیا عدالت ماتحت کا تمام چیزون اور امور کی نسبت پوچھنا - اور اوس مال کی نسبت ترک کرنا ایک نامناسب فروگذاشت تھی - اور گو اس کی ذمہ داری عدالت ماتحت پر ہو لیکن پولس اپنے اوس فریضہ پیروکاری سے سبکدوش نہین تسلیم ہوسکتی کہ جس سے اوسپر لازم تھا کہ وہ عدالت ماتحت کو متوجہ کرتی کہ اسکی نسبت بھی ملزم سے پوچھ لیا جائے اس منقش نے کہا ہے کہ ۲ر آبان ۲۵ف شب مین ۳ بجے رات کو اوس کو اطلاع ملی کہ نارائن راؤ اپنے مکان سے ایک پوٹلی اپنی کوٹھی مین لے گیا ہے اسکا اقتضاء یہہ تھا کہ پولس فوراً اوسی وقت ملزم کی کوٹھی کو پہونچتی اور اس خطرہ کو گوارہ نہ کرتی کہ ملزم (جو مال یون مکان سے چھپاکے لایا ہے) اوس کو منتقل کردے اور پولس کے عام عمل سے کہ وہ ایسی خبر کو پاکر کبھی دیر نہین کرتی ہے اور جس قدر جلد ممکن ہوتا ہے مقام پر پہونچکر کارروائی کرتی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ان منقش کو کچھ ضرور ایسا اطمینان ہوگا کہ عجلت و مستعدی کی ضرورت نہین وہ جب جائینگے مال مل جائیگا اس سبب اوںہون نے اپنی راحت مین خلل آنے دینا بے ضرورت سمجھا - اور یہ صبح کو گئے اور کہتے ہین کہ نارائن کے صندوق سے کچھ مال نکلا اور رہری بہاؤ کی کوٹھی سے بھی کچھ مال نکلا اس کے متعلق پنچنامہ مورخہ ۲ر آبان ۲۵ف ہے اوسمین اس جگہ عجیب عبارت ہے جس کو ہم یہان نقل کردیتے ہین کہ "مسمی بہاؤ بہیا کی نشاندہی پر جملہ سامان نکال کردیکھے - خانہ تلاشی مین ایک صندوق آپا راؤ صاحب صندوقی جس مین دو ڈبے تھے - لوہے کے صندوق مین (۳) گجرے وزنی تین ماشہ سونے کا چھلہ ایک وزنی اندازاً بارہ ماشہ دو گوپنج اور دوسرے صندوق مین کچھ نہین نکلا - نارائن راؤ کے صندوق مین کپڑے وغیرہ کے سوائے نقدی کلدار صاحب اور حالی (۸۴) نکلے روپیہ مذکور چھلہ طلائی وزنی ۱ تولہ ۴ ماشہ دو گوپنج چوری ہوئے مال مین نہ تھے - وغیرہ کہنے سے ضبط نہین کیا گیا - آپا راؤ کے و نارائن راؤ کے گھر کی خانہ تلاشی ہونے کے بعد ہم پہنچ اور

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

ہوگا کہ اوس کے گھر سے مال بھی نکلا ہے پولس کو اوسکی نسبت چوری کا گمان بھی تھا۔
اوس کو پولس نے نارائن راؤ اور رہری بہاؤ پر نگران بھی مقرر کیا تھا پس اس سے اگر
راستہ مین نہین (جو بہترین محل تھا بوجہ اپنے مفروضہ تنہائی کے) تو جب نارائن راؤ
کیمپ مین پہونچا تھا کیون نہ غل مچا دیا۔ ۱۱ بجے کا وقت تھا۔ اوس وقت تو سب سو نہ گئے
ہون گے اور سو بھی گئے ہون گے تو شور و غل سُن کے اوٹھ جاتے۔ وہ ممکن تھا مین اگر
یہ غل مچا دیتا تو لوگ دیکھ لیتے کہ نارائن راؤ کی بغل مین پوٹلی ہے یہ ہیا کی یہہ حالت
ہے اور پولس کی وہ بے پروائی یا اطمینان کہ وہ نین بجے مطلع ہوئی۔ اور صبح کو آئی اور
پنچنامہ اس مال کا کیا۔

اس کے بعد اوس مال کی برآمدگی سے بحث رہ جاتی ہے جو نارائن راؤ کے مکان
اور نیز پر بہیا کے چھپر پر سے برآمد ہوا۔ صبح کے واقعہ کا تو ابھی ذکر ہو چکا۔ پس اب یہ
نہین سمجھا جا سکتا کہ نارائن راؤ اس امر سے بے خبر تھا کہ پولس کا اوس کے خلاف کیا
منشا ہے اور پر بہیا کی کیسی اور کیون نگرانی اوس پر ہے۔ پس نارائن راؤ سے جو مستند اور
وکیل ہے یہ توقع نہین ہو سکتی تھی کہ وہ کوئی اور ایسا فعل کرتا جس سے اوسکی ملزمیت
اور زیادہ شدید ہو جاتی۔ مگر پولس یا اوسکی طرف سے جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے اوسکا حاصل
یہ ہے کہ نارائن راؤ اتنا بے فہم اور ناعاقبت اندیش ہے کہ چند گھنٹون مین صبح کا واقعہ
بھول گیا اور زیادہ رات جانیکا بھی انتظار نہ تھا سر شام ہی اپنے مکان پہنچ کر [illegible]
مال کھودنے لگا۔ چنانچہ مفتش کہتے ہین کہ شام کو اون کو اطلاع ملی کہ نارائن راؤ اپنے
مکان گیا ہے اور اوہون نے کل کی رات کی طرح اس وقت کوئی غفلت نہین کی بلکہ یہ
بھی ۷ بجے موقع پر پہونچ گئے اور مال برآمد کیا۔ ہمکو حیرت ہے کہ اسواقعہ کے
متعلق بھی صرف ان ایک مفتش اور ایک شخص سید نور کا اظہار ہوا ہے۔ حالانکہ یہان
کہا گیا ہے کہ متعدد پنچ تھے اور دو بیلدار تھے جنہون نے مال کھودکے نکالا تھا مگر کوئی
اور پنچ یا بیلدار پیش نہ کیا گیا۔ اس واقعہ کی نسبت اور واقعات ما سبق کے متعلق باوجود
موجود ہونے گواہون کے پولس کا اُن کو پیش کرنیکی جرءت نہ کرنا قانوناً اس قیاس کا

نارائن راؤ
بنام
سرکار عالی

کہہ دیا تھا کہ یہ چیزیں پربھیا نے رکھ دی تھیں جس سے پربھیا کے نہ صرف کرتوت
کا افشا ہوتا تھا بلکہ اوس پر مجرمانہ حیثیت سے ایک طرح ملزم کے مقابلہ میں جھوٹی شہادت
مہیا کرنے کا الزام عاید ہوتا تھا پولیس نے کیوں نہیں اس سے پوچھا اور یہ کیا
کہہ رہی ہے اور اس نہ پوچھنے کی کوئی علت بجز اس کے نہیں ہوسکتی کہ اس طرح
مال کی برآمدگی پر مزید روشنی نہ پڑے۔ اور پربھیا کا ناجایز عمل نہ کھلے اور اس سے
بڑھکر یہ ہے کہ اگر پولیس نے نہیں پوچھا تھا تو پربھیا نے کم سے کم یہ کیوں نہیں
فوراً کہہ دیا کہ یہ جھوٹی ہے کیونکہ یہ اوس کے بیچ محل کلام تھا نہ جانے سکوت موجب
شبہ ہے۔ وہ کسی ایک حد تک تسلیم بھی جاسکتی ہے اور اس طرح جو مال برآمد ہوا اوسکا
اگر کچھ اثر ہو تو ہری بھاؤ اور لکشمی بھاؤ پر ہوگا نہ نارائن راؤ پر۔ اس کے علاوہ یہ بتایا
ہے کہ وہاں اور پنچ بھی موجود تھے لیکن وہ کیوں نہیں پیش کیے گئے صرف ایک
منقش کا بیان ہے جو معروض شبہ ہے۔ اور دوسرا پربھیا کا اظہار ہے جو اپنے
طرز عمل سے خود ملزم معلوم ہوتا ہے جہاں سے مال برآمد کیا گیا ہے وہ کوئی ایسی
محفوظ جگہ نہیں ہے کہ جہاں کوئی اور کوئی شخص مال کوئی مال نہ رکھ سکتا تھا۔

نارائن راؤ ایک سن شخص اور وکیل کہا گیا ہے اوسکی فہم اور احتیاط کا یہ اقتضا
کبھی نہیں ہوسکتا کہ اگر وہ اس مال کو یوں چھپانا یا منتقل کرنا چاہتا تو یہ جگہ اوس کے
لئے منتخب کرتا اگر کہا جائے کہ احتمال اس کا موجب ہوا تو یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے
نارائن راؤ کو پولیس کے آنے کی کوئی اطلاع ہوگئی تھی اور ایسی حالت میں یہ اطلاع ہوئی کہ
اسی حالت انتشار میں یوں یہ مال رکھدیا۔

پربھیا کہتا ہے کہ دس بجے رات کو ہری بھاؤ اور نارائن راؤ کیمپ سے گاؤں
گئے تھے اور ہم پیچھے پیچھے تھے (لفظ ہم کا اقتضاء ہے کہ یہ تنہا متعاقب نہ تھا) وہ
دونوں ایک گھنٹہ بھر کے بعد مکان سے نکلے تو نارائن راؤ کی بغل میں پوٹلی نظر
آئی تو ایسے کا واقعہ تھا یہ تو ہم اوپر کسی قدر صراحت سے دکھلا آئے ہیں کہ
اس مقدمہ میں پربھیا کا کیسا گہرا تعلق ہے وہ نارائن راؤ کا پڑوسی ہے آگے چلکر معلوم

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

جاتا ہم اس کو صاف و صریح حیلہ سمجھتے ہیں مال کا تول دینا اگر ممکن ہو ضروری لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ اگر تولا نہ جاسکے تو شمار وغیرہ کچھ کر فوراً پنچنامہ نہ کیا جائے سید نور نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ لوٹا کس نے نکالا۔ اس مال کا اور نیز دوسرے مال کا جو پیپا کی چھپر سے ملا ثابت ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ نارائن راؤ نے اسکو وہاں پھینکدیا تھا) پنچنامہ صبح کو ہوا۔ پولیس کہتی ہے کہ اوس نے اس مقدمہ میں ڈیڑھ مہینے تفتیش کی۔ بہتر ہوتا کہ عدالت ماتحت کیس ڈائری وغیرہ منگا کے دیکھتی تو کھلتا کہ اس عرصہ میں پولیس نے کیا کیا اور کہاں تک اوس کی سعی مشکور ہے۔

بہرحال اس طویل عرصہ میں پولیس نے نارائن راؤ کو ممنوع نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں جانے اور رہنے اور وہ وہاں رات دن رہ سکتا تھا اور اپنی وکالت کے مقدمات کے بہانے کہیں اور آجا سکتا تھا۔ اور پورا موقع تھا کہ اگر وہ چاہتا تو مال کو جہاں چاہتا اس طرح منتقل کر دیتا۔ پولیس کو پتہ نہ لگ سکتا مگر کبھی اوس نے ایسا نہ کیا اور کیا تو اوس رات کو جس کے قبل صبح کو پولیس اور مال برآمد کر چکی تھی اس کے مقابلہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ نارائن راؤ نے کہا ہے کہ "مجھے کیمپ سے سب انسپکٹر صاحب و جوان پولیس لے گئے اوس وقت پنچ ساتھ نہیں تھے مجھے اندر بٹھلا کر صبح میں بتاریخ ۳ آبان پنچ کو بلائے اور پنچنامہ زیورات کا کئے"

(یہ نامربوط عبارت ہم نے بعینہ نقل کر دی ہے) اور اس کے قبل اپنے بیان میں یہ کہہ چکا ہے کہ پیٹے میں زیورات کو ان رکھکر اس جگہ دفن کئے۔ مجھے نہیں معلوم" تمام روئداد مثل کو ملاحظہ کرنے سے ہم کو سمجھ نہیں آتا کہ کوئی مال جیسا کہ پولیس کا بیان ہے نارائن راؤ نے چھپایا یا منتقل کیا۔ اور عجیب نہیں کہ جس طرح گیا نس کے نیچے مال رکھکر برآمد کرا دیا معلوم ہوتا ہے یہاں مکان اور چھپر سے بھی یہی ایسا ہی ہوا ہے پولیس سے ثابت نہیں ہوتا کہ ملزم نے جھوٹی خبر اوسکو جھوٹی جانکر یا باور کر کے دی۔ اور نہ بنظر حالات مثل یہ معلوم ہوتا ہے کہ نارائن راؤ کی اس سے یہ غرض تھی کہ پولیس کے ذریعہ سے کسی شخص کو مضرت پہنچائے۔ کیونکہ پولیس نے کہا ہے کہ ملزم کی اس سے یہ غرض

راین راؤ بنام سرکار عالی

موجب ہے کہ اگر وہ پیش ہوتے تو پولس کو بجائے نفع کے ضرر پہونچتا - لیکن ہم دیکھتے ہین
کہ یہ خطرہ پولس گوارا کرتی ہے اور اکثر مقدمون مین باوجود امکان ایک ایک گواہ
ایک ایک واقعہ کا پیش کرتی ہے اور اپنی سمجھہ مین اس طرح وہ اندیشہ اختلاف کا انسداد
کرتی ہے مگر ہماری رائے مین اگر پولس صحیح عمل کرنا چاہتی ہے تو اوس کو یہ اندیشہ
نہ کرنا چاہیئے - اوس کو بر جا بیزار اور مناسب کوشش تا امکان ہر صحیح واقعہ کے اثبات مین
کرنا چاہیئے بعدہٗ اگر وہ ثابت نہ ہو تو اوس پر کچھہ الزام نہین ہے - اوسکا کبھی یہ فرض
نہین کہ خواہ مخواہ کسی کو سزا دلائے اور اختلاف کی نسبت تو یہ تجربہ ہے کہ سچے گواہون
مین ہو جاتا ہے اور بعض مواقع پر اتفاق دلیل تعلیم و تفہیم پایا گیا ہے حقیقت مین
اختلاف یا اتفاق کی بنا پر یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ قطعی ثبوت اس کا ہے کہ گواہ سچے
ہین یا جھوٹے تجربہ کار جج ہر گواہ کے تمام بیان پر اوسکی حیثیت اور وقعت اور
حالت اور تعلق پر نظر کرکے اپنی میزان ذہن مین موازنہ کرتا ہے اور نتیجہ نکالتا ہے
قانوناً ایک گواہ کی شہادت ہم مانتے ہین کہ اگر سچی ثابت ہو تو کافی ہوگی لیکن اس سے
یہ کلیہ کہ ایک گواہ سے دو اور اسی طرح جس قدر زیادہ شخص شہادت دینگے اوسی قدر
(بشرطیکہ بیان قابل اعتبار و وثوق ہو) زیادہ مشہود بہ پر اعتقاد ہوگا - اس واقعہ زیر بحث
کے متعلق مفتش اور سید نور کا بیان بالکل قابل اعتبار نہین ہے - وہ دلیل دار تھے
اور کہا گیا ہے کہ اونہون نے ۸ - ۹ بجے سے کھودنا شروع کیا - زمین
بھی سخت نہ تھی ایک ہاتھ عمیق پہلے ہی سے کھودا ہوا تھا - سید نور کہتا ہے
۱۱ بجے اور مفتش کہتا ہے کہ ۱۲ بجے لوٹا نکلا - ممکن ہے کہ کہا جائے کہ درمیان مین
بارش ہوگئی تھی - لیکن یہ نہین کہا گیا کہ بارش کتنی دیر ہوئی تاکہ اوسکے عرصہ کی منہائی
کرکے اندازہ کیا جاسکتا تاہم سید نور نے اپنے اظہار مین کہدیا ہے کہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ
کھودا تھا جو ایک معمولی گڑھے کے لیے بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے پھر اوس وقت
بلکہ اوس رات کو پولس نے اس مال کی نسبت جو اوس سے پہلے اس جان کاہی
اور کد و کاوش سے برآمد کیا تھا کوئی پنچنامہ نہین کیا اور کہا گیا ہی کہ کانٹا نہ ملا تھا کہ مال تولا

اندرا بیگم بنام موہن لال

فرق مابین چالان وپیروی پولس و استغاثہ شخص خانگی بمقدمات قابل دست اندازی پولس قتی نشان ۹/۱۹ باتہ سنہ ۱۳۱۳ف فقرہ (۲)، گشتی نشان ۱۰/۴ باتہ سنہ ۱۳۲۲ف (مطبوعہ الترتیب شرح القوانین جلد ۴ صفحہ ۸۰ حصہ احکام و آئین جلد ۱۹ صفحہ ۱۰ حصہ ۲ احکام) فرض ادائی خرچات لاحقہ بذمہ مستغیث۔ جواز اخراج مقدمہ قابل اجرائی وارنٹ و قابل دست اندازی پولیس بصورت بعدم ادخال خرچہ لازمی منجانب مستغیث۔ اخراجات کی ادائی کے لیئے کافی مہلت عطا نہ ہونا۔ ناجوازی اخراج۔

ایک مقدمہ قابل دست اندازی پولس جو بربنا استغاثہ دائر ہوا تھا اس بنا پر خارج کیا گیا کہ مستغیث نے اخراجات اجرائی وارنٹ طلبی گواہ داخل نہیں کئے۔ بر طبق نگرانی تجویز ہوئی کہ۔

مقدمات قابل اجرائی وارنٹ و قابل دست اندازی پولس میں اگر کارروائی فوجداری بربنا استغاثہ شخص خانگی جاری ہو تو اخراجات لاحقہ کا ادا کرنا مستغیث پر فرض ہے اور اگر وہ اوس میں قصور کرے تو مقدمہ خارج کیا جا سکتا ہے مقدمات دکن لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰ و جلد ۲ صفحہ ۱۹ حصہ فوجداری سے اختلاف کیا گیا۔

نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ گشتی نشان ۹/۱۹ باتہ سنہ ۱۳۱۳ف فقرہ (۲) و گشتی نشان ۱۰/۴ باتہ سنہ ۱۳۲۲ف کا منشا یہ ہے کہ اگر مقدمات قابل دست اندازی پولس میں منجانب پولس کارروائی عمل میں آئے تو اخراجات لاحقہ کا وصول کرنا ضروری نہیں ہے اس سے اشخاص ثالث کو فائدہ نہیں ہو سکتے۔

نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ اس مقدمہ میں کافی مہلت نہیں دی گئی اور مستغیث کے عذرات لغو ہے اس لیے نگرانی لائق منظوری ہے۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی محمد رفیع الدین صاحب و مولوی محمود محی الدین صاحب و مولوی جہانگیر علی صاحب وکلا۔

منجانب طرف ثانی مولوی حبیب اللہ صاحب وکیل۔

نارائن راؤ بنام سرکار عالی

تھی کہ وہ اپنے ہری بہاؤ کو اوس کے حصہ سے جو جائداد مشترکہ مین اوسکا تھا محروم کرے اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے نارائن راؤ کا مخالف اور پولس کا گواہ خود ہری بہاؤ ہوتا اور پولس ممکن نہ تھا کہ اوسکی شہادت دلانے مین دریغ کرتی برعکس اسکے ظاہر ہوا ہے ہری بہاؤ خود ملزم کے ساتھ مال کے منتقل کرنے اور چھپانے مین کونسا ان اور شریک تھا الحاصل روئداد موجودہ سے نہ وہ امور ثابت ہین کہ جن کے ثبوت پر جرم متذکرہ دفعہ ۸۵ تعزیرات جاکف محروسہ سرکار عالی کا عاید ہونا منحصر ہے اور نہ دوسرے کوئی ملزم کی حرکت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ پولس کے عمل پر نظر کرکے شہادت دورنگی سے کا بہت کچھ موقع ملتا ہے جسکا فائدہ بھی اصولاً ملزم کو ملنا چاہیئے۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ نارائن راؤ نہایت بُری طور پر ستایا اور زحمت مین مبتلا کیا گیا اور اوسکو سزا دلانے کی کوشش کی گئی۔ پس مین جناب مفتی صاحب سے متفق ہون۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ

باجلاس عالی جناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس و عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب رکن۔

مثل نمبر ... فیصلہ ۹ امر داد ...

اولیا بیگم زوجہ حسن یار خان۔ نگرانیخواہ

بنام

موہن لال طرفثانی

اخراج استغاثہ۔ اخراج استغاثہ بوجہ عدم ادخال اخراجات وارنٹ حاضری گواہ۔

مقدمہ قابل دست اندازی پولس و قابل اجرائی وارنٹ۔ لزوم ادخال اخراجات لاحقہ۔

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی محمد امجد علی خان صاحب ناظم سوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۸ اسفندار ۱۳۲۰ فصلی صادر کردہ زیر دفعہ ۲۰۹ ضابطہ فوجداری بعدم ادخال خرچہ مقدمہ خارج اور ملزم رہا۔

اندیا بیگم
بنام
سوہن لال

ںل مجوزین کا یہ منشا ہے کہ ایک مقدمہ متعلق جرم قابل دست اندازی پولیس کے دائر
نے کے بعد مستغیث تمام ذمہ داری طلبی شہود اور اوس کے اثبات اور حاضری سے
ی الذمہ ہو جاتا ہے۔ اور ان سب امور کی تعمیل و تکمیل کی ذمہ داری مجسٹریٹ کے
ہ عاید ہو جاتی ہے اگر ایسا ہو تو عدالتوں کو سخت دشواری کا سامنا ہی نہ
ہ ہوگا بلکہ ایک مجوزی کی اون کی حیثیت باقی نہ رہے گی اور اونکو ضرور ہوگا کہ وہ شہادت کو
ت کریں یا اور بہم پہونچائیں۔ اور اوسکو قلمبند کریں اور پھر تجویز جو نہ ہرگز اصول عدالت کے
لق ہی اور نہ بہترین مصلحت۔ بیشک ایسی صورتیں ہوسکتی ہین کہ جن مین کوئی مجسٹریٹ غیر
ضری مستغیث مین سے۔ اور باوجود خرچہ طلبی شہود وغیرہ کے داخل نکرنے
کے بھی اغراض انصاف کے لیے یہ مناسب سمجھے کہ استغاثہ خارج نکرے اور سرکاری
طرف سے اون گواہون کی طلبی کا حکم دے کہ جن کے اسماء اور پتہ مثل سے معلوم
ہو سکتا ہے۔ یا مستغیث بتا سکتا ہے۔ مثلاً جبکہ مستغیث مفلس ہے یا اور کوئی معقول وجہ ہو
ن عام طور سے مقدمات قابل دست اندازی پولس مین مستغیث کو حاضری اور ذمہ داری
ادائی خرچہ طلبی شہود وغیرہ سے بری الذمہ قرار دینا ہماری رائے مین نہ منشاء قانون ہے
نہ ضرورت و مصلحت عامہ۔ پس اس عذر کو تو ہم نامنظور کرتے۔ لیکن بلحاظ عذر ثانی
بل قبول ہے۔ کیونکہ پیشیان رضامندی یا بخواہش ملزم تبدیل ہوئین مستغیثہ مخدرہ ہے
مہلت بھی کافی نہین دی گئی۔ پس ایسی حالت مین اس بنا پر اخراج مقدمہ کا مناسب
تھا۔ اور بمنظوری نگرانی ہم حکم اخراج مقدمہ کو منسوخ اور مقدمہ کو تکمیل تحقیقات کیلئے
پس کرتے ہین۔

مولوی محمد غلام اکبرخان صاحب رکن۔ نگرانی خواہ کی جانب سے باوجودیکہ تین
وکلاء ہین۔ لیکن کوئی حاضر نہین ہے نگرانی خواہ پردہ نشین ہے نگرانی کے وجوہ قابل
پذیرائی نہین ہین۔ ہمکو اس رائے سے اختلاف ہے کہ مقدمہ قابل اجراء وارنٹ کبھی
اور کسی حال مین قابل اخراج بلا نہین ہے۔ چونکہ ہماری رائے اس مسئلہ مین سادون
علاوہ سے مختلف ہے۔ جو اس بارے مین صادر ہوئے ہین اسلئے ہم وکلاء نگرانی خواہ کی

مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب منصرم مبر مجلس - نگرانی خواہ ایک عورت ہے اوسکی طرف سے تین وکیلون کے وکالت نامہ شامل مثل ہین - اور تینون وکیل غیر حاضر ہین -
جزئیہ تنقیح طلب یہہ ہے کہ عدالت ماتحت کا اخراج مقدمہ بوجہ عدم ادخال خرچہ اجرائی وارنٹ نسبت شہود غیر صحیح ہے یا صحیح -

(نوٹ - یہانتک ہم لکھ چکے تھے کہ مولوی رفیع الدین صاحب وکیل نگرانیخواہ حاضر ہو گئے) اونکی بحث یہہ ہے - اس مقدمہ مین چونکہ جرم قابل دست اندازی پولس ہے اسلئے کسی خرچہ متذکرہ بالا کے داخل کرنیکی مستغیثہ کو ضرورت نہ تھی - اور موقع کافی بھی اوس خرچہ کے داخل کرنے کیلئے نہین دیا گیا - عذرِ اول کی صحت مین ہم کو بہت تامل ہے کہ اوسکا یہہ منشا ہے کہ جن جرائم کو قابل دست اندازی پولس قانون نے قرار دیا ہے اونمین خرچہ طلبی شہود وغیرہ کسی فریق سے نہ عدالت کو لینا چاہیئے - اور نہ کسی فریق پر اوسکا داخل کرنا لازم ہے -

جن مقدمات قابل دست اندازی پولس کو پولس چلاتی ہو اور اونمین پیروکار ہو - اونمین خرچہ طلبی شہود و اجرائی وارنٹ نہ لینے کی وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اوس کا بار سرکار کی ذمہ عاید ہوتا ہے یعنی سرکار کی طرف سے خزانہ سرکار سے لیکے پولس کا خرچہ داخل کرنا اور عدالت کا اوس کو لیکے پھر خزانہ سرکار مین داخل کرنا ایک عمل لا حاصل ہوگا - لیکن مقدمہ متعلق جرم قابل دست اندازی پولس مین جب کہ پولس دست اندازی نہ کرے یا استغاثہ پولس مین درج نہ ہو گیا ہو تو اوسمین بھی یہی وجہ اوسکے لیئے ہو سکتی ہے کہ اخراجات طلبی شہود یا اجرائی وارنٹ بغرض حاضری شہود کے ادائی کی ذمہ داری خواہان طلبی یا گرفتاری شہود پر نہ ہو - لایق وکیل نگرانی خواہ اس کی تائید مین کوئی وجہ نہین بیان کرتے ہین اور نہ ہم پاتے ہین البتہ وکیل موصوف چند نظائر پر استدلال کرتے ہین کہ جنمین طے ہوا ہے کہ مقدمات قابل اجرائی وارنٹ کو غیر حاضری مستغیث یا قصور عدم پیشی شہادت مین خارج کرنا نہ چاہیئے - اس کی تائید مین دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹ (حصہ فوجداری) و جلد ۱ صفحہ ۵ ۹ ہمکو سنائے گئے اور ہم نے اون پر غور کیا ہم نہین سمجھتے کہ ان کے نظائر کے

دولیا بیگم بنام سوہن لال

بجز اس کے کوئی نتیجہ نہ تھا کہ خود گورنمنٹ اس بار کو برداشت کرتی جسکے معنے یہ ہیں کہ گورنمنٹ کے ایک صیغہ سے خرچ ہوتا اور دوسرے صیغہ کی آمدنی میں جمع کیا جاتا اور یہ محض تحصیل لاحاصل اور غیر مفید طریق عمل تھا اس لیے وہ مقدمات جو پولیس سے چالان کیے ہوں اخراجات لازمی کی ادائی سے مستثنیٰ رکھے گئے ہیں اس فقرہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو مقدمہ تعریف لفظ "قابل دست اندازی پولیس" میں آئے وہ ہر حال میں ادائی اخراجات لازمی سے مستثنیٰ رہے خواہ مقدمہ پولیس چالان کرے یا مستغیث بلا تعلق پولیس خود رجوع کرے بہر حال ہماری صاف طور پر یہ رائے ہے کہ اخراجات اجرائے وارنٹ مستغیث کو ادا کرنا ضروری تھے اور اوس کے عدم ادخال کی صورت میں مقدمہ کا اخراج خلاف منشاء قانون نہیں ہے ان عذرات کے بعد وکیل نگرانی خواہ ایک عذر یہ بھی کرتے ہیں کہ شہادت پیش کرنے کے لیے اون کو موقعہ ملنا چاہیئے۔ اخراج مقدمہ گو صحیح لیکن خالی از سختی نہیں ہے اس عذر کو ہم نے قابل التفات خیال کر کے فرد کارروائی عدالت ابتدائی کو لاحظہ کیا جس سے عذر کی تائید ہوتی ہے اور بلحاظ اس کے کہ مدعیہ پردہ نشین ہے اور غفلت جو عدم ادخال خرچہ میں ہوئی ایسی شدید نہیں معلوم ہوتی ہے جو استغاثہ کے اخراج کی وجہ قرار دیجا سکے اس لیے بلحاظ اون خاص حالات کے جو مستغیثہ کی پیروی اور مستعدی کی نسبت فرد کارروائی سے معلوم ہوتے ہیں۔ مستغیثہ کو ایک مزید موقعہ تقدیم شہادت کا دینا قرین انصاف ہے پس

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم اخراج مقدمہ منسوخ۔ مدعیہ کو تقدیم شہادت کا موقع دیا جائے فقط۔

نگرانی فوجداری

بنچ منعقدہ

باجلاس عالیجناب خان بہادر مولوی مرزا حیدر جیون بیگ صاحب و عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب ارکان

۱۰ / ۱ / بیگم
بنام
موہن لال

بحث سننا ضروری سمجھتے تھے اس نوبت پر وکیل نگرانی خواہ مولوی رفیع اللہ صاحب حاضر نہ تھے اور اپنی دیر حاضری کی معقول وجہ ظاہر کی) بحث سماعت کیگئی -

وکیل نگرانی خواہ کا عذر یہ ہے کہ مقدمہ وارنٹ کیس تھا اسلیے بوجہ عدم ادخال خرچہ طلبی شہود وہ خارج نہین ہونا چاہیئے تھا اور اسکی تائید مین نظائر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد اول صفحہ ۵۹ و دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹ پر استدلال کرتے ہین - ان فیصلون مین جو کچھ تجویز کیا گیا ہے اسکے وجوہ درج نہین ہین تاکہ ہم اون سے بصراحت اتفاق یا اختلاف کر سکتے۔ ہمارے علم مین کوئی قانون ایسا موجود نہین ہے - جو مجسٹریٹ پر یہہ فرض عاید کرتا ہو کہ وہ خود مستغیث کی جانب سے شہادت طلب کراسے اور مستغیث کی غیر حاضری کی صورت مین بھی خود ہی اون پر سوالات ابتدائی بھی کرے اور ہمارے خیال مین عام طور پر بطور اصول اس پر عمل بھی نہین ہوسکتا اس لیے ہم باوجود اس عظمت کے جو اون ذی علم حکام کی ہمارے دل مین ہے - جنہون نے فیصلہ جات مذکور صادر کئے ہم اون فیصلہ جات سے اتفاق کرنے پر آمادہ نہین ہین اسلئے یہ عذر بطور وجہ نگرانی منظور نہین کیا جاسکتا -

دوسرا عذر یہ ہے کہ خرچہ اجرائی وارنٹ داخل کرنیکے لیے کوئی قانونی لزوم نہین ہے اور اس لیے مقدمہ بوجہ عدم ادخال خرچہ اجراء وارنٹ خارج نہین ہونا چاہیئے تھا وکیل نگرانی خواہ اس عذر کا بنیاد گشتی نشان ۱۹/۱ بابتہ سنہ ۱۳۱۲ ف کے فقرہ (د) کو قرار دیتے ہین اور اسکی تائید مزید کے لیے گشتی نشان ۱۰/۲ بابتہ سنہ ۱۳۲۱ ف پیش کرتے ہین (مطبوعہ علی الترتیب تشریح القوانین جلد ۴ صفحہ ۵۸ حصہ احکام وگشتیات - آئین جلد ۱۹ صفحہ ۱۰ حصہ ۲) ہماری رائے مین یہ عذر بھی قابل پذیرائی نہین ہے فقرہ (د) گشتی مذکور مین مقدمات قابل دست اندازی پولس کے لیے جو استثنا رکھا گیا ہے اوس سے مقصود صرف یہ ہے کہ وہ مقدمات جن مین پولس نے فی الواقع دست اندازی مطابق منشا قانون کی ہو یعنے وہ مقدمات جو پولس سے چالان کئے گئے ہون اون مین حکمنامہ واطلاعنامہ کے لیے کوئی فیس نہین لیجائے گی - اور اس کی وجہ صاف ہے کہ پولس پر ادخال اخراجات کا لزوم عاید کرنیسے

پر بعض اس وجہ سے کہ اوس نے ایک بیل گائے کا شکار کیا کوئی جرم ثابت نہیں ہو سکتا
پس عدالت ضلع کی تحریک لایق التفات ہے اور اسپیشل مجسٹریٹ کا فیصلہ بعینہٖ نگرانی لایق
اصلاح ہے لہذا

حکم ہوا کہ

تحریک عدالت ضلع منظور۔ تجویز عدالت اسپشل مجسٹریٹ منسوخ ہو۔
ایک ایک نقل اسکی دوسرے نگرانیون مین بطور فیصلہ شریک کرد ی جائے۔

مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب رکن۔ وکیل سرکار حاضر ہین۔ تحریک صاحب جائنٹ
مجسٹریٹ ضلع ورنگل ملاحظہ کی گئی۔ ہمکو صاحب جائنٹ مجسٹریٹ کی راے سے بہ اتفاق
ہے کہ از روے قواعد شکار نافذہ تا وقتیکہ شکار گاہ کی حد بندی نہ کی جاے
اور اس حد بندی کا اعلان جریدہ اعلامیہ مین نہ کیا جاے شکار کوئی جرم نہین ہے یہ
تسلیم کیا گیا ہے کہ ضلع ورنگل مین کوئی حد بندی حسب احکام دفعہ ۴ قواعد شکار مندرجہ
نہین کی گئی اور اگر کوئی حد بندی کی گئی ہو تو وہ جریدہ مین شایع نہین کی گئی ہے اسلیے
قواعد شکار کی روسے اس مقدمہ مین کوئی سزا نہین دیجا سکتی ہے نظر بر آن بمنظوری
تحریک صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع ورنگل حکم دیا جاتا ہے کہ تجویز صاحب اسپشل
مجسٹریٹ بلدہ منسوخ۔ اور جرمانہ اگر وصول کر لیا گیا ہو تو واپس کیا جاے۔
اس تجویز کی ایک نقل بطور فیصلہ مسلہ نمبری ۴۳۹ ـ ۴۶۰ و ۴۶۱ سنہ ۱۳۱۹ ف
مین شریک کی جاے فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب سعد جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب خان بہادر
مولوی مرزا احمد رضوان بیگ صاحب ارکان

ماروتی　　　نگرانی خواہ

[illegible]

سرکار عالی ذریعہ انسپکٹر پولس ضلع - نگرانخواہ

بنام

شالی ثرسیا - طرف ثانی

قانون شکار - دفعہ ۴ قانون شکار - جرم خلاف ورزی قانون شکار - شکارگاہ کا غیر محفوظ اور غیر اعلان شدہ جریدہ اعلامیہ ہونا - شکار نیل گائے غیر محفوظ جنگل مین - عدم جواز تجویز ثبوت جرم -

تجویز ہوئی کہ تاوقتیکہ حسب دفعہ ۴ قواعد شکار یہ ثابت ہو کہ جس حصہ ملک مین ملزم نے شکار کھیلا وہ فی الواقع محفوظ کرلیا گیا تھا اور اوسکی اشاعت جریدہ اعلامیہ مین کردی گئی تھی - اور جس مین شکار کی ممانعت تھی ملزم پر محض اسوجہ سے کہ اوس نے ایک نیل گائے کا شکار کیا کوئی جرم عاید نہین ہوسکتا -

منجانب نگرانی خواہ مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

خان بہادر مولوی مرزا حیدر حیون بیگ صاحب رکن - وکیل سرکار حاضر واقعہ یہ ہے کہ اسپشل مجسٹریٹ بلدہ نے بپاداش جرم خلاف ورزی قانون شکار - ملزم کو ایکروپیہ جرمانہ کی سزا دی - اسکے برخلاف بغرض ازدیاد سزا پولس نے عدالت ضلع مین نگرانی کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عدالت ضلع نے ازروئے قانون شکار ملزم کے فعل کو جرم تصور کرنیسے انکار کیا ہے اور مثل کو اپنی رائے کے ساتھ مجلس عالیہ عدالت مین بہیجدی ہے - وکیل سرکار خود ہی تسلیم کرتے ہین کہ عدالت ضلع کی تحریک واجبی ہے تاوقتیکہ بموجب دفعہ ۴ قواعد شکار یہ ثابت نہ ہو کہ جس حصہ ملک مین ملزم نے شکار کھیلا وہ فی الواقع محفوظ کرلیا گیا تھا اور اسکی اشاعت جریدہ اعلامیہ مین کی گئی تھی اور جس مین شکار کی ممانعت تھی - ملزم

نگرانی برنباء تحریک مولوی سید حیات الحسن صاحب شریک ناظم عدالت فوجداری ضلع ورنگل ذریعہ مراسلہ نشان (۲۰ ۲ ۲) مورخہ ۱۹ اسفندار ۱۳۲۱ف نسبت تجویز اسپشل مجسٹریٹ صاحب بلدہ مورخہ ۲۰ امرداد ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ بپاداش جرم خلاف ورزی قانون شکار ملزم پر ایک روپیہ جرمانہ ہو -

ماروتی
بنام
سرکارعالی

یا نہیں سماعت بحث کے لیے عدالت ۔۔ نے تاریخ بھی مقرر کردی - اس نوبت پر انتقال نامناسب ہے -

حکم ہوا کہ

درخواست نامنظور -

خان بہادر مولوی مرزا احمد بیگ صاحب رکن - مولوی سجاد علی صاحب ڈویژنل مجسٹریٹ دیگلور کے اجلاس سے مقدمہ ہذا کو منتقل کرنے کی یہ درخواست ہے بحث وکلا ، فریقین سماعت ہوئی - اور نیز مثل کا معائنہ کیا گیا - بظاہر کوئی وجہ کافی انتقال مقدمہ کی اس وجہ سے معلوم نہیں ہوتی کہ مثل سے درخواست گذار کے عذرات کی تصدیق نہیں ہوتی - یہ امر غیر ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ نے نفسانیت سے کام لیا اور درخواست گذار کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری کیا تھا - مقدمہ میں شہادت استغاثہ ختم ہوچکی ہے - اس نوبت پر مقدمہ کو منتقل کرنے میں گواہوں کو دوبارہ زحمت اور فریقین کو زیر بار میں مبتلا کرنا ہے -

درخواست گذار کا یہ عذر بھی مجرد ہے کہ مجسٹریٹ ماتحت نے قبل از وقت اپنی رائے کا اظہار کردیا تھا - اور اوس کو سزا دینے کا ارادہ کرلیا ہے بہرحال تاوقتیکہ اس امر کا اطمینان نہ ہو کہ فی الواقع موجودہ تحقیقات مضر حق درخواست گذار اور خلاف انصاف وضابطہ نتیجہ ہوگی مقدمہ کو منتقل کرنے کا حکم نہیں دینا چاہیئے - بعض خارجی امور کی طرف ہماری توجہ منعطف کرائی گئی جنکی کوئی تصدیق مواد مثل سے نہیں ہوتی مقدمہ چالانی ہے اور مال بہ مقدار کثیر برآمد ہوچکا ہے وکیل سرکار کو بھی انتقال مقدمہ میں قوی عذر ہے -

حکم ہوا کہ

درخواست نامنظور -

مرافعہ فوجداری -

نمبر مقدمہ ۳۴۰ سنہ ۱۳۲۰ ف
منفصلہ ۱۰ اسفندار سنہ ۱۳۲۶ ف

سرکار عالی ذریعہ دینکٹ راؤ۔

بنام

طرفثانی

انتقال مقدمہ۔ وجوہ انتقال۔ عدم موجودگی ثبوت وجوہ انتقال۔ عدم جواز انتقال مقدمہ۔

ایک درخواست انتقال مقدمہ اس عذر سے پیش کیگئی کہ ناظم تحقیقات سندہ نے ملزم کی نسبت یہ الفاظ کہ تم سے یہ حاشیان کی ہین خاطرخواہ سزا دیجائیگی اور بلاوجہ اوس کے نام وارنٹ جاری کیا گیا۔

تجویز ہوئی کہ وجہ اول کے نسبت کوئی ثبوت نہین ہے اور وجہ ثانی کا ابطال کاغذات مثل سے ہوتاہے درخواست انتقال نامنظور۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی حافظ محمد عبد الغنی صاحب و راجہ اوز صاحب وکلاء
منجانب طرفثانی مولوی قاضی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

نواب سعد جنگ بہادر رکن۔ بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔ ملزم نے انتقال مقدمہ کی درخواست پیش کی ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ڈویژنل مجسٹریٹ دیگلور نے برسر اجلاس یہ کہا تھا کہ درخواست گذار نے اوسکے مقابلہ مین بدمعاشیان کین ہین اوس کو خاطرخواہ سزا دی جائے گی۔ درخواست گذار کی جانب سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عدالت ڈویژن نے بلاوجہ اوس کے نام وارنٹ جاری کیا۔

ہم نے فریقین کی بحث سنی اور مثل پر غور کیا وجہ اول الذکر کا کوئی ثبوت درخواست مین نہین ظاہر کیا گیا۔ اور وجہ آخر الذکر کا ابطال کاغذات مثل سے ہوتا ہے مقدمہ مکمل ہوچکا ہے۔ مثل اس وجہ سے زیر غور ہے کہ فرد جرم لگائی جائے

نگرانی بارادنی حکم مولوی سید شمس الدین صاحب ناظم عدالت ضلع ناندیڑ مصدرہ ۳ مہر سنہ ۱۳۲۶ ف موسومہ ناظم صاحب درجہ اول عدالت فوجداری ڈویژن دیگلور متعلقہ مقدمہ مین منجانب پولس شہادت ختم ہوچکی ہے اسلیے اب بموجب ضابطہ کارروائی کرکے تحقیقات مکمل کیجیے ختم شہادت پر ملزم کا عذر انتقال مقدمہ کے متعلق ناقابل لحاظ ہے۔

تشکیل دہ جیوری بنام سرکار عالی

اور اگر وہ وہان موجود تھے تو وہ مجمع کے غرض مشترک کے پیشرفت مین موجود و شریک تھے یا محض بطور تماشائی - اور جو افعال کہ وقوع مین آئے وہ آیا غرض مشترک کے پیشرفت مین وقوع مین آئے۔

اپنے اقبالات کے بنا پر جس سے ملزمین نے رجوع کیا ہو اور جو خلاف قانون طریقہ پر قلمبند کئے گئے ہون ملزمین کو سزا نہین دیجا سکتی ہے

اگر کوئی گواہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو شہادت تائید استغاثہ ادا کرے اور روبروئے عدالت سشن مین لاعلمی ظاہر کرے تو بیان سابق ملزم کے خلاف شہادت مین استعمال کیا جا سکتا ہے

منجانب مرافعان پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل و مسٹر کلیان رام آیر صاحب وکلاء

منجانب مرافعہ علیہ پنڈت بتیشورناتھہ صاحب و عبدالقیوم صاحب وکیل سرکار۔

راؤ بہادر رنگا چاری صاحب مشیر قانونی و رائے بالمکند صاحب و مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ارکان متفق الرائے - مجلس عالیہ عدالت نے ۲۸ ملزمین کے مقابلہ مین بجرم قتل عمد کے علت مین حکم سزا صادر کیا ہے اون سب نے جوڈیشل کمیٹی مین مرافعہ پیش کئے ہین مقدمہ کے واقعات باختصار حسب ذیل ہین۔

انسپکٹر کوتوالی تعلقہ شورا پور ضلع گلبرگہ شریف نے ننگپا وغیرہ (۲۹) نفر ملزمین کو عدالت فوجداری اسپشل مجسٹریٹ اضلاع کے اجلاس پر بعلت بلوہ مع قتل زیر دفعات ۱۴۷ و ۱۴۹ و ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی بذریعہ چالان مورخہ ۴ مہر ۱۳۳۲ف پیش کرکے بیان کیا کہ موضع یالگی مین دو پارٹیان ہین - ایک سدپا مالی پٹیل کی - اور دوسری برادر سدپا کی - ان پارٹیوں مین عرصہ دراز سے معاش پٹیلگی و زمینات کی بابتہ تنازعات تھے اور ان تنازعات کی وجہ سے باہم اس درجہ خصومت بڑھی کہ ایک دوسرے کے قتل کے درپئے ہوگئے اور ملزمین بتاریخ ۲۱ خورداد ۱۳۳۲ف دن کے چار بجے بلوہ مع قتل عمد کے مرتکب اس طور پر ہوئے کہ گوڑپا ملزم علاقہ دار یار ؟ اول کا بندوق لیکر جب آگرہ

جوڈیشل کمیٹی

باجلاس عالیجناب راؤ بہادر ہی کشتما چاری صاحب بی۔ اے۔ بی ایل معتمد قانونی
و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے۔ و عالیجناب مولوی
سید محمد غلام جبار صاحب ارکان

لنگپا وغیرہ — مرافعان

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

۱۳۱۵ ف
نمبر مقدمہ ۹۵
فیصلہ [illegible]
[illegible]

بلوہ مع قتل عمد دفعات ۱۱۶ و ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی - فرد جرم مبہم فرد جرم مین غرض مشترک مجمع خلاف قانون کا عدم اندراج - نقص فرد جرم - فرد جرم مین ترک اندراج غرض مشترک مجمع خلاف قانون باعث منسوخی حکم سزا نہین ہو سکتا ہے - اصول اثبات اقبال شرکا ء جرم مجمع خلاف قانون - اقبالات ملزم جس سے بعد مین رجوع کیا گیا ہو - اقبالات جو خلاف قانون طریقہ سے قلمبند کئے گئے ہون - بیان لاعلمی گواہ روبروئے مثل تنقیح خلاف اس بیان کے جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو بتائید استغاثہ کیا تھا - قابل پذیرائی ہونا بیان روبروئے مجسٹریٹ سپرد کنندہ -

تجویز ہوئی کہ جب ایسے فرد جرم کے بنا پر بلوہ کے جرم مین حکم سزا صادر ہوا ہو جس مین غرض مشترک ظاہر نہ کی گئی ہو تو ایسے ترک کی وجہ سے حکم سزا خلاف قانون نہ ہوگا -

مقدمات بلوہ مین یہ صحیح اصول ہے کہ یہ ممکن نہین ہے کہ اس امر کا تعین کیا جا سکے کہ ہر شریک نے بلوہ کے اثنا مین کون سے افعال کئے ہین لیکن یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ ملزمین فی الواقع موقعہ واردات پر موجود تھے نہ یہ

مرافعہ بارائی تجویز نواب نظامت جنگ بہادر صدر مجلس مولوی تفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان عدالت العالیہ مورخہ ۳ رجب ۱۳۲۳ف مشعر انیکہ سدپا کا مرافعہ منظور بقیہ ملزمین کا مرافعہ نامنظور -

اقبال وغیرہ
سرکار عالی

تجویز ہے کہ [illegible] ملزم کو بری [illegible] کا مرافعہ منظور کرکے بقیہ ملزمین کا مرافعہ نامنظور کیا۔

ہم نے وکلاء ملزمین [illegible] سرکار عالی کی بحث سماعت کی۔ مرافعات کی جانب سے حکم سزا کے خلاف پہلا عذر یہ پیش کیا گیا ہے کہ فرد جرم مبہم ہے اور اس میں یہ نقص ہے کہ مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک ظاہر نہیں کی گئی ہے۔

ہم جوڈیشل کمیٹی میں متعدد موقعوں پر یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں کہ جب اس قسم جرم میں ایسی فرد جرم کی بنا پر حکم سزا صادر ہوا ہو جس میں غرض مشترک ظاہر نہ کی گئی ہو تو ایسے ترک کی وجہ سے حکم سزا خلاف قانون نہ ہوگا۔ لیکن ایسے ترک کی بابت ملزم بجا طور پر شکایت کر سکتا ہے۔ قابل مجسٹریٹ کے حکم سپردگی سشن کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک کے اظہار کی وہ ضرورت خیال کرتے تھے۔ ایسی حالت میں یہ افسوس کے قابل ہے کہ انہوں نے فرد جرم میں اس کا اظہار نہیں کیا۔ ہمارے روبرو یہ بحث کی گئی ہے کہ ہر عدالت نے جس نے اس مقدمہ کے متعلق رائے قائم کی ہے۔ مشترک غرض علیحدہ علیحدہ ظاہر کی ہے۔ اور ان حالات میں یہ قرار دینا بیجا نہ ہوگا کہ ملزمین کی جواب دہی میں اس نقص کی وجہ سے خلل واقع ہوا ہے ہم اس سے متفق ہیں کہ مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک کا اظہار احتیاط سے نہیں کیا گیا ہے اور یہ زیادہ مناسب ہوتا کہ اس کو بصراحت بیان کیا جاتا۔ لیکن ہماری رائے میں اس بحث کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان متضاد بیانات کی وجہ سے ملزمین کے حق پر مضر اثر پڑا ہے۔ اہم امر یہ ہے کہ جس دن یہ واقعہ وقوع میں آیا اس دن ان آدمیوں کو فریقین کے مکانات میں جمع ہونے کی دعوت نہیں دی گئی تھی نہ اس دن کوئی مذہبی یا سوشل رسم تھی کہ ان آدمیوں کے جمع ہونے کی توقع ہو سکتی اور ظاہرا اس کا تو کوئی بھی موقع نہیں تھا کہ یہ لوگ وہاں بندوق وغیرہ سے مسلح ہو کر جمع ہوتے اس مقدمہ کے جملہ واقعات پر غور کرنے کے بعد ہمارے خیال میں ملزمین کی اس غرض مشترک کے متعلق شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ جو مجلس عالیہ عدالت نے بیان

بادا وغیرہ نام سرکار عالی

مقتول علاقہ دار پارٹی دوم ہلاک ہوا اور نبھیا مقتول علاقہ دار پارٹی دوم کو بھی پارٹی
اول کے اشخاص سمیان گنگری بسیا بسپا اور ہلسہ پا اور سائنا اور کن بد اپنے
لاٹھی اور پتھر و کلہاڑی سے ہلاک کیا۔

پارٹی اول کے دو اشخاص سمیان سنگو اور شمر بیا مجروح ہوئے بقیہ ملزمین کے
نسبت بیان کیا گیا کہ ادنھون نے بلوہ کیا۔ مستغیثین ملپا و کنیا خواہان قصاص ہین۔ بعد
دریافت ملزمین کو سزائے قانونی صادر فرمائی جائے۔ باستثناء ملزمین نمبر ۵ و نمبر ۲۹
بقیہ ملزمین نے ابتداً ڈویژنل مجسٹریٹ شورا پور کے اجلاس پر جرم منسوبہ سے اقبال کیا
تھا مگر بعد کو سابقہ بیانات سے رجوع کیا منجملہ ۲۹ نفر ملزمین کے ایک ملزم اثنائے
تحقیقات اسپیشل مجسٹریٹ مین فوت ہوچکا۔ قابل اسپیشل مجسٹریٹ نے بیان حلفی مستغیثین
اور شہادت تائید الزام قلمبند کرکے باستثناء ملزم نمبر ۲۹ سدپا ولد گوڑپا جملہ ملزمین کے
مقابلہ مین قتل عمد کی اور ملزم نمبر ۲۹ سدپا کے مقابلہ مین اعانت جرم مذکور کی فرد قرار
داد جرم قایم کرکے جواب آخر لیا۔ جملہ ملزمین نے ارتکاب جرم سے انکار کرکے عدالت
سشن مین جرح مکرر اور شہادت صفائی پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چنانچہ اسپیشل مجسٹریٹ نے بتاریخ ۸ شہریور ۱۳۲۴ف یہ مقدمہ بغرض تجویز عدالت
نظامت سشن صوبہ گلبرگہ شریف مین تقرر تاریخ ۲۶ شہریور ۱۳۲۴ف سپرد کیا عدالت
سشن نے ضروری شہادت تائید استغاثہ قلمبند کی۔ ملزمین نے شہادت صفائی سے
دست برداری کی۔

ذی علم ناظم عدالت سشن نے شہادت تائید استغاثہ سے جرم ثابت قرار دیکر
بتاریخ یکم خورداد ۱۳۲۵ف یہ حکم صادر کیا کہ جملہ ملزمین باستثناء ملزم نمبر ۲۹ سدپا بپاداش
جرم منسوبہ دس دس سال قید سخت مین بسر کرین۔ اور ملزم نمبر ۲۹ پانچ سال قید سخت مین رہے

اس کی ناراضی سے جملہ ۲۸ نفر ملزمین نے جلسہ متفقہ مجلس عالیہ عدالت مین علیحدہ
علیحدہ مرافعہ جات دائر کئے فاضل ارکان جلسہ متفقہ نے بالاتفاق بتاریخ ۳ مہر ۱۳۲۵ف
یہ قرار دیکر کہ باستثناء سدپا ملزم نمبر ۲۹ جملہ ملزمین صحیح طور پر بلوہ مع قتل عمد کے مجرم

[illegible] موجود [illegible] کے متعلق شہادت دی ہے [illegible]
[illegible] کے بعد ہمین معلوم ہوتا ہے کہ ان گواہون مین سے کسی نے بھی ملزمین ......

چین ٹی لیپا ولد گر ننگپا ملزم نمبر (۹)
لیپا ولد شرپیا ملزم نمبر (۱۱)
سیوپا ولد بلپا ملزم نمبر (۱۲)
بھیم شاہ ولد بلپا ملزم نمبر (۱۶)
سدراپیا ولد ڈوڑپا ملزم نمبر (۱۸)
رام چندر پا ولد بوگپا ملزم نمبر (۱۹)
پرپا ولد چندپا ملزم نمبر (۲۰)
لنگپا ولد چندپا ملزم نمبر (۲۳)
کرپا ولد بھیپا ملزم نمبر (۲۴)
چنپا ولد کرپا ملزم نمبر (۲۵)
چنپا ولد مارپا ملزم نمبر (۲۶) کا ذکر نہین کیا ہے اور ہماری رائے مین ان ملزمین کے خلاف کچھ ثابت نہین ہوا ہے اور اسلیے وہ بری کیے جانے چاہئین۔ بقیہ ملزمین کے متعلق ذی علم سشن جج نے گواہان نمبر ۵ و ۶ کے بیانات کو بیکار اور ناقابل اعتبار قرار دیا ہے اور ہم اون سے اس رائے مین متفق ہین۔ گواہ نمبر ۱۵ نے استغاثہ کی تائید مین مجسٹریٹ سپردکنندہ کے روبرو بہت زوردار شہادت دی تھی۔ لیکن عدالت سشن مین اوس کا بیان بالکل تبدیل ہوگیا اور اوس نے اس مقدمہ کے بارے مین بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ اوس نے مجسٹریٹ کے روبرو سب تفصیلی حالات کسطرح بیان کیے تو اوس نے جواب دیا کہ اوس نے کوتوالی کے کہنے سے کیا وکیل سرکار نے یہ بحث کی ہے کہ جو بیان مجسٹریٹ کے روبرو کیا گیا ہے اوسکو زیادہ وقعت دیجانی چاہیے اور کوئی قانون ایسی شہادت کے استعمال کیے جانے کے مانع نہین ہے ہم تسلیم کرتے ہین کہ اس گواہ کی جو شہادت مجسٹریٹ نے

[illegible]
سرکار عالی

یاد وغیرہ
بنام
سرکار عالی

کی ہے اور جسے ہم ثابت قرار دیتے ہیں اسلیئے ہم اس عذر کو نا منظور کرتے ہیں

اس قسم کے مقدمات میں یہ صحیح اصول ہے جیسا کہ مجلس عالیہ عدالت نے ظاہر کیا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اس امر کا تعین کیا جاسکے کہ ہر شریک نے بلوہ کے اثنا میں کون سے افعال کئے ہیں لیکن ہمیشہ یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ آیا جملہ افراد یا ان میں سے کوئی مقام واردات پر فی الواقع موجود تھے یا نہیں اور اگر وہ وہان موجود تھے تو وہ مجمع کی غرض مشترک کی پیشرفت میں موجود و شریک تھے یا محض تماشائیون کی حیثیت سے۔ اور جو افعال کہ وقوع میں آئے۔ وہ آیا غرض مشترک کے پیشرفت میں وقوع میں آئے جو اشخاص کہ موقع واردات پر موجود تھے ان کے متعلق اس امر کا تعین کرنے کیلیے آیا وہ مجرم ہیں یا نہیں سوائے اسکے اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم شہادت پر اس نظر سے غور کرین ہم یہ ظاہر کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ اثنائے تفتیش کوتوالی مین ملزمین کے جو اقبالات مجسٹریٹ نے قلمبند کئے ہیں ہم انکی بنا پر کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرسکتے ہین۔ ان اقبالات سے ملزمین نے رجوع کیا ہے اور وہ اقبالات قانون کے احکام کے موافق قلمبند نہین کئے گئے ہین۔ قلمبندی اقبالات کے نقص کے جانب بھی ہم وقتاً فوقتاً مجسٹریٹون کی توجہ مبذول کرتے رہے ہین اور بکثرت مطبوعہ نظایر مجلس عالیہ عدالت کے اس امر مین موجود ہین اقبال جرم قلمبند کرنے کے وقت مجسٹریٹ قانون کے احکام کی تعمیل کرنے مین جسقدر احتیاط کرین کم ہے۔

اس مقدمہ مین اس امر کے مدنظر کہ اقبالات واجوع کیا گیا تھا اور اکثر ملزمین کی نسبت ذی علم سشن جج نے انکے اقبال ہی کے بنا پر سزا تجویز کی تھی اور اقبالات کے متعلق ملزمین کے جانب سے عذرات پیش کئے گئے تھے۔ یہ زیادہ مناسب ہوتا کہ مجسٹریٹ قلمبند کنندہ اقبالات کا اظہار لیا جاتا۔

اب ہم واقعات پر غور کرتے ہین ہم نے مثل کا بغور ملاحظہ کیا اور ہمین معلوم ہوتا ہے کہ صرف گواہان نمبر ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۵ و ۱۷ نے بلوہ کے ارتکاب کی اور کسی

لنگپا وغیرہ بنام سرکار عالی

جسم سے اون مقامات سے ہوکر نکل سکتی تھی - جہان سے کہ اون کا نکلنا بیان کیا جاتا ہے یہ بھی بحث کی گئی ہے کہ صاحب گوڑہ کا قتل اگرنی او اتع وہ قتل ہوا ہے اوس مقام سے بہت فاصلہ پر ہوا ہے - جہان بلوہ کا ارتکاب بیان کیا جاتا ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہین ہے کہ اوس کا ارتکاب اون اشخاص نے جو بلوہ کے مرتکب ہوئے غرض مشترک کے پیشرفت مین کیا ہے اور اس لیے اگر گواہ نمبر ۳ و ۸ کا بیان کلیتاً صحیح تسلیم کیا جائے تو بھی اوس سے گوڑپا ولد پا ملزم نمبر ۲ کے خلاف جرم ثابت نہین ہوتا ہے - جس نے گولی چلائی تھی - لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ باوجود ان اعتراضات کے گواہان کے بیانات بحیثیت مجموعی صحیح ہین اور اس مقدمہ کے حالات سے اون کے بیانات کی جو صاحب گوڑہ کے ہلاکت کے متعلق ہین تائید ہوتی ہے اس لیے ہم گوڑپا ولد پا ملزم نمبر ۲ کے خلاف حکم سزا بحال کرتے ہین بقیہ ملزمین یعنے ملزمین ....

بنجوا	ولد	ملپا	ملزم نمبر	(۵)
تمنا	"	ملپا	" نمبر	(۶)
سدرامپا	"	ملکپا	" "	(۸)
چن مٹی بسپا	"	گرلنگپا	" "	(۹)
رسول صاحب	"	لاڈلے صاحب	" "	(۱۰)
ملپا	"	شمرنپا ملزم	" "	(۱۱)
سیوپا	"	ملپا	" "	۱۲
رنگپا	"	بھیمپا	" "	۱۳
مڈوپا	"	ملپا	" "	۱۴
لنگپا	"	گرلنگپا	" "	۱۵
بھیم شاہ	"	ملپا	" "	۱۶
ملکپا	"	سدرپا	" "	۱۷
سدرامپا	"	دودپا	" "	۱۸

کیا ذبیحہ بنام سرکار عالی

قلمبند کی ہے اوسکو استعمال کرنا خطرناک ہے لیکن اس مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے اور اس امر کے مدنظر کہ اس گواہ نے مجسٹریٹ کے روبرو اظہار دینے کی جو وجہ بیان کی تھی اوسکی صحت یا عدم صحت کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی گئی ہے ہم یہ قرین احتیاط نہیں خیال کرتے ہیں کہ صرف اس گواہ کے بیان پر ملزمین کے مقابلہ میں ثابت قرار دیں۔ اس کے بعد صرف چھ گواہون کا اظہار قابل لحاظ رہ جاتا ہے منجملہ ان کے گواہ نمبر ۳ و ۷ ذبیا کے قتل کے متعلق ہیں اور گواہ نمبر ۴ و ۵ صاحب گوڑ کے قتل کے متعلق۔ بقیہ دو گواہ صرف یہ بیان کرتے ہیں کہ جرم کے ارتکاب کے بعد کیا وقوع مین آیا اور ملزم کس طرح مالی پٹیل کے مکان پر کیت گاتے ہوئے گئے۔

ہم نے ان گواہون کا اظہار بہت غور سے ملاحظہ کیا۔ اس مین شبہ نہیں ہے کہ انکے بیانات بحیثیت مجموعی صحیح ہین گو بعض مقامات پر اون پر اعتراض وارد ہوتا ہے جو مرافعہ کے وکیل نے بہت زور سے کیا ہے۔ لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ کل شہادت پر اور اس مقدمہ کے حالات پر غور کرنے کے بعد اس کے متعلق شبہ نہیں ہو سکتا کہ اپل سوم یا دولا بلیا ملزم نمبر ۳ گرتی یا بسیا ولد گوڑ یا ملزم نمبر (۱) بسیا ولد سنگیا ملزم نمبر (۲) اوس جرم کے مرتکب ہوئے ہین کا اون پر الزام عاید کیا گیا ہے ان کے متعلق جو حکم سزا صادر ہوا ہے ہم اوسکو بحال کرتے ہین۔

بقیہ رسالتا ملزم نمبر ۴ کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ اوسکو اسقدر سخت سزا دینا مناسب نہوگا۔ شہادت سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم کے بعد اوس نے مقتول کی لاش دوسرے مقام پر منتقل کی ہے اور ممکن ہے کہ یہ فعل غرض مشترک کے پیشرفت مین نہ کیا گیا ہو اس کے خلاف جو شہادت پیش ہوئی ہے اوس پر غور کرنیکے بعد ہماری رائے مین اسکو دو سال قید بامشقت کی سزا دی جانی کافی ہے۔

صاحب گوڑہ کے قتل کے متعلق ہم نے وکیل کی اس بحث پر کامل غور کیا ہے کہ اگر گواہوں کا بیان صحیح بھی تسلیم کیا جائے تو بھی ملزم اور مقتول حسب بیان گواہ ایسے مقامات پر تھے کہ ملزم کی گولی مقتول کے نہیں لگ سکتی تھی اور نہ گولی مقتول کے

نگرانی فوجداری

جلسہ

با جلاس عالیجناب خان بہادر مولوی مرزا حیدر حسین بیگ صاحب و
عالی جناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

تیجو پیچھا — نگران خواہ

بنام

ٹیکڑ وسٹی نارائن — طرف ثانی

[illegible]

اختیار سماعت ـ اختیار سماعت جرم خیانت مجرمانہ ـ دفعہ ۳۴۱ ـ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی ـ دفعہ ۱۸۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ـ ملازم ـ ایک ملازم نے عنبر پیٹھ مین آ قا مالک کی باقی رقم وصول کی اور اوسکو مالک کی دوکان واقع بلدہ حیدرآباد مین جمع نہین کرایا ـ وقوع جرم آیا عنبر پیٹھ مین سمجھا جائیگا ـ جو حدود عدالت اطراف بلدہ مین واقع ہے یا بلدہ حیدرآباد مین جہان فوجداری بلدہ کی حکومت ہے ـ عذر اختیار سماعت کا قبل از وقت پیش کرنا ـ

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی ملازم مالک کا باقی روپیہ عنبر پیٹھ مین وصول کرے اور مالک کی دوکان واقع بلدہ حیدرآباد مین اوسکو جمع نکرائے تو عدالت فوجداری بلدہ کو جرم خیانت مجرمانہ مصرحہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ تعزیرات آصفیہ کی سماعت کا بروئے دفعہ ۱۸۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری اختیار حاصل ہے ـ

نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین قبل قلمبندی شہادت اختیار سماعت کی بحث منجانب ملزم پیش کرنا قبل از وقت متصور ہے لہذا قلم بندی

اپیل ہو بنا بر تحریک مولوی امجد علیخان صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۴ بہمن ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ مقدمہ کی سماعت حدود ارضی عدالت ضلع اطراف بلدہ مین ہوگی وہان سماعت ہونیکی اجازت دیجائے ـ

ننگپا وغیرہ
بنام
سرکار عالی

رام چندرپا ولد چنگپا ملزم نمبر (۱۹)
بھیما " چندپا " " (۲۰)
ننپا " ننپا " " (۲۱)
ننگپا " چندپا " " (۲۲)
کریپا " ہنمپا " " (۲۳)
بسپا " دیپا " " (۲۴)
چنپا " کرپا " " (۲۵)
چٹپا " مارپا " " (۲۶)
بھیم شاہ " باپپا ملزم نمبر (۲۷) کے متعلق کوئی قابل اعتبار شہادت نہین ہے کہ وہ مقام واردات پر موجود تھے یا ان کو غرض مشترک کا علم تھا اس لیئے ہم سفارش کرین گے کہ وہ بری کئے جائین۔

ہماری رائے کا ماحصل یہ ہے کہ بال سدپا ولد ملکپا ملزم نمبر (۳) گرگری بسپا ولد گوڑپا ملزم نمبر (۱) بسپا ولد سنگپا ملزم نمبر (۴) اور گوڑپا ولد بیرپا ملزم نمبر (۷) کے متعلق حکم سزا جو مجلس عالیہ عدالت نے کیا صادر کیا ہے یعنی دس دس سال قید بامشقت کی سزا بحال کیا جائے بیڈر سائنا ولد ملپا ملزم نمبر (۲) کو بجائے سزائے تجویزہ مجلس عالیہ عدالت کے دو سال قید بامشقت کی سزا دی جائے بقیہ ملزمین بری کئے جائین

آخر مین ہم اس امر کو ظاہر کرنا ضروری خیال کرتے ہین کہ اس مقدمہ کے فیصلہ مین ملزمین کے نام وغیرہ صحیح اور صریح طور سے احتیاط سے نہین لکھے گئے۔ جس کی وجہ سے گواہون کے بیانات کو ملزمین سے متعلق کرنے مین از حد دقت پیش آئی عدالت ہائے ماتحت کی توجہ ہم اس امر کے متعلق مائل کرنا چاہتے ہین کہ جبکہ چند ملزمین کا نام ایک ہی ہو تو ولدیت کا لکھنا ضرور ہے اور وہ بھی نہ فقط مقدمہ کی تمہید مین بلکہ ہر گواہ کے اظہار مین۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ بے گناہ لوگ سزا پائین گے اور در حقیقت جو لوگ ملزم ہین وہ بری ہو جائین گے۔ فقط

پرنسپل بنام نیکالاد ملیٹی بار ڈ

مولوی مفتی سید نور الضیاء رالدہ بیضا صاحب رکن - خیانت مجرمانہ کا استغاثہ ناظم سوم عدالت فوجداری کے اجلاس پر پیش ہوا - جس کی نسبت حاکم عدالت موصوف نے لکھا ہے کہ دفعہ ۱۸۴ ضابطہ فوجداری مانع اس امر کی نہیں کہ وہ سماعت کریں - ناظم صاحب اول فوجداری بلدہ نے اس کے خلاف یہ تحریک کی ہے اور انکا استدلال یہ ہے کہ مال کا حاصل کیا جانا حدود اطراف بلدہ میں ظاہر کیا گیا ہے اس لیے وہیں اس کی تحقیقات ہوگی -

مستغیث و ملزم کی سکونت سرو نگر کی ہے مستغیث کی دوکان بلدہ کے حدود میں ہے ملزم اوسکا ملازم ہے دوکان کا کام انجام دیا کرتا ہے اور یہیں سے رقم حاصل کرکے لایا اور خرچ کر دیا - ان حالات بینہ کے نظر کرتے بلحاظ تعلق دفعہ ۱۸۴ یہ کہنا دشوار ہے کہ جس اجلاس پر مقدمہ ہے وہ مقتدر سماعت نہیں ہے اسلئے کہ جرم خیانت تصرف سے ظہور میں آتا ہے حصول محض مبادیات سے ہے اور یہاں تصرف کا وقوع حدود بلدہ میں بتلایا گیا ہے - پس اس تقدیر میں وہ اصول جو عدالت کے اقتدار سماعت کے طے کرنے کے متعلق قایم کیا گیا ہے وہ کسی طرح نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا جس کے معنے یہی ہیں کہ دفعہ ۸۶ سے جو جو امکان کا فائدہ دیتا ہے لزوم کیلئے نہیں ہے اس امر کی دلیل مستنبط نہیں ہوتی کہ عدالت فوجداری بلدہ عدالت غیر مجاز قرار دیجائے جس طریقہ پر حالات ظاہر ہوچکے ہیں - اون کی رو سے دفعہ ۸۰ ضابطہ فوجداری کا جو کچھ اثر ہوسکتا ہے خود ایک ایسی چیز ہے جس کی بنا پر عدالت فوجداری بلدہ کو خصوصیت تحقیقات کی پیدا ہو جاتی ہے -

ان وجوہ کی بنا پر صورت سوال کا تصور اس تقاضے سے زیادہ نہیں ہوسکتا کہ ناظم اول انتقال مقدمہ کی خواہش کرتے ہیں جس کے لیئے تحریک کی وجہ نہیں پائی جاتی ہنوز کوئی تحقیقات ہی عمل میں نہیں آئی ہے ایک با اختیار اجلاس سے مقدمہ کی بازگشت کیلئے وجہ کافی ہونی چاہیئے -

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور -

منجو بھینا
بنام
نیکاڈو مکی نارائن

شہادت لینا ضروری ہے اور اسکا تصفیہ ہونا چاہیے۔

نگرانی خواہ غیر حاضر

منجانب طرف ثانی مولوی سید لطف حسن صاحب وکیل۔

خان بہادر مولوی مرزا حیدر جیون بیگ صاحب رکن۔ نگرانی خواہ غیر حاضر ہے
منجانب فریق ثانی مولوی لطف حسن صاحب حاضر ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک استغاثہ
زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات سرکار عالی بجرم خیانت مجرمانہ عدالت فوجداری بلدہ میں پیش
ہوا اور کارروائی آغاز نہ ہونے پائی تھی کہ منجانب ملزم بحوالہ دفعہ ۱۸۶ ضابطہ فوجداری
اختیار سماعت کا عذر پیش ہوا ناظم سوم فوجداری بلدہ نے اس عذر کو لایق التفات تصور
نہیں کیا۔ جس کی ناراضی سے ملزم نے عدالت نظامت اول پر نگرانی کی۔ جو اب
ہمارے سامنے پیش ہے۔

وکیل طرف ثانی کا بیان ہے کہ ملزم نے جرم مندرجہ کا ارتکاب فی الواقع
فوجداری بلدہ کے حدود میں کیا ہے جہاں مستغیث کی دوکان واقع ہے ملزم
کا بحیثیت ملازم مستغیث رقم منبر پیٹھ میں آسامیوں سے حاصل کرنا ایک جائز فعل تھا۔
لیکن رقم محصلہ کو دوکان مستغیث میں جمع نہ کرنا اور اپنے صرف میں لانا ناجائز امور تھے
جو جرم کی حد تک پہنچ جاتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دفعہ ۱۸۶ ضابطہ فوجداری
کے فحوا کے لحاظ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عدالت فوجداری بلدہ اس استغاثہ کی
سماعت کی مجاز نہ تھی اور یہ امر کہ فی الواقع جرم کا ارتکاب کہاں ہوا محتاج ثبوت ہے
چونکہ ایسی شہادت قلمبند ہونے کا موقع نہیں آیا اسلئے اختیار سماعت کی بحث منجانب
ملزم قبل از وقت پیش ہوئی ہے۔ اور بادی النظر میں عدالت فوجداری بلدہ عدالت
مجاز سماعت متصور ہوتی ہے پس ناظم اول فوجداری بلدہ نے جو تحریک کی ہے۔
وہ لایق منظوری نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔

مسیو رام بنام ہرچی ادجہ جہاوہ

ہر ملزم کو جو مرافعہ کا عام طور پر حق اپیل دیا گیا ہے اگر عدالت سشن کی تجویز بصیغہ اپیل ادلی قطعی قرار دیا جاے تو نتیجاً دفعہ مذکور ملزم کے متعلق حق مرافعہ پر اثر پڑے گا یا نہین ؟

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الراے ہے - ڈویژن مجسٹریٹ نے اس ملزم مرافع کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی - اور بصورت عدم ادائی جرمانہ حکم دیا کہ تین مہینے قید محض مین رہے اور اپیل مین اوسکو عدالت سشن نے بحال رکھا -

دفعہ ۳۳۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے بموجب کوئی ناظم فوجداری ضلع یا ناظم عدالت سشن صرف سزاے جرمانہ جس کی مقدار پچاس روپیہ سے زیادہ نہو - یا سزاے قید جو ایک مہینے سے زیادہ نہو دین تو اونکا اپیل نہین ہو سکتا اسلیئے عدالت ابتدائی کی تجویز تو ناقابل اپیل نہین ہے مگر غور طلب یہ ہے کہ عدالت سشن نے اسکو اپیل مین بحال رکھا ہے اس لیے یہ قطعی ہے - یا نہین -

دفعہ ۳۳۹ مین کوئی تصریح و تفریق اس کی نہین ہے کہ یہ قطعیت صرف اوس صورت مین ہو گی جبکہ عدالت سشن یا نظامت فوجداری ضلع ایسی تجویز ابتدائی سے یا اپیل مین بھی یا جبکہ اوس صورت مین بھی جبکہ وہ ایسی سزا سے مجوزہ عدالت ماتحت کو بحال رکھین -

آئین دکن جلد ۱۳، صفحہ ۲۵۵ - مین ایک نظیر ہے جسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ ناظم عدالت فوجداری ضلع کا فیصلہ و تجویز سزاے قید ایک مہینہ صرف اوس صورت مین قطعی ہے جبکہ بحیثیت حاکم ابتدائی وہ تجویز دہ کرین نہ تجویز بصیغہ اپیل -

اوس کے بعد یہ مسئلہ مجلس عالیہ عدالت مین یون پیش آیا کہ ایک کوتوالی ٹپیل کو ایک مجسٹریٹ درجہ دوم (سوم تعلقدار) نے تین روپیہ جرمانہ کی سزا دی اوس کا اپیل عدالت فوجداری ضلع محبوب نگر مین ہوا - اور تجویز عدالت ابتدائی بحال رہی اوس کا اپیل اجلاس منقعدہ مجلس عالیہ عدالت مین ہوا - اور جناب

مرافعہ فوجداری

جلسۂ مشتقہ

اجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب معتمد میر مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب رکن۔

[حاشیہ: ۱۳۲۷ف (۱۹۲۲) نمبر مشتقہ ... ۲ خورداد]

سیو رام — مرافع

بنام

ہرحی زوجہ بہادر — مرافعہ علیہا

مرافعہ - عدالت سشن بتجویز قطعی عدالت سشن - عدالت سشن کا بصیغہ مرافعہ تجویز عدالت ڈویژنل مجسٹریٹ کو جس نے صرف ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی بحال رکھنا - آیا بارا ثانی تجویز عدالت سشن مرافعہ قابل سماعت ہے - دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی۔

تجویز ہوئی کہ عدالت سشن کا فیصلہ ۵۰ جرمانہ کی حد تک خواہ بصیغہ ابتدائی صادر ہو خواہ بصیغہ اپیل تجویز عدالت ماتحت اسی قدر جرمانہ کی حد تک بحال رکھی گئی ہو بلحاظ نشاء دفعہ ۴۳۹ قطعی ہے۔

(۱) آئین دکن جلد (۳) صفحہ (۵۰۲) حصہ فوجداری۔

(۲) دکن لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۹ حصہ فوجداری کی تقلید کی گئی۔

(۳) دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۵ حصہ فوجداری کی توضیح کی گئی۔

سوال از روئے دفعہ ۴۵۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بصیغہ مرافعہ ثانیہ ماتحت عدالت ہائے سماعت مرافعہ کے فیصلہ جات قطعی قرار دئے گئے ہیں

مرافعہ بارا ثانی تجویز مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم عدالت سشن صوبہ ورنگل مورخہ ۹ شہریور ۱۳۲۶ف شعر ہونیکہ مرافعہ خارج۔

نگرانی فوجداری

اجلاس منقسم

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس و عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب رکن

عبدالغفور — نگرانیخواہ

بنام

سرکار عالی — نگرانی علیہ

چیف جج عدالت العالیہ - اختیار چیف جج - نگرانی تحریک نگرانی منجانب عدالت ضلع و عدالت سشن - اختیار چیف جج نسبت نامنظوری نگرانی کے جس کے محرک عدالت ضلع و سشن جج ہوں - دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری - گشتی نشان (۵۰) ۱۳۲۶ف مندرجہ آئین دکن جلد ۵ صفحہ ۸۵ حصہ دوم -

تجویز ہوئی کہ عدالت العالیہ کے چیف جج کو بلحاظ گشتی متعلقہ اختیارات چیف جج ہر نگرانی کے بلا نمبر لیے نامنظور کرنیکا اختیار حاصل ہے اس سے وہ نگرانیاں مستثنی نہیں جنکی عدالت ضلع یا سشن نے تحریک کی ہو

ضمن ۲ دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری میں لفظ حکام جو استعمال ہوا ہے وہ اس نوبت سے متعلق ہے جبکہ چیف جج نے کسی نگرانی کو نمبر پر لیا ہو۔

جب ایک مرتبہ چیف جج نگرانی کو نامنظور کردے - تو اس حکم پر مکرر کوئی توجہ بذریعہ تجویز ثانی کہ دوسرے بنچ سے نہیں ہوسکتی ہے۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی مومن علیصاحب وکیل -

درخواست عبدالغفور ملزم متضمن اسکے کہ جبکہ ناظم ضلع اور عدالت سشن نے تنقیح نمبر جرم کی تحریک کی ہو تو چیف جج عدالت العالیہ اسکو نامنظور نہیں کرسکتے -

نواب نظامت جنگ بہادر اور مولوی سید ہاشم صاحب حکام اجلاس موصوفہ نے اس مسئلہ کو اجلاس کامل ارکان خمسہ کے سپرد فرمایا۔ اجلاس کامل مین جناب نواب سربلند جنگ بہادر نے کوئی تجویز اس صورت متنقحہ کے لحاظ سے نہین فرمائی بلکہ یون فیصلہ فرمایا کہ "جرمانہ خفیف ہے اور ہم کو عدالت ہائے ماتحت کی رائے سے اختلاف کی کوئی وجہ نہین ہے اپیل نامنظور" جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر نے ہرصورت مین ایسی تجویز عدالت فوجداری ناظم ضلع کی قطعی تجویز کی ہے اور اسی تجویز سے جناب نواب نظامت جنگ بہادر و نواب حاکم الدولہ مرحوم اور مولوی سید ہاشم صاحب نے اتفاق فرمایا۔ یہ اجلاس کاملہ ارکان خمسہ کا نہین مگر ارکان اربعہ کی متفقہ رائے ہے دکن لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۴۱۔ ایک اور فیصلہ دکن لاء رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۰ مین چھپا ہے جسکی یہ کیفیت ہے کہ ناظم صاحب صدر عدالت اورنگ آباد نے ابتداءً پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی تھی۔ اوس کی نسبت تجویز ہوئی کہ دو ضابطہ فوجداری مین صرف عدالت ضلع کے تجویز ہ سزا کو جو ایک ماہ قید یا پچاس روپیہ جرمانہ تک ہو قطعی قرار دیا ہے یہ عذر صحیح ہے۔ ضابطہ فوجداری مین صدر عدالت کا کوئی ذکر نہین ہے مگر مرافع کو اس وجہ سے کوئی فائدہ نہین پہنچ سکتا کہ ہم واقعات کے لحاظ سے صدر عدالت کی تجویز مین کسی دست اندازی کی ضرورت نہین پاتے مرافعہ نامنظور"

یہ تجویز بہت غور طلب ہے کیونکہ صدر عدالت کا ذکر گو ضابطہ فوجداری مین اس نام سے نہو مگر جبکہ صدر عدالت مقدمات فوجداری مین کوئی تجویز کرے تو اوسکو عدالت سشن کے نام سے ضابطہ فوجداری مین ذکر کیا ہے۔ اس لیے صدر عدالت کا ذکر ضابطہ فوجداری مین موجود ہے۔ اور پھر بھی صحیح نہین معلوم ہوتا کہ صدر عدالت کو کسی تحقیقات ابتدائی کا اختیار نہین ہے۔ مقدمات سشن مین اوس کی حیثیت حاکم عدالت ابتدائی کی ہوتی ہے۔ بہرحال اجلاس کا ایک فیصلہ مذکورہ بالا موجود ہے اور اوس کے بموجب عدالت سشن کا فیصلہ قطعی ہے اس لیے اپیل نامنظور ہو فقط۔

عبدالغفور بنام سرکار عالی

دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری ضمن ۲ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بجز جلسہ منعقدہ کے کوئی رکن واحد اس قسم کی تحریکات نامنظور نہیں کرسکتا۔ ہم کو افسوس ہے کہ ہم اس دلیل کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ہم کو کچھ زیادہ صراحت کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے کہ اس دلیل میں کیا ضعف ہے دفعہ ۴۳۶ مذیل اختیارات نگرانی مجلس عالیہ عدالت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور کوئی تعریف یا تصریح اس امر کی نہیں کی گئی ہے کہ مجلس عالیہ عدالت سے کیا مقصود ہے۔

اس لئے یہ امر دستور العمل مجلس عالیہ عدالت سے معلوم ہو سکے گا کہ اس قسم کے اختیارات کس طریقہ پر اور کن اجلاسوں یا کن حکام کے ذریعہ سے استعمال کئے جائینگے۔ دستور العمل کی دفعہ ۱۹ میں وہ طریقہ بتایا گیا ہے جو اختیارات نگرانی کے استعمال کے لئے معین ہے اور اس دفعہ کی بنیاد پر بذریعہ ایک علحدہ گشتی کے یہ صراحت کردی گئی ہے کہ رکن واحد کو کس قسم کی درخواستوں کی نسبت تجویز کا اختیار ہے اور بلحاظ اس گشتی کے (نشان ۵ سنہ ۱۳۱۶ف مندرجہ آئین دکن جلد ۵ صفحہ ۵۸ حصہ دوم) چیمبر جج کو یہ اختیار ہے کہ درخواست ہائے نگرانی نمبر پر لینے کا حکم صادر کرے یا نامنظور کرے اور چونکہ اُس حاکم ممدوح نے جنھوں نے سائل کی درخواست و تحریک نگرانی ابتداءً سماعت کی۔ اندرون اختیار حاصلہ ایک حکم خلاف سائل صادر فرمایا ہے اس لئے اُس حکم پر مکرر کوئی توجہ بصیغہ تجویز ثانی یا کسی دوسرے صیغہ سے نہیں ہو سکتی ہے۔

یہ بحث کی گئی ہے کہ تحریک چونکہ حکام ماتحت نے کی ہے اس لئے ضرور ہے کہ وہ ہر حال میں جلسہ منعقدہ میں پیش ہو اس لئے کہ حکام ماتحت، اور مجلس عالیہ عدالت کا چیمبر جج اس حیثیت میں مساوی الاقتدار ہیں اور کوئی حاکم مساوی الاقتدار مجاز نہیں ہے کہ دوسرے حاکم مساوی الاقتدار کی تجویز کو منسوخ کرے۔

ہم اس اصول سے تو متفق ہیں کہ ایک حاکم مساوی الاقتدار دوسرے ہم درجہ حاکم کا حکم بلا صراحت و صریح اختیار قانونی کے منسوخ نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ مجسٹریٹ ضلع و سشن جج مجلس عالیہ عدالت کا رکن واحد جو دفعہ ۱۹ دستور العمل کے

عبد الغفور بنام سرکار عالی

منجانب نگرانی علیہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم ممبر مجلس۔ اس مقدمہ میں ایک درخواست نگرانی اجلاس چیمبر جج صاحب سے نامنظور ہوئی اوس کے خلاف درخواست دیگئی ہے اور اب ہمارے سامنے یہ بحث کیجاتی ہے کہ اس مقدمہ میں درخواست نگرانی کے نامنظور کرنیکا چیمبر جج صاحب کو اسلیے اختیار نہ تھا کہ اس نگرانی کی تحریک عدالت ضلع اور عدالت سشن سے کی تھی۔ اور اس بحث کی تائید میں دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری سرکار عالی پیش کیا جاتا ہے دفعہ مذکور میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے کہ جسکے بموجب چیمبر جج ایسی نگرانی کے نامنظور کرنے سے ممنوع ہوں۔ چیمبر جج کے اختیارات ایک خاص گشتی میں موجود و محکوم ہیں اور اس کے بموجب چیمبر جج کو ہر نگرانی کے نامنظور کردینے کا اپنی رائے سے اختیار ہے اور اس میں کوئی ایسا استثنار نہیں ہے کہ جو نگرانی بہ تحریک کسی عدالت ماتحت کے ہو اسکی نسبت چیمبر جج کو ایسا اختیار نہ ہوگا اور اگر ایسا ہوتا تو ہر ایسی نگرانیوں کا چیمبر جج کے اجلاس میں پیش ہونا ایک فعل عبث ہوتا۔

ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۳۶ کے ضمن ۲ میں کہا جاتا ہے کہ لفظ "حکام" استعمال ہوا ہے اور یہ بحث کی جاتی ہے کہ اس لئے ضرور ہے کہ ایسی نگرانی کی نامنظوری لزوماً اجلاس منعقدہ ہی سے ہو مگر یہ خیال نہیں کیا جاتا ہے کہ ضمن (۲) دفعہ ۴۳۶ مذکور کس نوبت سے متعلق ہے وہ وہ نوبت ہے جبکہ چیمبر جج نے کسی نگرانی کو نمبر پر لے لیا ہو۔ دفعہ مذکور معارض یا مخالف اختیار چیمبر جج یا اس کے متعلقہ گشتی کا نہیں ہے اور نہ ضابطہ فوجداری کے ذریعہ سے وہ اختیار چیمبر جج کو ایک خاص گشتی کے ذریعہ سے عطا ہوا تھا سلب ہوا ہے۔ پس درخواست نامنظور رہو۔

مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن۔ وکیل درخواست گذار کی بحث سماعت کی گئی۔ عذر یہ ہے کہ چیمبر جج کو ایسی تحریکات کے نامنظور کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے جو عدالت ہائے ماتحت یعنی مجسٹریٹ ضلع یا سشن جج بغرض استعمال اختیارات نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں پیش کریں۔ اس عذر کی تائید میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ

نارائن وغیرہ
بنام
میر سید علیخان

اجلاس پر لیکر کارروائی شروع کرنا جب کہ منصف نے استغاثہ لیکر کارروائی آغاز کردی تھی۔ عدم جوازی عمل مجسٹریٹ حصہ ضلع۔ نوعیت اختیارات منصف۔ اعلان محکمہ سرکار عالی مندرجہ جریدہ اعلامیہ مورخہ ۲ ؍امرداد ۱۳۲۳ ف آئین دکن جلد ۲۵ صفحہ ۱۵ حصہ دوم۔

ایک استغاثہ ابتداً ایک منصف کے اجلاس پر جسکو اختیارات نظامت فوجداری درجہ اول حاصل تھے رجوع ہوا جس میں اُس نے کارروائی آغاز کی تھی سن لحاظ ناظم فوجداری حصہ ضلع نے اُس مثل کو اپنے اجلاس پر طلب کر کے کارروائی شروع کی۔ بر طبق رجوع ہونے نگرانی کے تجویز ہوئی کہ۔

بروئے اعلان سرکار مندرجہ جریدہ اعلامیہ مورخہ ۲ ؍امرداد ۱۳۲۳ ف مطبوعہ آئین دکن جلد ۲۵ حصہ دوم صفحہ ۱۵ منصفونکو اختیارات مجسٹریٹی درجہ اوّل بحیثیت عہدہ دئے گئے ہیں اُنکو بلالحاظ اسکے کہ مجسٹریٹ حصہ ضلع مستقر موجود ہے یا دورہ پر گیا ہے مقدمات فوجداری کی سماعت و تجویز کا اختیار حاصل ہے۔

ناظم حصہ ضلع کا یہ خیال کہ مثل جائنٹ مجسٹریٹوں کے منصفونکو اُنکے غیر حاضری کے زمانہ میں استعمال کرنے کے لئے اختیارات فوجداری دئے گئے ہیں صحیح نہیں ہے پس عمل ناظم حصہ ضلع کا غلط اور خلاف قانون ہو مقدمہ منصف کے اجلاس پر واپس کیا جائے۔

منجانب نگرانی خواہاں پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل۔
منجانب طرفثانی مولوی محمد رفیع الدین صاحب جنیدی وکیل

مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن۔ وکلا رفریقین حاضر بحث سماعت کی گئی اس مقدمہ میں صرف درخواست انتقال کا فیصلہ کرنا ہے ہم درخواست انتقال کو ان وجوہ پر جو درخواست میں بیان کئے گئے ہیں منظور کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہیں لیکن ایک قانونی عذر مزید براں ہمارے روبرو یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ یہ مقدمہ

بموجب اختیار کا استعمال کرتا ہو مساوی الاقتدار ہیں لہذا یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ جب چیمبر جج کوئی تحریک نگرانی مرسلہ مجسٹریٹ ضلع یا سشن جج نامنظور کرتا ہے تو وہ حکم مجسٹریٹ ضلع یا سشن جج کو منسوخ کرتا ہے۔

دراصل مجسٹریٹ ضلع یا سشن جج جب تحریک کرتے ہیں تو کوئی تجویز قطعی صادر نہیں کرتے وہ صرف رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ پس اگر اس رائے سے چیمبر جج متفق نہ ہو تو اُس کے صرف یہ معنی ہوئے کہ چیمبر جج نے یہ پسند نہیں کیا کہ مقدمہ حکام جلسہ متفقہ کے روبرو پیش ہو اس کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ مجسٹریٹ ضلع یا سشن جج کے کسی حکم کو چیمبر جج نے منسوخ کر دیا۔

بہرحال چیمبر جج مجاز ہیں کہ تحریک یا درخواست نگرانی کو نامنظور کریں اسلئے جو عذر نسبت اختیار چیمبر جج کیا گیا ہے نامنظور کیا جاتا ہے۔

دائر نمبر بنام سرکار عالی

نگرانی فوجداری

جلسۂ متفقہ

باجلاس عالی جناب مولوی سید محمد غلام جابر صاحب منصرم میر مجلس و عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن

سنہ ۱۳۲۷ ف (۱/۴۸) نمبر مقدمہ منفصلہ ۵ شہریور ۱۳۲۷ ف

نارائن وغیرہ — نگرانی خواہان

بنام

میر اسد علیخاں — طرفثانی

انتقال مقدمہ۔ ابتداءً مقدمہ کا باجلاس منصف پیش ہونا جنکو اختیارات فوجداری نظامت درجۂ اول حاصل تھے۔ مجسٹریٹ حصۂ ضلع کا ایسے وقت میں مثل کا اپنے

درخواست انتقال مقدمہ از اجلاس مولوی میر احمد علی خاں صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیڑ بمحکمہ منصفی ضلع مذکور۔

نانا بین وغیرہ
بنام
میر اسد علیخان

صاحب ڈویژن مجسٹریٹ نے موقع پر پہنچکر شہادت قلمبند کر لی ہے اور آنکہ زیادہ موقعہ صحیح حالت کے معلوم کرنے کا ہے ممکن ہے کہ یہ عذر و حجت صحیح ہو لیکن ہم اس حجت کی بنیاد پر ایک ایسے عمل کو جو قانوناً صحیح نہیں ہے جائز نہیں قرار دے سکتے ہیں اگر فی الواقع طرف ثانی کو منصف کے اجلاس پر مقدمہ چلانے میں کوئی عذر اس قسم کا ہے جو خواہش انتقال مقدمہ کی تائید کر سکتا ہو تو اُن کو باضابطہ کارروائی انتقال مقدمہ کی کرنا چاہیئے ہم بحالت موجودہ یہ قرین معدلت سمجھتے ہیں کہ اُس کارروائی کو جو صاحب ڈویژن مجسٹریٹ نے اس مقدمہ میں کی منسوخ و کالعدم قرار دیں اور ہدایت کریں کہ متعلقہ منصف صاحب تعلقہ کے اجلاس پر بغرض تکمیل کارروائی سپرد کیا جائے لہذا حسبہٗ حکم دیا جاتا ہے بعینہٖ یہی کارروائی ایک دوسرے مقدمہ نمبری (۴۰۸) بابتہ ۱۳۲۲ف پانڈو رنگ بنام کشن وغیرہ میں کی گئی ہے اُس میں بھی یہی حکم دیا جاتا ہے اس تجویز کی ایک نقل بطور فیصلہ اُس مثل میں بھی شریک کیا جائے۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس۔ اس مثل کا اجلاس منصف صاحب پر ایک درخواست کی بنا پر آغاز ہوا مگر اُسکے بعد کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس اجلاس سے ڈویژن مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس پر کیوں آگئی مثل بہت ناقص ہے اور اُس سے اس امر کا کہ جو مقدمہ کے نظر سے بہت اہم ہے معلوم نہ ہو سکتا نہایت حیرت ناک ہے علی الظاہر جب منصف ایک مجسٹریٹ مجاز ہیں اور اُن کے اجلاس پر مقدمہ کا آغاز ہوا ہے تو جب تک اُس کا اُن کے اجلاس سے انتقال باقاعدہ نہ ہو وہیں اُسکی سماعت ہونی چاہیئے پس میں اپنے شریک فاضل سے متفق ہوں کہ جو کچھ کارروائی ڈویژن مجسٹریٹ صاحب نے کی ہے وہ کالعدم قرار دیجائے۔ اور مقدمہ منصف اجلاس پر بغرض تکمیل کارروائی واپس بھیجا جائے ایک نقل اسکی مثل نمبر ۴۰۸ بابتہ ۱۳۲۲ف میں بطور فیصلہ شریک کی جائے فقط

مرافعہ فوجداری

نارائن وغیرہ
بنام
میر اسد علیخاں

ابتداءً منصف تعلقہ کے اجلاس پر بحیثیت مجسٹریٹ درجہ اوّل پیش کیا گیا تھا۔ جنہوں نے استغاثہ لیکر کارروائی آغاز کردی تھی لیکن بعد میں ڈویژن مجسٹریٹ نے مثل مقدمہ کو اپنے اجلاس پر لیکر مقدمہ میں کارروائی شروع کردی مثل سے اس امر کی تائید ہوتی ہے اس امر کے متعلق مجسٹریٹ ماتحت نے جو بذریعہ مراسلت نشان (۴۵۲) بتاریخ ۱۲ اسفندیار ۱۳۲۳ف اس عدالت میں بھیجا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ موصوف نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ چونکہ منصف کو اختیارات بحیثیت اون کے مددگار کے اس طریقہ پر عطا کئے گئے ہیں جیسے ناظم دیوانی ضلع کو بحیثیت جائنٹ مجسٹریٹ ضلع عطا ہوئے ہیں اس لئے موصی الیہ نے یہ خیال کرکے کہ منصف صرف اون کی غیر حاضری کے زمانہ میں مقدمات کی سماعت کرسکتے ہیں مقدمہ کو دورہ سے واپس آکر اپنے اجلاس پر منتقل کرلیا۔ ہماری رائے میں مجسٹریٹ کو منشاء قانون کے سمجھنے میں تسامح ہوا ہے تمام منصفین کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات بحیثیت عہدہ دئے گئے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بغیر تعلق کسی دوسرے مجسٹریٹ کے خود اپنے اجلاس پر استغاثے یا چالانات لیکر کام کرسکتے ہیں یہ مقدمہ ابتداءً منصف صاحب کے اجلاس پر بحیثیت اُن کے مجسٹریٹ درجہ اول ہونے کے پیش ہوا تھا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اُنھوں نے ڈویژن مجسٹریٹ کے مستقر سے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے ایسا عمل کیا ہے اور جب منصف کو بحیثیت مجسٹریٹ درجہ اوّل مقدمات کے لئے اور سماعت کا اختیار بذریعہ اعلان محکمہ سرکار مندرجہ جریدہ اعلامیہ مورخہ ۲۳ امرداد ۱۳۲۰ف صفحہ (۱۵۶) آئین دکن جلد ۲۵ حصہ دوم صفحہ ۱۵ حاصل ہے تو یہ سمجھنا کہ وہ اختیار تابع مرضی ڈویژن مجسٹریٹ عطا کیا گیا ہے کسی طریقہ پر جائز تصور نہیں کیا جاسکتا وکیل طرفثانی ہمکو مطمئن نہیں کرسکتے ہیں کہ ڈویژن مجسٹریٹ کا یہ طرز عمل جو اُنہوں نے اختیار کیا ہے کیونکر مطابق قانون ہے وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان حالات میں یہ طریقہ کارروائی صحیح نہیں ہے لیکن اُن کی استدعا ہے کہ اس حالت میں کہ مقدمہ ایک مجسٹریٹ مجاز کے اجلاس پر آگیا ہے وہیں رہنے دیا جائے اور اس پر وہ اس لئے اصرار کرتے ہیں کہ

سرکار عالی
بنام
پائیگاہ

جو اجازت سرکار سے مطلوب ہے اُسمیں اجازت صدر المہام صاحب پائیگاہ
داخل نہیں ہے پس بلا منظوری سرکار اور منظوری صدر المہام صاحب پائیگاہ حکم
تجویز برات کا مرافعہ قانوناً ناجائز اور قابل سماعت نہیں ہے۔
لفظ وکیل سرکار میں جسکی تعریف دفعہ ۳ ضمن ب ضابطہ فوجداری میں کیگئی
ہے اور جسکا تقرر حسب دفعہ ۴۶۳ مجموعہ مذکور منجانب سرکار عمل میں آتا ہے۔
ایسا وکیل ملازم پائیگاہ داخل نہیں ہے جو سرکار کیجانب سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔

منجانب مرافع مولوی برہان الدین صاحب وکیل پائیگاہ۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس - مولوی برہان الدین صاحب
وکیل جو علاقہ پائیگاہ نواب وقار الامرا مرحوم میں بطور وکیل پائیگاہ ملازم ہیں وہ کہتے ہیں کہ
اُنہوں نے تجویز برات کی ناراضی سے اپیل کی اجازت صدر المہام بہادر پائیگاہ سے
چاہی اور جناب ممدوح کی اجازت حاصل کرکے تجویز برات کی ناراضی سے یہ اپیل مجلس
عالیہ عدالت میں پیش کیا۔ جس کے متعلق جناب نواب سعد جنگ بہادر نے بحیثیت
چیمبر جج مجلس عالیہ عدالت اس امر کے تصفیہ کیلئے کہ اجازت معطیہ جناب صدر المہام
بہادر کافی ہے یا نہیں مثل اجلاس متفقہ میں بھیجی ہے اور خود جناب نواب صاحب
کی یہ رائے ہے کہ اجازت مذکور کافی نہیں ہے ہم نے مولوی برہان الدین صاحب کی
بحث سنی وہ کوئی قانون یا نظیر ایسی ہم کو نہیں بتلاتے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ
مولوی برہان الدین صاحب پر اطلاق وکیل سرکار کا حسب دفعہ (۴۶۳) ضابطہ فوجداری
سرکار عالی ہو سکتا ہے یا اجازت معطیہ جناب صدر المہام بہادر اجازت سرکار
حسب دفعہ ۴۲۳ ضابطہ مذکور سمجھی جا سکے۔
سرکار کی تعریف جو کچھ قانون تعبیر و اطلاق قوانین میں کی گئی ہے اُسکے لحاظ سے
سرکار سے مقصود نواب مدار المہام سرکار عالی ہیں مولوی برہان الدین صاحب بہت
کچھ اظہار اپنی ذاتی رائے کا کرتے ہیں جو مناسبت کے لحاظ سے بھی قابل غور ہے اور ہمکو
اُسکی صحت میں اصولاً بہت تامل ہے وکیل موصوف ہمکو وہ اختیارات بھی نہیں بتلاتے کہ

جلسۂ منعقدہ

[illegible]

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس و عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن

سرکار عالی ذریعہ پولس پائیگاہ سرقار الامراء مرحوم — مرافع

بنام

پیرکا — مرافعہ علیہ

اپیل - اپیل بناراضی تجویز برات - اجازت سرکار - لفظ سرکار کا مفہوم - قانون تعبیر واطلاق قوانین - آیا صدر المہام پائیگاہ تعریف لفظ سرکار میں داخل ہیں - وکیل جو علاقہ پائیگاہ میں ملازم ہے - آیا مفہوم لفظ وکیل سرکار میں وکیل ملازم علاقہ پائیگاہ داخل ہے -

دفعات ۳ ضمن ب و ۲۶۴ و ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی -

تجویز برات کی ناراضی سے جو ایک مجسٹریٹ حصہ ضلع علاقہ پائیگاہ نے صادر کیا تھا عدالت العالیہ میں منجانب پائیگاہ بحصول منظوری صدر المہام صاحب بہادر پائیگاہ مذکور منجانب ایسے وکیل کے رجوع کیا گیا جو ملازم پائیگاہ تھا اسمیں حکام عالیمقام نے اس امر پر توجہ مبذول فرمائی کہ آیا صدر المہام بہادر علاقہ پائیگاہ لفظ سرکار کی تعریف میں داخل ہیں اور آیا وکیل مذکور پر لفظ پیرو کار سرکار کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہیں بعد سماعت بحث بالاتفاق تجویز ہوئی کہ لفظ سرکار کی جو تعریف قانون تعبیر واطلاق قوانین میں ہے اُسکے لحاظ سے سرکار سے مراد نواب مدارالمہام سرکار عالی ہیں اور اُسکے مفہوم میں صدر المہام صاحب پائیگاہ داخل نہیں ہے -

دفعہ ۴۲۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں مرافعہ بناراضی تجویز برات کیلئے

مرافعہ بناراضی فیصلہ مولوی سید خدا بخش صاحب ناظم حصہ ضلع مستقر کنڈلواڑی علاقہ پائیگاہ مورخہ ۲۹ آذر ۱۳۲۷ف مشمولہ مثل نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۲۶ف مشعر اسکے مقدمہ عدم ثبوت میں خارج ملزم بری ہو -

[illegible]

سرکار عالی
پائیگاہ

کیا ہے اُن کا تقرر دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے عمل میں آیا تھا یا نہیں سکتی
یہ فرض کر سکتے کہ وکیل داخل کنندہ اپیل صحیح معنوں میں وکیل سرکار نہیں یہ امر تصفیہ طلب
باقی رہتا ہے کہ اپیل کرنے کی منظوری سرکار سے حاصل کی گئی ہے یا نہیں "سرکار" کی
تعریف قانون تعبیر و اطلاق قوانین سرکار عالی میں کی گئی ہے اور وکیل پائیگاہ تسلیم کرتے
ہیں کہ سرکار سے مراد مدار المہام سرکار عالی ہیں اور اس مقدمہ میں کوئی اجازت
مدار المہام سرکار عالی سے حاصل نہیں کی گئی ہے صرف سر ہوینا ایجرٹن بالقابہ صدر المہام
پائیگاہ نے وکیل پائیگاہ کی درخواست پر ارجاع اپیل کی اجازت دی ہے ہم اس
اجازت کو اجازت مصرحہ دفعہ ۴۲۲ تصور نہیں کر سکتے۔ صدر المہام پائیگاہ کسی طرح
"سرکار" کی تعریف میں داخل نہیں ہیں اس لئے جو اجازت انہوں نے عطا فرمائی ہے
وہ محض غیر موثر ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ غلطی اُن مشیروں کی ہے جنہوں نے سر ہوینا ایجرٹن
کو قانون کے اس صاف حکم سے مطلع نہیں کیا ورنہ ہم کو یقین ہے کہ اس مقدمہ میں
منظوری ارجاع اپیل کے لئے وہ کارروائی کیجاتی جو دفعہ ۴۲۲ میں مقصود ہے
اس کے لئے صحیح طریقہ ہمارے خیال میں یہ تھا کہ علاقہ پائیگاہ سے اپیل کی کارروائی بذریعہ
محکمہ معتمدی سرکار عالی اسی طریقہ پر کیجاتی جو علاقہ خالصہ کے لئے معین و مرعی ہے بہرحال
موجودہ حالت میں ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ کوئی اپیل جائز طریقہ پر بمتابعت دفعہ
۴۲۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ہمارے روبرو نہیں آیا ہے اس لئے وہ اپیل جو
منجانب وکیل پائیگاہ اسوقت ہمارے اجلاس پر بغرض فیصلہ پیش کیا گیا ہے منظور
نہیں کیا جا سکتا اور وہ بوجہ نقص قانونی کے جس کی اوپر صراحت کی گئی ہے نامنظور
کیا جاتا ہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید محمد غلام جبار صاحب منصرم میر مجلس و
عالیجناب مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن

سرکار عالی
بنام
پائیگاہ

جن کے لحاظ سے جناب صدر المہام بہادر پائیگاہ داخل تعریف سرکار ہو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جناب صدر المہام موصوف قائم مقام سرکار ہیں گو قائم مقام سرکار نہیں اگر وہ فرض کر لیے جائیں تو بھی یہ قائم مقامی اغراض و تعمیل احکام دفعہ ۳۴۲ میں کوئی کیا بکار آمد ہو سکتی ہے وہ کچھ نہیں کہہ سکتے اور اسطرح وہ گویا تسلیم کرتے ہیں کہ نہ جناب صدر المہام بہادر پائیگاہ سرکار ہیں اور نہ ان کی اجازت احکام دفعہ ۳۴۲ مذکورہ کے نظر سے کافی ہے مسئلہ صاف بے قانون اور اسکے واضعان نے ایسے اپیل کے لئے اجازت کی ضرورت کو اسکے اہمیت کی نظر سے سرکار کی اجازت مخصوص کر دیا ہے پس ضرور ہے کہ سرکار ہی کی اجازت ہو۔ یہاں دو امور غور طلب ہیں۔ ایک یہ کہ جس وکیل نے یہ اپیل پیش کیا ہے وہ وکیل سرکار ہیں یا نہیں دوسرے جس افسر نے اجازت اس اپیل کی دی وہ سرکار ہیں یا نہیں وکیل کے مسئلہ کے متعلق بہتر تھا کہ ایسے اپیل کرنے کے ارادہ سے پہلے وکیل سرکار بننے کی کوشش کیجاتی اور وہ حیثیت حاصل کی جاتی اور اجازت سرکار سے توسط جناب صدر المہام پائیگاہ حاصل کیجاتی اسمیں کچھ دشوار امر نہ تھا کہ اس مسئلہ کی اطلاع جناب صدر المہام موصوف کو دیکر ان سے درخواست کی جاتی کہ وہ سرکار سے اجازت مطلوبہ حاصل کریں۔ اور اسوقت جن دقتوں کا سامنا ہے وہ پیش نہ آتیں۔ بہرحال اس اپیل کے لئے جن امور کی ضرورت ہے وہ مفقود ہیں نہ یہ وکیل سرکار ہیں اور نہ اجازت دہندہ سرکار پس یہ اپیل قابل نامنظوری ہے اور ہم اسکو نامنظور کرتے ہیں۔

مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب رکن۔ وکیل پائیگاہ کی بحث سماعت کی گئی دفعہ ۴۴۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بالکل صاف ہے اس میں کسی توجیہ و تعبیر کی گنجائش نہیں ہے۔

دفعہ مذکور میں حکم یہ ہے کہ جب تجویز برات کی ناراضی سے اپیل کیا جائے تو وکیل سرکار بہدایت یا بمنظوری سرکار اپیل دائر کر سکیگا۔ وکیل سرکار کی تعریف دفعہ ۳ ضمن ب ضابطہ فوجداری میں موجود ہے ہم واقف نہیں کئے گئے ہیں کہ آیا جس وکیل نے یہ اپیل دائر

مرزا افضل علی بیگ بنام اسد اللہ بیگ

تحریک نظرثانی۔

تجویز ہوئی کہ بلا اطلاع فریقین بمقام دورہ بغیر حاضری مستغیث تجویز برأت کا صادر کرنا غیر صحیح تھا۔

بصورت دورہ یہ کافی نہیں ہے کہ منظر عام پر کوئی اعلان چسپاں کیا جائے بلکہ بالطور خاص فریقین کو کافی وقت کے اندر مقام دورہ کی اطلاع دینی چاہئے۔

مقدمہ قابل راضی نامہ میں مجسٹریٹ بموجب احکام دفعہ ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اس کا مجاز نہیں ہے کہ بعلت غیر حاضری مستغیث حکم برأت صادر کرے۔

نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ عدالت سشن کو ایسے تجویز کی اراضی سے متعلق تجویز نگرانی کا بموجب دفعات ۳۶۱ و ۳۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اختیار حاصل تھا ایسی صورت میں بلحاظ دفعہ ۳۶۳ مجموعہ مذکور مثل کا عدالت العالیہ میں روانہ کرنا غیر ضروری تھا۔

نگرانخواہ اصالتاً حاضر۔

منجانب طرفثانی مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل۔

مولوی سید محمد غلام جبار صاحب ناظم میر مجلس۔ عدالت ابتدائی نے اس مقدمہ میں یہ غلطیاں کی ہیں کہ ۱۰ اسفندار ۱۳۳۲ف تاریخ پیشی اس غرض سے مقرر تھی کہ اس تاریخ مشہود استغاثہ پر ملزم جرح مکرر کرے گا لیکن قبل اس کے کہ یہ تاریخ آئے عدالت ابتدائی ماہ مذکور کو دورہ پر چلی گئی۔ وہاں مقدمہ پیش ہوا۔ مستغیث غیر حاضر ہوگیا۔ عدالت ابتدائی نے مقدمہ میں تجویز برأت ملزم کردی۔ حالانکہ مستغیث کو کوئی اطلاع اسکی نہیں دی گئی تھی کہ تاریخ پیشی مقررہ کو عدالت دورہ پر اور کہاں دورہ پر ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے متعلق ایک اعلان منظر عام پر چسپاں کردیا گیا تھا لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ یہ کیونکر اس لئے کافی تھا کہ مستغیث اس سے مطلع ہوجاتا اور مقام دورہ پر حاضر ہوجاتا اور کس قاعدہ سے کسی فریق پر لازم ہے کہ وہ روزمرہ

نمبر مقدمہ ۵۱۰ / ۲۰ف
منفصلہ ۲۴ شہریور

مرزا عنایت علی بیگ — مستغیث — **نگرانخواہ**

بنام

اسد اللہ بیگ — ملزم — **طرف ثانی**

نگرانی تجویز برات کی ناراضی سے نگرانی - عدالت تحقیقات کنندہ کا قبل از تاریخ سماعت مقدمہ دورہ پر چلے جانا - عدالت تحقیقات کنندہ کا مستغیث کو اطلاع مقام دورہ کا نہ دینا - غیر حاضری مستغیث بمقام دورہ تاریخ سماعت مقدمہ اخراج استغاثہ و تجویز برات بمقام دورہ - اعلان عام منظر عام پر چسپاں کیا جانا - ناکافی ہونا اعلان عام کا دربارہ مقام دورہ عدالت تحقیقات کنندہ - الزام قابل اجرائی وارنٹ - دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی - عدم جواز تجویز برات بجرائم قابل اجرائی وارنٹ بعلت غیر حاضری مستغیث - اختیار عدالت سشن دربارہ سماعت نگرانی بموجب دفعات ۱۳۶ و ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی - عدالت سشن کا بلا تجویز باختیار خود عدالت العالیہ میں بموجب دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بصیغہ نگرانی مثل کا روانہ کرنا - عدم ضرورت ترسیل مثل -

ایک مجسٹریٹ نے جس کے اجلاس پر بعض جرائم کا استغاثہ کیا گیا تھا بعد تحقیقات کے زیر دفعات ۱۳۶ اور ۲۲۳ نسبت جرائم توہین و ضرر رسانی جرم سنائی اور تحقیقات کے لیے ایک تاریخ مقرر کی اور قبل تاریخ معینہ دورہ پر چلا گیا اور ایسی صورت میں کہ مقام مذکور کی اطلاع مستغیث کو نہیں دی گئی تھی تاریخ مذکور پر بمقام دورہ بعلت غیر حاضری مستغیث مقدمہ خارج اور ملزم کو بری کر دیا صاحب سشن جج نے بغرض تنسیخ تجویزات عدالت العالیہ کیا

نگرانی بربنار تحریک مولوی مسعود علی صاحب بی - اے ناظم عدالت سشن صوبہ گلشن آباد و بیدر کہ نسبت تجویز مولوی سید جعفر حسین صاحب دوم تعلقدار ضلع اطراف بلدہ صرفخاص مبارک مورخہ ۱۰ اسفندار ۱۳۲۴ف صادر شدہ کہ بعدم ثبوت جرم ملزم اسد اللہ بیگ بری کیا جاوے -

مرزا عنایت بیگ۔ بنام اسداللہ بیگ۔

کہ نگرانیاں یا اپیلیں ہوتی ہیں کسی عدالت کے لئے یہ کوئی وجہ شکایت اور اس عمل کی نہیں ہو سکتی ہے۔ عدالت سشن نے اپنے اس عمل کو حسب دفعہ ۴۳۲ ضابطہ فوجداری سرکار عالی لکھا ہے لیکن دفعہ مذکور کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ جن نگرانیوں کے متعلق حسب دفعہ ۴۳۱ و ۴۳۲ ضابطہ مذکور وہ خود مجاز ہو اُن کو بھی وہ حسب دفعہ ۴۳۲ ضابطہ فوجداری صدور حکم کے لئے مجلس عالیہ عدالت میں بھیجے۔ البتہ اگر اُسکو کسی مسئلہ قانونی میں کچھ شبہ تھا تو وہ اُسکے لئے صحیح طور سے استصواب کر سکتی تھی نہ یہ عمل۔

ممکن تھا کہ ہم اس بنا پر اس تحریک نگرانی کو واپس کر دیتے جب کہ ایسے مواقع پر اور ہائیکورٹوں نے کیا ہے (ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۲) لیکن ہم اسکو اس لئے گوارا نہیں کرتے کہ عدالت سشن کی تجویز مورخہ ۴ ہر خورداد ۱۳۲۲ ف سے اگر بجائے اس کے کہ عدالت سشن نے مقدمہ کو یہاں بھیجا اُس تاریخ اُس کا خود عدالت موصوفہ فیصلہ کر دیتی تو ۴ ہر خورداد ۱۳۲۲ ف سے اسوقت تک کا زمانہ بیکار و ضایع بجاتا عدالت سشن کے عمل سے وقت ہی ضایع نہیں ہوا۔ اور ہائیکورٹ کو ایک غیر ضروری کام کرنا پڑا جو دوسرے ضروری امور میں بکار آمد ہو سکتا تھا۔ بلکہ فریقین مقدمہ کو مزید زحمت ہوئی اور فریق ثانی کو یہاں بھی وکیل کرنے سے مزید زیرباری مصارف کی ہوتی ہے جس کا لحاظ ہر اُس عدالت کو جو بطور صحیح عمل کرتی ہے یا کرنا چاہئے بھی فرض ہے۔ تمام عدالتیں اور اُنکے نظما رعایائے سرکار عالی کی خدمت اور اُن کی آسایش کے لئے معین ہیں پس یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اُس سے قطع نظر کریں اور اُن کا عمل اہل مقدمات کے لئے زیادہ زحمت کا موجب اور غیر ضروری زیرباری مصارف کا سبب ہو پس اگر ہم اب اس نگرانی کی تجویز سے انکار کریں اور اُسکے تجویز کا خود عدالت سشن کو حکم دیں تو اُس سے فریقین مقدمہ کی زحمت اور ممکن ہے کہ زیرباری مصارف بڑھ جائے اور وقت بھی ضایع ہو۔

پس بمنظوری نگرانی حکم دیتے ہیں کہ مقدمہ عدالت ابتدائی میں بغرض تکمیل واپس ہو اور تجویز زیر نگرانی منسوخ ہو۔

مرزا عنایت اللہ بیگ
بنام
اسد اللہ بیگ

عدالتوں میں جایا کرے اور ایسے اطلاعوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے پتہ لیا کرے تعالیک کا قاعدہ صاف ہے کہ جب عدالت تاریخ یا مقام پیشی بدل دے تو اس کی اطلاع فریقین مقدمہ کو دے یہ امر کہ ملزم تاریخ مقام دورہ پر حاضر ہو گیا تھا ممکن ہے کہ ملزم کو اسکی کسی طرح اطلاع ہو گئی ہو گی لیکن یہ اسکا مستلزم نہیں ہے کہ مستغیث بھی مطلع ہو گیا تھا یا ملزم کی اطلاعیابی سے یہ لازم آتا ہے کہ مستغیث بھی مطلع متصور ہو۔

۲۔ دوسری غلطی یہ ہے الزام جرایم قابل اجرائی وارنٹ (ملکنامہ) کا تھا۔ مستغیث کی غیر حاضری کی بناء پر حسب دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت ابتدائی نے ملزم کو برات دیدی۔ حالانکہ دفعہ مذکور مقدمات قابل اجرائی سمنس (طلبنامہ) سے متعلق ہے۔

۳۔ ملزم کو بعدم ثبوت جرم برات دی۔

یہ تو عدالت ابتدائی کی غلطیاں تھیں جن کی بناء پر مستغیث نے عدالت سشن میں نگرانی کی۔ عدالت سشن اس نگرانی کی سماعت اور تجویز کی مجاز تھی۔ لیکن اس نے محض اس خیال اور اس اظہار کی وجہ سے کہ اس کی تجویز کی نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں سماعت ہوتی ہے اس لئے وہ خود کوئی تجویز نہیں کرتی بلکہ نگرانی کو مجلس عالیہ عدالت میں بھیجدی ہے اگر عدالت سشن کی ہر تجویز کی نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں ہوتی ہے تو قیاس یہ ہی ہے کہ وہ اس قابل ہوئی بھی ہو نگی۔ اور اس لئے وہ کوئی وجہ صحیح اور کافی اس کے لئے نہیں ہے کہ جن امور کی خود عدالت سشن مجاز ہے انکو وہ خود نہ کرے بلکہ اوسے مجلس عالیہ عدالت میں بھیجدے اور اس طرح قانون کی اس غرض کو جو نگرانی کا اختیار عدالت سشن کو دینے سے ہے ضایع و برباد کرے اور بلا ضرورت مجلس عالیہ عدالت کو ایسے نگرانیوں کی سماعت کی زحمت دے کر اس کے کام کو بڑھاتے عدالت سشن نے جسطرح اور جن الفاظ میں اس وجہ کا اظہار فرمایا ہے وہ بھی ایک عدالت صوبہ کے لئے کیا کسی عدالت کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ ان کو لکھے یا ان پر عمل کرے۔ محض اس سے اس عدالت

فوجداری بنام اسد اللہ بیگ

[illegible] مجسٹریٹ [illegible] قابل غور طلب یہ ہے کہ مقدمہ کو دوبارہ ابتدائی عدالت میں بھیجا
گیا [illegible] اطلاع [illegible] حاضر ہونے کے لئے نہیں دی گئی تھی ایک دوسرے
[illegible] سپاہی وغیرہ بنام [illegible] میں اسی مسئلہ کا تصفیہ کیا ہے
[illegible] عدالت فوجداری کو اغراض مالی کے لئے یا
[illegible] ضرورت [illegible] پیش آئے تو اُن کو ہر ایک مقدمہ
میں کافی مہلت دے [illegible] ہم یقین کرتے ہیں کہ اس امر کی اطلاع دینا چاہئے کہ اُن کا مقدمہ کس
[illegible] پیش ہوگا اور جبکہ ایسی اطلاع ہر ایک مقدمہ میں نہ بھیجی جائے بلکہ صرف ایک اعلان
جو عدالت میں چسپاں کیا جائے یہ قیاس کرنا دشوار ہے کہ ہر ایک اہل مقدمہ کو یقینی
طور پر اطلاع پہونچ گئی ہوگی۔

دوسری غلطی تجویز مجسٹریٹ ماتحت میں یہ ہے کہ اُنہوں نے مقدمہ کو حسب دفعہ
۲۱۹ ضابطہ فوجداری عدم پیروی مستغیث میں خارج فرماکر ملزم کو بری فرمایا ہے۔ دفعہ
۲۱۹ ضابطہ فوجداری مقدمات قابل اجراء طلب نامہ سے متعلق ہے اور یہ مقدمہ حسب
جرایم ضرر دفعہ ۲۶۳ مداخلت بیجا دفعہ ۲۷۷ و توہین دفعہ ۱۳۶ و تخویف مجرمانہ دفعہ ۴۴۳ و
سرقہ بالجبر دفعہ ۲۲۸ کی بابت استغاثہ کیا گیا تھا ایسا مقدمہ نہیں تھا جو حسب دفعہ ۲۱۹
خارج کیا جا سکتا ہے اسلئے کہ یہ تمام جرایم قابل اجراء حکمنامہ ہیں اور دفعہ ۲۱۸ و ۲۱۹
کے لحاظ سے مقدمہ قابل اجراء طلب نامہ یا قابل اجراء حکمنامہ کے معنے یہ ہیں کہ جو مقدمہ
ابتداءً دائر کیا جائے جس کے ارجاع کے وقت اجراء طلب نامہ یا اجراء حکمنامہ کے عمل
ہوتا ہے۔ وہ جو بالآخر ثابت قرار پائے لیکن اس مقدمہ کے اغراض کیلئے ہم یہ فرض کرتے
ہیں کہ مقدمہ سے مراد وہ مقدمہ ہے جو مجسٹریٹ کے دانست میں ثابت قرار پائے اور جسکی
بابتہ مجسٹریٹ فرد جرم مرتب کرے یہ فرض کرکے بھی جو کچھ کیا گیا ہے وہ منشاء قانون سے
سراسر متجاوز ہے اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ماتحت نے ضرر دفعہ ۲۶۳ و توہین دفعہ ۱۳۶ ا
کی فرد جرم مرتب کی تھی اور یہ دونوں مقدمات قابل اجراء حکمنامہ ہیں مقدمات
حکمنامہ و طلبنامہ کی تعریف دفعہ ۴ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے اور چونکہ مقدمہ

مرزا عنایت اللہ بیگ
بنام
مرزا اسد اللہ بیگ

مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب رکن۔ نگرانی خواہ اصالتاً حاضر طرف ثانی نہ وکالتاً و اصالتاً
تحریک عدالت سشن [illegible] کی گئی تحریک قابل منظوری ہے لیکن اس قسم کی تحریکات
مجلس عالیہ عدالت میں بھیجنا ضروری نہیں ہے۔ دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری نے عدالت
سشن کو مجاز کیا ہے کہ وہ ایسے مقدمات میں جن میں ملزمین بیجا طور پر رہا ہوئے ہوں
حکم تحقیقات مزید صادر کرے۔

صاحب سشن جج نے بصیغہ نگرانی بھیجنے کے دو وجوہ تحریر فرمائے ہیں ایک یہ کہ
یہ تصفیہ طلب ہے کہ حکم صادرہ مجسٹریٹ ماتحت آیا فی الحقیقت حکم رہائی ہے یا حکم
برات اس کی تجویز میں غالباً صاحب سشن جج متردد و مذبذب تھے اسلئے انہوں نے
بصیغہ نگرانی مجلس عالیہ عدالت میں یہ مثل بھیجی دوسرے یہ کہ اُن کو یہ شکایت ہے کہ
باوجود عدالت سشن کے تصفیہ کردینے کے پھر بھی مجلس عالیۂ عدالت بصیغہ نگرانی اُن
مقدمات کو لیکر سماعت کرلیتی ہے اس لیئے وہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ بلا استعمال اپنے
اختیارات حاصلہ کے اس مقدمہ کو مجلس عالیۂ عدالت میں بصیغہ نگرانی بھیجدیں ہماری
رائے میں دونوں وجوہ اس مسئلہ کے لئے ناکافی ہیں اور نہ صرف ناکافی بلکہ غیر قانونی
بھی ہیں۔ صاحب سشن جج کو اپنے اختیارات حاصلہ بلا لحاظ اس امر کے استعمال کرنا
چاہیئے کہ فریقین مقدمہ یا فریقین مقدمہ کی خواہش پر مجلس عالیۂ عدالت اُن کی تجویز
کے بعد کیا عمل کرے گی اور مقدمہ کو محض اس لئے مجلس عالیۂ عدالت میں
بھیجدینا کہ ایک قانونی بحث پیدا ہوگی بجز اس کے جائز نہیں ہے کہ جس کی اجازت
دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری میں دی گئی ہے یعنے صرف بصیغہ استصواب اسطرح امثلہ
بھیجنے کی اجازت ہے بصیغہ نگرانی اس غرض سے کہ مجلس کوئی حکم آخر بھی صادر کرے
امثلہ کسی مسئلہ قانونی کے تصفیہ کے لئے بھیجنا صحیح طریقہ کارروائی نہیں ہے۔

چونکہ مثل ہمارے سامنے آگئی ہے اور صاحب سشن جج نے اپنے اختیارات
حاصلہ کا استعمال نہیں کیا ہے اس لئے ہم اُن نقائص کی اصلاح اور اُن مباحث کا تصفیہ
ضروری سمجھتے ہیں جو اس مقدمہ میں پیدا ہوسکتے ہیں۔

مرزا غیاث علی بیگ
بنام
اسد اللہ بیگ

ضرر پہونچنے دونوں پر چھ ماہ سے زیادہ میعاد کی قید نہ ہونا چاہئے تھی [illegible]
ہر حال میں قابل ادخال ہے اور جب مقدمہ تا [illegible]
بوجہ غیر حاضری مستغیث بحسب دفعہ ۲۱۰ ضابطہ فوجداری [illegible] دفعہ
۲۱۰ میں ایسے اخراج پر ملزمین صرف رہا ہوسکتے ہیں [illegible]

پس نتیجہ یہ ہے کہ حکم صادرہ مجسٹریٹ ماتحت [illegible] قرار دیا [illegible]
برات ملزمین صحیح نہیں ہے اور وہ صرف اسی صورت میں [illegible] ہوسکتا تھا جب کہ
برات کو رہائی متصور کیا جاسکے ہماری رائے میں حکم اخراج [illegible] غلط ہے
اس لئے منظوری نگرانی حکم صادرہ [illegible] استقرار [illegible] صادرہ [illegible] مجسٹریٹ
بلدہ نسبت برات ملزمین منسوخ ہو مقدمہ میں بعد تکمیل کارروائی ضروری حسب مطابق قانون
تجویز آخر صادر کیا جاوے ان ہدایات کے ساتھ مقدمہ عدالت ضلع اطراف بلدہ [illegible]
واپس بھیجا جاوے کہ وہ خود یا کسی مجسٹریٹ مجاز کے ذریعہ ان ہدایات کی تعمیل اور مقدمہ
کی تکمیل کریں فقط

جلد ہشتم تمام شد